وہ بھی حوالہ تاریخ ہوا جلد دوم ردیف (ے) سے علیحدہ کر کے کر دیا واسوخت نشاط ...
وہ بہار عطارد تحریر شاعر نازک خیال یعنی جناب منشی محمد عمرو العلیخان صاحب عنا کا
نقش نگین خاتم مجموعہ ہذا کیا گیا اور محمد عمدہ عمدہ طرز میں کا دیا گیا ہے اسکے پڑھے
واسوخت ہیں کہیں بھی طبیعت کا نام نہیں سمایا ہے بے مثل ہے یہ واسوخت
طبیعت کی گرما گرمی پر دال ہے اگر جلد اول واسوخت جناب نواب صاحب بہادر
مرحوم سے مجمع افتخار خسروان ہے تو جلد دوم جناب منشی محمد عمرو العلیخان صاحب
عنا کے واسوخت سے نازان ہے سبحان اللہ جس شاعر نامدار ناظم باوقار کا واسوخت
ہو کیسے اسکے رنگ میں نحن املح اعیان (?) کا مصداق ہے کسی میں
مضامین عمدہ معانی باریک تشبیہ میں لاجواب ہیں کسی میں روز مرہ محاورے نایاب
ہیں کسی میں سلاست کسی میں متانت اس مجموعے کا ہر مصرع انتخاب ہے ہر ایک
مضمون در نایاب ہے یہ مجموعہ محک طبع ہر شاعر نازک خیال ہے جو واسوخت ہے
ہر رنگ میں مشتاقان پر نظر ہیں با قدر دانی شوق ہمارا جان و یارو احباب سے امید ہے کہ
جب اس مجموعے سے حظ وافر و لطف کامل حاصل فرمائیں مالک مطبع کو دعائے
خیر سے بھول نہ جائیں کلمات تحسین و آفرین سے یاد کریں اس کمین جانفشانی
کی داد دیں اسکی تاریخ طبع جو منشی فدا علی صاحب عیش نے نظم کی ہے بعنوان
ہذا میں لکھدی ہے ✤ وہو ہذا

تاریخ

یہ مجموعہ نہ کیونکر عیش اب مطبوع عالم ہو ⁂ ہر اک واسوخت اک مطلع ہے دیوان محبت کا
مشام جان معطر ہو نہ کیونکر اسکی خوشبو سے ⁂ یہ مجموعہ نہیں ہے عطر دکان محبت کا
عزیز دل نہ ہو کس طرح یہ بازار عالم میں ⁂ زلیخا کی قسم یوسف ہے کنعان محبت کا
سند یہ آگئی عشاق کو جاگیر الفت کی ⁂ ہر اک لوح اسکی اک طغرا ہے فرمان محبت کا
عنادل کی طرح عشاق میں گرم ثنا خوانی ⁂ ہر اک مصراع ہے شمشاد بستان محبت کا

لکھا مصرع سال طبع یوں فکر رسا میں نے
یہ کیا اچھا ہے گلدستہ گلستان محبت کا
۱۲۸۸ ہجری

فہرست جلد اول

تعداد واسوخت	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	اختتام صفحہ	تعداد واسوخت	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	اختتام صفحہ
۱	نواب سید محمد علی خاں انشا عظیم	۲	۱۹	۱	امیر الدین آزاد	۲۶۳	۲۷۱
۲	ایضاً	۲۰	۴۷	۱	مرزا محمد رضا برق	۲۷۴	۲۷۸
۳	ایضاً	۴۸	۵۷	۱	شیخ امداد علی بحر	۲۸۰	۲۹۰
۴	ایضاً	۵۸	۷۴	۲	ایضاً	۲۹۱	۲۹۹
۱	امیر احمد صاحب امیر	۷۸	۹۴	۱	جرات	۳۰۱	۳۰۷
۲	ایضاً	۹۵	۱۱۸	۱	جواہر سنگھ جوہر	۳۱۰	۳۲۱
۳	ایضاً	۱۱۹	۱۲۵	۱	جذب	۳۲۴	۳۳۵
۴	ایضاً	۱۲۶	۱۳۶	۱	نواب محمد حسین خاں جوش	۳۳۰	۳۴۹
۵	ایضاً	۱۳۷	۱۶۷	۱	جولان	۳۵۲	۳۶۰
۶	ایضاً	۱۶۸	۱۷۴	۱	میر یار علی جان صاحب	۳۶۲	۳۶۹
۱	سید آغا حسن امانت	۱۷۸	۲۳۴	۱	سید مظفر علی حکیم	۳۷۲	۳۸۵
۱	مہدی حسین خاں آباد	۲۳۶	۲۵۴	۱	حشمت	۳۸۸	۳۹۲
۲	ایضاً	۲۵۵	۲۶۱	۱	ذکی نواب بہادر	۳۹۴	۴۰۰

فہرست جلد دوم

تعداد واسوخت	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	اختتام صفحہ	تعداد واسوخت	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	اختتام صفحہ
۱	جناب منشی محمد مرزا نجات خاں نجات	۴۰۴	۴۶۳	۱	مرزا محمد رفیع سودا	۴۹۶	۵۰۱
۱	نواب سید محمد خاں بہادر رند	۴۶۶	۴۷۴	۱	شیخ امان علی سحر	۵۰۴	۵۰۹
۱	رقت	۴۷۶	۴۸۰	۲	ایضاً	۵۱۰	۵۱۷
۱	راحت دہلوی	۴۸۲	۴۹۴	۳	ایضاً	۵۱۸	۵۲۳

تعداد	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	اختتام صفحہ
۱	سید	۵۲۶	۵۴۱
۱	حکیم نواب عزیز شوق	۵۴۴	۵۵۱
۱	شوق	۵۵۴	۵۵۸
۱	طوطا رام شایان	۵۶۰	۵۸۳
۱	آغا محمد حسین شکوہ	۵۸۶	۶۱۱
۱	شیدا	۶۱۴	۶۱۷
۱	سید فرزند احمد صاحب صفیر	۶۲۰	۶۳۳
۲	ایضاً	۶۳۳	۶۴۳
۱	میر کلو صاحب عرش	۶۴۶	۶۵۰
۱	منشی فدا علی صاحب عیش	۶۵۲	۶۶۱
۱	مرزا محمد مرتضیٰ خاں عاشق	۶۶۴	۶۷۲
۱	شیخ محمد حسن صاحب عقیل	۶۷۴	۶۸۱
۱	طالب علی خاں عیشی مرحوم	۶۸۴	۶۸۸
۱	فراق	۶۹۰	۶۹۴
۱	فائق	۶۹۶	۷۰۰
۱	خواجہ اسد قلق	۷۰۲	۷۱۱
۱	قیصر	۷۱۴	۷۱۹
۱	لا ادری	۷۲۲	۷۲۸
۱	لا ادری	۷۳۰	۷۳۲
۱	مرزا مظہر جانجاناں	۷۳۴	۷۳۵

تعداد	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	اختتام صفحہ
۱	میر تقی صاحب میر	۷۳۸	۷۴۳
۲	ایضاً	۷۴۴	[illegible]
۳	ایضاً	۷۴۶	۷۴۹
۴	ایضاً	۷۵۰	۷۵۳
۱	حکیم مومن خاں مومن	۷۵۴	۷۵۹
۲	ایضاً	۷۶۰	۷۶۷
۳	ایضاً	[illegible]	[illegible]
۱	عبیداللہ خاں عبیر	۷۷۸	۷۸۵
۱	مجرم	۷۸۸	۷۹۰
۱	مرزا محمد رضا صاحب عجز	۷۹۲	۸۳۴
۱	شیخ محمد حسین ہلال	۸۳۶	۸۴۵
۱	میر عزیز صاحب نوید	۸۴۸	۸۵۶
۱	نثار	۸۵۸	۸۶۰
۲	ایضاً	۸۶۱	۸۶۳
۱	نوبتی	۸۶۶	۸۷۲
۱	وحشی	۸۷۸	۸۸۰
۲	ایضاً	۸۸۱	۸۸۴
۱	مرزا محمد صاحب ہلال	۸۸۶	۸۹۰
۱	ہمت	۸۹۲	۹۰۲
۱	بادہ نگار	۹۰۴	۹۱۰

بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و آسمان



بمطبع منشی نولکشور طبع زیب مقبول جہان ہوئی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نواب محمد یوسف علیخان بہادر فردوس مکان متخلص بہ ناظم والی رامپور

جنکا کلام معجز نظام درۃ التاج افکار سخنوران ہی مرغ سدرہ شاخ سدرۃ المنتہی پر جنکا
مدح خوان ہی مخفی نرہی کہ نواب ممدوح گوہر اعظم درج امید جناب معلی القاب
نواب محمد سعید خان بہادر جنت آرامگاہ تہی سنہ ۱۲۳۰ ہجری مین برج حمل سی بلسان نیر اعظم
طلوع فرمایا عہد عاطفت والد ماجد مین پرورش پاکر دنیا کا مزا اوٹھایا جب نخل
شباب آپکا مراد کی پہل لایا اور بخت سعید نی آپکی والد کو مسند ریاست موروثی کیطہر
پر مقام مصطفی آباد عرف رامپور مین بٹھایا لیاقت فرمانفرمائی اور استعداد
عدالت آرائی کار فرما ہوئی کل ریاست مین حسب اجازت والد بزرگوار آپکی فکر و
تدبیر بہبودگان رعایا کی حق مین گرگشت ہوئی تا اینکہ ممدوح نے تیرہوین جب

سنہ ۱۲ ہجری کو جولانگاہ بینائی کی طرف سمند عمر کی باگ اوٹھائی اور مسند ریاست فرخ
حضرت فردوس مکان کی جلوہ جمعیت مانوس سے رونق تازہ پائی تب سے ملک نے ابھی تک
از سر نو آسایش ہاتھ آئی ہر فرد بشر نے راحت بے اندازہ پائی عدل و داد سے شیر اور
بکری کو ایک گھاٹ پانی پلایا دست ہمت و سخاوت سے ابر گہربار کو شرمایا امن و امان یہانتک
گھر گھر مہمان فارغ البالی ہے ہر شخص نغمہ سنجان شہر کا رطب اللسان ہے بارہا خود حضرت کو
فنون شریفہ علوم لطیفہ کی طرف رغبت کامل ہے ہنرمندوں سے صحبت ہے معقولات مین
عقل اول کی ہمپایہ ہوئی منقولات مین قوت حافظہ کی بدولت بڑی صاحب مایہ
ہوئی بسکہ طبیعت ازل سے موزون پائی تھی سخنگوئی کا ذوق اور شعر کہنے کا شوق پیدا
ابتدا مین جناب مومن خان دہلوی سے مشورہ رہا بعد ازان جناب مرزا نوشہ صاحب
متخلص بہ غالب کو کہ استاد دہر منفرد عصر ہین مدت تک اپنا کلام دکھایا پھر آخر آخر
لکھنؤ کی پاکیزگی زبان بحکم انصاف پسند آئی اس رنگ مین شاعری کی وضع بہت
بہائی طبیعت تو رسا تھی جلد بہر آگئی ایک بلا تھی بے تکلف بوضع استادان لکھنؤ
موزون فرمانے لگے جناب منشی مظفر علی صاحب متخلص بہ اسیر کو جو آج لکھنؤ مین استادان
عصر یکتائے دہر ہین کلام دکھانے لگے پایہ شاعری کو ایسا بلند کیا کہ آپکے کلام کو
روح القدس نے بھی پسند کیا دیوان اول جو مرزا نوشہ صاحب کا دیکھا ہوا ہے
منطبع مطبع رامپور ہے اوسکے بعد کا کلام جو اکثر بمشورہ منشی صاحب مصدر الصفۃ مرتب
ہوا ہے ہنوز چشم جامعہ خلائق سے مستور ہے از جملہ تصنیفات آخرین چار واسوخت بھی
ہاتھ آئی گنجینہ غیب سے گویا چار خزانے میرے پلے اونکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ بندش

پایہ شاعری [illegible] کا نام [illegible] کی کانوں میں [illegible] آہ کیا کیا نغمی نو بانگ سکے
مرغان [illegible] کیا کیا تازہ وتازہ وہ کلام تھین سوز و رنج ہین ہر ہر بیان واسوخت کا شیدا شوق
[illegible] قیامت کی بات تھی کہ ایسے
[illegible] تمام میں حسن وحشی شیرازی [illegible]
[illegible] آتی [illegible] آراستہ کہ عرش [illegible]
جلوہ [illegible] کیا ہی [illegible] صلا ہی کہ بصد ہزار جان نقد دل [illegible] کی
حسن کلام [illegible] میں قبول [illegible] ہر چند [illegible] پسند اور گنجینۂ [illegible]
بہت سی شاعران [illegible] واسوختوں سی [illegible] کلام [illegible]
شاعد خوب [illegible] کہ یہ کلام [illegible] تھا [illegible] آج کلام ہوا الحمد للہ کہ یہ مجموعہ
مشتہر و مطبوع طبائع خاص وعام ہوا اعلیحضرت فردوس مکان انار اللہ برہانہ دس برس
چار مہینے گیارہ دن بحساب شہور سنین قمری تخت ریاست پر جلوہ فرما رہے اور وہ
ہمت وسخا شجاعت و مروت فتوت و معدلت میں انگشت نما رہے اکاون برس کی
عمر پائی چوبیسویں ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری کو کوس رحلت بجایا عنان یکران ہمت کو
سوی عالم بقا اوٹھایا آور مسند تختگاہ فردوس اونکے جلوس کی لیے آراستہ ہوا ادہر
مسند ریاست بہر اجلاس میمنت اساس خدیو زمان فخر دوسامی دوران خورشید حشم
مریخ علم انجم خدم کیوان پناہ ثریا جاہ **نواب محمد کلب علیخان بہادر**
کہ گل سرسبد گلزار آرزوی حضرت فردوس مکان تھی پیراستہ ہوا سبحان اللہ گلشن
امید خلائق نی ایسی تازگی پائی ہی وہ بہار چمنستان تمنای عالم میں آئی ہی کہ بہار خلد

ہزار ہا نت کی اسپہ نثاری اب اس تین دہر میں جو کل ہی گذاری ہی تو اجلاس ہمایون
سے آج تک اسے یہ رنگ ہی کہ بہا یہ حسن آرایش و انتظام ملک و داد و دہش ملک
کی عقل دنگ ہی صبح جا بجنت و جوان دولت جوان سال کا سے سالہا کی عنایت رئیس
والا تبار یہی ذات بابرکات ہان جسم روزگار ہی کیا کیا اور ہی شکستہ حال کیا کیا
رعیت تھی پریشان حال اس ذات بابرکات سی آکر کامران ہوئی جمعیت شرفا ہجوم کملا آئی
محلہ شہر رامپور کی چمنستان ہوئی مکانوں کی زیب آرایش کی کہ قصر قیاوان آئین کو
انفعال ہی خلائق کو ایسی آسایش دی کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر فارغ البال ہے
وہی کمالان جہان حاضر دربار ہیں ہنرمندان عالم ملازم ہیں کاملان مشاہیر تاریخ سے مراد
بات بات میں پرورش ہر سدم و دینار حق تو یہ ہی کہ اس رئیس فلک جاہ نی سند ریاست
کو ہمسر سلطنت بنایا ہی شمسری ریاست میں شہنشاہی کا رنگ جمایا ہی انکار تو کہ سکے
لوازم دولت کی ایسے آراستہ فرمائی کہ کیسی کسی سلطنت میں بھی ایسی مرتبہ تکلف
نہیں پائی بذات خاص خیر وصلاح عابد پابند شریعت رہرو طریقت مزاج سلیم طبع حلیم
پایہ تخت والی فلک سی برتر مرتبہ ستاری نشرہ سپہری بڑھکر الغرض قرون بسیار کے
بعد فلک نی گردش کھائی ہی تب ایسی رئیس کے جلوس سی صدر ریاست نے
رونق پائی ہی الہی یہ دور دادور فلک بد تو رحال آباد رہے
خلق خدا اس رئیس عدیم المثال کے
سایہ عاطفت میں شاد
رہے



پہلا واسوخت

مطلع

کیا بہارِ چمن عشق کا عالم کہیے
گل کو گل بلبل نے شبنم کو بس شبنم کہیے

عمر بھر اسکو جو کہیی تو بہت کم کہیے
لخت دل اسکو اُسے دیدۂ پرنم کہیے

پتی پتی کی کھڑکنی مین یہان دل کی تڑپ
غنچے غنچے کی چٹکنی مین ہی بسمل کی تڑپ

مطلع

نخل ماتم ہوئی سب نخل چلی صرصر غم
ابر اندوہ سے تاریک ہوا گلشن دہر

سبزہ ہی زنگ پی ظلمت آئینۂ نہر
پونہچی اس جوش تلاطم کی ہوا شہر بشہر

شام چھوڑا نہ خرابی سے نہ کوفہ چھوڑا
طرفہ اس بادِ خزانی نے شگوفہ چھوڑا

مصرعِ حادثہ اس باغ مین کیا چلتے ہین — شاخ میوون کی جگہ آبلوسی پھلتے ہین
آتش گل سے گلستان ہوا جلتے ہین — برق آفت سر اشجار سے کب ٹلتے ہے

داغ سینون کی ہین پھولون کی جو پشتارے ہین
زخم کی چشمے ہین اور خون کی فوارے ہین

گرد خاطر گلچین ہی ہر اک غنچۂ گل — باغبانون کی لیے دام بلا ہے سنبل
رگ گل نیشتر ہی بہر رگ جان بلبل — رہت بازون سے اوڑی رسم محبت بالکل

روا سیب خزان مین عجب ایجاد کیا
سرو قمری نے فاختہ کو صدقے مین آزاد کیا

پھول گیندی کا رخ زرد ہی ہے باغ مین آہ — زلف سنبل جسی کہتی ہین وہی بخت سیاہ
داغ دل لالۂ خوش رنگ سے وحشت ہی گواہ — ہی وہ اس داغ مین سوزش کہ عیاذاً باللہ

شعلۂ شمع حرارت سے سمجھے لالہ ہے
لالہ کیسی نہ لسے آگ کا پرکالہ ہے

شاخ گل خنجر عریان چمن عشق مین ہی — زخم خندان گل خندان چمن عشق مین ہے
ارغوان خون مین غلطان چمن عشق مین ہے — سرو تک سر بگریبان چمن عشق مین ہے

سبب گریۂ شبنم ہی نہ شب بھر ہی عشق
حق جو پوچھو تو رگ ابر کا نشتر ہی عشق

طالع بد ہی معکوس اسی کی ہاتھون — پتا پتا کف افسوس اسی کی ہاتھون
ہمہ تن داغ ہی طاؤس اسی کی ہاتھون — کبک جنگی سے ہی مایوس اسی کی ہاتھون

ایک بلبل کی بھی تو چمن میں نہیں شنوائی یہاں
طوق میں گردن قمری ہی گرفتاری یہاں

۸
چشم نرگس کو عجب عالم حیرانی ہی — طرۂ گیسوئے سنبل کو پریشانی ہی
نقطۂ برگ سمن سینۂ صد تا سے ہی — تیر پیکان سے ہر اک لالہ پیکانی ہی

برگ گل تیغ تبسم شانہ غنچہ پہ ہر جا
جو تماشی کی لیے آئے وہ جیرہ ہو جا

۹
تیغ سبزہ ہی کہ ننگا ہی اس گلشن میں — رخصت گل جو ان تھا نکلنا ہی اس گلشن میں
تیز کیا موت کا بازار ہی اس گلشن میں — جعفری جعفر طیار ہی اس گلشن میں

پتا پتا کو کمی خنجر بران سے نہیں
جو انار ہے یہاں ہی کم گنج شہیدان سے نہیں

۱۰
ماتمی پہنی ہوئی ہی گل سوسن پوشاک — دل عاشق کی طرح گل کا گریبان ہی چاک
طفل غنچہ ہی عجب کیا جو ہوئی شیر ہلاک — اب باقی نہیں نیلوفر افلاک میں خاک

نہ پڑی پاؤں کبھی جادۂ بیہودہ سے میں
ہو جو داؤد کا اعجاز ہی داؤدی میں

۱۱
بید لبریز شراروں سی ہی مانند چنار — شاخ عود عنبر قمری سے پرانا
فاختہ صورت منصور تو مشتاق ہی دار — بید مجنوں کو لگا گھن کہ ہوا سوکھ کے خار

راہ وحشت ہی میں جم جاتی ہیں ہر بار قدم
بید مجنوں سی بھی بڑھکر ہی قدم چار قدم

ثمر میں شاخ کا جو ہوا جب جدا ہی گویا
زخم حسرت ہی لب بستہ جو وا ہی گویا

شفتہ دل کا طلب تر ہین رہا ہی گویا
طرفہ یادام کا بھی دام چھپا ہے دیکھو

خشک سبزا یک ثمر رنگ نہیں آر ہیں
خون کی قطری ہیں اس باغ میں عناب نہیں

پرنچی خرما کی سے مشکل ہیں جسے ہو تنہا
تشنہ بار رنج سے حاصل ہی یہ حاصل تب مرا

سیب کو دیکھو تو آسیب کہ دیتا ہی بتا
منہ لگا کوئی سیب کو تو کھائی کھٹا

خوان انگور کی دانوں سے ٹپکتا ہی ہیال
تاک میخواروں کو کانٹا سا کھٹکتا ہی یہان

گریہ ہی خامش نہیں اس چمنستان کی طیور
نوک ہر خار زبان ارنی گوسر طور

نالہ کش نخل پہ ہیں دار پہ جیسے منصور
لب شیون سی گل شمع سی تپلے کا ظہور

نالہ جب کرتی ہیں اک آگ لگا دیتے ہیں
پر نسرین فلک دم میں جلا دیتے ہیں

عشق کی رہبری ہی طوطیوں کا سبز رنگ
تاج کی وجہ سے ہدہد کی جھکی ہی گردن

عوض قہقہہ ہر کبک ہی گرم شیون
ابلقا ابلق ایام سے پابند محن

فاختہ بھی نہیں کچھ دیتی ہی کوکو کی صدا
ہی کبوتر کی بھی پرواز میں یاہو کی صدا

الغرض ہی چمن عشق عجب آفت خیز
آخر کار ہوئی بوئی گل شوق جو تیز

مدتوں ہمکو رہا اسکے ہولے سے پرہیز
رنگ الفت نے جمایا نہیں راہ گریز

گل یہ پہولا نہ ہے اور کسی کام کی ہم
بندۂ عشق ہوئے ایک گل اندام کی ہم

بند ۱۷

ثمر شیریں با نچۂ مہر و وفا
وضع سادہ کہ نکہائی تہی زمانی کی ہوا
نو شگفتہ گل شاخ ثمر نازو ادا
غیر کا نام نتھا خار سے تہی دامن سی جدا

پردۂ غنچۂ خلوت مین نہان بو کیطرح
ہاتہہ چہو جای تو کمہلا ہی لجبا لو کیطرح

بند ۱۸

شکل اوس گل کی پسند آگئی ہم ہو لی بہولے
نہ پہیلی نہ جگت اور نہ بولی ٹہٹولے
پیاری باتون نی گرہ غنچۂ دل کی کہولی
چست انگیا کی کٹوری تہی نہ اونچی چولے

نیچی انکہین صفت نرگس بستان ہر دم
غنچۂ گل کی طرح سر بگریبان ہر دم

بند ۱۹

آگئی باغچۂ مہر و محبت مین بہار
ایک سی ولولۂ شوق تہا ہر وقت ہزار
دونو جانب سی ہوئی شوق کی بارش ہر بار
خندہ زن وہ گل تر صورت بلبل مین نثار

شوق مین اُکی جو مین صورت گیسو لپٹا
عشق پیچان کی طرح سے مجہسے وہ گلے لپٹا

بند ۲۰

باغ تیار کیا واسطے اوسکے نایاب
نہرین وہ جنمین روان چشمۂ خورشید کا آب
مخمل سبز کہ سبزہ روشون پر شاداب
روشین کاہکشان پہول ہزنگ مہتاب

طرفہ گلکاری ہوئی باغ کی دیوارون پر
لوٹی رضوان بہی جسی دیکہکے انگارون پر

(۱۲) ہشاش گلزار جنان جوش طراوت سی چمن
تختہ لالہ کا چراغان کیطرح سے روشن
جابجا نسترن و سوسن و نسرین و سمن
چشم نرگس گل خورشید سی چشمک زن

رنگ مین حور کی چہری سی رخ گل بڑھکر
زلف غلمان سی کہین گیسو سنبل بڑھکر

(۱۳) گرد پہولون کی عنادل کی ترانو نکا سمان
ابر کو دیکھ کے طاؤس گلستان قصان
قمریان بیٹھی ہوئین سرو پہ سر گرم فغان
اپنی محبوب پہ مین سب سی زیادہ قربان

چہچہی دل کی ہر اک زمزمہ پرداز کی ساتھ
جسطرح ساز کی آواز ملے ساز کی ساتھ

(۱۴) نور کا ایک وہ بنگلہ بہی بنایا زیبا
فرش گلرنگ تو پردون مین بنایا کار طلا
برج مہتاب بہی دیکھے تو کہی صل علی
سیج پہولون کی بچہی وہ کہ گل عیش کہلا

سبز شیشے مَی گلگون کی بہری رہنی لگی
ہار پہولون کی چنگیرون مین دہری رہنی لگے

(۱۵) پہول کہنا می گلرنگ کو تہا عین بجا
کبہی شطرنج کا تہا کہیل کبہی چوپڑ کا
صاحت گلبانگ عنادل تہی گلابی کی صدا
رشون پر کبہی پہرنا صفت باد صبا

صبح سی ساز غنا لطف خوش آوازی کا
شغل دو چار گہڑی دن رہے گلبازی کا

(۱۶) فلک تفرقہ پرداز کو بہایا نہ یہ رنگ
رفتہ رفتہ ہوئی اونکو یہ جوانی کی امنگ
نخل عشرت کو کیا تیغ الم سے چورنگ
سر مین نخوت کی ہوا ابہرے گئے اللہ سی ترنگ

بیرخی سے مزہ سیب و انگور سے جاتا رہا
نیشکر خشک ہوا اسمیں رس نہ رہا

۲۶

خلش ہجر نے کی لگا خار کی جو پیدا کی
دوستی کی گھر دی طبع عار پیدا کی

دستہ نے کی گل زخم اڑا لی بو پیدا کی
سرکشی صورت سرو لیت جو پیدا کی

ہر بلبل میں ہو ہر تنہا ہی کہ جیسے ہوئی کانٹے
نئی انجینفت تہی مشتاق میں ہوئی کانٹے

۲۷

ایک دن اوس نے کہا بیٹھے کوئی سر و رواں
گل کترنے لگی مقراض تھی اپنی زبان

رنگ اچھا نہیں ہوتا ہی گل عیش خزاں
اور ہی تاک ہی اب نشاۂ اخلاص کہاں

واہ و عیش موافق ہوں حق الفت ہوں میں
شاخ و برگ اور رگ و ریشہ تک آفت ہوں میں

۲۸

عندلیب گل رخسار ہیں اب تو اغیار
سیر گل ہمکو ہی دشوار گلے کی ہیں ہار

نہیں ہوتی ہیں جدا دامن گل سی کبھی خار
چھائی رہتے ہیں چمن پر صفت ابر بہار

تا گلچیں مجھا بلبل جانا نہ ہوئے
چمن وصل میں گل سبزہ بیگانہ ہوئے

۲۹

دفعتاً خشک ہوا نخل محبت کا شجر
ہر خلافی کی ہوا چلنے لگی آٹھ پہر

نہ ہی برگ نہ گل اوسمیں نہ غنچے نہ ثمر
گل بازی کی طرح ختم ہوا سبزہ کا اثر

دل پہ لوٹوں کی ہمیں داغ جگر ملتے ہیں
واہ کیا نخل محبت کی ثمر ملتے ہیں

[illegible]

اب بھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صورت [illegible]

گل کی [illegible]

مشتری [illegible] بالکل [illegible]

[illegible] کے [illegible] لیے غبار

قلب [illegible]

دست گل [illegible] گلدستوں

[illegible]

[illegible]

[illegible] بھرتی [illegible]

[illegible]

طرز عشق [illegible]

چمن عشق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طرز دلربائی [illegible]

آگئی ایسے [illegible]

کیا تماشا ہے کہ ہم خار ہوئے اغیار نہال

[illegible] لالہ میں دیکھ ہو گیا داغ [illegible]

[illegible] لال

[illegible] لالی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بلبل کاکل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پھول [illegible] نقش [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس لب [illegible]

چیار [illegible] کل چار چمن

گرمی آتش [illegible] جب نظر آتے تجکو

تیغ مژگان کی [illegible] جلاتی تجکو

تازگی [illegible] وقت کی [illegible] کرائی تجکو

صورت [illegible] اٹھائی تجکو

[illegible] کریا [illegible]

[illegible] گریبان [illegible]

کبھی [illegible] آتش [illegible]

[illegible] کی صورت اوراق شجر

[illegible] انکھیں اگر [illegible]

[illegible] کا تیری [illegible]

[illegible] کو نظر آئین [illegible]

[illegible] تیری [illegible]

موتیون کا جو گلے مین [illegible] تجکو یار

استفادہ [illegible] کہ ٹوٹی نہ کبھی اشک کا تار

دیکھی کانون مین کرن [illegible]

داغ کھائی [illegible] مثل چنار

سبزہ بھی کیا تو بتا [illegible] آئین جو لہراتی بہت
بالی پتیوں کی [illegible] پتا تی بہت

طرہ [illegible] جو اس گل کی [illegible]
لالہ ساں لال ہوئے چہرے تو [illegible]

[illegible] ہوا آہنگ [illegible]
[illegible] کہا کیو [illegible]

[illegible] ماشاء اللہ
سبزہ رخ اپنے تر کہا فی سے لگے ماشاء اللہ

دو سرا جیسا زمانے میں کہاں گل اندام
ثمر تمام کی صورت ہی خیال اپکا خام

پڑھ کے بھی جو بتاتی [illegible] کا نام
سو [illegible] جو پھری یہ فلک نیلی فام

گل کہاں حسن کی گلزار سے لا لا پہولے
نہیں ممکن کہ کبھی گل کوئی تجھسا پہولے

شدہ حسن کی [illegible] نہ ہوا ہیں آؤ
اوس پڑ جاتی گی دنیا پہ بہت اتراؤ

سر جہکا [illegible] نرگس کی طرح شرماؤ
شکل [illegible] نہ یہ بے رنگ ترانی گاؤ

آنکھ میں خار [illegible] کھٹکنا کیسا
دیکھو شیشے کی طرح سے نہ چٹکنا کیسا

جھوٹ کہتی نہیں ہم گلشن قدرت کی قسم
سرو آزاد چمن زار امامت کی قسم

گل نو خیز گلستان رسالت کی قسم
لالہ احمر گلزار شہادت کی قسم

دوسرا پھول بھی چاہیں تو کہلا سکتے ہیں
تم سی بہتر نہیں تم سا تو دکھا سکتے ہیں

۴۸

مثل گل ہنسکے کہا خیر بھلا دیکھین تو
کیا ہوا باندھتے ہے باد صبا دیکھین تو

اور گل کونسا ہے نام خدا دیکھین تو
نفس عیسی انجھا نہ نما دیکھین تو

گو کہ تم آج سمجھتے ہو ہمین نا فرمان
یہ جو سچ ہو تو بجا لائین تمہارا فرمان

۴۹

نرم باتین جو سنین اس سے ہوا دل نہال
پا کی اک کھڑی ہی ہاتھ کی اوس گل رعنا نے چال

کھل گیا گل کی طرح دور ہوا خار ملال
نصب آئینہ کیا جیسے میں پے بہ تمثال

باد نخوت کا مزہ تا اوسے حاصل نہ ہوا
بوستان اور گلستان کی مقابل ہوا

۵۰

وارد اوس گھر ہی ہوا جس وقت وہ گل تر
وہی سینی کا ابھار اور وہی پستان کی ثمر

پرتو باغ سے آیا وہی اک باغ نظر
وہی غنچہ سا دہن اور رگ گل سے کمر

آنکھ نرگس سی ہی رنگ وہی مہک وہی
سنبلین زلف وہی چہرہ گلرنگ وہی

۵۱

مثل گل ہنسکے کہا تم ہو عجب شعبدہ باز
یہ اگر ہی تو سلامت رہی ہو عمر دراز

اجی محبوب سہی قد پہ تھا اتنا تمہین ناز
باغ باغ اتنا ہی ہوئی ہمکو نہیں یا انداز

اس گل تر کا تو ہی پر چمن آرا بلبل
اسکا بلبل تو ہی در پردہ ہمارا بلبل

۵۲

ایک گلشن کی یہ دو گل ہین ادہر اور ادہر
دو شگوفے ہین یہ اک شاخ کی دیکھی جو نظر

ایک ہی نخل لطافت کی یہ دونون ہین ثمر
شاخین دو پھوٹی ہین ہرچند کہ ہی ایک شجر

یوں ہی رنگ وہی ایک کہے جو دیکھے
کم وہ احول سے نہیں ایک کو جو دو دیکھے

۵۳

غیر معلوم ہوا نا شہنی یک رنگ ہو تم
عذر کرتا ہوں بڑے صاحب نیرنگ ہو تم

جرم میرا ہی جو سمجھے کی طرف [illegible] ہو تم
لو کرو صلح عبث مستعد جنگ ہو تم

پھر ہوا باغ ہرا پھول کھلے خار گئے
بیکلی اب نہیں جیتی تمھیں ہم ہار گئے

۵۴

میں نے دیکھا کہ جو رنگ پھری کچھ تو ہوا
آنکھ بدلی یہ کہا مصلحت ہو گی خفا

آپ رفتہ طرف مہر پھرا شکر خدا
ہی یہی رنگ تو اب لطف ملاقات گیا

صحبت ظلم تو چلتے ہی رہیگی صاحب
اک نہ اک شاخ نکلتے ہی رہیگی صاحب

۵۵

مجھکو منظور نہیں اب چمن عشق کی سیر
اب مرا لعبت خزان ہو چمن جس کی بخیر

کیا گذرتی نہیں انسان کی گلستان کی بغیر
جانتا ہوں میں تمہیں اڑتی ہو کیا صورت طیر

تام لو اب جو محبت کا تو پیسو مجھکو
جاؤ کانٹوں میں زیادہ نہ گھسیٹو مجھکو

۵۶

یہ سنا جبسی تو اوس گل کو نہ کچھ بن آئے
ایسی بدلی غم و اندوہ کی دل پر چھائے

ٹھنڈی ہی اک سانس بھری ہو گیا رعنائے
منہ بنایا صفت غنچہ منہ کی کہائے

تر ہوئی اشک کی شبنم سے کلی دامن کے
باندھ دی دیدۂ گریان نے جھڑی ساون کے

۲۵۴

چھیڑنے کو یہ کہا میں نے جو رو کے دیکھا
سرخ جو پھول تھا گیندے کی طرح زرد ہوا
یہ بھی بہتی ہے مرے جان نہ شرمندہ ہو تا
ہو گیا چہرے سے حیا ری تھی شرم و حیا

ہاتھ باندھی تو عجب رنگ نزاکت باندھا
طرۂ گلدستۂ گلہای لطافت باندھا

۲۵۵

آگیا غصہ کہا میں نے چلو جاتی ہو
شاخ پژمردہ نہ ہو جاؤ پھلو جاتی ہو
عذر تقصیر کا اب نام او حیا سے نہ لو
لعنت حسرت کا مندی ملو ہشیار نہ ہو

تم جو ہو صاف تو صاف اپنی بھی لگن ہم بھی
تم وہی گل ہو تو شیدا کی بلبل ہم ہیں

۲۵۶

الغرض صلح ہوئی دور ہوا سب ملال
چپ بیٹھے تھے تمہیں ناطقہ ہوں غنچۂ خیال
مجکو پایا جو فرحناک تو بولی وہ نہال
ساغر دل میں عشرت کی سے کیے مالامال

وہ ہوئی شاد طبیعت مری مسرور ہوئی
پھر گلستان میں بہار آئی خزاں دور ہوئی

واسوخت اول
تمام ہوا



عشق نی رنگ زمانی کو دکھائی کیا کیا
دوست سی دوست چھوٹی تھی ملائی کیا کیا

کام بگڑے ہوئے الفت نی بنائی کیا کیا
راستہ بھولے ہوئے راہ پہ آئے کیا کیا

آگ مین کود کے پروانہ جو بیہوش ہوا
جسکے الفت مین جلا اوس سے ہم آغوش ہوا

کارخانے ہین محبت کے عجیب اور غریب
اوج کیسی اوسی قسمت کا جو سوئی ہو نصیب

زندگی موت ہی ہے اس مین ملک الموت طبیب
بیخودی صورت منصور کرتی ہی حبیب

جان بھی جائے تو دوست سے نہ مطلق شکوے آئے
خون کی قطروں سے آواز انا الحق آئے

۵۳

جسنے اس خنجر براں سے شہادت پائی | نہر کوثر سے کلید در جنت پائی
جسنے رکہا قدم اس راہ مین راحت پائی | دونو عالم کے بکہیڑون سے فراغت پائی

بیچ دہارے کا تلاطم ہی کنارا اسمین
کشتی نوح ہی تنکے کا سہارا اسمین

۵۴

مقتل عشق کی جانب جو جری ہو کے چلے | جو چنے پہول شہادت کے وہ پہولے پہلے
سرکو جانبازی جہکا دیتے ہین خنجر کے تلے | کبہی خنجر کبہی تلوار سے کٹتے ہین گلے

شوق کامل سے جو تایید ہوا کرتی ہی
روز قربانیون مین عید ہوا کرتی ہی

۵۵

ہی یہ بازار جدا دیکہی ہین بازار بہت | جنس نادیدہ کی مشتاق خریدار بہت
نقد جان ہاتہ پہ رکہے ہوئے زردار بہت | جسکا طالب ہی زمانہ وہ طلبگار بہت

مشتری جنکی ہین سب ہین وہ خریدار یہان
لاکہہ یوسف سی ہین یک جانی کو تیار یہان

۵۶

خوب دیکہا تو نظر آئی بہار اسکی خزان | ہمہ تن داغ ہین طاؤس صفت رقص کنان
ہچکیان زخمیون کی دیتی ہین آوازکہ ہان | ہم ہین بانگ جرس قافلۂ عمر روان

صاحب درد المناک کوئی ہوتی ہین
ہنستے ہین زخم کے صورت جو لہو روتی ہین

۵۷

ایک اک زخم ہی اسکا گل تر سی بہتر | ایک اک داغ ہی گنجینۂ زر سی بہتر
ایک اک اشک ہی شہوار گہر سی بہتر | ایک اک آہ ہی جنت کے شجر سی بہتر

رگ جان تشنہ ہی تو ہے مشتاق ہی نشتر کی
شیشہ دل کو ہی سر عوض سنگ پتھر کی

بند
زخم اس تیغ کا بسمل کو مزا دیتا ہی
یہی زحمت ہے کہ قاتل کو دعا دیتا ہی
مرحبا کی دہن زخم صدا دیتا ہے
زیر شمشیر سر عجز جھکا دیتا ہے

یہی لب تشنہ ہین مشتاق جو کوثر کے نہین
گھونٹ شربت کی ہین رگ ہی جو خنجر کے نہین

بند
غنچہ غنچہ چمن دہر کا دیکھا ہمنے
پتی پتی پہ نظر کی تہ و بالا ہمنے
بوٹی بوٹی کا کیا خوب تماشا ہمنے
آنکھ ڈالی طرف نرگس شہلا ہمنے

سبکو پیمانہ کش بادۂ الفت پایا
جسکو پایا اوسے مست محبت پایا

بند
گل جو ہنس پڑتی ہین ہر دم سبب اسکا کیا ہی
سبزہ رہتا ہی جو خرم سبب اسکا کیا ہی
شب کو روتی ہی جو شبنم سبب اسکا کیا ہے
حال سنبل ہی جو درہم سبب اسکا کیا ہے

جھلکے دکھلاتی ہی نرگس نگہ ناز کسے
خوش نوایان چمن سنتے ہین آواز کسے

بند
عشق ہی عشق ہی پھولونکی بدلتا ہی جو رنگ
عشق ہی عشق جو ہی شیشۂ دل کی لیی سنگ
عشق ہی عشق ہی جس سی کہ دل غنچہ ہے تنگ
عشق ہی عشق ہی کہتی ہین جسی قید فرنگ

مرغ بو گل ہین کہ صیاد کی بس ہین بلبل
گلا [illegible] گلہ [illegible] گ [illegible]

نقطے یہ نرگس تپان کو جیسے [illegible]
دل میں لالہ کی جو داغ [illegible]

[illegible] گرتا ہے پیش [illegible]
گل بھی سو ٹکڑے ہو چاک گریبان سے

دہن غنچہ کو گفتار سے روکے کیسے
پابگل سرو ہی رفتار سے جاتا کیسے

[illegible] کیسا جو کرتا ہے گذر
[illegible] میں [illegible]

[illegible] میں آتی ہی چمکتی کی طرح [illegible]
کوند [illegible] [illegible]

نقطے کو جو [illegible] پرکار بنا دیتا ہے
قطب کو کوکب سیار بنا دیتا ہے

یہ وہ تیر ہے کہ سینے سے گذر جاتا ہی
پاوں رکھتا ہی جو اس راہ میں سر جاتا ہے

یہ وہ خنجر ہی کہ تا [illegible] اتر جاتا ہے
آنکھ کہلتے ہی یہان نور نظر جاتا ہے

سرفرازون کو بھی سر بسامہ ہی [illegible] ہین
عاقل اس بہار مین انون کی طرح بنتی ہین

۱۵ کہین آنکھون سی لہو ہو کی بہا کرتا ہے
پھول ہو کر کہین یہ زخم ہنسا کرتا ہے

داغ بنکر کہین سینے مین جلا کرتا ہے
رنگ بنکر کبھی چہرے سی اوڑا کرتا ہے

لب فریاد کہین نالہ جانکاہ کہین
اُف کہین درد کہین اشک کہین آہ کہین

۱۶ ہی کہین تیز دی رخسار کہین لب پہ فغان
کہین اوٹھتا ہی یہ بنکر دل سوزان سی دھوان

کاوش تن خلش سینہ خراش رگ جان
کہین غارتگر ہوش و خرد و تاب توان

بیقراری ہی کہین یہ کہین بیتابی ہی
دل مضطر مین تڑپ آنکھون مین بیخوابی ہی

کہتے ہی یاران کبھی بجلی ہی نگاہ کے لیے
سبکبھی پٹی کبھی نشتر ہی رگ جان کی لیے
ہی کبھی غضب کبھی معمول بیابان کی لیے
کبھی بخیہ ہی کبھی چاک گریبان کی لیے

چشم امید کبھی ہی نگہ یاس سے کچھ
مرہم زخم کبھی سودۂ الماس سے کچھ

الغرض عشق کی نیرنگ ہین بیحد و شمار
ایک منہ سی نہی رنج ہون خاطر کو ہزار
شرط ہی شرط ہی عاشق کی لیے صبر و قرار
سر تہ تیغ جھکا دے جو ہو قاتل سے دو چار

آشنا ضبط سی بیگانہ بد و خوب سی ہو
پاون باہر نہ رہ مرضی محبوب سی ہو

ذرہ بنجا ہی نمایان ہو جو خورشید سحر
جوہرِ گل پہ کرے دیدۂ بلبل نہ نظر
پردۂ دل ہو کتان وقت تماشای قمر
فاختہ ہو طرف سرو جو ہو جای گذر

جلوۂ حسن پری دیکھ کی دیوانہ بنے
شمع روشن ہو سر شام تو پروانہ بنے

وہ کرے عشق سلیقہ جو بشر رکھتا ہو
شرط الفت ہی کہ الفت سی خبر رکھتا ہو
دی دل اپنا وہ کسیکو جو جگر رکھتا ہو
طالب جلوۂ دیدار نظر رکھتا ہو

جسکا شیدا ہو جو اپنا اوسی شیدا نکرے
عشق کا نام نہ لے ربط کا دعوی نکرے

۵۱

بدن پہ چلے اولجیت مین پسینہ آیا ہوا
غرق نیچے تصویر سے آیا ہوا

نقی کلفت شل محبوب کے [illegible]
وسعت ظرف سی [illegible] تو دریا ہو گیا

دل جلی آہ مگر صاحب تاثیر کرے
آپ دیوانہ ہو خورشید کو تسخیر کرے

۲۱

کھینچے وہ نالہ جو ہو گلستان اثر
ناک اوڑ جائے ادہر دل جو کدر ہو ادہر

ٹپکے وہ اشک کہ جس [illegible]
چاک ہو جائے گریبان تو ٹکڑے ہو جگر

جب قربان ہووی گر وہ چھپکے پیار کری
آپ نقطہ ہوا وہی حلقۂ پرکار کرے

۲۳

تنگ ہو مثل دہن غنچہ دہن کیا ممکن
رنگ پر آئے ہو بیرنگ چمن کیا ممکن

مثل زلف آئی جبین پر جو شکن کیا ممکن
دام مین پہنسکے نکلجائے ہرن کیا ممکن

جسکا ناظر ہو پسند آئین نظارہ اوسکو
ہو پڑا جن بہی تو شیشے مین اتاری اوسکو

۲۴

جذبۂ شوق سی ہو یار پرے رو تسخیر
دل سے کھینچے وہ دم گرم دکہائے تاثیر

زینت حلقۂ آغوش سے جب [illegible] نخچیر
دام مین جسکے ہو وہ دام مین اپنی ہو اسیر

ہو جو معشوق وہ ہے عاشق زار اپنا ہو
صید جسکا ہو وہ صیاد شکار اپنا ہو

۲۵

جان دینی کو تو دیتی ہین ہزارون جانباز
سوز رکھتے ہین فقط یاد نہین صورت ساز

ربط کا ایک کو معلوم نہین پر انداز
رمز دانی ہی ادا سے کہ نہ ادا فہمی ناز

خون دل ہی پی ساقی سے گلفام کہاں
چشم تر صورت ساغر ہی مگر جام کہاں

۵۲۳
گرچہ توضیح اشارات وشفا مشکل ہی — تا نہ کاشت [illegible] بیان اوس [illegible] کا ہی
سہل ہی فصم کتب فہم ادا مشکل ہی — کیا [illegible] ہماری [illegible] تمام حسن [illegible] مشکل ہی

کیسا مصرع [illegible] ہی کوئی [illegible]
بیت [illegible] ان ہی کہ [illegible] کیا [illegible]

۵۲۴
ہمسے پوچھو کہ ہین ہم میکش میخانہ عشق — اپنی [illegible] ہین [illegible] شامل گل پیمانہ عشق
سیکڑون یاد ہین گذری ہوئی افسانہ عشق — [illegible] ہین [illegible] ان جلوہ [illegible]

ساری حالات جہان پیش نظر رکھتے ہین
جام جم دل ہی زمانی کی خبر رکھتے ہین

۵۲۵
داغ دل ہی صفت مہر سلیمان اپنا — جو پری رو [illegible] ہی تابع فرمان اپنا
ہین وہ بلبل کہ گل اپنا ہی گلستان اپنا — حور ہین اپنی ہین جنان اپنا ہی رضوان اپنا

درد کی ہم جو یہ لیتے ہین بجا لیتے ہین
چار باتون ہین فرشتون کو لگا لیتے ہین

۵۲۶
سینہ چاک جو کھلاہین کبھی گل کیطرح — تا [illegible] گلین گل باغ مین بلبل کیطرح
حال اپنا جو پریشان ہو سنبل کی طرح — خو برو آئین ابھی پیچ مین کاکل کی طرح

فاختہ ہین تو نیا عشق [illegible] ایجاد کرین
سرو بندہ ہو جو سو بار اوسے آزاد کرین

گو شمشیر گر نہین اک ماتحت نے زبان
جسکے آگے شمع مضمون سی ہی گلگیر کی زبان

ایک معشوق بلا حشر خرام آفت جان
جسکے جلوے کی ہین مشتاق تمام اہل جہان

بال کھولے جو نظر سے وہ مہ کامل آیا
کچھ نہ سوجھا ہمین آندھی کی طرح دل آیا

رنگ وحشت کا جو چھانی لگی عارض کی بہار
چشم بیمار کے الفت مین ہوا دل بیمار

خال مشکین پہ ہوئی مردمک چشم نثار
طائر ہوش کیا دام مین گیسو نے شکار

زخم فقط تیر سے مژگان کا جگر سے گذرا
تیغ ابرو کا بھی پانی مری سر سے گذرا

آہ اوس شوخ کا قسمت نے کیا عاشق زار
ایک جا جسکو نہین برق کی مانند قرار

آئی جب گرم مزاجی پہ وہ خورشید عذار
پھونک دی جسنے افلاک کو بھی نکلی شرار

نہین ممکن کہ سکون ہو اوسی اک آن کہین
دل کہین وہ ہیان کہین آنکھ کہین کان کہین

منہ سے نکلی وہی مرغوب ہوئی اوسکو جو بات
رات ہی دن کو کہا دن کو کہا اوسنے جو رات

زہر نے مرضی معشوق رہا قند و نبات
نکہا یار نے جبتک نہ پیا آب حیات

تہا طبیعت کو طبیعت کا زبس میل پسند
ہم بھی کھیلے وہی اوسنے جو کیا کھیل پسند

نے کبھی ہاتھ لگایا نہ کبھی بازو کو
جب تلک اونے نہ پایا نہ چھوا گیسو کو

دیکھتے ہی ہی اوس چشم کو اوس ابرو کو
نیند آتی جو ستے تکیہ کیا زانو کو

باندہی خدمت پہ کمر کار حریفانہ کیا
منہ ہی ہاتہون مین ملی گیسوون مین شانہ کیا

کر لیا بستۂ کاکل جو تم محبت اوسکو
ہر طرح سے ہوئی منظور اطاعت اوسکو
سنتے ہی پڑھتے ہماری ہوئی غیرت اوسکو
دل لگا ملنے لگی چسل مین ندامت اوسکو

ہوگئی شام تو وصلت کا سرانجام کیا
عیش مین رات کٹی صبح کو حمام کیا

پھر تو ظالم ہو شب عیش نہ آئی یہ پسند
قطع کر دی ہین یو پہنچا کی لب بام کمند
غیرت ... کیا اوسی کیسی سے ہے اقبال بلند
ہی خبر شرط خبردار ہو غفلت تا چند

کچھہ رقابت کا یہان طور نظر آتا ہے
پردہ پردی مین کوئی اور نظر آتا ہے

تم سمجھتے ہو جسے شیفتہ و عاشق زار
وہ کسے اور پہ ہین لاکھہ دل و جان سے نثار
واہ جی واہ ہی کس طرح کے دنیا مکار
دل مین کچھہ بات ہے کچھہ اور زبان پر گفتار

بندہ چکا صاف دورنگی کا سمان دیکھو تو
کھولکر آنکھہ ذرا رنگ جہان دیکھو تو

تمہ پہ ثابت نہین نیرنگ کی انداز ابھی
بند ہو جاؤ نہ بولو جو کہلے راز ابھی
عشق کیطرح تمہارا ابھی ہی آغاز ابھی
یہ پر و بال نہین قابل پرواز ابھی

کس طرف کی تہی کدہر کی ہی ہوا کیا جانو
شعبدی شعبدہ بازون کی بہلا کیا جانو

۳۹

تیری سی چھپ کے جدا ہم سی جدا بت ملتے ہین
کیسے الفت کی تری نام خدا سے ملتے ہین
ایسے لوگون سے کوئی اہل وفا ملتے ہین
جانے دو پوچھنے والے نہین کیا ملتے ہین
بیوفاؤن سی عبث قصد وفا کرتے ہو
گرے گذری نہین تم ایسے یہ کیا کرتے ہو

۴۰

منہ پہ کہنا کہ ہین ہم جان سی قربان نثار
دل مین اخلاص نہ آنکھون مین مروت زنہار
پیٹھ پیچھے نہ وہ باتین وہ الفت وہ پیار
نہو پورا یہ قسم کھاکے کرین قول ہزار
جال باندھا ہی نکالی ہی پھنسانی کیطرح
رنگ ہر بزم یہ بدلتی ہین زمانی کیطرح

۴۱

تمسے ہر روز یہ چھپ چھپ کی کہین جاتی ہین
ڈولیان بھیجتی ہین خانگیان لاتی ہین
کوچہ گرد اور ہی کوچہ انہین دکھلاتی ہین
دو پہر رات گئی اورسین آتی ہین
نیت اورون کیطرف بھید چھپاتا تمسے
روز ہی نافلہ شب کا بہانا تم سے

۴۲

یہ خبر سنتے ہی آیا انہین غصہ ایسا
دل بھرا آنکھین پھرین ہیان مرا کچھ نہ رہا
دفعتہ آگ بگولا ہوی جن سے تھا چڑھا
نکیا اسکو بھی تحقیق کہ یہ بات ہی کیا
بنکے بگڑی نہ رہا لطف نہ وہ پیار اونکا
ایسے روٹھی کہ منانا ہوا دشوار اونکا

۴۳

دل سے نفرت ہوئی الفت کی مٹائی صورت
بنگئی جان پہ بگڑی نظر آئی صورت
پڑگئی آنکھ تو تا تھون سی چھپائی صورت
رفتہ رفتہ عداوت نے دکھائی صورت

تیر سرو قد ... [illegible] ... کر نکالے تو تھی چھیڑ
جھکنا پانی ... [illegible] ... اگر ... پیاسے تو تھی چھیڑ

۴۴

بارہا دیکھ کے سوتے ... [illegible] ... منت سے
غیر جو جھوٹ کہی ... [illegible] ... اور ...

کیا ہی دغا باز ہیں ... [illegible] ... دشمن
ہم جو سچ بھی کہیں ... [illegible] ... کیوں مشفق ہیں

نال عاشق کبھی خاطر میں نہ لانا کیسا
سنکے اس کان سے اوس کان اوڑانا کیسا

۴۵

گل رخسار میں کچھ بو ہی محبت نہ رہی
اب یہ کیا ہے کہ ... اگلی سی حمایت نہ رہی

مشک گیسو میں ... [illegible] ... الفت نہ رہی
... [illegible] ... ہوئی آنکھ ... میں مروت نہ رہی

لب نہ دیکھا ... [illegible] ... بہار آئینا
کیونکر ہوگئے اب ایسے کہ دیکھا نہ سنا

۴۶

لاکھ کہتی ہیں کسی بات کا کچھ بیان نہیں
کیا ہوا ربط ... [illegible] ... بات کا کچھ بیاں نہیں

کبھی برسوں کی ملاقات کا کچھ دھیان نہیں
چپ ہو تم حرف و حکایات کا کچھ دھیان نہیں

روز رنجش کے ... [illegible] ... انداز نرالے ہم سے
نہیں ملنی کے تمہیں چاہنے والے ہم سے

۴۷

لاکھ منت سے کہا عرض پذیر اک تھے
دل میں ظالم کے دعا عرض پذیر اک تھے

سر میں نخوت کی ہوا عرض پذیر اک تھے
تیغ شمشیر جفا عرض پذیر اک تھے

مشورہ شوق کا دل سے کہ ہے منت کی جگہ
غیرت عشق پکاری کہ ہے غیرت کی جگہ

۴۸

ہو جو گمراہ اوسے راہ پہ لانا ہی شرط
بات بگڑی ہو تو بن دیتے بنانا ہی شرط

چاہ اے بیکسون شوخی جو ہوا دسکو جھکانا ہی شرط
[illegible] جھکانا ہی شرط

سرکشی پر ہے اسے شوخیٔ دست پامال کرو
جوڑی ہاتھون کو [illegible] پاؤن اچھال کرو

۴۹

آشناؤن سے کہا حال تو سب نے یہ کہا
دل کو یہ بات گوارا ہوئی پر اصلا

تو جو ہے بیت میں بہت ایک توقف ہی کیا
کہ سوا اوسکے تو دل میں کسی غیر کی جا

یار تو سب خفا [illegible] اگر آہ [illegible]
دوہری مشکل ہوئی [illegible] کوئی راہ نہیں

۵۰

ناگہان دل نے یہ تدبیر نئی بتلائی
ہمہ تن خوب سراپا میں عجب زیبائی

ہمنے اک چین سے تصویر حسین منگوائی
طرفہ رعنا کہ فدا اوسپہ ہو خود رعنائی

کونسی شان تھی اوس سے جو نمودار نہ تھی
بیدہانی سے مگر طاقت گفتار نہ تھی

۵۱

کان وہ جو نہ غریبونکی سنین نالہ و آہ
لا کہ کبھی وہ دہن جو نہ سخن سے آگاہ

آنکھیں ایسی نگہ جو کبھی عاشق پہ نگاہ
کوئی آئے وہ زبان سے نکلی بسم اللہ

تھا دہن تنگ نہ تھی قوت تقریر اوسکو
بیزبانی سے کہا چاہتے تصویر اوسکو

۵۲

میں نے آراستہ اک روز کیا ایک مکان
کرسی زر پہ بٹھایا اوسے با شوکت و شان

فرش پہ دی تھی زر اندود منقش ایوان
دست بستہ جو کھڑے ہیں تھے وہ دربان

زیور و زر سی چمک مین تہی زر کی صورت
اور چلی اور جواہر سے پری کی صورت

۵۳
واہ کیا زیب بر و دوش تہی بہاری پوشاک
عالم نور تجلے سے ہوا عرصۂ خاک

حور دیکھے تو گریبان کرے صبر کا چاک
گرد پھر کر ہوئی قربان نجوم افلاک

چشم عالم کو نہ مین پر نظر آئی زہرہ
بلکہ خود بہر تماشا اوتر آئے زہرہ

۵۴
وہ جو کافر تہا اوسی نامہ کیا یون تحریر
بعد مدت کے موافق ہوئی اپنی تقدیر

شکر صد شکر کہ اللہ ہمارا ہے قدیر
ملگیا تمسی ہی بہت صنم عصر نظیر

کیا ہوا تمنے اگر حال ہمارا نہ سنا
ہی خدا سامع اصوات سنا یا نہ سنا

۵۵
سرکشی بندۂ عاجز کو بہت بیجا ہی
ایک کا ایک ہی سرکوب کہ یہ دنیا ہی

اک کف خاک ہے انسان کو رتبہ کیا ہے
ہی جو فرعون یہان اوسکی لیے موسی ہی

کبر کس کس کی لیے باعث تذلیل ہوا
مورد لعن تکبر ہی عزازیل ہوا

۵۶
ایسے گمراہ ہوئے تم کہ چلے راہ غلط
ساری الفت تہی غلط پیار غلط چاہ غلط

نگہ مہر حقیقت مین تہی اے ماہ غلط
ہم جو سمجھے تہی وہ مضمون تہا واللہ غلط

پہیر لین آنکہین یہ انداز وفا کا ہے کوہی
بیمک ہو تمہین الفت کا مزا کاہے کو ہی

دیکھکر موتی فرد دندان پہ تیرے سج جائے
سینہ غلطان بحقیقت سے کہیں جا چھپ جائے

۶۲

گر زبان تیکی چوا اوسکے تو وہم رو بھرے
صاف وہ گوہر دندان میں جو نظارہ کرے

بیت اوس گل کی ہو باز تری طرح ہرے
کہا کی بیرا ہی فیروزے کی مانند مرے

جھوٹی موتی کیطرح قدر گیا تیرے
آبرو خاک میں ملجائی سراپا تیرے

۶۳

سنا حسن میں اوس سے ہی بڑی نادانی
عرق آلود دکھائی وہ اگر پیشانی

ساری آفاق میں کوئی نہ جسکا ثانی
شمع سوزان کیطرح گل ہو پگھلجا پانی

زیست مشکل ہو تلاطم میں سفینہ آئے
غرق ہو ڈوب مرے تو یہ پسینا آئے

۶۴

تجھ سے ہوا نار اگر ہوش خرد و عزت و جاہ
تو مقابل ہو ید ست ورعیاذاً باللہ

سیکڑون کشور دل جسنے کیے ہیں تباہ
حملہ آور ہو جو وہ کھینچکے شمشیر نگاہ

سامنا کرنے کے مثل کمان رخ پھیر جائے
لشکر عشوہ و انداز لو امین گھیر جائے

۶۵

تیر پر تیر جو پلکون سے لگائے تجکو
تیغ ابرو سے کبھی جو وہ دکھائی تجکو

سینہ زخمون سے جو چھلنی تو وہ بنائی تجکو
سرنگون پانون پہ ہو کچھ نہ بن آئی تجکو

وار پر وار دو دستی وہ دم جنگ کری
ایک تیری نہ چلی وہ تجھی چورنگ کری

بند قبا اوسنے جو آج ہی کھلوایا ہے
گھات تیری تجلی سے اگر گھات ہے

بات نکلی نہ تری ہی مست آپ ہی بات ہے
ایک ہی چال میں بات رہے وہ تری بات ہے

ماہ نخشب ماہ کامل کوئی ہو سکتا ہے
چاند سورج کا مقابل کوئی ہو سکتا ہے

حسن میں اوسکے برابر ہی نہ خورشید ہے
پاس ہی جب ہے وہ محبوب نہیں اوس کی جگہ

ہی عجیب حسن خدا داد کہ اللہ اللہ
اوسکے ہوتی کوئی اب عیب پڑتی ہی

کیسے معشوق کی اب دل کو تمنا نہ رہی
اوس پہ پروانہ ہوا دل ترے پروا نہ رہی

دیکھتے نکہت اگر جو ہو دل کو یقین
معرکہ گرم ہے آنا ہی تو آ دیر نہیں

پر بشرطیکہ رہی تاب عش آئے کہیں
ترک غم سے جو یہاں کھینچی ہی خنجر کہیں

امتحان کا ہی یہی وقت نیا سامان ہے
یہی میدان ہی یہی گو ہی یہی چوگان ہے

۶۹

یہ جو مکتوب پڑھا اوس نے تو غصہ آیا
پھاڑ کر خط کہا قاصد سے کہ چل میں آیا

سوی تن راست ہوئے لال ہوئے آنسو
دیکھنا سچ ہی جو یہ کیسے نیا ...

کیا کوئی آینہ رو گیسو ون والا ہوگا
موکشان گھر سے اسیوقت نکالا ہوگا

کپڑے بدلی کیا آراستہ تن پر پوری
شانہ بالون میں کیا یہ سخن آیا لب پر

ہاتھہ میں لیکے علی بند کہا یا حیدر
فتح پیچ آج ہے چوٹی کا نشان ظفر

جنگ کی گھات دو پٹے سے نمودار ہوئے
بھائی گھونگھٹ کی طرف سے تیار ہوئے

۱۷۵

کھینچ گئی ابروئے پرخشم کی سرِدست کمان
ترکِ غمزہ کو ستمگری دیا فرمان

سینہ ادبھر اشتیاق کی ہوئی تیر بہان
بان مری سینے کو ہی بھی چوگان

کچھ فرنگ نے دھر ہوئی جنگ کو تیار بزن
لیس چاروں صنف مژگان ہوئی چار بزن

۱۷۶

عجب انداز سے وہ عسر بدہ پرداز چلا
ساتھ انداز چلا عشوہ چلا ناز چلا

کبک کی صید کو گویا کوئی شہباز چلا
مثل ہاؤس مین غمزۂ طناز چلا

انکھین کہتی ہین نہ کیا بات ہے دشمن کی شکست
پلکین کہتی ہین بہت سہل ہی پلٹن کی شکست

۱۷۷

خبر آنی کی ہوئی نہ میننے کہا آنے دو
ہمنشینون سے کہا منکے اوسی کہانی دو

آپ ہی روکینگے دربان سزا پانے دو
تم نہین بیٹھے رہو سب مجھے اوٹھجانی دو

دور سی دیکھی قدم تک نہ بڑھانے پائے
پاس تصویر کی لئے تو نہ آنے پائے

۱۷۸

دفعتہً دھوم ہوئی دریہ سوار سے آئی
گل کھلا تازہ او ترنے کی جو باری آئی

شور گلشن مین اوٹھا باد بہاری آئی
مٹ گیا جاہ و حشم ذلت و خواری آئی

بڑھکی دربان نی کہا بس قدم آگی نہ بڑھے
روکیے روکیے جاہ و حشم آگے نہ بڑھے

[illegible]

نوبت جب آئی نمود کی سب کے ہو گئے طلب

حسن [illegible] دیا تو دیکھا کہ سب انہو عجب
جاہ و حشمت کا جو سامان تہا بیچ تہے سب

کرتی رنگین سے شاہد عینا دیکھا
شان اللہ کے قدرت کا تماشا دیکھا

تیز تیتانی نہ رہی تاب سے تہا رنج کمال
چہان ہاتھی پہ پڑی چہینٹ سو عنیا سی لال
بڑہ چلا تہا او سے کرسی سی گرانی کی مجال
تہا جو انبوہ بڑا پاس تک آنا تہا محال

تہی خواصون کی جو [illegible] دید بستہ سی پری
سینے للکار رہتا کی کہ آگ [illegible] نور پرستی

دور کی دیکھلیا پاس نہ آنے پایا
گہٹ گیا جب قدم آگے بڑہانی پایا
جہک گیا سر نہ سر فتنہ اٹہاتی پایا
تخل نخوت کا پہل اور شہ دتمانی پایا

لتی ذلت نی لیی جائیہ زر لیاسی کی
حوصلے پست ہوئے انجمن آرائی کی

الغرض دیکھ کی یہ رنگ شہ نکلا باہر
چل دیا عشوہ و انداز و ادا کا لشکر
تالیان سینے بجائین کہ بجا طبل ظفر
ذلت فاش ہوئی فکر سے خون ہوئی جگر

ہتک حرمت ہوئی جس وقت رہا کیا باقی
منہ دکھانی سے کہ نہ ظالم کو رہی جا باقی

آخر کار بہت ہو گئی پریشان غمگین
ایک گوشی مین ہوا سب سے وہ چہپ کے مکین
صدف چشم نی دامن مین بہری در ثمین
گل پہ شبنم کہ عرق شرم سی لائی جبین

لعل لب چھیڑا سے [illegible] دم فرش [illegible]
ہاتھ شاخ گل تر سیب نرنجہ پان کی گو

مختصر یہ کہ جو نسبت تھی وہ ذلت انکو
ایسے جیسے کہ گوارا ہو ذی عزت انکو

دل پہ چھپا نہ چھپن [illegible] کی [illegible] تو دکھ
کہیں [illegible] لطافت [illegible] ابدیت انکو

سر پہ انکو ہیں ثبات رنج ہی جی کہو سکتے ہیں
منہ پہ پلہ لیے افسوس ہیں ہیں روتے ہیں

دونوں آنکہیں ہیں تیرے سکتے میں ایک گہڑی
[illegible] اشک مسلسل ہی اکہ موتی کی لڑی

ایک ساون کی جہڑی ایک ہی بہاو ونکی جہڑی
ڈوبی اشک انکی ہی یہ غایب ہی یا توبین بڑی

چشم رہتار تو انکی کبہی کوئی کب ساغر
ڈبڈبائی ہوئی آنکہیں ہیں لبالب ساغر

سرخ چہرہ انکہ ہوتی ہی نہ زرد کی ساتہ
منہ سے بار نکل جاتی ہی آہ درد کی ساتہ

زعفران پہولی ہی گویا کہ گل زرد کی ساتہ
نالہ گرم ہیں پیہم نفس سرد کی ساتہ

سر جھکائی ہوئی ہیں شرم سے ابرو کیطرح
چین پیشانی روشن ہی گیسو کیطرح

۵۸

سنکے یہ بات مجہی ضبط کا یارا نہ رہا
جا کے گوشے میں گلے اوسکو لگا کر یہ کہا

دل جو بیتاب ہوا اشک بہی دوڑ پڑا
میری پاس آئی تہی جاتا تمہیں گہر میں تنہا

تم اوسی پاس مری پاس جو آتے ہوتی
طعنہ زن کس لیے پہر اپنی پرائے ہوتی

تن تنہا ... [illegible] | اور جیتا جی تھی اوس گھر میں جاتا تھا میں
ہاں مین ہی تہی ... [illegible] | اپنے پیکر سے ... فرشتہ اوٹھاتا تھا

تھا رنگ بسرکی ہوا سے گھاس سا جتنا
ہم نے بیمار و نحوست کو دیکھا جتنے

اپنی ذلت کی سوئی آپ نے اسد غم ایمان | لی طالب تاہی کوئی ... [illegible]
تن تنہا او کیا جنگ کا تھی سامان | ان ... تیر کا میدان غلط تیرا گیا ان

چھیڑ لی تو اوسے دو پاس نہیں آیا کرتا
اپنی ذلت کوئی کا ہے کو گوارا کرتا

تیرا ہی ہو تو بیاں ... سرگشتہ و مضطر | جشن میں بیٹھو ہنسو بولو رہو سب خوشتر
نسلت کیطرح عبث حال کیا ہی ابتر | بدشگونی نکرو روؤ نہ شادی کا ہے گھر

کوئی جاتا ہی جہان فتنہ بپا کرتا ہے
گھر میں شادی کی کوئی آہ و بکا کرتا ہے

سنکے یہ بات دیا اوسنے یہ گرمی سے جواب | بدشگونی کو تری آگ لگے خانہ خراب
نوحے میں جو سخن ہیں نہ پڑھوں کہ کلیجا ہی کباب | چھیڑ اب تک ہے وہی شرم ہی تجھکو نہ حجاب

ہمکو یہ رنج تری ہمسے یہ کہا تین اب تک
نوک نشتر ہیں رگ جان کو یہ باتیں اب تک

طنز آمیز سخن خوب سمجھتے ہیں ہم | ہیں اشارے بھی ترے جتنے سب جور و ستم
ایسا گھبرا جانکے رکھا تھا اونہے سینے قدم | یہ نہ سمجھے تھی کرینگے یہیں بیچ و الم

[illegible] پیشتر زمانہ ہوگا
[illegible] ہیں [illegible] خانہ ہوگا

۸۹

[illegible] [illegible]
رنگ باتوں [illegible]
کہ محبت میں [illegible]
دل کی آئینے سے کی گرد کدورت [illegible]

ہم [illegible] خدا کی قدرت
ہم [illegible] آباد خدا کی قدرت

۹۰

سے دیکھا [illegible]
[illegible] اگر [illegible]
ایسے بہبہ سے کو کون سنبھالی یارب
غیر انکار نسوت سے کو سے را مطلب

[illegible] یہ کیا خیر تو ہے
جان نثاروں سی یہ سرزد ہو [illegible] ہے

۹۱

واہ کیا رنگ [illegible] ہیں یہ طالع شوم
[illegible] ہمیشہ مجھکو
تہمتیں مجھ سے لگین تھی بھی ہمارا [illegible]
کلکھنے ایسے کیسے اور کو ہونگی معلوم

بدگمانی ہی عبث صدق [illegible] ہیں ہم
کج ادائی نکرو سید ہی مسلمان ہیں ہم

۹۲

سنکے یہ بات [illegible] دل یہ جگر
[illegible] چور کو ترغیب کے [illegible] چوری کر
میرے نزدیک ہی یہ عذر گنہ سی بدتر
ماہ سی جا کے یہ کہنا تجھی لازم ہی خبر

کیا دلیری ہی [illegible] صاحب
واہ ویدی کی صفائی کی یہ معنے صاحب

اب [illegible] مجھے کہتا
[illegible] کہتا

کہنے اس قول کی ... جائین تو ... کہنا
خوب ہے جی ... کی اڑ ... ہو اجی کیا کہنا

ایسے گہاتین تو بتا دیتے ہین ہم اور تمکو
جائیے جائیے بس دیجیے دم اور ان کو

۹۴

آئینہ لیکے ذرا دیکھو تو اپنی صورت
بن گئے معشوق کی عاشق کو گوارا ہو بت

اسی منہ پر ہی تمہین عوی ... و آفت
بس چلو جاؤ ہٹو دور ہو لعنت لعنت

اب نہ کہلواؤ زبان بات کی قابل نہین ہم
سچ تو یہ ہے کہ ملاقات کی قابل ہین تم

تھا کسے ہیمان کہ ... یہ طغیان ہوگا
خیراب کا ہیہ کہ اس رنج کا سامان ہوگا

ولے جو دوست تہا وہ جان کا خواہان ہوگا
ہم نہونگی نہ یہ احوال پریشان ہوگا

خیر جو تمنے کیا خوب کیا جانے دو
ہم بھی جاتے ہین سو ملک بقا جانے دو

۹۶

ایسے جینے سے تو ہر طرح ہی مرنا بہتر
دوستے دشمن جانی سے نکرنا بہتر

آبرو جب نہین دنیا سے گذرنا بہتر
پانون ملک عدم آباد مین دہرنا بہتر

اب کہان رہنے خلش جیسی ہی تشویش تمکو
ہم تو رخصت ہوئی لو جشن مبارک تمکو

۹۷

زیست منظور نہین زہر ہی کہاتی ہین ہم
اب نہین ... کی اوس شہر مین جاتی ہین ہم

ابھی بازار سی افیون منگاتی ہین ہم
جان کو ... سی ... آتی ہین ہم

نہ کیا یاد جو یاد کرو گے بس ہمکو
یاد کرو تم بہت یاد کرو گے بس ہمکو

[illegible] جو یاں کے ہیں [illegible] گئے
متصل گریہ [illegible] انسو بہتا
ایک [illegible] جو ہے [illegible] دل تقصیر تمہی
ہوش میری نہ بجا جوش محبت [illegible]

جو کر یاد تو کہا ہے یہ کیا کہتی ہو
پھر کرو اپنی جو دریا کی طرح بہتے ہو

ایسی باتیں نہ زبان سے نکالو تم
[illegible] حسد کاری تمکو [illegible]
[illegible] کو [illegible] سب کوئی [illegible] جانے گا
جو برا چاہتے تھا وہ ہو برا تم [illegible]

گرچہ ظلم و ستم و جور سے ماری ہیں ہم
خیر [illegible] اب بھی بہر طور تمہاری ہیں ہم

او کہے دیتے ہیں اب صاف نہیں ہیں خفا
کسکے تقصیر ہی اس بات میں تقصیر معاف
کیجئے غور ذرا کھول کے چشم انصاف
کر دیا کسکے کدورت نے مکدر دل صاف

دل کیا کسنے یہ چھوڑا یہ تپش کسکی ہے
کسنے بوٹے ہیں کانٹے یہ خلش کسکی ہے

پہلے ہی کی چاہت نے ہوئی ہے ہم مجبور
پاس تھی نکیا ہم ہے ہوئے پاس ہی دور
کسکے تقصیر ہی سوچیں تو ذرا دل میں حضور
دل شکستہ جو نکرتے تو نہ پڑتا یہ قصور

کسکے جانب سے اٹھا فتنہ شر کسکا ہے
تمہیں منصف ہو گا [illegible] کسکا ہے

پر تمہیں باتیں نہ ستایا کرو ہم دل کو نہ تاب ۔۔۔ ہاتھ کی تو ہو ہوا دل کی ستانے کا جواب
یہ جیسا چاہیے تمکو ہی جو ہی ہمکو حجاب ۔۔۔ تا نہ دار کو کیا عذر آنکھوں پہ عتاب

اب ہی خواہان رضا تابع احکام ہیں ہم
نیچ لو عذر نہیں بندہ بے دام ہیں ہم

سنہ ۱۰۳

میری باتوں سے ہوئی کچھ ادبی گستاخی حاصل ۔۔۔ اگرچہ ظاہر میں غضبناک مگر دل میں خجل
حسا کرنے پہ طبیعت ہوئی اسکی مائل ۔۔۔ کھینچ کر اک نفس سرد و تصدیع خواہش دل

التجا سے یہ کہا کیجیے تقصیر معاف
سچ ہی میری ہی خطا کیجیے تقصیر معاف

۱۰۴

آخر انسان ہیں ہم انسان سے خطا ہوتی ہی ۔۔۔ کوئی بیجا تو کوئی بات بجا ہوتی ہی
جانے بھی دو خفگی جان ہوا ہوتے رہی ۔۔۔ اہل ہمت ہی سے امید عطا ہوتی ہی

سخت شرمندہ ہیں ہم اب نہ پشیمان کرو
جو ہوا سو ہوا اپنی طرف نہ ہیاں کرو

۱۰۵

اب قدم راہ اطاعت سے نہ ہونگی باہر ۔۔۔ آسمان پھٹ کے گرے سر پہ اوٹھاؤں جو پیر
سنے اب جو سخن آپکا وہ گوش ہو کر ۔۔۔ آنکھیں پھوٹیں جو پھرے آپکی جانب سے نظر

بی تمہاری چمنستان ہو تو جنگل ہو جائے
پاؤں اس راہ سے باہر جو پڑے شل ہو جائے

۱۰۶

خاطر اک بات میں ہے آپکو میری بھی ضرور ۔۔۔ باغ سرسبز رہے سبزہ بیگانہ ہو دور
یہ اشارہ جو کیا اوسنے کہا میں نے حضور ۔۔۔ سب طرح کا تمہیں اسد ہی بخشا ہی شعور

[illegible]
لازم انسان کو ہی [illegible]

سنکے یہ لاکہ ہی تعصب سے یہ بات [illegible]
بدر کے سامنے کب ہی سو قابل [illegible]
[illegible]
[illegible]

بھیڑتی ہون جایہ کا برسون سے [illegible]
غیر سے [illegible]

سر جھکا کر یہ کیا ہینے تب ونسے انکھا
ایک پورا نکیا [illegible]
[illegible]
[illegible]

رفع کیجیو [illegible] خاطر کو
ہی یقین آپکے اقرار کا کس کافر کو

تعزر جرم ہوا ہو کے پشیمان یہ کہا
ضامن اقرار کے ہین میر عرب شیر خدا
درمیان آج سے بس [illegible] تمہاری ہی خدا
اب جو پھیر جاؤ تو وین احمد مختار سزا

بعد اقرار کہیے اب جو ہوا انکار مجھے
ذوالفقار اسد اللہ کے ہو مار مجھے

درگہ حضرت عباس تو ہی چار قدم
دور مسجد نہین موجود ہون کہانے کو قسم
تم بہی ہمراہ چلو چلکے اٹھاون مین علم
خوب نیت سے ہی آگاہ خدائے اکرم

ایسی قسمین کہین ہوے ہین بہانی کیلیے
ول سے حاضر ہون مین قرآن اٹھانی کیلیے

ہر طرح سے تو اوسکو پایا [illegible]
[illegible] تصدیق آیا
درگذر میں نے بہی کی معصیت [illegible]
تمنے مصحف کی قسم کہا کے بہت ایمان لایا

سچ کہتی ہو تم بہت ہی تم ہو وہی باتین ہین
وہ [illegible] جلسے وہی ہر دم سے کی ملاقاتین ہین

[illegible] دکہاتی
[illegible]
رنگ رخ زرد جو تہا گل کی طرح سے پہلا لال
تیری قدرت [illegible]

[illegible] کشائی میری
شکر صد شکر [illegible]

[illegible] دل لگ کے وہ لا [illegible]
جگمگا رنگ سے پہر آئی مری گلشن مین بہار
بوسے لے لے کے لگا کہنے [illegible]
پر جو کہٹکا ہی ہوس ہی کہ نکلتا ہی وہ خار

دل غم سے بہی خالی کسے عنوان ہو جائے
میزبان گہر مین رہی رخصت مہمان ہو جائے

سنکے میں نے یہ کہا کون چلے ہی کی ہی بات
ناگوار ہوئی یہ بات وہ سمجہی اسی گہات
کیا قباحت ہی توقف ہو اگر آج کی رات
بولی رخصت ہی مناسب ہی کہ ہو جلد نجات

اب توقف کا سبب کیا یہ حکایت کیا ہی
جس ہی ملنا تمہین پہر اوسکی عنایت کیا ہی

میں نے اونسے یہ کہا جو مرضی ہی بہی
فتنے کی طرح اوٹہا پاس سے میرے جلدی
جاؤ تم آپ وہان مینے اجازت تمہین دی
جا کے اوس گہر مین کہ جس گہر مین جگہ ہی اوسکے

ہنگامی کی سی لیے اوسکے برابر بیٹھا
دوسری کرسی تر پاس بچھا کر بیٹھا

۱۱۶

اسکو منظور نظر صورت آغاز کلام
اسنے پوچھا کہ بتاؤ تو مجھے اپنا نام
پرسش حال اودہر سی نہ توجہ نہ سلام
ہو منہ بہی وہان نہ ہلی بات کا اعلی ہی مقام

اختلاط اسنے کیے باتون مین کیا کیا کھولا
بت بنا قفل دہن اوسنے نہ اصلا کھولا

۱۱۷

تنگ ہو کر یہ کہا اسنے کہ اللہ ری غرور
حسن پر ناز ہی بیجا نہ پرے ہٹ یہ حور
ہمتو یہ خلق کرین بات نہو ہان منظور
آدمیت سی یہ نخوت یہ تکبر ہی دور

ہی یہ سارا ترے قدرت کا تماشا اللہ
آدمی ایسے بھی آفاق مین ہین یا اللہ

۱۱۸

کبھی کہتا تھا سمجھ مین مری آتا نہین کچھ
پوچھتا ہون مین بہت حال بتاتا نہین کچھ
وجہ کیا ہے یہ بھی دہیان مین لاتا نہین کچھ
شکل انسان کی سوا مین اسی پاتا نہین کچھ

نہ سماعت نہ بصارت کا اسے یارا ہی
کور ہی کر ہے یہ کمبخت الہی کیا ہے

۱۱۹

خدمتی لوگ جو تھی اونسے یہ پوچھا آخر
عرض کی سبنے عرض آپکی کیا ہی آخر
تمہین احوال کہو مجھسے تم اسکا آخر
چھا گیا رعب ہوا زیست کا قصا آخر

دیکھکر آپ کو سکتے مین ہی حیران ہی تو
جان مین جان نہین قالب بیجان ہی یہ

۱۲۰

سنکے یہ بات کہا غور سے کی جب کہ نگاہ ‌ اسے لا حول و لا قوۃ الا باللہ
یہ تو تصویر ہے انداز خموشی ہی گواہ ‌ غول کو خضر جو سمجھی تو غلط ہو گئی راہ
حرف عیار نہیں یہ تو فسونگر ٹھہرا
کہیں بہروپ سی ہی روپ یہ بڑھ کر ٹھہرا

۱۲۱

پھر کے آیا جو مری پاس نادان سی تو کہا ‌ اور تو اور دیا ہمکو بھی تو نے دھوکا
نقل کو اصل کیا سچ ہی ترا کیا کہنا ‌ تو ہی عیار بڑا ہم ہوئے قائل بخدا
اس جگہ کچھ نہ چلے کہا گئے چکما تیرا
چلگیا خوبی تقدیر سی نقشہ تیرا

۱۲۲

تحفہ یار کی سینے یہ کہا بندہ نواز ‌ ہون میں جانباز سمجھیے نہ مجھے شعبدہ باز
اب سی مد نظر ہو نہ اگر آپ کو ساز ‌ دل پریشان نہیں یہان در تدبیر ہے باز
ہنسکے فرمایا کہ دشمن ہوں پریشان تیرے
ہم تو سو جان سی ہیں تابع فرمان تیرے

۱۲۳

خوش ہوا اوسکے اطاعت سی ہمارا دل زار ‌ اوسکے خواہان رضا ہم بھی ہوئی لیل و نہار
ناظم اطول سخن کا نہیں موقع زنہار ‌ یار سے صلح ہوئی آئی گلستان میں بہار
تیزی ذہن رسا خوب دکھائی تونے
بات بگڑی ہوئی دم بھر میں بنائی تونے

واسوخت دسہرا
تمام ہوا



۱

کل کی ہی بات کہ تم مین نہ یہ زیبائی تہی	نہ یہ شوخی نہ یہ خوبی نہ یہ رعنائی تہی
چست کسدن کمر معرکہ آرائی تہی	خلق کب کشتۂ اعجاز مسیحائی تہی

خنجر حسن مین بیداد کی جوہر کب تہے
بیخطا چاہنے والے تہ خنجر کب تہے

۲

ترکتازی تری آنکھونکو نہ آتے تہی کبہی	جان عشاق اداؤن پہ بچاتی تہی کبہی
زلف بل کہا کی نہ دل پیچ مین لاتی تہی کبہی	یون کمر راہ عدم کی نہ بتاتی تہی کبہی

کرتی تہی کب نگہ نازیہ آفت برپا
قد و قامت سی نہ ہوتی تہی قیامت برپا

شکل آئینے مین کرتی تہی حیران سبکو لطف دکہلاتی تہی یون حسن اپنی شان سبکو	مانگ کہتی تہی تری چاک گریبان سبکو کنگہی مین جہکواتا تہا یون چاہ زنخدان سبکو

محو حیرت تہا نہ انداز تکلم سے کوئی
ذبح ہوتا تہا نہ شمشیر تبسم سے کوئی

مستی چشم سے بیہوش ہر اک کس دن تہی شوخی حسن سے عالم پہ جفا کس دن تہی	نگہ مست خجستہ کی یہ با کس دن تہی سر ادا جوہر شمشیر قضا کس دن تہی

چتونین نشۂ خونریزی عالم کب تہین
صف مژگان سے صفین درہم و برہم کب تہین

بات کرنے مین آتی تہی نہ اسے مایۂ ناز نقد دل لینے کو کب پنجۂ مژگان تہی دراز	شرم سے نیچی نگاہین تہین یہ کب تہا انداز شاق تہی طبع کو سیر چمن ناز و نیاز

ڈرتی تہی جمع عشاق جہان سنتی تہی
گل سے ہنستی تہی نہ بلبل سے فغان سنتی تہی

راستبازونکو نہ یون دار پہ دہر دیتی تہی نالۂ اہل وفا رنگ اثر دیتے تہے	مہر ورزونکو نہ یون داغ جگر دیتی تہی شجر باغچۂ عشق ثمر دیتی تہی

راستی صورت سرو لب جو رکہتی تہی
گل کی بو رکہتے تہی کانٹے کی نہ خو رکہتی تہی

گفتگو کا نہ سلیقہ تہا پرے رو تمکو فتنہ آتی تہی کب جنبش ابرو تمکو	سوجہتا تہا نہ کسی بات کا پہلو تمکو ہمنے یہ سحر سکھایا ہی یہ جادو تمکو

دلبری کے ہمین اسی جان اشارے لئے
ناز و انداز یہ صدقے مین ہمارے آئے

شمتے یہ ہوش ربا تمکو سخن سکھلائی
چال البیلے کی شوخی کے چلن سکھلائی
فتنہ پردازی کی ہوتی ہین جو فن سکھلائے
عشوہ و ناز سبای مشفق من سکھلائے

اپنی بوسون سی یہ رنگ رخ انور چمکا
ہمنے صیقل جو کیا تیغ کا جوہر چمکا

ظلم سے کس ستم ایجاد بنایا تمکو
صید جب ہنس لگے صیاد بنایا تمکو
ہو کے دیوانہ پریزاد بنایا تمکو
کھائین تلوارین تو جلاد بنایا تمکو

عشق کامل جو ہوا حسن مین تم طاق ہوئے
ہم جو رسوا ہوئے تم شہرۂ آفاق ہوئے

چشم بد دور ہی آفاق مین اب آپکی دھوم
شہر آشوب ہی کہ ہوتا ہی کدھر فیض قدوم
چاہنی والون کا کوچے مین تمہاری ہی ہجوم
نقشے کھنچنے لگے نقاشونکا چمکا مقسوم

جمع خلقت سر بازار رہا کرتی ہے
بھیڑ در پر پس دیوار رہا کرتی ہے

اب جو یہ شہرہ ہوا پھر گئی عاشق سی نگاہ
کوچہ گردون سی تقدیر تمہیں پیدا ہوئی راہ
سر بازار ہی منظور نظر شام و پگاہ
ہمسے یکبارہ نخوت کرو عیاذاً باللہ

پانون پر بھی جو ملے طالب دیدار آنکھین
پھیر لو منہ تبختر سے کرو چار آنکھین

تیسرا

یا وہ دن تہا کہ رہا کرتے تہی باہم ہم تم — نہ جدا ہوتی تہی مثل خط توام ہم تم
ہمنشین تہی شیکوہ برنگ گل و شبنم ہم تم — ذرہ و مہر صفت دن کو فراہم ہم تم

بی تمہاری ہمین تسکین دل ای یار نتہی
ہمسے منظور جدائی تمہین زنہار نتہی

منہ مین جو آتا تہا ہم آپکو کہہ جاتی تہی — لہر آجاتی تہی جس سمت کی بہ جاتی تہی
تم نہ کچہ کہتے تہی منہ دیکہکے رہجاتی تہے — ہم جو کرتی تہی کڑی تم اوسی سہجاتی تہی

تہی خموشی کے سوا تاب سخن کب تمکو
سرمہ گویا تہی تمہاری مسی لب تمکو

یا یہ ہی حال ہے کہ چہتی جہنوٹہون کبہی چال — تمکو کچہ رنج نہین لاکہ طرح کا ہو ملال
آینہ پیش نظر اور تماشای جمال — کیا گذرتی ہے کسی پر نہین مطلق یہ خیال

ارہ چلجاتی جو سر پر نہین غم تمکو
کنگہی چوٹی سی فراغت نہین اک دم تمکو

جانتا ہون کہ جلاتا ہی مرا مد نظر — مین سر راہ جو بیٹہون تو نہ آؤ تم اودہر
کاٹکر راہ چلے جاتی ہو مجہسے اکثر — چال تلوار کی سیکہی یہ نکالے جوہر

زخمی عشق پہ اتنا ہی ستم خوب نہین
کاٹ اچہی نہین ہر دم کی یہ دم خوب نہین

حال پوچہا ہی یہ اپنا کہ بہت ہین مضطر — درد دل ہی جو کسی دم تو کبہی درد جگر
دوست کو دوست سی ہوتی ہی عنایت کی نظر — کس مرض کی ہو دوا تم جو نہ لو اب بہی خبر

حال پوچھو کہ گذشت اس سے نہیں تھا ہو کر
اتنا پیار ستے پہ پسینہ نہیں تھا ہو کر

۱۷
کون کہیں کرتے ہیں پر عاشق محبت کا نباہ
کچھ مروت ہی تو لازم ہے مروت کا نباہ
چاہیے اہل عنایت کو عنایت کا نباہ
چار دن بھی تو داشتہ تو نسبت کا نباہ

روز پھر پھیر سے شکوہ جو کہ ان چاند گیا سا
یہ زمانے کی طرح رنگ سے اتنا کیسا

۱۸
کیا سبب ایسی یکایک جو طبیعت بدلی
مرا اخلاص چھپا ہی قیامت بدلی
کیا پڑا پیچ کہ یوں آپ کی نسبت بدلے
کیا غضب ہے یہی کیا شرط محبت ہے

رنگ سرکار کے ہر بار نئے دیکھتے ہیں
تیور اچھے نہیں آثار برے دیکھتے ہیں

۱۹
مسند خانہ ہی مقام آپکا ہو صبح کہ شام
ہو چلا وا کہ نہیں ایک جگہ تمکو قیام
کیا موافق ہی طبیعت سے ہوا ہی لب بام
یا ہو سیماب کہ لیتے نہیں دم بھر آرام

نہ وبال اختر برق اثر رہتے سے ہے
نہ ادھر رہتے ہے اکدم نہ اودھر رہتی ہے

۲۰
تم یہ سمجھے ہو کسی بات سے واقف نہیں ہم
دل آگاہ نہیں ساغر جمشید سے کم
ہمنے دیکھا ہے جہان عجب تجھی بیتی دم
حال آئینہ ہی سب آپ ہی کی سر کی قسم

وجہ آزردگی غیر سبب جانتے ہیں
حال جو کچھ کہ گذرتا ہی وہ سب جانتی ہیں

۵۲۱

روز اغیار سے آتی ہے ترے پاس پیام
کبھی تہ خانے مین مسکن کبھی جلسہ لب بام
ہمنشینون سے سدا ہوا کرتی ہے چپکے سے کلام
مشورے رہنے کی لیے تجویز ہین پوشیدہ مقام

ڈولیان کو ہے ہین ہر وقت دہری رہتی ہین
کٹنیان آکی صحبت مین بہری رہتی ہین

۵۲۲

شوق ہے آنکھ کو اب لذت دیدار کا ہی
جمگھٹا کوچے مین جب دیکھیے اغیار کا ہی
خاص ڈیوڑھی مین گذر ہر دم بار کا ہی
سایہ کس سر پہ نہین آپ کی دیوار کا ہی

کوئی گریان ہی ادہر کوئی دل افگار ادہر
دو یہان تین وہان پانچ ادہر چار ادہر

۵۲۳

تم یہان غیر کے ہاتون سی پیو جام شراب
تم کرو خواب گہ ناز مین آرام سی خواب
آتش رشک سے یہان اپنا کلیجا ہو کباب
خاک اوڑاتی پہرین ہم دشت مصیبت مین خراب

خبر عیش نہین گریۂ ماتم ہمکو
ہر مہینے ہو تمہین عید محرم ہمکو

۵۲۴

کیا کہین دل پہ گذرتا ہی جو کچھ رنج و ملال
تمکو اس بات کا مطلق نہین آتا ہی خیال
بی چھری دست غم رشک سی ہوتی ہین حلال
ٹھوکرین کھاوگی کہتے ہین یہ اچھی نہین چال

ہی طبیعت مین کجی کاکل پیچان کی طرح
آنکھین بیوجہ پہری رہتی ہین مژگان کی طرح

۵۲۵

دل کہین اور ہی وہ شرم کا انداز نہین
کنکھنی ذہن مین چالونسے کبھی باز نہین
کچھ جو پوچھو لب خاموش مین آواز نہین
قصد پرواز تو ہے گو پر پرواز نہین

ھی یہ نزدیک کوئی فتنہ بپا ہوتا ھے
دیکھین انجام اس آغاز کا کیا ہوتا ھے

تیری منظور نظر تمکو اگر پیار نہین
ایک ہی پھول سی کچھ رونقِ گلزار نہین
کیا کوئی اور زمانے مین طرحدار نہین
بزم عالم مین کہان آئینہ رخسار نہین

جسکو یکتائی کا دعوی ہو وہ دیوانہ ھے
تو پری چہرہ ہے یہ بزم پریخانہ ھے

عاشقانہ جو طبیعت ہی تو معشوق ہزار
نہین ہوتا کہ نہ پیچھے گا کوئی لالہ عذار
دہر مانی کا مرقعہ ہی بہت نقش و نگار
ہر طرف ڈھونڈھتی پھرتی ہین نگاہ اسکا

تیر نخچیر پہ خونریزی بسمل ہین بہت
سرفراست جو ہمارا ہی تو قاتل ہین بہت

جذبۂ عشق سے وہ حاصل ہی بحمد اللہ ہمین
کس سی کچھ ربط نہین کس سی نہین راہ ہمین
دام مین اپنے پھنسا جسکی ہوئی چاہ ہمین
پیار کرتا ہی ہر ایک مہر ہر اک ماہ ہمین

دل جو بیتاب ہو پریون کو بھی دیوانہ کری
گرمی داغ جگر شمع کو پروانہ کرے

کبھی دکھلا ہی جو دل جذبۂ کامل کا اثر
ہم وہ ہین جذب سی تسخیر کرین شمس و قمر
حور جنت سی پری قاف سی آئی اوڑ کر
کس قمر وش کو نہین ہمپہ عنایت کی نظر

آنکھیں پریون کی تماشی پہ لگی رہتی ہین
کھڑکیان پردہ نشینون کی کھلی رہتی ہین

تم ترکی ہو تو یہان کسکو ہی الفت منظور ۔۔۔ ایسی نفرت ہوئی لو ابرِ مشو ہو کا نور
انہون زینت آغوش ہی تاثیر حضور ۔۔۔ جسکی رخسار دی تاب نورِ تجلی کا نور

تم بھی دیکھو تو یقین ہی نہ رہی یہ پرسش تمہین
ساری نخوت کی یہ باتین ہون فراموش تمہین

جلوہ فرما ہوا گر وہ صنمِ لاثانی ۔۔۔ سجدی کرنی لگو جھک جائی ابھی پیشانی
نظر آئی جو وہ خورشید رخ نورانی ۔۔۔ شبنم آسا ابھی خجلت سی ہو پانی پانی

پانون خود بڑھ کی نہ چلنا تمہین تسلیم کرین
نہ جھکا لو سرِ تسلیم تو تسلیم کرین

زلف کو دیکھ کی حال اپنا پریشان کرو ۔۔۔ اپنی آنکھون کو تم اون آنکھون پہ قربان کرو
آنکھ سینی پہ پڑی چاک گریبان کرو ۔۔۔ دل کی کیا ایسی حقیقت ہی فدا جان کرو

رخ روشن کا میسر جو نظارا ہو جاے
جو ہمارا ہی وہ احوال تمہارا ہو جاے

اوڑ چلو لاکھ کبھی دھیان مین لائی نہ تمہین ۔۔۔ لاکھ تم دور کھنچو پاس بٹھائی نہ تمہین
گر پڑو پاؤن پہ اوسکے تو اوٹھائی نہ تمہین ۔۔۔ جو کبھی ہو تو کنیز اپنی بنائی نہ تمہین

لاکھ چاہو نہ ملاقات کی قابل سمجھے
پھیر لی منہ نہ تمہین بات کی قابل سمجھے

ہمسی اور اوس سے ملاقات رہا کرتی ہے ۔۔۔ ہمدگر رسم مدارات رہا کرتی ہے
صحبت اک عیش کی دن رات رہا کرتی ہے ۔۔۔ پھر وہ باتین ہین عجب بات رہا کرتی ہے

ہاتھ گردن میں نہیں ہر وقت غرہ پیار کا ہے
سامنا خواب میں بھی طالع بیدار کا ہے

۵۳

آنکھیں کیوں نیچی ہیں سر اپنا اوٹھاؤ تو سہی
کلمۂ کبر کا لب پر کوئی لاؤ تو سہی
جھینپنا خوب نہیں آنکھ ملاؤ تو سہی
دیکھیں کیا سنتی ہو لو ترچھی سناؤ تو سہی

دل سے نفرت ہوئی سچ کہتی ہیں کچھ چال نہیں
بنکی سونکی ہی آب آو تو کچھ مال نہیں

۵۴

سنکے ان باتوں کو محجوب ہوا وہ مہ و ماہ
دست و پا گم ہوئے ایسے کہ نسوجھی کوئی راہ
سر جھکایا یہ خجالت سے کہ اوٹھی نہ نگاہ
پیچ کھانے لگا غصے سے صفت زلف سیاہ

دل کو اوکھین ہوئی دم میں گھبرانے لگا
ایک رنگ آنے لگا چہرے پہ اک جانے لگا

۵۵

دیر کے بعد کیا زیر لب آہستہ کلام
بیوفائی کا چلن ہے کسی بد وضع کا کام
ہم تو ایسے نہیں جو چاہے عبث دے الزام
آدمی ایسے بھی عالم میں ہیں ای بت ناکام

بدگمان ہو کے عبث مورد الزام کریں
رنج معشوق کو دیں مفت میں بدنام کریں

۵۶

ڈھلکی یہ اشک جو بہنے لگے رخساروں پر
سچ ہے کیوں شاق نہ یاروں کا ہو غم یاروں پر
آسمان ٹوٹ پڑا رنج کا غمخواروں پر
دل یہاں غم سے لگا لوٹنے انگاروں پر

آگیا پیار کہا خیر ہے یہ بات ہے کیا
بات ہی بات ہے بس اور کرامات ہے کیا

جل کی باتین تمھین ساری یہ سناتی ہین ہم
ورنہ کب اورسی دل اپنا لگاتی ہین ہم

تم نی چھیڑا جو ہمین تم کو ستاتی ہین ہم
آؤ ملجاؤ نہ روٹھو کہ ستاتی ہین ہم

ہی یہی فکر کہ راضی کسی اسلوب ہو تم
ہم وہی عاشق شیدا وہی محبوب ہو تم

واہ واسوخت نیا تمنی سنایا حاتم
کوچہ نظم مین کیا باغ کھلایا حاتم

خوب ہی زور طبیعت کا دکھایا حاتم
سب کی واسوختون کا رنگ مٹایا حاتم

زمزمی بزم مین ارباب سخن بھول گئی
چہچہی باغ مین مرغان چمن بھول گئی

واسوخت تیسرا
تمام ہوا



عشق سا کوئی زمانی مین دل آزار نہین
کس گلی پر یہ دم خنجر خونخوار نہین
یہ وہ ظالم ہی ترحم جسے زنہار نہین
خونفشانی مین کہین بند یہ تلوار نہین
ڈہیر لاشون کی لگای سر میدان کیا کیا
بیگناہون سی بھری گنج شہیدان کیا کیا

مست ہین پیکی لہو کشتۂ میخانۂ عشق
لالہ باغ طرب سبزۂ بیگانۂ عشق
جام می خون سی لبریز ہی پیمانۂ عشق
گل مقصود ہی داغ سر دیوانۂ عشق
گل مین وہ رنگ کہان کہ جو اس داغ مین ہے
داغ کتنی ہین جسے لالہ وہ اس باغ مین ہے

چوتھا

شعر

دیکھو یہ باغ تماشا ہو جو منظور نظر	پھول ہین زخم جگر لالۂ تر داغ جگر
نالۂ دل ہی شجر آبلۂ دل ہی ثمر	نفسِ سرد کی چلتی ہی ہوا آٹھ پہر

پھول اس باغ مین ہی چاک گریبانی کا
طرۂ سنبل یہ بھی گیسوی پریشانی کا

شعر

بنگیا خار یہ مجنون کا بدن زار کیا	خونِ فرہاد سے یہی سر کہسار کیا
آگ جس گھر کو لگا دی اوسی فی النار کیا	چاہ بابل مین فرشتون کو گرفتار کیا

نور ہی نار وہم شعبدہ پرداز ہے عشق
جن فرشتونکو بتاتی ہی فسونساز ہے عشق

شعر

یہ وہ دریا ہے نہین جسکا کنارا پیدا	یہ وہ صحرا ہے جہان خضر کی ہین ہوش ہوا
یہ وہ گلشن ہی نہین نزہت خاطر کا پتا	یہ وہ گلخن ہی کہ جن جاتی مین اوسان دانا

پھول اس باغ مین ہین زخم دل افگار ہوئے
ہی یہ وہ نخل کہ پھل اسمین ہین تلوار ہوئے

شعر

نور ہی اس خاک کی ہین تیغ قضا کی جوہر	اسی پانی سی ہی شاداب گل زخم جگر
اسی آتش سی جلا کرتی ہین دل مثل شرر	یہی جو پانی ہوا دیتی ہی سبکو چکر

برش اس موجِ میِ ناب مین تلوار کی ہی
اسی اکسیر مین تاثیر کفِ مار کی ہی

شعر

عشق کیا شی ہی فقط ذلت و رسوائی ہی	وحشت اسکی سبب بادیہ پیمائی ہی
پھر یہ سودا نہین خالِ رخِ دانائی ہی	کام مین اپنی ہی ہشیار جو سودائی ہی

پانو سی وحشت زدہ کی حقیقت پوچھو
آبلون سی خلش خار کی لذت پوچھو

الغرض عشق نی کیا کیا ستم ایجاد کیی
جا بجا معرکہ میدان ارم پیدا کیی
گھر جو آباد تھی برسون سی وہ برباد کیی
سو گلی وقف دم خنجر فولاد کیی

خانہ برباد ہوی بی سر و ساماں کتنی
دشت وحشت نی کیی چاک گریباں کتنی

کسی بستی نی کہین نور سیہ دکھلایا
درد دل کو کسی افشاں نی کہین چمکایا
دیکھکر سرمہ کہین آنکھون مین جالا چھایا
کسی بیچ خم نی مو باف کا کوڑا کھایا

دل کہین خون ہی حنای کف لاثانی سی
درد سر مین ہی کہین صندل پیشانی سی

کہین بالا کسی بالی نی بتایا دل کو
پیچ چوٹی کا کہین پیچ مین لایا دل کو
بنکی بجلی کہین بجلی سنے جلایا دل کو
کہین دزدیدہ نگاہون نی چرایا دل کو

خامشی چھا گئی انداز تکلم سے کہین
صاف میدان ہوا تیغ تبسم سے کہین

کوچہ عشق مین اپنا تو نہ ایتک تھا گذر
کون واقف تھا کہ دیتی ہین کسی داغ جگر
عاشقی نام سنے کسکا یہ نہ رکھتی تھی خبر
رنگ رخسار نہ یون زرد نہ یہ دیدۂ تر

صدمی ایسی دل نازک نہ سہا کرتا تھا
اس مرض سی ہمین پرہیز رہا کرتا تھا

راتدن تذکرۂ شعر و سخن رہتا تھا
ہمزبان اپنا ہر اک کامل فن رہتا تھا
...رفتا گوہر بخش آب دہن رہتا تھا
جلسہ گلہای مضامین سی چمن رہتا تھا

طرح نو جب کوئی ایجاد کیا کرتے تھی
آنکھون سی اہل نظر صاد کیا کرتے تھی

فلک شعبدہ پرداز کو بھایا نہ یہ طور
واہ ری گردش تقدیر اسی کہتی ہین دور
ناگہان رنگ طبیعت کا ہوا اور سی اور
ایک محبوب قمر وش پہ دل آیا فی الفور

شمع روشن پہ فدا صورت پروانہ ہوا
دفعتاً شکل پری دیکھ کے دیوانہ ہوا

اب تفصیل سنو حال دل زار و حزین
آئی نزدیک مری ایک زن پردہ نشین
ایکدن تنہا مین محل کی کسی کمری مین مکین
کرکے تسلیم کہا مالک رب ہے زرنگین

مالک الملک ترقی پہ یہ دولت رکھے
حق تعالی صدو سی سال سلامت رکھے

اک حسین ہی کہ نہین اوسکا زمانی مین جواب
رخ نازک کو نہین ہی نگہ گرم کی تاب
داغ کہاتا ہی اوسی دیکھ کی ہر شب مہتاب
چشم خورشید سی بھی اوسکو ہی منظور حجاب

شمع قامت سی نہین گرم شبستان ابتک
روی روشن ہی چراغ تہ داماں ابتک

طرفہ یہ ہی کہ وہ سو جان سی تمپر ہی نثار
درد آمیز سنے ہین جو تمہارے اشعار
نہین دیکھا ہی مسیحا کو ہوئی ہی بیمار
عشق کا تیر جگر دوز کلیجے کی ہے پار

جاگ گئے سوتے خیال آٹھ پہر آپ کا ہی
تماشا خانہ دل مشتاق مین گھر آپ کا ہی

لائی ہون خدمت عالی مین یہ دستخطا
ہوئی تاخیر تو بیمار کا ہی کام تمام
کہ بغیر آپ کی اک دم نہین اوسکو آرام
ہی مسیحائی کا اب یہ نشان مسیحا ہنگام

چشم رحمت نظر لطف و عطا لازم ہے
اپنے بیمار کے جینے کو دوا لازم ہے

کیجیے رحم جگہ ہے یہ ترس کھانے کی
فکر کچھ چاہیے بیمار کی بچ جانے کی
اب نہ دیکھا تو اوسنے تاب نہین آنے کی
ابھی لی آؤن ہی دیر آپ کی فرمانے کی

بت نہ بن جاؤ دل سخت زبون ہوتا ہے
مفت اک بندۂ اللہ کا خون ہوتا ہے

اوس زن پردہ نشین ہی جو سنی یہ بنائی باتین
پڑ گیا دل مین جو شوق بت شیرین حرکات
بر سر رحم ہوئی خاطر فرخندہ صفات
بجز اقرار کے انکار مین دیکھی نہ نجات

کشت انکار مری فوج ہوس روندہ گئی
شوق کی برق اک آنکھون کی تلی کوندہ گئی

ضبط کہتا تھا گیا آج وہ انکار کہان
شوق کہتا تھا بھلا بھیجو کہ نکلے ارمان
روکنی چاہیے رہوار تمنا کی عنان
تازگی روح کی درکار ہی جی ہی تو جہان

لطف خاطر شکنی مین نہین معلوم رہے
ہو جو سائل در دولت پہ وہ محروم رہے

پہوتہا

بسکہ نیرنگ محبت ہی جہان مین مشہور
گاہ ہمدم پردہ کیا اوس نی فراست سی غیور

جرکہ منکشف نہ ہوا چھپایا کیا تا مقدور
گر پڑا سنگ گران شیشہ ہوا چکنا چور

گرمیِ سوزِ محبت سے جگر آب ہوا
اوسکی بیتابیِ دل سنگ مین بیتاب ہوا

ہوئی مجبور دیا حکم کہ لائے اوسکو
ہی بلانی کی جو درخواست بلاؤ اوسکو

ہم بھی مشتاق ہین شوروہ یہ سناؤ اوسکو
کل دکھانا ہو اگر آج دکھاؤ اوسکو

محوِ نظارۂ رخ و زلف کی دن رات ہین ہم
اپنی مشتاق کی مشتاقِ ملاقات ہین ہم

دی صدا دل سے کہ اب آب بجا نا نہ ہوئی
بے سبا یوان کی طرح ہی بزم پریخانہ ہوئی

دفتر یہ طلبِ شیشہ و پیمانہ ہوئی
قلقلِ شیشہ کی نوبت مستانہ ہوئی

فرش فرش ادب ... یہ لگا رکھا ہی
ہر قدم راہ مین آنکھون کو بچھا رکھا ہی

آب پاشی کرین مژگان سے ہزاری سرِ راہ
جا ہی لینی کے لیی تا سرِ دروازہ نگاہ

ہین صف بستہ شکوہ و حشم و دولت جاہ
جتنی سامان ہین وہ طیار رہین خاطر خواہ

لوگ جو گانے بجانے کے ہین ہشیار ہین
کشتیان چند جواہر کی بھی طیار ہین

گھر مین القصہ جو وہ نوگلِ خندان آیا
بلبلین سمجھین کہ گل سوی گلستان آیا

غل ہوا مصر مین لو یوسف کنعان آیا
تختِ بلقیس کا نزدیک سلیمان آیا

دور سے سب نے جو وہ چہرۂ زیبا دیکھا
قدرت خالق عالم کا تماشا دیکھا

۵۳
جلوہ اوس حسن خداداد کا آیا جو نظر — ٹکٹکی بندہ گئی مطلق نرہی ہمکو خبر
کر گیا چشم فسون ساز کا افسون یہ اثر — اختیار اپنا رہا دل پہ نہ قابو مین جگر

رونق بزم جو وہ آئینہ تمثال ہوا
دل مشتاق کا حیرت سے عجب حال ہوا

۵۴
تہوڑی سی دیر وہان مین تپاک اوسنی بڑہایا — کہ خیال اور کسی کا نرہا اوسکے سوا
وہ فدا مجہسے تو سو جان سے مین اوسپہ فدا — وہ جدا مجہسے نہوتا تھا نہ مین اوس سے جدا

محو نظارہ ہوا اوس صنم رعنا کا
ہوش دنیا کا رہا مجکو نہ مافیہا کا

۵۵
اوسطرف چست اطاعت پہ شب و روز کمر — قصد دلجوئی محبوب کا سو جان سے ادہر
لذت جام مے وصل سے مست آٹھ پہر — گردش چرخ نہ نیرنگی عالم سے خبر

پھر کسی حور کے طالب نہ پری کی ہوے ہم
بھول کر ساری زمانی کو اوسی کی ہوے ہم

۵۶
ناز برداری محبوب کا ہر وقت خیال — عجز کرنا کہ نہو خاطر نازک کو ملال
فکر آرایش و زیبایش خورشید جمال — روز دینا اوسے ملبوس و زر و زیور و مال

اوج پر اختر تقدیر پر فن بہتا
نئی زیور نئی پوشاک نیا جوبن بہتا

پیش ازین وضع تھی اوس حور کی سادہ سادہ
ہمہ ہیچ دریچ پہ طبیعت کو کیا آمادہ
طبع تھی قید تکلف سے کمال آزادہ
اب تراش اور خراش اور کباب و بادہ

گرمیان سیکھ گیا شوخ ہوا ناز آیا
تہ نکلنی لگی ہر بات مین انداز آیا

بیٹھنے اوٹھنے کے انداز نرالی آئے
ہم جو نزدیک کبھی دل کو سنبھالی آئے
ہنس پڑے رو اوٹھی اک سوانگ بنا لی آئے
ہٹ کی بولی کہ بڑی چاہنے والی آئے

طلب بوسہ پہ منہ پہ دپٹہ ڈال دیا
رک رہی ہاتھ جو گردن مین کبھی ڈال دیا

ہٹ گئی آئینہ سے آنکھ لڑائی پہ غضب
تیوریان بدلی ہوئین ہاتھ لگانی پہ غضب
بال بیکا جو ہوا کوئی تو شانی پہ غضب
چٹکیونین ٹہانی لگین ساری بانی پہ غضب

غمزے خونریزی عالم مین یہ مشاق ہوی
چار ہی روز مین وہ شہرۂ آفاق ہوی

رنگ جب اونکی طبیعت کا دگرگون دیکھا
چشم حسرت سے کبھی جانب گردون دیکھا
صورت جام مئی لعل جگر خون دیکھا
قصہ بادیہ پیمائی مجنون دیکھا

پھر گئے حلقۂ زنجیر جنون آنکھون مین
اوتر آیا صفت آبلہ خون آنکھون مین

الغرض مجھسے جو برگشتہ ہوا چرخ کہن
سینے چند سے تو کیا ضبط غم و رنج و محن
دل مین پیدا ہوئی خورشید کی مانند جلن
کہ سنبھل جا کہین راہ پہ آئی رہزن

خست و بیشہ میں اگر رنگ بگڑتا پایا
خاک ڈالی تو ہوا سے اوسی اڑتا پایا

دل میں آیا کہ کیا چاہیے بدلا کوئی
چاہنے والوں سے کرتا نہیں پیا کوئی

منہ کی کھا سے وہ یا چاہیے پچھتایا
ہوش اوڑا دیتی ہیں ہم ہمی نڈر کیا کوشا

کون سی عقل میں کون سی تدبیر میں ہیں
مال و دولت نہیں یا منصب جاگیر میں ہیں

حشمت و جاہ صاحب ہیں تو اقبال ندیم
جان نثاری کو کمر بستہ رفیقان قدیم

قوت فکر رسا طبع ذکی ذہن سلیم
ساری سامان مہیا کہ ہی اللہ کریم

یہ سنتے ہی اوٹھا کیوں رہیں پیچھے ہم جا کے
گلگشت نا دان ہی نہیں گلشن عالم کے

سینہ گرم نہیں ... تک ... اپنا گرم
ڈھونڈھ کر ایک آگ اصنم گرما گرم

نو خیز اسے جو لگی متوجہ کیا فقط اگرم
جسکے آگے ہو بازار پری اصلاگرم

گل عارض سے رخ حور کو رتبہ کیا ہے
پیش قامت شجر طور کو رتبہ کیا ہے

چمن حسن میں قد ہی وہ سرافراز نہال
روز سوتے ہوئے فتنوں کو جگا دیتی ہی چال

جسکی چوٹی کو نہ پہونچی نگہ چشم خیال
مردمی کہتے ہیں زمین ہلتی ہی آیا بھونچال

آفت تازہ کرے فتنہ قامت برپا
ہر قدم ہو سر بازار قیامت برپا

لگ گیا خوف [illegible] سے اچھا ایسا معشوق
مضطر [illegible] شگفتہ [illegible] گیا معشوق

[illegible] پایا [illegible] معشوق
[illegible] پایا معشوق

آرزو پوری ہوئی کوئی تمنا نہ رہی
دل [illegible] کبھی اندر کی [illegible] نہ رہی

تار و [illegible] سے جہان [illegible]
جو کہا [illegible] طرف [illegible]

[illegible] کہ سو جان [illegible]
[illegible] سکتے سے [illegible]

حسن صورت [illegible] دکھلایا
حسن سیرت نے [illegible] دکھلایا

چند مدت رہی صحبت تو ہوا ربط سوا
چڑھ گیا اپنی نظر میں وہ قمر وش ایسا

پڑ گئی [illegible] راہ دلوں میں پیدا
دل سے اور [illegible] اور [illegible]

جو [illegible] طبیعت [illegible]
آگئی خورشید کے ذرّہ کی حقیقت [illegible]

صحبتیں رہنے لگیں شام سے تا وقت سحر
دن ہو یا رات ہو تصویر وہی پیش نظر

ملکہ پہلو سے نہ پہلے تھا جدا آٹھ پہر
وہ بھی باندھی نہ رہی ہر وقت اطاعت پہ کمر

گھر میں آرام کبھی سیر گلشن میں کبھی
سر ہے زانو پہ کبھی ہاتھ ہے گردن میں کبھی

اپنی خاطر کو ازل سے جو اطاعت ہے پسند
ہو تصنع سے بری تو وہ محبت ہے پسند

خود پسندی نہ ہو جس میں وہ طبیعت ہے پسند
خار جس میں نہ ہو وہ گلشن صحبت ہے پسند

کی جگہ دل میں اطاعت ہی وہ پیدا اوسنے
کرلیا اپنا ہمیں عاشق شیدا اوسنے

عیش و عشرت میں جو ہونی لگی اوقات بسر — نہ رہا دلمیں سوا اوسکے کسی غیر کا گھر
اولاً در پی آزار جو تھا بانیِ شر — چھیڑ چھاڑ اوس سی ہوئی طبع کو منظور نظر
ہوس وصل تمنای ملاقات نہ تھی
اک جلانی کی سوا اور کوئی بات نہ تھی

آدمی بھیج کی اک روز کیا اوسکو طلب — سامنی آیا پر انداز تھا آنی کا عجب
چین پیشانی پہ ابرو پہ شکن جوشِ غضب — غمزۂ بے محل آزردگیِ بے سبب
غنچۂ گل کیطرح منہ کو بنائے آیا
تیوریاں مثل کمانونکی چڑھائے آیا

طرز اٹھلانیکے رفتار سی پیدا ہر گام — طنز آمیز کیے آتے ہی مجھسے یہ کلام
کہو کیون یاد کیا ہمسی ہے کیا آپکو کام — جس سے مطلب نہیں اوسکا کوئی لیتا نہیں نام
کیون بلایا ہمیں تقصیر ہماری کیا ہی
کونسا جرم ہی تعزیر ہماری کیا ہی

دل تو تھا پہلی ہی بدخو کیطرف سی پھیکا — اس ترش روئی سی پر اور بھی آزردہ ہوا
بن گئی میٹھی چھری پہلے زبان گویا — دانت کھٹّے کیے اول مگر اتنا ہی کہا
ہاں ابھی غمزۂ بیجا کی سزاوار ہیں ہم
تم گنہگار نہیں بلکہ گنہگار ہیں ہم

بیوفا دشمن محبت کا نہ تھا سب سے بھی
پیدا ہو گئی ہی الفت کو نتیجا ہی بھی

شوخی و چنچل پن سی تمنا تمہین کا نتیجا ہی بھی
کج ادائی سی مروت کا نتیجا ہی بھی

ظلم عاشق پہ بھی طرز وفا ہوتی ہی
کیون نہیں چاہنے والون کی سزا ہوتی ہی

سخت نادان تھی کہ دشمن کو بغل مین پالا
سر کو [illegible] ہی ابھی پیا آیا بالا

کھائی الفت کی سنان [illegible] بہا
نخل غم تازہ کیا دل کو غضب مین ڈالا

ہی یہی وضع اگر منہ کی کہین کہاؤ گے تم
جلد بھولی نہ سمائی کا ثمر پاؤ گے تم

اوس سی کرتے ہین کنارہ جو فدا ہوتا ہی
دل جلانا کسی عاشق کا بھلا ہوتا ہی

سامنی سی کوئی یون رد بہ قفا ہوتا ہی
ٹھنڈی گرمی کرو اب ہمسی تو کیا ہوتا ہی

رہو خاموش کہ اب بات کی قابل نہین تم
وضعداری سی ملاقات کی قابل نہین تم

خوب سوجھی جو کیا کام وہ معیوب کیا
حیف مین پہلے نہ سمجھا تمہین محبوب کیا

زشت تم مجکو نظر آنی لگی خوب کیا
میری تجویز سے تمنی مجھی محجوب کیا

سر چڑہایا تہا تمہین تیوری چڑہانی کی لیی
منہ لگایا تہا تمہین منہ کی بنانی کی لیی

ہمسا عاشق نہ ملے گا نہ ملے گا تمکو
بیوفا ہو کوئی شیدا نہ ملے گا تمکو

قدر دان حسن کا ایسا نہ ملے گا تمکو
صاف دل چاہنے والا نہ ملے گا تمکو

نیند اب بھر کے نہ سوؤگی بہت یاد رہے
منہ لپیٹے ہوئے روؤگی بہت یاد رہے

وصل میں یہ ہے تو طلب گار نہ ہوگا کوئی
دام الفت میں گرفتار نہ ہوگا کوئی
رہا جاتا ہوں کہ خریدار نہ ہوگا کوئی
کبھی وارفتہ رفتار نہ ہوگا کوئی

کیا غرض اوروں سے الفت کا یہاں نام نہیں
خوش رہو خوش رہو تم بھی مجھے کچھ کام نہیں

خیر دو روز تو فرقت بھی ہماری گذرے
دن تو جھوٹی امید و حسرت کی نظاری گذرے
آئی جو رنج والم سامنے ساری گذرے
مل گیا ایک قمر نحس ستاری گذرے

اشک و ... اشک نالہ آغوش میں سے
دھوم ہی کہ حسینان زری پوش میں ہے

پہلے اس بات کا مطلق اوسے آیا نہ یقین
جب کہا میں نے کہ موجود ہے وہ پردہ نشین
وہی تیوری تھی بدستور وہی چین جبین
دیکھا ایسا کبھی دیکھا ہی زمانے میں حسین

سامنا جبکہ ہوا دور ہوا دل شک سے
رہ گیا دیکھتی ہی ہو کی کلیجا دھک سے

سنسنایا بدن آنکھوں سے ہوی اشک رواں
ہوگیا نرم دل سخت گئی تاب و تواں
ساری انداز غضب بھول گیا آفت جان
نہ تہجر کا رہا دھیان نہ نخوت کا نشان

رنگ عارض صفت کاہ ربا زرد ہوا
آگ سا آیا تھا پانی کی طرح سرد ہوا

تھی بڑوں کی طرح پر آواز ... ستمگار   اگر ... کہیں ... [illegible]
التجا کی کہ ... تھا باطل   بیچ شہزادہ بھی ... [illegible]

آپ جو کہتے ہیں سچ ہے ... [illegible]
حق تو یہ ہے کہ ... [illegible]

ناخوشی ... دور کر جانے دو   جو ہوا ... دور کر جانے دو
فتنہ تا کجا ... دور کر جانے دو   ملتی ... شہزادہ ... جانے دو

اب تو تقدیر کی ... کیجیے تقصیر معاف
پاؤں پر رکھتی ہیں سر کیجیے تقصیر معاف

اب کبھی آپ کی فرمان سے نہوں گی باہر   باندھ لی آج ہی سے چست اطاعت پہ کمر
لو پشیمان ہوئی اب تو کہو کیا مدنظر   ہم مسلمان تو کرو قول مسلمان باور

جھوٹ کہتے نہیں کہیے تو نوشتا لکھ دیں
حکم دیجیے تو کچہری میں مچلکا لکھ دیں

سر اوٹھائیں گی نہ اب زیر قدم حاضر ہیں   جان درکار اگر ہو تو اسی دم حاضر ہیں
بلکہ قرآن اوٹھا لینے کو ہم حاضر ہیں   چلکی درگاہ میں کھانے کو قسم حاضر ہیں

اب کس طرح کی باقی ہو جو تکرار ہمیں
علم حضرت عباس کی ہو مار ہمیں

اوسنے ہرچند کہی ہمسے لگاوٹ کی سخن   نہ پچی اپنی طبیعت کہ اوٹھائی تھی جلن
بات میں فرق کہاں ایک زبان ایک دہن   دور ہوتی ہی کوئی دل میں جو آتی ہے شکن

دل تحیر اُنسی کا ہو گیا داغ جدا سینے سے
بال پڑتا ہے تو مٹتا نہیں آئینے سے

اوس کو کرتا ہے جو ہمسے ہم اوسی کرتی ہیں پیار
جس سے ہم بیزار ہیں اوس سے ہیں ہمیشہ بیزار
ناز بردار ہیں اوسکے جو ہیں فرمان بردار
کب بدلتی ہیں طبیعت کو تلون سے ہی عار

کوئی جھکتا ہے اگر ہمسے تو ہم جھک جاتی ہیں
کوئی رکتا ہے اگر ہمسے تو ہم رک جاتی ہیں

بات کا پاس ہمیشہ سے ہی شیوہ اپنا
جو کہا منھ سے کمان سے جو نکلا نکلا
طبع رکھتی نہیں نیرنگ تلون اصلا
مردوں کے قول ہیں کیا فرق تجاوز کیسا

بات جو منھ سے نکل جائے وہ ہملا نہ ٹلی
کوہ ٹل جائے مگر قول ہمارا نہ ٹلی

خود پسندی سے طبیعت جو بہت تھی بیزار
دیدہ غول ہوئی نرگس چشم بیمار
گل رخسار نظر آنے لگے صورت خار
سرو قد پہ جو نظر پڑ گئی سمجھی اوسی دار

تپش گرد م سے پلک ہو گئی بدتر ہمکو
زلف پیچان نظر آنے لگی اژدر ہمکو

چاندسی تھی جو جبین آئی نظر صورت داغ
چھڑی پر کاکل شبرنگ ہوئی دود چراغ
خال عارض کو یہ سمجھی کہ ہی گلزار میں زاغ
اوسکی خوشبو سے پریشان ہوا اور دماغ

رطب لب ہمین پھل نخل بیابان کا ہوا
تلخ حنظل سی مزا سیب زنخدان کا ہوا

ایکدم اوسکا ٹھہرنا جو ہوا جسکو عذاب
نہ گیا وہ تو کہا اوس سی کہ او خانہ خراب
منہ کا ضبط دیا تو ٹوٹ گئے ٹکڑا سا جواب
اب ٹھہرنی کا فقرا کیا کہ کلیجا ہی کباب

تو جو قرآن کا جامہ بھی پہن کر آئے
تیری الفت بخدا ہمکو نہ باور آئے

اب نہیں سننے کے ہم رنج سہی جو وہ سہے
دام میں ہم نہیں آنیکے کوئی لاکھ کہے
اولٹی گنگا تری اب اور ہی جانب کو بہے
جلسازی تری اب اور ہی لٹ دہ رہے

ساری منہ دیکھے کی باتیں ہیں یہ چل و بہیج
پاس آتی میرے ہوا ہو کہیں کافور ہیچ

سنکے یہ بات ہوا حیرت سے نہیں حیران
اپنا سا لیکے وہ منہ ہو گیا آخر کو روان
لالہ سان داغ جگر کھا کی گیا نافرمان
آنا بھی جاسے سی باہر نہوے کوئی انسان

عمل انسان کا جو ہوتا ہی وہ پیش آتا ہی
جیسا کرتا ہے کوئی ویسی سزا پاتا ہی

وہ جو معشوقہ ہی اب آٹھ پہر زیب کنار
ہی اطاعت ہی ترقی کا سبب لیل و نہار
لالہ رخسار پھر طور ہی فرمان بردار
ہی جو مرضی کے موافق مجھی بھی آتا ہی پیار

لطف نظارہ رخسار دل افروز ہی عید
لیلۃ القدر ہر اک رات ہی ہر روز ہی عید

یا الٰہی رہی قائم یہی عادت اسکی
اوسکو میری تو مبارک مجھی صحبت اسکی
راہ تمدن وجہ ترقی ہوا اطاعت اسکی
نہ پھری مجھسی کسیطرح طبیعت اسکی

[illegible] تری قتل تہ آفات کا ہو

[illegible] کبھی تک ملاقات کا ہو

طول واسوخت ہوا ختم سخن کر محسن

[illegible] خوب ہے اک [illegible] محسن

ناظم اب کوئی نہیں تیری برابر محسن

ہے یقین واسوخت [illegible] سخنور محسن

واقف لذت سخن کیا کوئی نادان ہوگا

حاسد [illegible] ہوگا [illegible] خواں ہوگا

تمام شد

امیر

تخلص سے ہے جامع صفات کمال شاعر

نازک خیال مقبول بارگاہ رب قدیر جناب

منشی امیر احمد صاحب متخلص بہ امیر خلف کوچک

مولوی کرم محمد کا کلھنئو کے نبیرۂ قدیم حضرت

مخدوم شاہ مینا صاحب ولایت آگاہ کی ذریت ہیں

دریتیم شرافت نسب انکی محتاج بیان نہیں کون ہے

جسپر عیان نہیں شرافت حسب کا حال بھی حیطہ

مقال سے باہر ہے ہر صفت دوسری صفت سے

بڑہ کر ہے جب ہوش سنبھالا سخنگوئی کا ذوق خداداد [illegible]
بیہوش ہوا [illegible] افسوس ہوا [illegible]
دوریکطرح بہنے لگے شاعر عدیم النظیر جناب منشی مظفر علی صاحب متخلص بہ اسیر
سے تلمذ حاصل فرمایا استاد کی ہدایت اپنی استعداد و قابلیت سے زمین
سخن کو عرش پر پہونچایا موزونی گویا اونکی طبع عالی کی خانہ زاد ہے فکر رسا
اونکی صیدگاہ سخن مین صیاد ہے سخن کی بلندی ذہن کی رسائی معانی کی پیچیدگی
الفاظ کی آشنائی نکات کی برجستگی اشارات کی شوخی ہر کلام سے ہویدا ہے سخن فہم
و سخن شناس [illegible] اونکے طرز سخن گوئی پر شیدا ہین بس [illegible]
سرکار والی رامپور مین اس فن کی بدولت مورد افتخار ہوئے اقران و امثال مین
ممتاز علوم و فنون مین صاحب اعتبار ہین حضرت فردوس مکان نواب
محمد یوسف علی خان بہادر متخلص بہ ناظم نے اپنے عہد دولت مین
بلاکر پایۂ اعزاز بڑہایا بعد اونکے جب دور جناب معلی القاب فلک رکاب
نیر اعظم سپہر شہریاری بدر کامل آسمان کامگاری نواب کلب علی خان
بہادر کا آیا بحکم کرائے قدر شناسی زمانہ گذشتہ سے زیادہ عزت افزائی
ہوئی قدردانی والی نعمت باہم کی آئینہ جوہر نمائی ہوئی تصانیف اونکے اس
مجموعۂ واسوخت کے سوا اور بہی اکثر ہین بعضے مستور بعضے مشتہر ہین ایک
اردو کا دیوان غیرت بہارستان سراپا انسجام لطافت نظام کہ مکمل تہا
غدر مین برباد ہوا اوسکا پتا نہ لگا اب دوسرا دیوان مرتب و طیار ہوا ہے
صفحۂ قرطاس شگفتگی گلہای تازہ سے غیرت گلزار ہوا ہے اور ایک انتخاب
اس دوسرے دیوان کا ایسا پاکیزہ لاجواب ہے کہ ہر شعر اوسکا سرمایۂ
اہتزاز اولو الالباب ہے اس انتخاب مین کچہ اشعار دیوان برباد شدہ
بہی جو حضرت مؤلف کو یاد آئے داخل ہین غرض کہ حضرت مصنف

[illegible]

[illegible]

[illegible] ارباب دانش [illegible] تحقیقات [illegible] بصیرت

جامع [illegible] کاشف معضلات [illegible] اتنا ذخیرہ [illegible]

[illegible] لوگ انکے صحیح [illegible] انکی [illegible]

کی [illegible] کہ [illegible] اسکے کسی [illegible] نہ [illegible] سے [illegible] لطیف [illegible]

اور مفید [illegible] تمام و خاص کتاب ہے کہ کتب خانہ [illegible] انتخاب ہے

قصہ مختصر اور یہی تالیفات تمام و ناتمام اکثر ہیں بیشتر لوگ انکی فیض صحبت اور

فیض کلام سے بہرہ ور ہیں الحمد للہ جب تک روح القدس کی ذات سے

فیض سخن عام ہے یہ بزرگ اپنی ذات و افادات سے [illegible] نام ہے فقط



آج اک سانحۂ تازہ بیان کرتا ہون — شعبدۂ عشق فسونگر کا عیان کرتا ہون
سختی جادۂ الفت کو فسان کرتا ہون — تیز اس سنگ سی شمشیر زبان کرتا ہون
کتنی دل جلتی ہین اوٹھتی ہین شراری کیا کیا
روز لاتا ہی غم عشق حرارے کیا کیا

شاد کتنی تھی زمانی مین کہ ناشاد ہوئی — خانمان کتنی تھی آباد کہ برباد ہوئی
قیدی دام جنون کتنی پریزاد ہوئی — کتنی ہاتھی پہ الف کھینچکے آزاد ہوئی
کتنی وحشت مین گئے خانۂ زندان کی طرف
کتنی آوارہ وطن ہوکے بیابان کی طرف

تابش زر کی قرینی ہوئی کیسی کیسے — صرف یکروزہ خزینی ہوئی کیسی کیسے
مجمر اس آگ سی سینی ہوئی کیسی کیسے — غرق دریا مین سفینی ہوئی کیسی کیسے
آگ مین کود پڑی کھینچ کے نالے کتنے
چاہ مین ڈوب مری چاہنی والے کتنے

بنگیا جسم پہ گل کھاکے گلستان کوئی — جل کے داغوں سے ہوا سرو چراغان کوئی
پنجۂ غم سے ہوا چاک گریبان کوئی — جوشش وحشت میں گیا سوئے بیابان کوئی

رنگ الفت نے عجب لیتی ہے کروٹ بدلا
قبر سے قصر جنازے سے چھپر کھٹ بدلا ۵۵

کوئی جنگل میں کہیں زیر شجر روتا ہے — سر کو ٹکرا کے کوئی کوہ پہ جی کھوتا ہے
جا کے دریا پہ کوئی اشک فشاں ہوتا ہے — کوئی چادر سے لپیٹے ہوئے منہ سوتا ہے

بلبلوں کا کوئی ہمدم ہے گلستانوں میں
ہمقدم کوئی غزالوں کا بیابانوں میں ۵۶

ہر جگہ عشق کی ہے چال نئی ڈھال نئے — اس گلستان میں ہوا چلتی ہے ہر سال نئی
جب اٹھا کبھی اس قرعہ کو ہے فال نئی — یہ وہ چوسر ہے کہ پڑتے ہیں یہاں چال نئی

پانسے تین سمجھیں کہ دو غور تو پو بارہ ہیں
تین کانے ہیں اگر آئیں تو اٹھارہ ہیں ۵۷

کون معشوق ہے ایسا کہ جفا کرتا ہے — [illegible] کرتا ہے
جو حسینوں میں ہے وہ جور و جفا کرتا ہے — بیگانوں کو گرفتار بلا کرتا ہے

خود نما ہیں متلون سے ہے طبیعت انکے
چند روزہ ہے ملاقات غنیمت انکے ۵۸

گاہ بیگاہ کریں یہ جو عنایت کی نظر — فی الحقیقت ہے وہ نیزہ کی سنان بہر جگر
میٹھی باتیں بھی کریں یہ لب شیریں سے اگر — تلخکاموں کو وہ ہے میٹھی چھری سے بدتر

دیں جو جلوہ تو ہلاہل کے برابر سمجھو
دم جو الفت کا بھریں یہ دم خنجر سمجھو ۵۹

بیوفا طرفہ محبت کی سزا دیتے ہیں — خاک میں دل کی تمنا کو ملا دیتے ہیں
بیٹھے بٹھلائے نیا روگ لگا دیتے ہیں — ہوں فلاطون بھی تو دیوانہ بنا دیتے ہیں

سب بندی ہیں یہ حسن سا اپنا دیا اسے نہ خدا
اپنے بندوں کو کرے اُنکی حوالے نہ خدا

دل اس اقرار پہ لیتی ہیں کہ ہم ہیں دلدار
پہلی وہ آنکھ ٹپکتا ہوا جس آنکھ سے پیار

لیکے دل پھر نہیں پہچانتی ہیں [illegible]
پھر وہی آنکھ ہے ستم پیشہ جفا جو [illegible]

پہلی آنکھوں میں لگاوٹ ہے [illegible]
اون نگاہوں کو جو کر غور کہیں [illegible]

مجکو آیا ہے [illegible]
سچ ہے پیش آتا ہے آخر کو جو [illegible]

کیا بیان اوسکا کرون [illegible]
قہر درویش [illegible]

کام [illegible] بھی ہوے برا ہوتا ہے
پھر جو [illegible] افسوس تو کیا ہوتا ہے

لو سنو شرح کہ معشوق ملا ایک حسین
جسکے سجدی کی [illegible] ترک [illegible]

ماہ پیکر ہے خورشید لقا [illegible]
حسن و خوبی مین جواب اوسکا زمانی مین نہین

حور کو آئنہ حسن سے حیرت ہو جاے
سایہ اوسکا جو پری دیکھے تو وحشت ہو جاے

برق پر برق گرائی وہ شرارت اوسمین
نازکی وہ کہ سوا گل سے نزاکت اوسمین

گرمیان شعلی کی سیماب کی خصلت [illegible]
ماہ کنعان مین کہان ہے جو صباحت [illegible]

گردش چشم فسون ساز غضب چکر دے
بوٹی بوٹی کی پھڑک جان کو بسمل کر دے

کون ہے ندر جو کرتا نہین اوسکو دل و دین
اپنے مذہب کا کسی قوم کو اب پاس نہین

ساکن دیر و حرم کوچے مین اوسکی ہین مکین
بندۂ عشق مجازی ہین تمام اہل یقین

شیخ بھی وہ جو سکے تارک ایمان ہو جاے
برہمن ایک اشارے مین مسلمان ہو جاے

دل کیا نذر کیا جسکو اشارا اوسنی
سیکڑون کو گیا ناز سے مارا اوسنی

غم مین ڈوبا وہ کیا جس سے کنارا اوسنی
تیغ کی گھاٹ ہزارون کو اوتارا اوسنی

تیغ ہی ابرو تیر چشم تو مژہ تیر بھی ہے
تیر انداز بھی ہے صاحب شمشیر بھی ہے

لب شیرین کا وہ عالم ہی کہ شیرین ہی خدا
شکل یوسف جو کبھی سامنی آئی تو کہا

لیلی زلف سی لیلی بھی ہی زنجیر بپا
سامنا میرا اسی حسن پر اچھا اچھا

شان اللہ کی اللہ خدا کی قدرت
آپ بھی آتی ہوئے واہ خدا کی قدرت

بدر پیشانی کو دیکھے تو جھکی سر بسجود
خال ہندو کا ہو انگشت عارض مین ورود

کہکشان کو ہی فقط مانگ کی نسبت سی شہود
سونگھکر بو پڑ ہی سوسن کیطرح کیون نہ درود

تل سیہ روی کتابی پہ نمایان دیکھو ++
طفل ہندو بھی ہوا حافظ قرآن دیکھو

یاد تو ابرو و پر چشم کو جو دیکھے تو بجا
دیکھنے والون کو بھولی طلب و غذا

خلق مشتاق ہر اک شہر مین انگشت نما
پیاس کی ہی نہ اونہین گرسنگی کی پروا

دور گردون سی عجب رنگ جہان دیکھا ہی
روزہ دارون نی ہلال رمضان دیکھا ہے

صف مژگان نہین ستون کی برابر ہی نشست
ذکر رندو شکا تو کیا بلکہ ہین زہاد بھی مست

نرگس مست کی ہتی ہین قدح دست بدست
ہو خرابا شجہان مین ہی وہ ہی بادہ پرست

می مستی ہی یہ دو جام بھری رہتے ہین
طاقون مین کعبۂ ابرو کی دہری رہتے ہین

زلف کو شانے کی کہتی ہین کہ کرتی ہین خطا
دیکھی لیلی اوسی مجنون کیطرح ہو سودا

خلقت آہو سی ہی دیکھی یہ ہی آہو سی جدا
پردہ شب مین وہ اللہ سی مانگی یہ دعا

جوش سودا مین موافق مری تدبیر پڑے
یا الٰہی مری گردن مین یہ زنجیر پڑے

جیم ہی گوش تو ری سوی مژہ نون ابرو
اور اک لفظ کی ترکیب سناؤن دیکھو
سیخ پیدا جو ہوا انسی وہ پہیلا ہر سو
الف بینی و یاے لب و لام گیسو

ضم ہون یہ حرف تو ترکیب بلا ہوتی ہے
یہ بلا کب سر عاشق سی جدا ہوتی ہے

سینہ صاف ہی آئینہ کی صورت روشن
وقت گفتار جو ہنستا ہی وہ غنچہ دہن
دانت موتی کی لڑی آئین نہین جای سخن
سینی مین ہوتی ہین دانتو نکی گہر عکس فگن

واہ کیا حسن دکہاتا ہی سگلے مین مالا
موتیون کا نظر آتا ہے سگلے مین مالا

مدحت موی کمر لکہہ نہین سکتا ہی قلم
موشگافون سی جو پوچہو تو کہیں کیا کی قسم
بعض کہتی ہین اوسی جادۂ اقلیم عدم
ابہی اس معنی باریک سی واقف نہین ہم

فہم معنی جنہین حاصل ہی وہ چپ رہتی ہین
کچہ نہین کچہ نہین کہتی ہین تو یہ کہتے ہین

دیدہ ناف مین ہے موی کمر تار نظر
یا شکم بحر لطافت ہی یہ اوسمین ہی بہنور
یا کوئی ناف کو سمجھے گرہ موے کمر
سب سے بہتر ہے یہ تشبیہ کرو غور اگر

آئینہ پیش نظر ہے شکم صاف نہین
عکس ہے چاہ زنخدان کا عیان ناف نہین

گوری گوری وہ ہتیلی ہی کہ بلور کا جام
نقرۂ ظرف ہی یا جسمین کہ شونیکا ہی کام
سرخی رنگ حنا اوسمین شراب گلفام
یا نظر آتا ہی لبریز شفق ماہ تمام

صاف شنجرف کی تحریر یہ مکتوب مین ہے
رخ یوسف کی چمک دیدۂ یعقوب مین ہے

گرمی شوق کی رہتی ہی جو دل مین تیزی
خانمان سوز ہی اُس برق کی آفت خیزی
آتش رنگ حنا کی ہی شرر انگیز ے
تشنہ خون ہین یہانتک کہ دم خونریزی

خون عشاق کی لہرین جو نظر آتی ہین
مچھلیان دست حنائی کی تڑپ جاتی ہین

ہاتہ ملواتی ہی اوس ساعد سیمین کی صفا
پاؤنمین جلوہ دکہاتی عجب رنگ حنا
ساق پا ہی پی زاہد سبب لغزش پا
معجز حسن ہی پائی ید بیضا کی صفا

نقش پا مین جو روشن مہر ضیا بار کی ہے
صاف تلوؤنمین صفا حور کی رخسار کی ہے

ایسی معشوق سی جسدم ہوئی صحبت حاصل
ہوئی یک جان و دو قالب جو ملی دونون دل
شمع عارض سی ہوئی گرم ہماری محفل
اوٹھہ گیا پردہ دوئی کا نرہا کوئی حائل

اوسکا شیدا مین ہوا اوسکو میرا دہیان بندہا
در مقصود کہلا عیش کا سامان بندہا

بلبل مست دل اپنا گل خندان تہا وہ رخ
برج مہتاب تہی محفل مہ تابان تہا وہ رخ
ہم تہی پروانی اگر شمع شبستان تہا وہ رخ
مصر تہا کشور دل یوسف کنعان تہا وہ رخ

کیا کہین لذت ہم بزمی جانان کیا تہے
گرمی صحبت بلقیس و سلیمان کیا تہے

اوجہل آنکھون سی نہ شکل آٹہہ پہر ہوتی تہی
نہ کبھی غیر نظارہ سی نظر ہوتی تہی
دیکھتی دیکھتی ہر شام سحر ہوتی تہی
واہ کس لطف سی اوقات بسر ہوتی تہی

ساتہ بیدار ہوئی ساتہ سے آرام کیا
رخ و گیسو کا تماشا سحر و شام کیا

شوق نظارہ یہ تہا گیسوء عنبر بو کا
ہجر پہلو کو گوارا نہوا پہلو کا
پردہ چشم ہی ہو پاف نہ گیسو کا
نیند آئی تو دیا تکیہ مری زانو کا

کب نہ پہلو مین جگہہ اوسکی رہی دل کیطرح
ہاتھ گردن مین رہی روز حمائل کیطرح

ہوا آوازۂ بزم دلبر جو بلند — تھی جو حاسد وہ جلی رشک سی مانند سپند
شر پا بندی کمر اعدائی ہوئی فکر گزند — تیزی نار عداوت ہوئی ہر وقت دوچند

گھر مین اوڑا اوڑکے شرارے لگی آئی کیا کیا
آتش افروز لگے آگ لگانے کیا کیا

جمع عیار کیے دی طمع دولت و زر — دو دو انداز ہوی مستعد فتنہ و شر
ایک عیار ہوا آکے ہمارا نوکر — ایک عیار نے کی نوکری اوسکی جاکر

خدمتین کین جو بہت یار وہ عیار ہوئے
مرتبے پائے مصاحب ہوئی غمخوار ہوئے

میری نوکر نے کیا مجھسے یہ اکروز بیان — کچھ خبر آپکو ہی اور ہی جلسی ہین وہان
غیر غیر آتی ہین چھپ چھپ کے ہے بازار مکان — جھوٹ کہتا ہون تو ہو گنگ میرے منہ مین زبان

آپ واقف نہین عیارونکی عیاری سے
پاؤن رکھیے رہ الفت مین خبرداری سے

چند اوباش مصاحب ہین کہ کرتی ہین وہ سیر — کہین لیجاتی ہین وہ آپکو غافل پاکر
پشت ایوان پہ جو کھڑکی ہی وہ ہی راہ خطر — رخنے پڑتی ہین اوسی راہ سی لو جلد خبر

بند کھڑکی ہو کسیطرح تو اچھا ہوجائے
رخنہ انداز گلشن سے کہیے وہ تنہا ہوجائے

مین نے اوس سی یہ کہا مجھکو یقین ہو کیونکر — دیکھون آنکھون سی تو تدبیر بھی ہو مد نظر
عرض کی اوسنے یہی تیری دولت افزوں — بات آسان ہی کرتا ہون مین ابھی جیت کہر

صاف کھل جائیگا جینے کا نہین حال حضور
خیر خواہی مری ور آپکا اقبال حضور

ایک ترکیب ہے لیکن شتاب و سیر ہی باضرور ہے — چوک مین ابہی ایک کمرہ کرائی کو حقیر ہے
تو ہر کا فرش تہی اوسمین بازارمین پردہ نور — ہو وہ سب طرح سی آراستہ شل دربار مہر

شارع البال کبہی ہوسکے ہر ایک کام سی آپ
رونق افزا ہون کبہی شب کو سر شام سی آپ

شعر ۵

ہین مصاحب جو وہان اونسی بہی کچہ ہی بچی — دونگا اونکو طمع سیم و زر و دولت دنیا
کچہ تردد مہین ملجائینگی وہ خواہ مخواہ — ہی جو مطلب نکل آئیگا وہ انشاءاللہ

ہین لگا لاونگا وہ ہوسکے سوا آئینگے
سب جتنے عقدے ہین وہ سب آپ پہ کہل جائینگے

بدگمانی ہی بری مجکو بہی آیا یہ گمان — شاید ایسا ہی ہو کرتا ہی یہ جسطرح بیان
حکم لوگونکو دیا لو کوئی اچہا سا مکان — پیدی اطلس کی بندہین فرش مشجر ہو وہان

کہ سیاں میٹرین بچہین اپنی چسپان ہو جائین
جہاڑ فانوس کنول رونق ایوان ہو جائین

مختصر یہ کہ کیا اوسکی شرارت سنے اثر — آزمائش ہوئی معشوق کی منظور نظر
چال اودہر کا تو یہ تہا طرفہ تبدہا رنگ دگر — وہ جو عیار وہان جا کی ہوا تہا نوکر

بہر زر الفت دیرینہ بہلائی اوسنی
سجد اللہ ٹکے کی سیلے ڈہائی اوسنی

وقت پا کر یہ کہا اوسنی کہ تم ہو غافل — دل دیا جسے جسی ہی اور کہین اوسکا دل
جسپہ مائل ہو وہ ہی اور کسی پر مائل — برج خورشید ہی اب اور قمر کی منزل

دلربا تم نہین اب اور کوئی دلبر ہے
گہر تمہارا نہین یہ اور کسیکا گہر ہے

چوک مین ایک کرایہ کا لیا ہی کمرا — چہپ کی جاتی ہین وہان ہوتی ہین جلسی کیا کیا
بیشتر رات کو آتا ہے کوئی ماہ لقا — تمسی بگڑی گی ضرور اسمین نہین فرق ذرا

شور بازار مین ہے نوبت شہر پہونچی ہے
جھوٹ کہتا نہین تحقیق خبر پہونچی ہے

جام و مینا و سبو پاس دھری رہتی ہین
جو نگہبان ہین وہی اور پرے رہتی ہین
ہار پھولون کی چنگیرونمین بھری رہتی ہین
ہین وفاکیش جو دو ایک ڈری سی رہتی ہین

صبح آتے ہین تو حمام سے کیسے آتے ہین
اوس سے چھپا بھی نشانی کا لیے آتی ہین

کرتے ہین بیٹھ کی احباب مین اکثر یہ کلام
ہے یہان صبح بنارس کی وہ دہ کی شام
اب تو اسباب تعیش کے مہیا ہین تمام
دو دو معشوق ہین کہتی ہین موافق ایام

ہی مہ و مہر کا آنکھون کو میسر جلوہ
گھر مین مہتاب کا خورشید کا باہر جلوہ

دونون ہین ایک لطافت مین نزاکت مین مگر
اسکو بھی دیکھو تو کچھ اوس سے نہین ہی کمتر
ذائقہ اوسمین زیادہ ہی جو نو رس ہی ثمر
ایک دونون ہین کرون فرق مین انمین کیونکر

تلخی ہجر ہے زائل مرے دونون سے
لذت زیست ہی حاصل مری دونون سے

سنکے اوسنے یہ کہا تجکو مری سر کی قسم
خود چلین گے کر کڑی ہین نہین کچھ موم کی ہم
دی خبر ہمکو فراہم ہو یہ جلسہ جس دم
پھیر کی بات نہین کون اوٹھائی یہ الم

فتنہ برپا ہو محل غیر محل دیر ہے کیا
آج ہی جھگڑا ہی بگڑنی ہی جو کل دیر ہے کیا

آدمی بھیج کے دریافت کیا اوسنی جو حال
چوک مین ایک ہے کمرہ کہ وہ زیبا ہی کمال
اوسنی آکر یہ کہا آئینہ ہی صدق مقال
دیدہ دربان ہین امیرانہ ہین سب جاہ و جلال

پھر دی رزین جو ہین منہ نور کا برساتے ہین
لوگ کہتی ہین کہ وہ روز یہان آتے ہین

یہ تپ بیٹھی اور حرارت آئی
گو بظاہر نہ کبھی بات کی نوبت آئی
وہان اُنکا دل تو یہان گرد کدورت آئی
دل یہ کہتا تہا کہ اب آئی آفت آئی

رنگ بدلا ہوا چہایا ہوا غم دونون طرف
ایک غم دونون طرف ایک الم دونون طرف ۴۹

مین یہ کہتا تہا الٰہی یہ قیامت کیا ہے
مجکو اندیشہ یہی وجہ کدورت کیا ہے
وہ یہ کہتا تہا کہ یہ قہر یہ آفت کیا ہے
دہیان اوسکو سبب ترک محبت کیا ہے

بے تکلف نہ کٹا دن نہ کٹی رات کوئی
نہ ادہر بات کوئی تہی نہ اودہر بات کوئی ۵۰

اوسکو چپ چپکی ہر ایک گوشہ مین گریان ہونا
وسکو گردون کیطرف دیکہہ کی حیران ہونا
مجکو ہر بار سراسیمہ پریشان ہونا
مجکو افسوس سے انگشت بدندان ہونا

رنگ صحبت نہ رہا لطف ملاقات گیا
لگ گئی چپ مزہ حرف و حکایات گیا ۵۱

مین یہ کہتا تہا الٰہی یہ تماشا کیا ہے
ہی اوداسی در و دیوار پہ نقشا کیا ہی
دفعتہً پہر گئی قسمت مری ہونا کیا ہی
ہوش باقی نہین یارب مجھی سودا کیا ہے

خشک لب ہو گئی رخ زردی کیا ہونا ہے
دلمین بیساختہ کچہ دردی کیا ہونا ہے ۵۲

اوسکو ہر وقت تصور کہ ہوئی مجسے دغا
دشمنی کرنے لگی دوست زمانہ اولٹا
پیار کا چاہ کا الفت کا مزہ کچہ نہ رہا
لوگ ہمپر کیا کہو سمجہکر کوئی کیا

پردہ پردہ مین عداوت یہ محبت کیسے
منہ پہ کچہ دلمین کچہ اللہ یہ الفت کیسے ۵۳

آخر کار یہ صورت ہوئی رفتہ رفتہ
ہمکو سودا ہوا وحشت ہوئی رفتہ رفتہ
ظاہری ترک مروت ہوئی رفتہ رفتہ
اونکو صورت سی بہی نفرت ہوئی رفتہ رفتہ

منہ لپیٹی ہوی ہم اپنا پڑے رہتے تھے
وہ بہی پاس آتی نہ تھے دور کھڑی رہتے تھے

ایکدن اوس سے کہا ہمنی کہ ای رشک قمر
رقعہ آیا ہی بلایا ہی ہمین کی ہی خبر
آج تقریب ہی شادی کی [illegible] دوست کی گھر
بزم شادی مین ضروری ہی شرکت شب بہر

لیکے نوشاہ دولہن کو جو روانا ہوگا
دن چڑہی بعد فراغ اپنا سبہی آنا ہوگا

خیر تو منہ بہی کہا پر وہ نہین آیا یہ خیال
جائین تو شام کو ہمکو بہی نہین تا بملال
ہو نہو آج اوسی کا ہی اتہین شوق وصال
ہم بہی چلتی ہین کہ گہر مین ہمین بنا ہی بال

یا تو ہو غیر کا یا وہ ہے خود سر اپنا
آج جہگڑا ہی چکا لیتے ہین چل کر اپنا

شام جسوقت ہوئی ہمنی منگائی پوشاک
پہونچی اوس گہر مین جنت تہا جو زیب افلاک
ہوی آمادہ چلنی گہر سی مگر دل غمناک
ساتہ دو چار مصاحب بہی نہایت چالاک

گو کہ باتون مین بہت ہمکو وہ بہلاتی سے تہی
کیا کہین کیا دل مضطر کو خیال آتی تہی

دو پہر رات گئی اونکی سواری آئے
بات لے وسوقت یہ ناظر مین ہماری آئی
ہمکو پہونچی یہ خبر باد بہاری آئی
جسکا کہٹکا تہا اوسی بات کی باری آئی

اگر اس بام پہ ہو گا بت ہرجائی کا
سامنا آج ہوا آفت بالائے کا

فکر انجام ہوئی جب یہ مری دلنی کہا
کارفرما ہو اگر عقل تو ہمدم سے مزا
سادگی خوب نہین کام ہی عیاری کا
بات کیجئی کوئی حکمت کی فلاطونسی سوا

امتحان یار کا جسسے کسی عنوان ہو جای
جہوٹ سچ جو ہے وہ سب آج نمایان ہو جای

سوچتی سوچتی یہ بات نکالی آخر
مجکو لازم ہی کہ غائب ہوں رہیں یہ حاضر
سیر تہا ہمراہ مصاحب ہیں کئی خوش ظاہر
دیکھوں کیا قصد ہی کس راہ پہ ہی وہ کافر
امتحاں چاہیی ہولی ہی جو آخر ہونگے
گفتگو انسی جو آئیگی وہ ظاہر ہونگے
۶۰

ایک مصاحب تہا مری ساتہ خوش اسلوب حسین
اکدرہ ایک تہا اوسمیں ہوا جا کی مکین
اوسکو وہاں اپنی جگہ بیٹھنی کیا صدر نشین
چہوڑی چلمن کہ نہ دیکھی وہ بت زہرہ جبین
باتیں کانوں سی سنوں شک ہی اصلا نرہے
فاش پردی سی ہو پردہ کوئی پردا نرہے
۶۱

بیٹھے اوس گوشی میں لی مصلحۃً جای قرار
سر پہ رومال ہلانی لگی دو خدمتگار
زیب مسند وہ ہوا اپنی دکہانی کو بہار
دفعۃً مثل قمر سامنی آیا وہ نگار
پر سراسیمہ غضبناک مکدر آیا
منہ بنائے ہوئی بدلے ہوئی تیور آیا
۶۲

زیب مسند جو کسی غیر کو دیکہا مری جا
اس مصاحب نے کہا غیر سے تشویش ہی کیا
تہا غضبناک زیادہ وہ غضبناک ہوا
گہر تمہارا ہی جو آئی سر اعزاز کیا
کیسی اتنا اوچاٹ آپکا ہی دل کیا ہے
بیٹہہ ہی جاؤ کہڑی رہنی سی حاصل کیا ہے
۶۳

آئی کس کام کو کچہ کہیی تو آنی کا سبب
اوتری اس گہر میں تو پہر تیوری چڑہانیکا سبب
کچہ بیاں کیجی تکلیف اوٹہانی کا سبب
وجہ آنی کی نہ کہلتی ہی نہ جانی کا سبب
دو گہڑی بیٹہو ہنسو بولو کوئی بات کرو
آدمی ہم بہی ہیں ہمسی بہی ملاقات کرو
۶۴

سنکی یہ بات کہا غیر نے مطلب ہیں کیا
یہ سنا تہا کہ یہی پاس رہیگی کوئی ماہ لقا
جنکی مشتاق ہیں اونکا نہیں اس گہر میں پتا
داغ دینا وہی آئی تہی کہ ملجای سزا

بدلی منظر نظر [illegible] سے ترے سینے ہمکو
یہاں جو آئی تو [illegible] اپنی [illegible] کے سینے تلکو

ایک لحظہ کرتی کہا [illegible]
[illegible]

[illegible] وسکو بلا لا تو سہی
[illegible] آئی تو کہا تھا اوسی بتلا تو سہی

[illegible] کرون
[illegible] کرون

[illegible]
[illegible]

ابھی [illegible] کیا بات ہی کیا تو نے کہا کیا نکلا
[illegible] معشوق بتا جلد بتا

[illegible] کہیں یہاں تو نہیں
اسقدر جھوٹ کسی بات کا سر پانو [illegible] نہیں

کانپ کر اوسنے کہا [illegible] نہیں
کچھ نہیں [illegible] جھوٹ نہیں جھوٹ نہیں

راستگو ہون بخدا جھوٹ نہیں جھوٹ نہیں
آپ کی قسم تو ذرا جھوٹ نہیں جھوٹ نہیں

وہی کمرہ ہی وہ چلمن کہ یہ طیاری ہے
رنگ بدلا ہی تو کچھ رنگ میں عیاری ہے

اور کچھ درمیان میں آ [illegible]
[illegible] مقرری کوئی رشک قمر

چلمن آتی ہی یہ [illegible]
ہی یہی وہ ہوگی کی ٹٹی کہ [illegible]

[illegible] ناخن تدبیر تو عقدہ کھل جائے
چلمن اوٹھی تو یقین ہی ابھی پردہ کھل جائے

سنکے اس بات کو جلدی ہی بڑہا [illegible]
در میں رکھا جو قدم کو تو ہوا آئینہ حال

پہینکدی تو جھکی چلمن کہ پریشان تھا کمال
چار سو پھیل گئی روشنی شمع جمال

مجھکو دیکھا تو کہا واہ یہ چوری ہے
بت سنے بیٹھے ہو اللہ یہ چوری ہے

دشمن جان ہے جیتے ہو جو مجھسے یہ نظر کیا ہے
مجھسے قدرتی نہیں بتلاؤ یہ ڈر کب کا ہے
پاس اتنا تمہیں منظور نظر کسکا ہے
صاحب خانہ ہی مہمان کون یہ گھر کسکا ہے
سو جو شکوہ کہو کسدن کو اوٹھا رکھا ہے
ہی یہ ظاہر کہ کہیں اوسکو چھپا رکھا ہے
۵۱

بڑہ چلی اب تو بہت دور ہوئی ماشاء اللہ
ہمسے عیار بنا آپکا کیا کہنا واہ
بزم شادی میں گئی آئی یہاں کل کی راہ
یہی حیلی ہیں تو کیا ہوگا صحبت کا نباہ
سرد مہری کی بہی نقشی لگی سب تمنے اب تو
چور پکڑا ہی بڑی گہات سی ہمنے اب تو
۵۲

کہکے یہ لال ہوا خشم سی مثل گل تر
باندہی بی جرم و خطا دست درازی پہ کمر
کچہ نہ سوجہا اوسی کچہ غیظ میں آیا نہ نظر
پیرزی کیپڑو نکلی کیی جامی سی ہوکر باہر
خار کیا کیا نہ دیے گوشۂ دامان کہینچا
ڈال کر ہاتہ گریبان میں گریبان کہینچا
۵۳

عرض کی میں نے کہ تا چند جفا سمجہو تو
بات کچہ اور ہی یہ اسمیں ہی کیا سمجہو تو
تیچی کرنا یہ ستم پہلی ذرا سمجہو تو
نا سمجہ ایسے نہیں نام خدا سمجہو تو
متوجہ اگر انصاف پہ کچہ دل ہو جائے
بی تکلف ابہی ظاہر حق و باطل ہو جائے
۵۴

نہ مرا جرم ہی اسمیں نہ تمہارا ہے قصور
کچہ کا کچہ مجہے کہا تمسے کیا کچہ مذکور
فتنہ انگیزی اعدا سی پڑا ہی یہ فتور
آزمایش ہوئی ہاں دونوں طرف سی منظور
دونوں جانب خبر کذب برابر گذرے
آج جو آپ پہ گذری وہی مجہپر گذرے
۵۵

کیا کہا مسی تم آئی جو یہاں ہو کی خفا
کہ او نہیں پاس نہیں دو ہی آنکھوں سی حیا
یوں ہی تنہا ایک در انداز نی مجہسی بہی کہا
نکہت گل کیطرح جاتی ہیں چہپکر سر جا

سیر اغیار کی باغون سے کیا کرتے ہین
روز ترغیب دماغون کی کیا کرتے ہین

چوک مین لو کوئی گمرہ تو نکل جائی یہ بل
پانون کی بدلی او نہین لاؤنگا مین کی بل
چوک کر غیر کے کہنی یہ کیا ہے ہمنے عمل
گذراس غیر محلہ مین ہوا غیر محل

آ گئے کہنے مین تھی زیست جو پیاری ہمکو
آزمایش ہوئی منظور تمہاری ہمکو

تم جو آئی تو کیا گوشۂ عزلت مین قیام
اک مصاحب کو کیا صدر نشین اپنی مقام
تا کھلی راز سنین آپکی تقریر تمام
شکر للہ کہ اب کچہ نرہا ہمکو کلام

فرق پایا نہ محبت مین ذرا صاف ہوئے
جو کہا تمنے وہ کانون سی سنا صاف ہوئے

تمکو بہی چاہیے اسوقت صفائی ہمسے
مفسدون سی ہو جدائی کہ جدائی ہمسے
نہین ہونی کی کبہی کوئی برائی ہمسے
نہ پہرین تمسی پہری ساری خدائی ہمسی

کام تمسی ہی کسی سی ہمین کچہ کام نہین
ڈہونڈہ لو سارا مکان غیر کا یہان نام نہین

ہم تو قایل ہوی تم صاف ہو ہمین نہین شک
تم بہی اب دور کرو دل مین جو کہتی ہو کہٹک
آزماؤ ذرا الفت کو یہ گمرہ سے محک
غیر کا دہیان نہین لین ہماری اب تک

ہم ہین یکرنگ دورنگی کا یہان طور نہین
آپ ہی آپ ہین گمری مین کوئی اور نہین

فیصلہ ہی بہت آسان نہین کچہ دشوار
درمیان آج جو ہین باعث شر و اشرار
ایک ساتہ آپکی ہی ایک مرا خدمتگار
دونون اسدم ہون طلب تا نرہی لین غبار

ڈر گئے جو کچہ ہے حقیقت وہ عیان کر دینگی
ہو گی تہدید تو حق حق وہ بیان کر دینگے

۵۸۱ راست تھی راست پسند آگئی اونکو بھی یہ بات
کہا بتی آئی مگر منہ سی یہ نکلا ہیہات
سامنی اونکی بلا ہی گئی دونون یہ بات
ہے سمجھی بی راست کہی اب نہیں ممکن ہی نجات

جوڑ کر ہاتھ گری پاؤن پہ ڈر کر دونون
ایک سا حال لگی کہنے برابر دونون ۵۸۲

عرض کی سچ ہی کہ اعدائی طمع دلوائے
حق یہ ہے دونون طرف جھوٹ خبر پہونچائے
طمع زر سی طبیعت مین خیانت آئے
بد ہی انجام بدی کا یہ ہوئی رسوائے

شرم سی آنکھین جھکی پڑتی ہین گردن کیطرح
ٹیسین ہین بازوون پر دیکھیی جوشن کیطرح ۵۸۳

کھولکے ٹیسین جو پڑے ہوائین تو تمہارے سخن
جب یہ احوال کھلا کچھ نہ رہا رنج و محن
تاہم ظاہر ہوئی رسوا ہوئی ساری دشمن
مہربان ہو کی کہا دور ہوا سارا ظن

حق بڑی چیز ہے بھڑکانی سی کیا ہوتا ہے
بگڑی بن جاتی ہین جب فصل خدا ہوتا ہے ۵۸۴

سچ یہ ہی صاف ہو تم میرا گمان تہا باطل
مین بھی مجبور ہوا آخر یہ ہی انسان کا دل
پر زری کبر ٹونکی کیی کیون مین ہوا سخت خجل
گرد آلودہ ہو پر کیا رخ ماہ کامل

غیر اول کوئی معشوق نہ تھا سنے ٹھہرا
دودہ کا دودہ ہوا پانی کا پانے ٹھہرا ۵۸۵

عفو تقصیر کرو جانی دو بدلو پوشاک
کیا ہوا صفہ مین دریدہ دہنو نکی اب خاک
دشمنون کی ہی عبث جان آئی آفت مین ہلاک
وہی اخلاص ہی پیار وہی مہر ہی تپاک

گرد دیکھی تو اسیوقت سے نئے سر سی پہر دن
اب پہر دن تمہی تو اللہ و نبی سے پہر دن ۵۸۶

ہاتھ گردن مین مری ڈال کی کرنی لگی پیار
بدلی پوشاک ہوا مین طرف خانہ سوار
ہم بغل مین بہی ہوا دور ہوا دل کا غبار
وہ بہی ہمراہ مری آگئی بہت باغ و بہار

بخت یاور ہوئی اقبال کی تائید ہوئی
جنکو نوروز ہوا اونکو شب عید ہوئی

۵۸۷

رتجگی کی یہی سامان سنگاسے کیا کیا — گوندہی شیرینی کی بازار سی آئی کیا کیا
صدق نیت سی فقیر اوسنی کہلائی کیا کیا — گل شہیدونکی مزارونپہ چڑہائی کیا کیا

روشنی اوسنی بڑی خانۂ اللہ مین سے کے
حاضری حضرت عباس کی درگاہ مین سے کے

۵۸۸

کی دعا خالق اکبر سی کہ ای رب عباد — دوست جتنی ہین وہ سب شاد ہون دشمن ناشاد
سو مرادونکی یہی ایک مری دلکی مراد — جسکا عاشق ہون وہ عاشق ہو ہی پیار زیاد

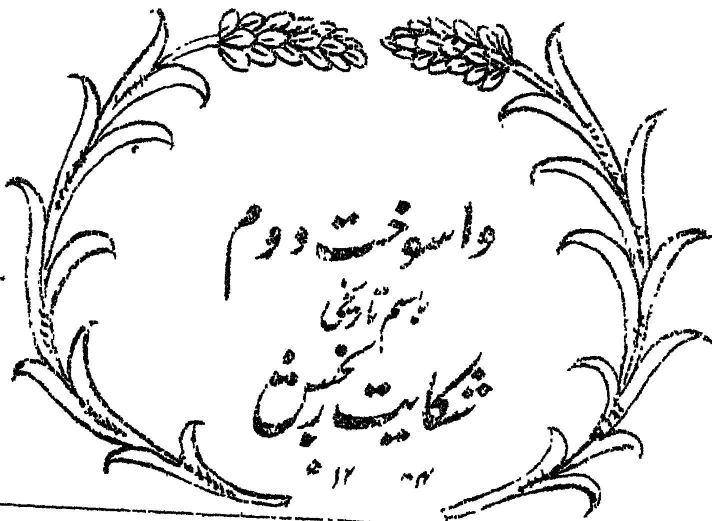
عمر بہر وصل کا حاصل ہو زمانا مجھکو
شکل فرقت کی الٰہی نہ دکہانا مجھکو

۵۸۹

قطع کر سلسلۂ نظم انیس اب خاموش — سامعون نی یہ در نظم کیی گوہر گوش
گرچہ باقی ابہی دریای طبیعت کا ہی جوش — سننے والی ہین یہ سرمست کہ باقی نہین ہوش

پہر کبہی جوش طبیعت کا دکہاؤنگا نہین
ہوش آئیگا تو افسانہ سناؤنگا نہین

تمام شد



واسوخت دوم

باسم تاریخی

شکایت رنجش

۱۲۷۴ھ

۵۱

دہوم ہی خسرو اقلیم جنون آتا ہے / فوج غم ساتھ ہی آمادۂ خون آتا ہے
خلل انداز صف صبر و سکون آتا ہی / صاحب لشکر نیرنگ و فسون آتا ہے
قابل دید تماشا حشم و جاہ کا ہے
داخلہ تختگہ دل مین شہنشاہ کا ہے

۵۲

وہ فلک رتبہ شہنشاہ زمن کون کہ عشق / تیغ زن تیر فگن قلعہ شکن کون کہ عشق
رستم معرکۂ رنج و محن کون کہ عشق / مالک ملک دل و جان و بدن کون کہ عشق
گرد مین ہے روش باد بہاری دیکھو
حضرت عشق کی آتی ہے سواری دیکھو

۵۳

لو وہ آتا ہی جو ہی موجد نیرنگ و فسون / تشنہ کامان محبت کا جو ہی تشنۂ خون
جسکی آگی سر تسلیم دو عالم ہے نگون / سر جھکاتی ہی قدمبوس کو جسکے گردون
جب یہ شمشیر دم جنگ علم کرتا ہے
سر جلاد فلک کو بھی قلم کرتا ہے

اوسکی سرہی جسکی کہتی ہین قتال جہان
اوسکی آمد ہی جو مشہور ہی چنگیز زمان
اوسکی آمد ہی جو کرتا ہی گل عیش خزان
اوسکی آمد ہی جو ہی سرشکن تاب و توان
تیغ کہینچی ہوی سرگرم عتاب آتا ہے
ملک الموت بہی ہمراہ رکاب آتا ہے

کیا جلوس اوسکی سواری کا دکہاتا ہی بہار
فیل آفت کی جلو مین ہین ستم کی رہوار
آگی آگی علم نالۂ خورشید شرار
زرفشان اوسکا پہریرا کہ دہوان آتشبار
دل جو ٹوٹی ہین نقیب آہ کی للکاری ہین
آبلی سینۂ عشاق کی نقارے ہین

حسرتین کشتہ ہین جسکی وہ ستمگر ہی یہی
پہلوان جسنی پچہاڑی وہ دلاور ہی یہی
ڈوبتی جسنی نکالی وہ شناور ہی یہی
کشتیان جسنی ڈبوئین وہ سمندر ہی یہی
خضر کا غرق ہی یہان آج سفینہ کل بیڑا
نوح لائین جو سفینہ نہ لگے تہل بیڑا

گہر آراستہ بازار محبت ہو جائے
چلین آنکہونکی دکانین نئی صورت ہو جائے
وحشت آباد غم و درد کی زینت ہو جائے
خانۂ خانہ خرابی کی مرمت ہو جای
صاف ہو دلکا مکان جشن کی تیاری ہو
گہری گہری مین گل داغ کی گلکاری ہو

چشم تر اشک کا چہڑکاو لگای سر راہ
صرف جاروب کشی زلف سی ہو بخت سیاہ
غم و اندوہ کی استادہ دو رستہ ہو سپاہ
ڈور کر لای خبر جلد کہو پیک نگاہ
ہے ابہی دور کہ پہونچی ہی سواری نزدیک
کسقدر باغ تنی ہی باد بہاری نزدیک

چاہیے آئی ہی یہ جشن کا سامان ہو جائے
جسکو جمشید بہی دیکہی تو پشیمان ہو جائے
دل صدچاک کا آراستہ ایوان ہو جائے
فرش زخم تن مجروح کا دامان ہو جائی

پنچشاخی جو کناروں پہ گڑین نالون سے
جھاڑ فانوس کنول بزم مین ہو جیالون سے

۱۰

دو یہ پریون کو صدا قاف سی او گر آئین
بیکیان لینی لگین سب ترانی گائین
ساتہ دیوانونکو سازندون کی بدلی آئین
رقص پر آئین تو انداز نئے دکہلائین

پہڑکے ہر عضو بدن طائر بسمل کیطرح
کاٹتے راہ چلین خنجر قاتل کیطرح

۱۱

تہنیت کی یہ ہر ایک ساز سی نکلے آواز
وہ بہی قائم رہین شہزادی جو ہین زوگداز
تم سلامت رہو تابع ہون ہمراقبال دراز
حسن جو آپکی معشوقہ کی عمر اوسکی دراز

آپکو وصلت جانانہ مبارک شاہا
خلق کو مرگ جوانانہ مبارک شاہا

۱۲

می کشی کا جو خیال آئی تو می خون جگر
جام وہ جنکو کہین غیرت خورشید و قمر
دور پیمانہ دکہائی کوئی بہر جائی جو سر
ساغر جم کیطرح آئینہ عالم کی خبر

وسعت ظرف سی دروا کہیں امید کی ہون
چرخ کا خم ہو پیالی مہ و خورشید کی ہون

۱۳

جوش مستی مین جو ہو فیض رسان طبع غیور
پائین انعام ہوا خواہ ہون نزدیک کہ دور
منہ خزانہ کا کہلی نور کرم کا ہو ظہور
بہرہ ور ہون در مقصود سی خدام ضرور

داغ حسرت عوض درہم و دینار بٹین
ڈہیر یون آنسوؤنکی گوہر شہوار بٹین

۱۴

جامہ زیبونکو ملین خلعت عریانی تن
زخم پر زخم دوشالہ ہو برائے گردن
اطلس گردہو کمخاب کی جا زیب بدن
سنگ گوکا در تحسین سی بہر جائی دہن

داغ کی سبکو سپر آہ کی شمشیر سے ملے
وحشت آباد جنون خیر مین جاگیر سے ملے

یار رحمون کی [illegible] باغ طرب ہو شاداب — [illegible] ہون تقسیم سکے ملے قیمتر کباب
خاص لوگوں کی [illegible] رہتی عنایت ہو خطاب — ہون شتابی کہ جوا [illegible] بجواب

میرزا یاس مخاطب بہ جلیس الدولہ
میر حرمان ہون مخاطب بہ انیس الدولہ

ہو چلی جب کہ خاصی کا ہی پہر ہو سامان — ناں چپتی جائیں وہ خاصی پہ ہو [illegible]
مینر پر ظرف ہون انجم کیطرح نور فشان — لائیں جو روشنی [illegible] باغ جنان

چرخ کی خوان [illegible] الوان [illegible]
نان خورشید پنیر مہ تاباں [illegible]

مرغ جاں آتش حسرتی ہو جل بھنکی کباب — [illegible] دل [illegible] کباب
خشک مغزی کا وہ خشکہ نہیں دیکلی آب — [illegible] دل خون جگر کی ہو [illegible]

تا فتا نوں کی جگہہ داغ [illegible] نوں سے
کہ فقط لخت جگر خوانچی تجھا لوں سے

آتش خون وہ کہ ہو سیر کسیکی نیت — سیر چشموں کو سلے اقشہ غم کی لذت
زخم پہ چیر سکے تاب جو نمکین ہو نعمت — لب ناں وہ کہ لب تیغ کی ہو جیسے [illegible]

کار حلوا اثر زہر ہلاہل ہو بیان
شوربا آب دم خنجر قاتل ہو بیان

بعد خاصی کی لگی چھٹنی وہ آتشبازی — [illegible] آگ کری چرخ ہی پر [illegible]
ہو تماشا کہیں فیلوں کی و غبار دازی — جلکی طاؤس کریں [illegible]

چرخی نالی کی سلے گنبد [illegible] سے
رات ہو روز رخ [illegible] کی مہتابی سے

قلمی کاغذ کی [illegible] نصب ہوں اشجار — آگ لگی کرہ ارض کو دم میں [illegible]
صفت سرو چراغان ہوں شر بار انار — جیسی پرواز کریں نالۂ عاشق [illegible]

چمکین چھانونکی تناسی کہ بیچین [illegible] کسطرح
یا [illegible] شک [illegible] پیچو [illegible] ستے یا [illegible] شیرین

ہر [illegible] جوت سی فراغت حاصل
شرط [illegible] خدمت سی فراغت حاصل

ساری اسباب ضیافت سی فراغت حاصل
عطر [illegible] ان سی شربت [illegible] فراغت حاصل

عیش و عشرت [illegible] کا [illegible] سب و سامان آیا
[illegible] جوت کی دم رخصت سامان آیا

۵۲۲

کشتیان [illegible] پہ اہر کی ہوئین بوقلمون
سرخ یاقوت [illegible] ہزارون صفت قطرۂ خون

جز [illegible] قربان کرین [illegible] گوہر انجم گردون
چہرہ زرد کی پکہراج [illegible] سے فزون

لخت دل لعل تھی نیلم تھی کہ نیجا لی سے تھے
تار اشکونکی نہ تھی موتیون کی مالی سے تھے

۵۲۳

[illegible] عشق کو آیا دم رخصت یہ خیال
معتدل آب و ہوا جس سے طبیعت ہی نہال

دل کی تسلیم حقیقت مین ہی [illegible] کیال
چھوڑیے کیون [illegible] وحشت سی یہ [illegible]

قطعی قطعی مین طرب تیری گلشن ہی یہان
گوشی گوشی مین زر داغ کا مخزن ہی یہان

۵۲۴

صبر نامی ہی جو بس کشور آباد کا شاہ
اوسکو پوشیدہ خبر اسکی جو پہونچی ناگاہ

لیجی قید کسطرح اوسی رکھی گناہ
نہ تھمی پاؤن کہا دل مین کہ انا للہ

رعب غالب یہ ہوا ڈر سے وطن چھوڑ دیا
خوف صیاد سی طائر نی چمن چھوڑ دیا +

۵۲۵

کشور دل مین جہاندار ہوا خسرو عشق
رونق افزا سر دربار ہوا خسرو عشق

مالک دولت بیدار ہوا خسرو عشق
تاج کا تخت کا مختار ہوا خسرو عشق

تام خطی مین کیا شاہ نے اپنا جاری
کشور دل مین ہوا داغ کا سکا جاری

غم وبیداد پہ جب نیت شاہی آئی — لٹ گیا ملک رعایا پہ تباہی آئی
آخر اندھیر ہوا یہ کہ بلا سے آئے — خون سے سرخی ہوئی موقوف سیاہی آئی

داغ وحشت کی نظر جلوہ گری سے آنے لگی
پاس دیوانگی کی تماوت مین پری آنے لگی

مائل دید ہوئی دیدۂ دیدار طلب — دل تماشائی سراپردۂ اسرار طلب
لب ہوئے ذائقہ بوسۂ رخسار طلب — مرغ جان کشمکش طرۂ طرار طلب

دفعتہً سر مین بھری ساری زمانی کی ہوا
دشت وحشت مین ہوئی خاک اڑانی کی ہوا

خواہش جلوۂ معشوق ہوئی پہلو کو — حسرت زانوی محبوب ہوئی زانو کو
دھیان آیا دل سودا زدۂ گیسو کو — سونگھنے چلکی کسی کاکل عنبر بو کو

عمر بی صحبت محبوب کے خوب نہین
زیست کا لطف بجز صحبت محبوب نہین

ہم بھی جانی سے لگے چلنے تھی جہان یارونکے — تذکرے ہونے لگی روز طرحدارون کی
شہرہ اونکی جو سنے آئنہ رخسارونکے — دلسی بیرو ہوئی یوسف کی خریدارونکی

کیسے چلتی ہین ادہر اور ادھر کی باتین
تہین فقط زلف و رخ و چشم و کمر کی باتین

ایک صاحب تھے جو تصویر کے فن مین استاد — اونکو مانی کہی اس فن مین کہ کوئی بہزاد
لائی اکروز مرقع کہ جسے نقش مراد — اوسمین تصویرین حسینون کی تہین حد سے زیاد

وہ شبیہین جو بہ رنگ مہ تابان نکلین
حورین جنت سی پریخانہ سے پریان نکلین

ایک سی ایک مرقع مین تہی بہتر تصویر — کوئی خورشید کوئی ماہ منور تصویر
باعث حیرت احباب ہوئی ہر تصویر — جلوہ افروز عجب ایک ہوئی پر تصویر

دیکھکر جسکو اوڑا رنگ ہوا ہوش ہوئی
دلمین جو نقش جمی تہی وہ فراموش ہوئی
۵۳۲

وقت نظارہ جب تک تحیر چھایا — بزم احباب کو حیرت کا مرقع پایا
جوش الفت نے عجب رنگ جنون چمکایا — کیا کہون دلسے وہ نقشہ مجھے کیسا بھایا

خلش غم نے رگ جان مین ڈبوئی نشتر
واہ ری نوک پلک دلمین چبھوئی نشتر
۵۳۳

آگئی ایسی طبیعت کہ کہا گھبرا کر — کسکی تصویر ہی یہ کون ہی یہ رشک قمر
جس چمن کا ہی یہ گل ہی وہ چمن زار کدہر — واہ کس برج سعادت سے یہ چمکا اختر

اس شباہت کی کہان ماہ جبین ہوتی ہین
قدرت اللہ کی ایسے ہی حسین ہوتی ہین
۵۳۴

اوس مصور کی کہا حال کرون کیا ظاہر — حسن آباد ہی اک ملک حسینونکا دیار
وہان تجارت کو گیا مین تو ہوا اس سے دوچار — مٹ گئی حوصلۂ ضبط کی سب نقش و نگار

سوز الفت سبب گرمی بازار ہوا
نقد جان بیچکے اسکا مین خریدار ہوا
۵۳۵

حکم تہا سے تباہی کوئی یہان سودائی — پہلون کہینچکے تصویر یہ دلمین آئے
کہوکے سب مال تجارت یہی دولت پائی — شکل نیرنگ مقدر نے نئی دکہلائی

آج تک ہجر مین فریاد کیا کرتا ہون
شدت غم مین اسی دیکھہ لیا کرتا ہون
۵۳۶

سنکے یہ حال مصور سے ہوا شوق کمال — گہر مین آیا تو پڑا بستر غم پر مین نڈہال
دلسے کہتا تہا کہان اپنے نصیبون مین وصال — قاصد وہم کا جانا ہی وہان امر محال

کیسی وصلت کوئی ملنے کا سہارا ہی نہین
وہان لڑی آنکہہ جہان اپنا گذارا ہی نہین

[illegible] بہوت [illegible] — دونون رخسار مری کھل گئی روتا [illegible]
[illegible] آخر غم محبوب [illegible] — بخت خوابیدہ مرا جاگ اوٹھی سوتی [illegible]

کی [illegible] عجب بات ہوئے
ایک [illegible] ملاقات ہوئی

[illegible] وہ تھا — ما سوی القدس [illegible] سی کام
[illegible] شوق [illegible] — آئینہ پیش نظر غیب کا احوال تمام

[illegible] مرا جان سے گئے
[illegible] جیسی پہ یہ پہچان سے گئے

[illegible] عنایت کی ہوئی [illegible] — دی دعا مجکو کچھ ایسی کہ کھلا باب اثر
[illegible] — ہنسکے فرمایا کہ جا تیری شب غم کی سحر

[illegible] ساری تیری رنج و تعب پر نہیں
نسبت ذرہ و خورشید میں اب دیر نہیں

[illegible] گھر آیا — دلکچہ مین جو تو کچھ دل نے مجھی سمجھایا
[illegible] لگی اور ہی جی گھبرایا — فرش کوٹھی پہ سر شام مگر بچھوایا

خواب راحت سی نہ آنکھونکو سروکار رہا
صبح تک منتظر طالع بیدار رہا

جب ہوی صبح کی آثار چلی سرد ہوا — بوئی محبوب کا کچھ ملنی لگا دلکو پتا
دور سی صبح سعادت کی نظر آئی ضیا — تہنیت کی لیی موجود ہوا پیک صبا

مژدۂ جان تازہ ہوا نکہت جانان آئے
نوبت صحبت بلقیس و سلیمان آئے

روشنی دور ہوا پر نظر آئی مجکو — شکل تائید مقدر نظر آئی مجکو
شمع دولت جو منور نظر آئی مجکو — جان تک جامی سی باہر نظر آئی مجکو

روشنی دور سی جتنی وہ قریب آتی تھی
جان ہوتی تھی ہوا بھی جب [illegible] آتی تھی

دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص [illegible] اوترا
چمکی تقدیر قمر اوج سما سے اوترا
[illegible] تھا جو پڑا فضل خدا سے اوترا
[illegible] عشق کی [illegible] اوترا

ہو کے مضطر [illegible] نظر [illegible] سا
درد دل [illegible] سا

مہر اقبال نمودار ہوا وقت سحر
مطلع نور ازل صبح جبین [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
نور سے یا [illegible] تجلی کہ [illegible] ہوا

[illegible]
بول اوٹھا دل جو نہایت مجھے بھائی تصویر
[illegible] نظر آئی تصویر
[illegible] ہاتھوں سے خدا کی ہی بنائی تصویر

بخت بیدار ہے یا طالع کی مددگاری ہے
یا الٰہی یہ کوئی خواب کہ بیداری ہے

ملک آیا ہی کہ اوتری ہی فلک سی کوئی حور
بیستون پر یہ ہوا جلوۂ شیرین کا ظہور
یا پری قاف سی آئی [illegible]
دیکھتا قیس کا لیلیٰ کو ہوا [illegible] منظور

زہرہ آئی کہ قمر برج قمر سے نکلا
دوسرا مہر جہانتاب کدھر سے نکلا

[illegible] مہر جہانتاب کہ ہے نور جبین
غیرت [illegible] و تختۂ بلور جبین
لمعۂ شمع تجلی کہ [illegible] حور جبین
حسن جنت کا چمن چشمۂ کافور جبین

نور یوسف نے اسی ماہ جبین سے پایا
شہرہ پایا تو صباحت نے جبین سے پایا

ورق نور وہ رخ صفحۂ تنویر وہ رخ
حیرتی جسکی ہے مہر وہ تصویر وہ رخ
اختر بخت وہ رخ کوکب تقدیر وہ رخ
قتل عاشق کو چمکتی ہوئی شمشیر وہ رخ

دیکھیں خوبان پری چہرہ تو دیوانے ہون
ماہ و خورشید بھی اس شمع کی پروانے ہون

۴۹

پیش گردن پہ تسلیم جھکی گردن حور
دست صانع نے بنایا ہے عجب دستۂ نور
کبھی اسطرح جھکی شفاف نہین شاخ بلور
محفل حسن مین ہے شمع تجلی کا ظہور

سرکشی سامنے اوسکی جو کرے دور کھنچے
شمع سولی پہ ابھی صورت منصور کھنچے

۵۰

عضو سے عضو یہ کہتا ہے کہ یکتا ہون مین
ہے ہتیلی کا اشارہ ید بیضا ہون مین
بند سے بند کا ہے قول کہ زیبا ہون مین
لب سے لب کا یہ مقولہ کہ مسیحا ہون مین

رمز آنکھون سے کہے نرگس شہلا ہمسلو
قول زلفون کا کہو سب سے دو بالا ہمسلو

۵۱

بدر رخسار تو وہ ابروے خمدار ہلال
مہر سے بڑھ کے درخشندہ خورشید جمال
چمک انجم کی دکھاتا تھا رخ صاف یہ خال
کہکشان کبھی اگر مانگ کو ہے ٹھیک مثال

ایسی جبہ دم فلک حسن کی زیبائی ہو
جسکے تقدیر منجم جو تماشائی ہو

۵۲

جلوہ آرا جو گلستان مین قد موزون ہو
شاخ گل پر جو پڑے عکس نیا مضمون ہو
بید مجنون کیطرح سرو چمن مجنون ہو
قد مین طوبی جنت سے کہین افزون ہو

سرو کی شاخ سے زینت کا عیان گل ہو جاے
مرغ سدرہ کبھی قمری کبھی بلبل ہو جای

۵۳

باغ خوبی مین ہے کتنا قد رعنا موزون
مصرع سرو کو سمجھین شعرا کیا موزون
جسکی تعریف مین ہے نثر سراپا موزون
تولیے عقل کی میزان مین تو ہے نا موزون

ہی جو انسان ہی اوسی یہ قد آزاد پسند
جانور فاختہ ہی اس سی ہی شمشاد پسند

۵۵۴
چشم بیمار ہی لیکن یہ تعجب کی ہے جا
کیون تہ ہم نیچہ مژگان کو کہین دست شفا
اسکا نظارہ ہی درد دل عاشق کی دوا
ہو اشارات مین صحت جو مریضون کو عطا

مرض غم نہین رہتا کسی سودائی کا
کام بیمار ہی ہوا ہے مسیحائی کا

۵۵۵
آنکہہ مین سرمہ کی تحریر جو آتی ہے نظر
نگہ ناز مگر صفت تیر دو سر
دست کے ہاتہ مین گویا کہ [illegible]
موی مژگان نہین گویا [illegible]

خون ہوتی لعل جو خندان لب شیرین ہوی
دانت شمشیر تبسم کے لیے سنگ ہوی

۵۵۶
وصف [illegible] آتی ہین پہلو کیسے
جام [illegible] زانو کیسے
صاف ہین گول ہین [illegible]
[illegible] حسن سی [illegible]

سینہ صاف نہین حسن کا گنجینہ ہے
جسمین عکس رخ قدرت ہی وہ آئینہ ہے

۵۵۷
شرم ہی کچہ [illegible] کہ چہپای وہ کمر
غیر ممکن ہی کبہی جلوہ دکہای وہ کمر
جو ہر فرد ہی کیونکر کوئی پای وہ کمر
غیب بینونکو بہی شاید نظر آئی وہ کمر

جو نہ ہو ہست پتا اوسکا کہان ملتا ہے
کسکو آفاق مین عنقا کا نشان ملتا ہے

۵۵۸
نانف کو سب گرہ موی کمر کہتے ہین
چشم عنقا ہی اوسی اہل نظر کہتے ہین
ہم اوسی حسن کی دریا کا بہنور کہتی ہین
جہوٹ سب سچ ہی وہی ہم جو خبر کہتی ہین

یہی تشبیہ مناسب صفت ناف مین ہے
پر تو چاہ زنخدان شکم صاف مین ہے

پاؤن وہ پاؤن کہ جنکی ہی جگہ دیدۂ حور
کف پا مین صفت دیدۂ مہتاب ہی نور
آنکھین پر پاؤن بھی ملین پاپین اگر ربّ غفور
چشم بد [illegible] افلاک کی [illegible] ہی دور

وقت رفتار ہی چال کیا کرتے ہین
فتنۂ حشر کو پامال کیا کرتے ہین

الغرض محبوب جو ہر طرح سی پایا اوسکو
فرش کین آنکھین سر مسند بٹھایا اوسکو
خلوت خاص مین دل دوز کی لایا اوسکو
ہو گیا رام جو باتون مین لگایا اوسکو

دونون جانب سی ہوئین ملا لب بہ لب آنکھین
نیچی نظرین ہوئین بھولی لگین پیار آنکھین

دل ملا آنکھین لڑین بات کی لذت اوٹھی
رفتہ رفتہ یہ مدارات کی لذت اوٹھی
دیر تک حرف و حکایات کی لذت اوٹھا
ہمنشینی سی ملاقات کی لذت اوٹھی

[illegible] مژگان بسرا
دست شوق اوسکا ہوا طوق گریبان ہیرا

اوس گل تازہ سی ہیں جبسی وہ گلرو لپٹا
عشق پیچی کی طرح پا کی جو قابو لپٹا
مین لگی ہی جو ہوا ساعد [illegible] بازو لپٹا
ہار بنکر جو گریبان سی [illegible] لپٹا

منہ سی منہ ملنی لگا سینہ کی سینہ کیا
[illegible] انکی کمر [illegible] لپٹ گئے ایسا

لب پر [illegible]
شرم سی نیچی نگاہین [illegible]
آہ ابرو سی عیان [illegible] ظاہر
ہوس [illegible] حاضر

کچھ [illegible] جو سی جوش ہر دست کیا
نشۂ شوق نے دونونکو سیہ مست کیا

گرم تھی وصل کی جو آنی سی جوانی میری
اوسطرف [illegible] سحر بیانی میری
وہ جو افسانۂ مشہور کہانی میری
جو کہا اوسنے زبان وہ زبانی میری

اوس کے سینہ نے اودہر اوسکو اوبہار اگیا کیا
جال مجہپر مری بیتابی نے مار اکیا کیا

٥٦٥

بسکہ بہرنے کی صدا ہوش ربا ہونے لگی
آمد و رفت جو لذت کی سوا ہونے لگی
طبع کو خرمی دخل بجا ہونے لگی
منہ کہلا شیشہ کا قلقل کی صدا ہونے لگی

ماہ نے پرتو خورشید سے اختر پائے
فیض نیسان سے صدف نے گہر تر پائے

٥٦٦

مے وہ تند کہ چلی بسکہ پیالے ساغر
گوش ساغر مین کہا شیشہ نے جو جہک جہک کر
دین و دنیا کی نہ باقی رہی دونونکو خبر
روح غش کر گئی سنکر اوسی للتدری اثر

کونسا جوش تہا جو بادۂ سر جوش نہ تہا
اوسطرف اوسکو ادہر مجکو ذرا ہوش نہ تہا

٥٦٧

اوسکو اور مجکو خبر کچہ نہ زمانے کی رہے
روز ترکیب محبت کی بڑہانے کی رہی
دلکو خواہش کہین آنے کی نہ جانے کی رہی
کبہی ہلکی نہ زبان بات ٹہکانے کی رہے

لب بلب اسکو رہی صبح تلک جام سے چلے
چشمۂ مہر جو چمکا سوی حمام سے چلے

٥٦٨

ایسا معشوق ہوا فضل خدا سے جو نصیب
مرض غم تہا کوئی ملا خوب طبیب
آنکہین دن رات ہوئین محو تماشائے حبیب
خواب مین بہی نظر آئی نہ کبہی شکل رقیب

نئے سامان طرب شام و سحر ہونے لگی
عشرت و عیش مین دن رات بسر ہونے لگی

٥٦٩

تہا بہت وضع کا پابند جو وہ پردہ نشین
ایکدن پالکی و دس اوسکو برائے تسکین
گہر مین رہتا تہا فقط ذہن منجا تا تہا کہین
عرض کی میں نے کہ او مہر لقا ماہ جبین

گیسو ئے پریشان رہا کرتی ہو کاکل کی طرح
زیست ہنس بول کے کاٹو گل و بلبل کیطرح

کون پوشاک نہیں کون نہیں ہے زیور ‏ آبرو پائی کبھی گوش سے سلک گوہر
چنکلی چکنو کبھی سوتی کا سے گلے میں پڑکر ‏ بازوؤں سے کبھی جوشن کے بھی چمکیں اختر

پڑکے ہاتھوں میں ہوں ہیرے کی کڑی مال کبھی
پائے نازک سے ہو آوازۂ خلخال کبھی

دوستانہ جو یہ ترکیب وسے سمجھائے ‏ شغل پیدا ہو کوئی اسپہ طبیعت آئے
سیمی سرمہ سے ہوئی مدنظر زیبائی ‏ کوچۂ زلف میں شانے نے رسائی پائی

شوق نغموں کا ہوا شغل طبیعت کے لیے
عورتیں چند ملازم ہوئیں خدمت کے لیے

روز تجویز ہوئی رقص و غنا کی محفل ‏ نام اوس بزم کا رکھا گیا عشرت منزل
آگیا گانے بجانے کی طرف ایسا دل ‏ کہ ملازم ہوئے اس علم کی اکثر کامل

حاضر بزم ہوئے شہر کے گانے والے
اچھے اچھے ہوئے موجود بجانے والے

بین کاروں کا سر دست مقدر چمکا ‏ سر سے سارنگیوں کی نور برابر چمکا *
آئی جو طبلہ نوازوں کا بھی اختر چمکا ‏ جو مجیرہ تھا وہ مثل مہ انور چمکا

سامنے آئے وہ نایک جو تھے سج دھج والے
حاضر بزم ہوئے کتنے پکھاوج والے

ٹپے والوں نے کیا بزم میں اظہار کمال ‏ ٹھمریاں گائیں کسی نے تو ہوا مالامال
وہ بھی موجود ہوئے خوب جو گاتے تھے خیال ‏ آئی وہ دھرپتی بھی جو کہ نرکتی تھی شال

دل ہلا پیر فلک کا بھی وہ گانے گائے
خشک ہو ہو گئی زہرہ وہ ترانے گائے

ناچنے والوں نے وہ دھوم مچائی آکر ‏ کہ ہوا چار طرف بزم میں شور محشر
تیوریاں ایسی چڑھیں اونسے رخ شمس و قمر ‏ تیغی آنکھیں ہوئیں تیغیں تو اشارے خنجر

دو شمہ کیا ہاتھ جو ہر اک نے آفت اوٹھے
پاشکی منہ کو مروڑن سے گرے قیامت اوٹھے

۷۶

ایسی نقال کہ دیکھی نہ سنی آج تلک — ناچیون کی ورانلاک پہ پہونچی دستک
گہہ کمر مین تھی لچک گاہ تھی عصا مین تہرک — گاہ جوان گاہ بنی پیر کبہی مردم کودک

کبہی زاہد کبہی میخوار سبہ تیزی سے
ترشرات نزرہو گئی بزم طرب خیزی سے

۷۷

دو پہر رات گئی تک یہ جلسہ انسر — رہا ان شغل بادہ و دور ساغر
ہمنشین بیٹھی ہوئی گرد صف زیور — چور سب نشہ مین جامی ہی سراپا باسر

شان بیٹھنے کی گلگون مین آتشدان کی
قلقل شیشہ ہے بلبل خوش الحان کی

۷۸

کبہی رونا کبہی ہنسنا کبہی گانا کبہی جنبات — مستی بیخودی کیف کا پہیلا ہوا رنگ
داستان لب پہ کسیکی کہین وحشت کی ترنگ — فکر ناموس تہی مستونکو نہ اندیشہ ننگ

اشک آنکھوں سے گرائے کبہی باران کی طرح
جہومنا نشہ مین اشجار گلستان کی طرح

۷۹

ایک سی ایک بغلگیر کبہی مستی مین — آئینہ صورت شمشیر کبہی مستی مین
لب پہ بہکی ہوئی تقریر کبہی مستی مین — خامشی صورت تصویر کبہی مستی مین

بوسے لینا کبہی جہک جہک کی لب ساغر کی
ہاتھ کاندہی پہ کبہی ساقی مہ پیکر کے

۸۰

رقص مستانہ کہین لغزش مستانہ کہین — گریہ شیشہ کہین خندۂ پیمانہ کہین
دل سے شیشہ کی پریکا کوئی دیوانہ کہین — شمع مینا کا کوئی شوق سی پروانہ کہین

جام کو دیکہہ کی کہنا یہی خورشید ہی کیا
روبرو ساقی ذیجاہ کی جمشید ہے کیا

کوئی طاؤس کوئی عالم مستی مین سحاب
رعد کوئی تو کوئی برق کی صورت بیتاب
کبھی کہنا کہ گزک چاہیئے کچھ بعد شراب
بط کی ذبح کرو آج ہمنین اوسکی کباب

توڑ دین تیر کوئی کاٹ مین خنجر کوئی لے
تیغ عریان کیطرح جامی سی باہر کوئی

داستان لیلی و مجنون کی کہین ورد زبان
کہین فرہاد کا قصہ کہین شیرین کا بیان
ذکر پیر وامق و عذرا کی کوئی گرم فغان
نل دمن پڑہ کی کوئی چاک جگر مثل کتان

عاشقانہ کبھی اشعار سناتا رونا
مثنوی میر حسن کی کبھی گانا رونا

رند ایسے جو ہوئی آکے شریک صحبت
بدلی اونکی بہی طبیعت نہ رہی وہ نیت
بندہ گئی اور ہی سامان کہا انکی غیرت
دل تی چاہا کہ کوئی اور ہی انکی صورت

وہ بہی پینی لگی جلسونمین پیالی کیا کیا
رنگ مین رنگ ملا رنگ نکالی کیا کیا

ہمنشینون سی یہ کہتا کہ کہو رنگ جہان
کون اس باغ مین گل کسکا ہی قد سرو روان
شہر مین کتنی حسین عشق کا چرچا ہی کہان
کون کس پر ہی فدا کون ہی کسپر قربان

ہمنشینونکا یہ کہنا کہ کہے کیا کوئے
آپ ہی آپ ہین بس اب نہین ایسا کوئی

ہنسکے کہنا کہ نہین جہوٹ بناتی ہو ہمین
فقری دیتی ہو یہ فقری جو سناتی ہو ہمین
باندہتی ہی جو ہوا تمکو اوڑاتی ہو ہمین
ذرہ ہین مہر جہانتاب بناتی ہو ہمین

ہمسی سیمین بدن و ماہ جبین ہونگے بہت
کارخانہ ہے خدائی کا حسین ہونگے بہت

ہمنشینونکا یہ کہنا ہمین قدمونکی قسم
جہوٹ کہتی ہون اگر آنکھوں سی معذور ہون ہم
ہان تو دو چار حسین اور بہی پر آپ سی کم
سامنی آئین تو گردن ہو ابہی شرم سی خم

روپ تو چھا ہی گیا روئے بتاں میں صباحت تو یہ
حسن کے معنی [illegible] کی حقیقت تو یہ

اونکا کہنا اگر راست تھا یہ تھی کلام / سب یہ سمجھا تو [illegible] تعجب کا مقام
حسن میں انکی ہیں یہ شہرے صفت یہ تمام / جانتا بھی نہیں [illegible] شہر میں نام

ایسی ہوتی ہے ہم اگر نامہ و پیغام آتے
[illegible] بدنام ہوتے

ہمنشینوں کی یہ [illegible] عشق [illegible] / [illegible] دیکھا ہی [illegible] نکلتی ہیں [illegible]
گھر میں [illegible] / آج [illegible] چشم بد دور

[illegible]
[illegible]

[illegible] / [illegible] خورشید [illegible]
شمع [illegible] / بلبلیں خندہ گل [illegible] گرم [illegible]

[illegible] گلستاں [illegible]
[illegible] رقصاں [illegible]

[illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]

آہیں [illegible] تلوار سے [illegible]
شہر [illegible] ہے جب کشتی میں [illegible] گلی

سنکے یہ باتیں طبیعت میں ہوا رنگ اثر / بولی معلوم ہوا اب کہ یہ سچی ہی خبر
دیکھو اب ہم بھی دکھاتی ہیں کہ اپنی جوہر / تو بھی سب سے ہوا ہم یہ مریں اہل نظر

جمع کوچے میں ہمارے ہیں سارے عاشق
چھوڑ کر اونکو پھریں گرد ہمارے عاشق

[illegible] شاد و مصاحب کیا [illegible]
[illegible] استاد و مصاحب کیا [illegible]

[illegible] ایسا و مصاحب کیا کیا
[illegible] گئی کیا و مصاحب کیا کیا

کسی عاشق کا خط شوق سر شام آیا
[illegible] کا پیغام آیا

[illegible] جس وقت [illegible]
چار دن اور بھی [illegible]

آشنائی میں ہم اندوہ کی باری گذری
[illegible] شعر لکھی گذرے

[illegible] ایک طرف
[illegible] ایک طرف

بے تکلف تھی جو حیا [illegible]
کہ وہ [illegible]

حادثہ [illegible] گردش قسمت سے پڑا
[illegible] کچھ نہیں اوسکو پروا

وصل کیسا [illegible] سیر ہوتا +
[illegible] غنچہ ہوتا +

[illegible] اگر دل نہیں [illegible]
یہ اگر چاہیں اوس بت [illegible] صفائی [illegible]

آپ ہی میں جو نہ ہو اوسکو نصیحت ہی فضول
نہیں ممکن نہیں ممکن کہ ہو بات کو طول

دل [illegible] ہر بات میں رن پڑتا ہی
[illegible] میں بھی بن پڑتا ہے

یہ حکایت [illegible]
آہیں بھر بھر کی [illegible]

بدلی اشکوں کی ہر ایک چشم ہی برسا خونناب
جیسے پروانہ ہی تو وقف ہی وہ حسن شباب

صبح کس سحر کی [illegible] خمار نہیں
شمع کس بزم [illegible] رخسار نہیں

یہ مثل کیا نہیں مسموع کہ جی ہی تو جہان
تمکو یہ رنج یہ اندوہ ہی یہ کاہش جان

آپ ہی جب نہ ہوئی عیش کا سامان کہاں
اوسکو کچھ دھیان نہیں جشن ہی ہر روز وہان

[illegible] جو [illegible] باشد [illegible]
[illegible]

[illegible] کہا [illegible] جان
[illegible] حیران

[illegible] دل
[illegible] آئی [illegible] طرح [illegible] ہان

شمع [illegible] نظر آئی [illegible] تو جیسا میں
ہمکو آنکھوں سے دکھا دو جیسی تو جیسا نہیں

ایسی [illegible] جسم [illegible] شمع حجاب
دیکھیں [illegible] آنکھ [illegible] خواب

پھر [illegible] شاید [illegible] نقاب
[illegible] سب بات [illegible] احباب

آئے ایک یہ بولا کہ کہاں دیکھا ہے
ایک صاحب نے کہا او نہیں کہ ہاں دیکھا ہے

[illegible] ہوگئی صحبت وہ تمام
رہی [illegible] آتی چلی [illegible] عجائبات کا اہتمام

ایکدن آئی مری گھر پہ وہ ملکہ سر شام
دیکھیے سیر کہیں [illegible] بہت گل اندام

خوب وحشی میں [illegible] اور [illegible] ہیں
نور کی [illegible] سب [illegible] نشین نور سے کے ہیں

میں چلی ساتھ مری ساری ہوا خواہ چلی
سب کے سب کرتی ہوئی سیر شب ماہ چلی

میں تو ساتھ اوسی چلا وہ مری ہمراہ چلی
تذکرے یہ مری اشکوں کسطرح کا [illegible] چلی

وہیاں سب کو ہے جبتک کہ کوئی راہ نہیں
یہ زمیں چلتی ہیں انسی کو سے آگاہ نہیں

الغرض [illegible] جو وہاں نور کا سامان دیکھا
گل نظر آئی تماشائی گلستان دیکھا

جسکو ایوان فلک کہتی وہ [illegible] دیکھا
آنکھہ حوروں سے پڑی روضۂ رضوان دیکھا

فرش تا دور خز و اطلس و کمخواب کا تھا
ہر جگہہ نور عیاں چادر مہتاب کا تھا

چاندنی پھیلی ہوئی بیٹھی ہوئی ماہ جبین
شک عنبر سے تھی ہوئی محفل کی زمین
جہان تھا اوس جا تک شہزادونکا ان
ایک شہزادہ آفاق وہان صدر نشین

شاہزادی کی مسند کی کنارے دیکھے
پاس مہتاب کی دو تین ستارے دیکھے

چلمن نور کی چھوٹی تھین دو رویہ نایاب
صاف چلمن کی عیان نور و ملبوس کی تاب
اودہین تھی اوس حسین جنت بدست شہ ما
بزم مہکی ہوئی خوشبو سی کہ تھی

نکہت زلف رسا مشک فشان ہوتی تھی
شامت نافہ کی بو کدہی پردوں مین نہان ہوتی تھی

چلمنون پر نگہ سب کی تھی بالای معلوم
سامنی ہونی لگی رقص تمنا کی جو دھوم
رفتہ رفتہ یہ ہندہا رنگ کہ تھی مسموم
چار جانب سے ہوا اہل تماشا کا ہجوم

تاک میں تھی نگہ شاہ کی ہر چند اوس جا پہونچی
تن ساقی تہ چلمن کی تہ جا پہونچی

سب کی نظروں سے نہان باتین جو تہین حسن تھی
انکھ چلمن کی طرف تہ تھی پر سر سبھ
فاش پردہ نہ کہین ہو یہ بچا یا پہلو
خوب دیکھا تو ہوئی تخل تماشے کے تہو

دور سے اوس رخ پر نور کی جہلک دیکھی
سینے میں گوہر دندان کی چمک سی دیکھی

ایک نقال نے وس وقت جو کی نقل عجیب
پہونچی اوس شوخ کی آواز جو کانونکی قریب
قہقہہ مار کی چلمن مین ہنسا تب وہ حبیب
ہوگیا انکو یقین تھی یہ وہی ذات نصیب

کان ہنسنے میں جو آواز کو پہچان گئے
وہی خورشید ہی اس ابر میں ہم جان گئے

بولی احباب کو کہو تم نہین جہوٹ خبر
لو چلواب کہ شہزادی نہین اچہا بستر
جو کہا ہنسے وہ آیا تمہین انکھوں سی نظر
حال کہلجائیگا پہچان گیا کوئی اگر

منسوخ نہ یہ سیر و تماشا کا ہمین اب چلیے
[illegible] آنکھ کا [illegible] مطلب سے ہی مطلب پہ چلیے

آفت

کیا کہین حال کہ کس طرح سے یہانسے آئے
تحفہ جوش غم [illegible] زبان تک آئے
شکل آدم بصد افسوس جہان سے آئے
کچھ نہ معلوم ہوا پہر کہ کہان سے آئے

آگئے ہی بستر اندوہ پہ بیہوش ہوئے
[illegible] ہستی بنا رہے تصویر سے خاموش ہوئے

۱۲۱۱ھ

پہلے ہی شب کا یہ جو بیہوش کیا دلمین خیال
آگئے آنکھونکی اندہیرا تہا کہ غصہ تہا کمال
صبح تو کہہ ہی اب معرکہ جنگ و جدال
ہیو خالی کا کبہی غم کبہی فرقت کا ملال

دھیان تہا جسمین اب جان ہی یا کہو جائے
صبح کی ہوتی ہی جو کچھ کہ ہی ہونا ہو جائے

۱۲۱۱ھ

غم سی دل بیٹہ گیا تن پہ کہڑی ہوگئی سو
تہا یہ نزدیک کہ کٹ جائے تیغ گریبان سی گلو
ہر بن مو سی ہوئی نشتر ایذا سے نمو
یہ چڑہا غصہ کہ آنکہونمین اوتر آیا لہو

طرفہ نیرنگ تلون ہمین دکہلاتا تہا
ایک رنگ آتا تہا رخسار پہ اک جاتا تہا

۱۲۱۲ھ

صبح کی وقت ہوا چہرہ خورشید جو لال
غیرت عشق کا ہر بار یہ تہا دلمین سوال
مشتعل اور ہی سینہ مین ہوا داغ ملال
قابل دید ہمین دیکہہ چکی آنکہہ سی حال

شیخ خلوت مین بلاتی کو بلایا اوسکو
پاس اپنی نہ دیا دور بٹہایا اوسکو

۱۲۱۳ھ

دلمین اپنی وہ کا جانی رہی ہوش و حواس
ہمنی اوسدم یہ کہا تمکو عبث ہی وسواس
قطع امید محبت نی دکہایا رخ یاس
وجہ ہی اسکی طبیعت جو ہماری ہی اوداس

ابر غم خاطر ناشاد پہ جو چہایا ہے
ایک احوال گذشتہ ہمین یاد آیا ہے

جو [illegible] پر نگاہ سے وہ غارت گر حیا تھا
راز دل [illegible] دوست سے کرنا نہیں [illegible]

[illegible]
دل تمہارا جو [illegible]

[illegible] کیا قصہ غم بھی تو سنیں
کیسی کیسی وہ خدا کی لیے ہم بھی تو سنیں

تنگ [illegible] کیا خاک کہیں
[illegible] حال دل [illegible]

کچھ [illegible]
ہم یہ کہتے ہیں کہ کیا [illegible]

[illegible] لوگ کہتے ہیں
گو کہ [illegible] سال [illegible] کہتے ہیں

[illegible]
اوس [illegible]

ایک ساعت بھی بسر کرتا تھا [illegible]
اگر [illegible]

[illegible]
دل [illegible] گیسو کی طرح

فخر تھا خوب یہ محبوب وفا کیش ملا
دل کو [illegible] محبوب وفا کیش ملا

کیا خوش اسلوب یہ محبوب وفا کیش ملا
خوب محبوب یہ محبوب وفا کیش ملا

[illegible] سادہ ہی تکلف سے سروکار نہیں
لکھنؤ سے یہ زبانی کے خبردار نہیں

اپنے سایہ سے بھی ہے [illegible] کہاں غیر کا دخل
گھر میں آئی نہ ہوا تیری کہاں غیر کا دخل

شرمگین چہرہ عرق ریز کہاں غیر کا دخل
ہم تھے اور زلف دل آویز کہاں غیر کا دخل

وائی غیر در گلشن کا شانہ نہ تھا
گل و بلبل کے سوا سبزہ بیگانہ نہ تھا

ہم جو سمجھی تھی حقیقت میں غلط تھا وہ گمان
کوئی شہزادی تھی وہاں زینت صدر مکان

ایک محفل میں جو ایک روز گئی ہم مہمان
چلمنیں کچھ کہ پکیں دیکھیں حسینان جہان

تھا [illegible] جب [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] بہت [illegible] پایا [illegible] — [illegible] [illegible] پایا [illegible]
[illegible] [illegible] پایا [illegible] — [illegible] [illegible] پایا [illegible]

سر [illegible] اسپر [illegible] آیا [illegible]
خوب [illegible] [illegible] پایا [illegible] ۱۲۱

ایسی [illegible] [illegible] — اک [illegible] [illegible]
پھر [illegible] [illegible] — [illegible] [illegible]

کبھی [illegible] [illegible] نکلی
[illegible] روز بھی پھر اوس [illegible] نکلی ۱۲۲

یہ حکایت کہی ہمنی [illegible] [illegible] — ایک [illegible] تھا سمجھا کہ [illegible]
[illegible] تو پھر [illegible] کہا [illegible] — کیا تمہین [illegible] [illegible]

بدگمانی ہوئی کچھ [illegible] [illegible]
خوب سمجھا مین کہی سنے کہانی [illegible] ۱۲۳

ہمنی اسوقت سنایا جو فسانا سچ ہے — میہمان آپکا اوس حرم مین جانا سچ ہے
پیچھے چلمن کی وہان مجھکو بھی پانا سچ ہی — جھوٹ یہ جھوٹ ہی سچ مینی بھی مانا سچ ہی

چشمۂ صاف مین لوث خس و خاشاک نہین
پاکدامن ہی جو انسان کا تو کچھ باک نہین ۱۲۴

لو سنو صاف نہین اب کوئی پردیکا مقام — جھولی باتونکا بنانا کسی جھوٹی کا ہی کام
وہ مرا گھر ہی جہان آپ گئی تھی سر شام — میری بہائی تھی وہ شہزادی [illegible] کلام

دخل بیگانی کا اوس گھر مین کسیطور نہ تھا
سب یگانی ہی یگانی تھی کوئی اور نہ تھا

یک بیک آپکی قسمت جو پھری تھی یاور
اس سبب سے تو یہیں چاہو ہم تھا میسر اگر
وقعت تھی تب وہ وتیرا تھا اب باہم آکر
بہانہ یہ تو سہی اے مری واقف تھی تہ ہمتوں پر

دیکھے یہ بہو لیتی منور دیور کی خانہ تہا
بھائی کو لیتا مری آباد وہ کاشانہ تہا

سالہا سال نہ پائی جو عزیزونکی خبر
چاہتی آپ سے دو روزکی رخصت ہی اگر
شوق ملنے کی جو شرمندہ ہوا کیسا اونکا [illegible]
تم یہ کہتی کہ نہیں ہرگز گوارا ہم سے

پاؤں پہ رستہ کسی جانب نہ بڑھانی دیتے
چاہتی تھا کہ نہ ... [illegible]

تا بمقدور محبت دلکو سنبھالا اپنے
گھرسے بی بی اوٹھی قدم ایسے جو نکالا اپنے
اوتر یا حکم بلایا اپنے گھر نکالا اپنے
میں نے خجل سر کو گریبان میں ڈالا اپنے

آپ سچ کہتی ہیں اپنی تو گنہگار ہیں ہم
دیکھیے تعزیر میں اوسکے سزاوار ہیں ہم

اوسکی کہنی سے ہوا سخت تحیر کا مقام
افترا تھی وہی اور شوخ کی سب تہمت بنام
خوب تحقیق کیا اوسکو تو تھا راست کلام
وہی بھائی وہی بہنیں تھی کنبہ تھا تمام

حال تمالی کسی کا جو نمودار ہوا
سخت شرمندہ تھا تاتکا دل زار ہوا

ڈالا کر یا تہ کئی میں یہ کہا جرم معاف
اوٹھی بہتا ہی نہیں چلنی کی اب راہ خلاف
بدگمانی فقط اپنی تھی بچشم انصاف
پھر وہی ہم ہیں وہی تم ہو وہی طینت صاف

بس امیر آگے نہ بڑھ ختم سخن کر خاموش
ہوگئی صلح لڑا خوب مقدر خاموش



سچ ہی جہان میں تم سا کوئی بیوفا نہیں
انصاف جسکو کہتی ہیں تم میں ذرا نہیں
اب تیری روی کی کہیں انتہا نہیں
اوس ستمگر جو قابل جور و جفا نہیں

آغاز عشق میں جو ہوئے یار کیا نہ تھے
بیگانہ اب یہ ہو گئے کہ آشنا نہ تھے

لازم تھا پاس قول کا کیا ہی یہ ماجرا
پیغام جس کے آتی تھی ہر صبح ہر مسا
اسکی طرف سے کبھی تو اٹھا شوق تھا
کہتی تھی کس زبان سے تمہیں ہیں ہم فدا

کیا پیار کی نگاہوں نے فتنہ بپا کیا
الفت جتا جتا کے ہمیں مبتلا کیا

پہنچی پیام سیکڑوں الفت کی چاہ کی
گہیرا ہمیشہ حلقے میں زلف سیاہ کی
آئی سلام شوق بہت راہ راہ سے
مہندی بنائی آپ نے تار نگاہ سے

دشمن ہوئی جو ہمکو زمانے سے کہو چکے
تدبیر قتل کی جو گرفتار ہو چکے

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]
[illegible]

جادو کیا کہ [illegible] — [illegible]
دیکھا نہ [illegible] — [illegible]

جا [illegible]
[illegible]

یا عاشقی کی نام ہی پڑتی تہی [illegible] — [illegible]
آتا ہی آپ حال پر اپنی عجب ہمین — انداز [illegible] بہول گئی [illegible]

[illegible] نی ہمکو [illegible] رنج و تعب کیا
رحمت [illegible] نی [illegible] غضب کیا

جو کچھ کیا تمہاری لگاوٹ نی یہ کیا — [illegible] ہوا جو ہوا [illegible] کیا گلا
تقدیر تہی کہ تمسا ملا یار بے وفا — منظور [illegible] تہی سو تو [illegible] کیا

اپنا [illegible] کوئی مہربان نہین
اللہ کی سوا تو کوئی [illegible] نہین

سمجھی تہی جسکو یار [illegible] ستم شعار — کیا جانتی تہی جا [illegible]
بزم طرب میں [illegible] کی قدم دل ہوا نگار — آئینہ ہو گیا ہین شمشیر آبدار

بیمار کی قضا ہو تو اکسیر کیا کرے
تقدیر جب یہ ہو کوئی تدبیر کیا کرے

جو کچھ ہماری طالع واژون مین یا نصیب — چارہ نہین دوا مین اگر زہر دی طبیب
تم کیا جانتی ہین اور بھی ہین ہو نما جیب — خندان ہین پہول باغ مین نالان ہی عندلیب

[illegible]

ہاں ایک بات کہدیں تجھ سے ہو تم خفا
عاشق کہیں نہ پاؤ گی تم ہم سا باوفا
سمجھے اسے جو کوئی تو تم رسا
سچا ہی تو کرو گی اگر سب کو تم جدا

تمسی بہت ہیں شاید رشتہ جہان میں
ہم سا کہاں ہے عاشق شیدا جہان میں

ہر وقت شناس چاہیے انسان ہی شعور
آواز دے ہی ہماری شرافت کا دور دور
شاعر ہیں باکمال ہیں کچھ پاس ہی ضرور
عالم میں ہیں ہماری بہت قدردان حضور

تمکو جو ہے یہ دھیان کہ ہم انتخاب ہیں
ہمکو بھی ہے خیال کہ ہم لاجواب ہیں

اپنے رشتے میں تمکو خیال اتنا ہو ذرا اور
کیا سلسلہ ہے عاشق ... ہیں تمکو غرور
دکھلا رہا ہے کیا فلک کج مدار دور
جنت میں اشتیاق جو ہم کو تو غور

ہیں گرمیاں او ... نشتر ہیں ...
منظور او ... راہ ہے جو کچھ کہ دیکھیں

کہتی ہیں صاف صاف تغافل شعار ہو
حرمت کا کچھ خیال نہیں ہی وقار ہو
کل تمکو کیا کہیں کہ نگاہوں میں خار ہو
آگے بڑھیں تو لائق زنجیر و دار ہو

رندی میں ... آپ کا بازار تک گیا
جو کچھ کہیں کیا ہے کھینچا تو یک گیا

سوغات کوئی بھیجی تو واپسی قبول ہو
دامن کرو دراز اگر ایک پھول بھی ہو
نامہ کسی کا آئی تو فرحت حصول ہو
بیہودہ ہو ذلیل ہو کتنی فضول ہو

دل باغ باغ تحفہ عطر بہار پر
پہو سے نہیں سماتی ہو پھولوں کی ہار پر

[illegible]

[illegible] غضب کیا

[illegible] غضب کیا

[illegible] راہ

[illegible]

دل ہے کسی طرف تو کسی سمت ہے نگاہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نگاہ سے

[illegible] قرار

[illegible] جو ہوتی تھی ہم شمار

[illegible] نہیں ہاتھ سے

[illegible] ساتھ سے

[illegible] نہیں ذرا

[illegible]

آ [illegible] ذکر میں کسو عاشق نے کیا بلا

[illegible] جو جائے [illegible] سب [illegible] ہوا

پوچھا کبھی نہ سیکڑوں صدمے گزر گئے

اللہ ایسے دل سے تمہارے اوتر گئے

اچھا مقام رنج نہیں کیا مضائقہ

یہاں بیقرار قلب حزیں کیا مضائقہ

رہیے ہمیشہ چین سے کہیں کیا مضائقہ

دور آسمان تحت زمیں کیا مضائقہ

[illegible]

[illegible]

۲۱

[illegible]

[illegible]

مہمان بھی کبھی ... [illegible]
تدبیر ہم بھی جان بچانی کی کر چکے

۲۲

ہمکو جو ہی خیال کہ [illegible] ہین ہم
سمجھی ہو تم کہ حسن مین جادو ادا ہین ہم
ہم جانتی ہین [illegible] مین ہم
کہتی ہین ہم کہ عشق مین عجز نما ہین ہم

کامل ہین ہوشیار ہین ہر ایک [illegible] مین
ہم [illegible] مین ہین [illegible] ہین

۲۳

ہنستے ہوئی جو آؤ تو باغ و بہار ہین
گرمی مین تم ہو شعلہ تو ہم بھی شرار ہین
نوک جھونک کی جو کبھی ذرا تم بھی خار ہین
ہو مہربان تو آپکے خدمت گذار ہین

اہل صفا ہی اپنی طبیعت رسا کے ہین
سرکش سے آج تک کبھی گردن جھکی نہین

۲۴

فضل خدا ہی رحمت پروردگار ہے
ہر بوستان مین بعد خزان کی بہار ہے
مشکل قرار ہی جو دل بیقرار ہے
نعم البدل کوئی صنم گلعذار ہے

رنج فراق ہمنے کسی شب سہے نہین
بستر پہ آج تک کبھی تنہا رہے نہین

۲۵

تقدیر سے ملا ہی وہ محبوب نوجوان
ہین سازوار بخت موافق ہی آسمان
حور جنان کہین تو نہیں شرم سی زبان
غمگین ہوئی تھی جتنی ہوئی اوتنی شادمان

دلکو کسی حسین کی تمنا نہین رہے
تم کیا ہو ہمکو حور کے پروا نہین رہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

راحت نصیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تمام شب

رہتی ہیں اختلاط کی باتیں تمام شب

جب [illegible] تو [illegible] نہیں

[illegible] کیا [illegible] نہیں

حسن و جمال میں غرض اوسکے کلام کیا

تم کیا تمہاری زلف و رخ سرخ و فام کیا

اوسکے سوا کسی سے رہا ہمکو کام کیا

ذرے کا آفتاب کے آگے [illegible] کیا

سمجھو نہ سمجھو اوسکے مقابل نہیں ہو تم

بولو نہ بولو بات کے قابل نہیں ہو تم

آؤ نہ آؤ پاس رہو یا جدا رہو

روکیں گے ہم کبھی نہ جہاں چاہو جا رہو

اب کیا غرض ہے خوش رہو تم یا خفا رہو

یکساں ہے اب ہمیں نہ رہو گھر میں یا رہو

[illegible]

[illegible]

شکر ہی کی کلام وہ حیرت میں آگیا
[illegible] کدورت میں آگیا

[illegible] آگیا
[illegible] ظلمت میں آگیا

مدت [illegible] ہوا [illegible]
کی ایسی چھیڑ [illegible] کہ آخر کو رو دیا

۳۳۳

رونی پہ دل بھر آیا ہمارا بھی ایک بار
کہتی تھی تم تو یہ کہ بڑی ہم ہیں ہوشیار

رنگ شکن بدل کی کہا واہ گلعذار
یاروں کی شعبدے نہوئی تیر آشکار

سمجھو تو سہل کونسی مشکل نہو سکے
اتنی کڑی سے کے تم متحمل نہو سکے

۳۳۴

جو کچھ کہا ہے یہ ہی سراپا غلط غلط
یہ ذکر یہ کلام یہ چرچا غلط غلط

معشوق غیر ای گل رعنا غلط غلط
باتیں بنائیں تھی یہ کیا کیا غلط غلط

جو ہم نے کہا ہے اوسکی حقیقت ذرا نہیں
باتیں ہیں سب یہ کوئی تمہاری سوا نہیں

۳۳۵

[illegible] کہا [illegible] ہوا بحال
[illegible] ہو دل میں جو آیا تھا کچھ ملال

شاداب مثل گل نظر آیا وہ نونہال
اتنا کہا زبان سی کہ کی تھی خوب چال

جتنی تھی غم بس ایک ہی فقرے میں کٹ گئی
ہم بھی بڑہا کے ہاتھ گلی سے لپٹ گئے

۳۳۶

صد شکر ہی اسیر ہوئی صلح یار سے
امید ہی یہ رحمت پروردگار سے

پائی نجات گردش لیل و نہار سے
چھوٹی نہ کوئی دوست کسی دوستدار سے

عاشق کو کیا جدائی محبوب شاق ہے
جنت وصال یار جہنم فراق ہے

[illegible]



عشق مشتاق کو سودائی جہان کرتا ہے — نالۂ ضبط کو سرگرم فغاں کرتا ہے
چشمۂ چشم سے سیلاب رواں کرتا ہے — زرد چہرہ صفت برگ خزاں کرتا ہے

نوجوان خم صفت پیر کہن سال ہوئے
سیکڑوں باغ جوانی تھی کہ پامال ہوئے

اس خزاں نے کیے پامال گلستاں کیا کیا — ... گل لالہ و ریحاں کیا کیا
جسم داغوں سے بنے سرو چراغاں کیا کیا — استخواں جلکی ہوئے مشعل سوزاں کیا کیا

پہونک دیتا ہے دو عالم کو شرارہ اسکا
سات دوزخ نہیں ہے ایک شرارہ اسکا

یہ وہ ہے آگ پڑے اسکی تو پتھر جلجائے — طور کیطرح تر و خشک برابر جلجائے
دامن موج تو کیا پانی کی چادر جلجائے — پر پروانہ صفت بال سمندر جلجائے

شعلہ افگن ہو یہ تجلی تو کرے خاک سیاہ
جلکے اکدم میں ہوں نہ خرمن افلاک سیاہ

[illegible]

[illegible] عشق [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
ہوگیا جسکو [illegible] دیکھا

[illegible] لگائی ہے ہزاروں [illegible]
[illegible] زلفین [illegible] کیا [illegible]
[illegible] چمن [illegible] خاک بیابانون کی
[illegible] پریشانون کی

کچھ عجب [illegible] جہان ہوتے ہیں
[illegible] رو تے ہین

[illegible] جاتی ہے [illegible]
[illegible] پاوین گر گرتی
جا [illegible] خاک ہوئی خاک برابر [illegible]
غرق دریا ہوئی [illegible]

[illegible] کوئی [illegible] خانۂ زندان کی تلے
کوئی روتا ہے [illegible] بیابان کی تلے

تنگ [illegible] فقط [illegible] نہیں ہین [illegible]
[illegible] کی نہ رونق ہے نہ زینت [illegible]
صاحب دولت و اقبال ہی [illegible]
جان [illegible] تیغ ادا کی [illegible]

[illegible] ہیں
[illegible]

حال انسان کا [illegible]
سر [illegible] شقت سے نگون ہوتا ہے
یہی [illegible] جنون ہوتا ہے
آب زہرہ تو جگر چشمۂ خون ہوتا ہے

[illegible] کے
راہ لیتے ہین قدم کوچۂ رسوائی کے

پاس ناموس کا رہتا ہے نہ غیرت کا خیال
پند ناصح کا نہ واعظ کی ملامت کا خیال
دل سے [illegible] جاتا ہے بدنامی و ذلت کا خیال
دشت پرخار کا یا وادی وحشت کا خیال

جو شہر ... [illegible]
[illegible]

سیکھنا ہوں کی اسی کو ... [illegible] ہی یا خراب
آگ بن تنکی جلاتی ہی ... [illegible] شراب

[illegible]
[illegible]

حال ... [illegible]
... [illegible] گذر جاتا ہی انسان [illegible]

[illegible]
اک ذرہ دیدۂ انصاف ... [illegible]

[illegible]
[illegible] خبر ... [illegible]

آگے کیا حال تھا اب حال ہمارا ... [illegible]
[illegible]

ناتوانی سے تھی ... [illegible]
سر ... [illegible] تھا ... [illegible]

[illegible]
[illegible]

تو تھی ... [illegible]
[illegible]

تیری پہلو سی جو پہلو کو ... [illegible] تھا جدا
پنجہ مژگان کا تھا یا شانہ گیسوی رسا

[illegible]
[illegible]

یا تجلی تھی ... [illegible] آنا ... [illegible] وقوف
خواب میں ... [illegible] کیا ... [illegible] وقوف

چار ہی دن کی جدائی میں یہ احوال ہوا
قد جو تھا مثل الف تم صفت دال ہوا

کہ مزرع دل صفت ... [illegible] پامال ہوا
دل لگانا ہوا جان کا جنجال ہوا

جانتے یہ تو کبھی دل نہ لگاتے ہم تو
حضرت عشق کو مرشد نہ بناتے ہم تو

[illegible]
جہاں میں [illegible] پیدا [illegible]

[illegible]
طرفہ [illegible] کی تماشی [illegible]

دل کو یہ [illegible] یار [illegible] تاب نہیں
ایسی جلتی ہین اب آنکھین کہ کبھی خواب نہیں

دل [illegible] لیا تھا [illegible] اقرار پہ واہ
پیار کی آنکھ رہی اب نہ محبت کی نگاہ

[illegible] کیا جرم ہوا کون [illegible]
واہ کیا [illegible] سبحان [illegible]

[illegible] روز [illegible] ہین دل ازاری کی
کیون ادا کرتے ہین [illegible] ناداری کی

حال کیسا ہی ہمارا جو [illegible] نہیں
لاکہ سمجہای کوئی کچہ بہی اثر تمسکو نہیں

[illegible]
فرصت [illegible] آپ [illegible] مجکو نہین

اوڑگئی شرم لب بام کہڑے رہتے ہو
کہولی زلفونکو سر شام کہڑے رہتے ہو

جان بخشی کی نہین ورنہ تو صورت رخسار
سمجہنا کہ نہین ہمسا کوئی لالہ عذار

[illegible]
شاہد مصر سی نہائی نہین کون بازار

گذر اپنا بہی حسینان پریزاد مین ہے
ایک سے ایک حسین عالم ایجاد مین ہے

تم یہ سمجہے ہو نہین ہمسی کبہی او [illegible]
تم پہ ہم مرجائینگے تو مرجائین ہم بہی [illegible]

کون محبوب حسین ہی کہ [illegible] نگاہ
خوب دیکہا ہی زمانی [illegible]

حسن خوبان جہان پیش نظر رکہتی ہین
روز پریون کی اکہاڑی مین گذر رکہتی ہین

خیر اب بگڑی ہی تو بگڑی کسی پروا ہی یہان
ہم بہی چن لینگی حسینونمین کوئی آفت جان

تو ہی کیا مالک ہی بہت تجہسی ہین معشوق جوان
وہ طرحدار جو ہو حسن مین مشہور جہان

زیب پہلو وہ بت آئینہ سیما ہو جای
تو جو دیکھی یہ جلے آگ بگولا ہو جائے
٢١

زرد جسکو وہ بہار گل رخسار کرے
تنگ غنچہ سا دہن بلکہ دل افگار کرے

زلف [illegible] گرفتار کرے
[illegible] کرے

سہو سے کاش جو نظر آئین وہ [illegible] بیان سے
دانتوں آجای پسینہ گہر دندان سے
٢٢

زور تیر انہ زبردستی بازو سے چلے
بسملی کچھ وہ فقرہ تنی پہلو سے چلے

دل کی گردیدہ چھری [illegible]
چال [illegible] چلی دل [illegible]

زلف شبگون سے جو لوگ تری قامت آئی
قد و قامت سے تری سر پہ قیامت آئی
٢٣

نظر آجائے جو بالفرض وہ باریک کمر
آنکھیں جس دم وہ لڑائے تو رہے تجکو مفر

گم ہو ایسا کہ تجھے کچھ نہ رہے اپنی خبر
ہر مژہ تیر کے رگ جان میں چبھوئے نشتر

خال رخ دیکھی تو رو رو کی کرے دل خالی
جانہ داغوں سے رہے سینہ میں اک [illegible]
٢٤

خاک ہو جائے پکر جو گرے برق نگاہ
تیغ عشوہ سے غضب تیز نہیں جسکی پناہ

سرمگیں چشم کرے [illegible]
سطر جو ہر میں ہے مرقوم [illegible]

صاف کی جسنی زمانے کی لیے فوت کی راہ
کوچہ زخم سے کھولی ملک الموت نے راہ
٢٥

چشم سیگون کا نظارہ ہو می ہوش ربا
سینے سی ہاتھ لگے سینہ خراشی کا مزا

خم ہو گردن تری دیکھے جو صراحی سا گلا
سر پشیمان ہو تری واسطے پہل برچھی کا

آنکھ ملجای اگر چہرہ نورانی سے
آب خجلت ہو رواں چشمہ پیشانی سے

بیت

وہ سہانا ہو کہ جو پوشاک بدل کر بیٹھے
کیا ترا رتبہ کہ تو اوس کے برابر بیٹھے

رشک سے سینے نا وک حسرت تری پہلو پر بیٹھے
ویسی نکلے وہ اگر شرم سے تو گھر بیٹھے

دیکھئے اڑ رحیوان خضر جو رعنائی کے
پرزی اوڑ جائیں تری جامۂ زیبائی کے

۵۲۷

روبرو اوس کے اگر تو سر نخوت کھینچے
سرکشی کا جو کرے قصد تو ذلت کھینچے

ایسا کانٹوں میں وہ کھینچے کہ خجالت کھینچے
منہ نہ دکھلائے کسیکو وہ ندامت کھینچے

دل کشاکش میں پڑے دور یہ غرہ ہو جائے
شانہ اوس زلف کا سر پر تری آرہ ہو جائے

۵۲۸

دیکھے زیور جو مرصع ہو تجھے کوفت بڑی
دبکی ہیرونکی کرے ولسی جو اوٹھا جائے کڑی

آٹھ آٹھ آنسو رلائے تجھے موتی کی لڑی
جرم تحریم لگائیں وہ چھریاں تجھکو چھڑی

چال میں سرو وہ اوٹھائے تجھے پامال کرے
پائے زنجیر ہر اک حلقۂ خلخال کرے

۵۲۹

کاجل انکھوں میں لگا کر جو تجھے دکھلائے
طائر رنگ حنا دام میں تجھکو لائے

شامت آئی تری انکھوں میں اندھیرا چھائے
بال ویسے باندھ کی کٹی کیطرح پہڑکائے

رشک سا زلف کا جوڑا جو وہ پرفن باندھے
کس کے شکنے تری ہی جان کی دشمن باندھے

۵۳۰

دیکھ کر ساعد سیمیں کی صفا ہاتھ ملے
وہ تو مہندی ملی تو جاے حنا ہاتھ ملے

گول بازو کو جو دیکھے تو سوا ہاتھ ملے
ایڑیاں رگڑے جو تو اوسکی بلا ہاتھ ملے

سر دھنے تو وہ تجھے جو تری ساتھ کرے
پاؤن کو ہاتھ لگائے تو قلم ہاتھ کرے

۵۳۱

ایسی مہروسی جو صحبت تجھے دن رات رہے
تو ہی منصف ہو ذرا پھر تری کیا بات رہے

دونوں جانب سے برابر کی ملاقات رہے
طاق پر سب تری چھوٹی یہ کرامات رہے

وصل کیا [illegible] پھر بات [illegible] کروں
خواب [illegible] تیری کا نظارا کروں

انتظار [illegible] سے [illegible] آئی [illegible]
[illegible] بیٹھی تو [illegible] اٹھاؤں تجکو

بوسہ اون آنکھوں کی نظروں سے گراوں تجکو
[illegible] نہ ماؤں تجکو

جو سہی رخ تری [illegible] رخسار کروں
[illegible] نام تری آئینہ تو [illegible] کار کروں

باغ کی سیر کر لیجا اوسکو [illegible]
[illegible] سانجھ شام سے تا وقت پگاہ

ابر [illegible] ہوا اور وہ ماہ
تو [illegible] خیمہ [illegible] واہ

ٹھنڈی گرمی [illegible] آب [illegible]
گل کا ملا [illegible]

[illegible] کا [illegible]
اوسکو [illegible] شوکت شان [illegible]

[illegible] ساری زمانی کی ہیبات ہے حسین
گل [illegible] چاک کریں ہو وہ لباس رنگین

[illegible] دامن کو اوٹھاتی آئی
پتلیاں آنکھوں کی [illegible]

اوسکی سب لب [illegible]
وہ مہ چار [illegible] اور حسین [illegible]

[illegible] پروانوں کا [illegible]
تو سہی قدر [illegible]

تجکو ای کافر [illegible] ذات نہ پوچھے کوئی
اوسکو سب پوچھیں تری بات نہ پوچھے کوئی

ایسی ذلت ہو کہ ڈوبی عرق شرم میں تو
دست و پا ہوویں تری بند ہو آواز گلو

شدت خشم سے آنکھوں میں [illegible] آئی لہو
بغلیں جھانکی نگہ یاس سے دیکھی ہر سو

رنگ رخ فق ہو وہ داغ غم جانکاہ ملے
بھاگتی گھر کی بھی ہرگز نہ تجھے راہ ملے

[illegible]

[illegible]

منھ پر اپنی انگلی رکھ [illegible] لو اچھا [illegible]

لیکن آئینہ ذرا منھ کو تو دیکھو اچھا

۳۳

شانہ [illegible] کی [illegible] بہت [illegible] ہیں

آشنا [illegible] ہیں

[illegible] کی [illegible] کی ہیں

ہم [illegible] آنے کو [illegible] کی [illegible] ہیں

[illegible] بالا [illegible]

پوچھتا کوئی [illegible]

۳۴

ہمسے بہتر کوئی محبوب خدا کی قدرت

وصل اوسکا نہیں [illegible] کی قدرت

ہم [illegible] خدا کی قدرت

[illegible] خدا کی قدرت

[illegible] کچھ آج [illegible] نہیں

[illegible] ہیں

۳۵

منھ سے [illegible]

آفتاب [illegible]

[illegible] ہو گیا [illegible] رنگ

[illegible] رنگ

[illegible] کوئی [illegible] کیا کام نہیں

یہی جھگڑا [illegible] آرام نہیں

۳۶

سو چکے [illegible] کہا [illegible] اظہار کرو

ہم خطاوار ہیں غصہ نہ ہر بار کرو

[illegible] دل [illegible] انکار کرو

[illegible] انکار کرو

ہمتو [illegible] ان باتوں پہ ہی کیا موقوف

ہو یہ کمبخت کہیں رونے کا [illegible] موقوف

۳۷

آئی ہی دل میں تمہاری جو کدورت [illegible] عبث

ہمسا ملجا ہی کوئی اور یہ نخوت ہی عبث

ہمسے [illegible] شکایت ہی عبث

[illegible] ہی عبث

[illegible]

[illegible]

کہتی ہین ... جدا ... ہم ہین ...

[illegible]

[illegible]

شان اللہ کی قدرت ... تماشے ...

دیکھو ابھی نہین آزردگی غیر سبب

... رہتی تھی جو ہمسے ہی ہمیرین غضب

واہ وا جامے سے باہر کوئی اتنا بھی نہو

ہم خوشامد کرین اور آپ کو پروا بھی نہو

غیر سے ملنے کا آتا ہے کوئی دلمین خیال

دلسے ہم صاف ہین اللہ یہ روشن ہے حال

بدگمانی ہے فقط آپکی بیجا ہے ملال

... کیا مال کوئی صاحب مال

شاد ... بیان مین کب لائی ہین

جھوٹ سچ ... مسلمان ہین قسم کھاتے ہین

ہنسی دیکھا کہ ... وہ شریر

... کیا خوب ... تقریر

دام مین اور ہوئی مرغ خوش الحان کی صفیر

رہتی اور ونکی ... کو یہ دام تزویر

اتفاق آپکی باطن سے نہین ظلِ اسیر کو

تکیہ منہ دیکھے کی باتو نپہ ہے کس کافر کو

خبر ہے آپکے وعدونکا یقین ہے کسکو

جبر عشاق مین ای ماہ جبین ہے کسکو

صادق القول ہو یہ ذہن نشین ہے کسکو

عجب یہ ہو موقوف نہین دماغ نہین ہے کسکو

دل ہے بیچ مین صد چاک ہے شانے کیطرح

صاف پھر جاتی ہو دم بھر مین زمانے کیطرح

کل [illegible] بات کہ کچھ [illegible] آنکھیں [illegible]
جو کوئی چاہتا تھا [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] ایسی [illegible]
[illegible]

باتیں وہ [illegible] زبان [illegible]
بال [illegible] جیسی [illegible]

۵۴۹

شانہ آشفتہ گیسوی سیہ فام تھا
سرمہ و غازہ کہاں انکا کہیں نام تھا

آئینہ [illegible]
[illegible] کام تھا

[illegible] خوشبوی [illegible] ایسی [illegible]
بند انگیا کی نہ [illegible]

۵۵۰

ساری معشوقی کی انداز سکھائی ہمنے
چار چاند آپکو دیکھو تو لگائی ہمنے

[illegible] محبوبی کی [illegible] سکھائی ہمنے
ناز بیداد بھی [illegible] نے ہمنے

ناز و انداز میں [illegible] سلیقہ آیا
دلفریبی کا جو [illegible] آیا

اب جو معشوقی میں [illegible] خدا طاق ہو
نئی غمزوں کی نئی عشووں کی خلاق ہو

ہر طرح [illegible] شہرۂ آفاق ہو
ہر طرح دل کی لگا لیتی ہیں مشتاق ہو

۵۵۱

جب ہوئی غیر [illegible] درگوش کیے
جتنی احسان ہمارے تھی فراموش کیے

۵۵۲

یاد ہی غیر [illegible] ہوئی تھی اشارے نہ کبھی
ہر زہ گرد ونکو میسر تھی نظارے نہ کبھی

دوسر اگر دیکھ سکتا تھا تمہارے نہ کبھی
پاس ہی آپ سرکتی تھی ہمارے نہ کبھی

اب قریب آنہیں سکتی ہیں خدا کی قدرت
دیکھنے کو بھی ترستی ہیں خدا کی قدرت

۵۵۳

خواب میں دیکھ نہ سکتی تھی تمہیں جو ماہ
وہ تو ہم بزم ہوں شکل ہو ہمیں ایک نگاہ

اونکو صحبت بھی میسر ہی و نہیں تھی تمہاری راہ
ایک گیا جی نہ [illegible] ضبط کا یارا [illegible] اللہ

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible] | [illegible] آئینہ [illegible] تمہیں خاک
[illegible] | [illegible] تمہیں [illegible] منظور تپاک

[illegible]

[illegible] | [illegible] عذار
[illegible] | [illegible] بسیار

[illegible]



۱

الغرض جوش جنون سلسلہ جنبان ہو کر
دامن وادیٔ وحشت مرا دامان ہو کر
الاماں تھا علم ناشاد پریشان ہو کر
جادۂ دشت ہوا چاک گریبان ہو کر

شورش شانہ کی زلف آخر آفت ہے زنجیر مجھے
پیچ تقدیر کا ہے طوق گلوگیر مجھے

۲

تنگ ہوں شہر سے الفت ہے بیابانسے مجھے
اپنی کیڑی نہیں کم خانۂ زندان سے مجھے
خفقان ہوتا ہے گلگشت گلستانسے مجھے
طوق وحشت نے پنہایا ہے گریبانسے مجھے

حلقے آنکھوں کے نہیں ضعف کی تصویریں ہیں
جسم لاغر میں رگیں جتنی ہیں زنجیریں ہیں

۳

شدت گریہ سے اشکوں کی فراوانی ہے
شوق دل مستعد سلسلہ جنبانی ہے
کشتیٔ چرخ تلک کشتی طوفانی ہے
آہ پر دود گرہ زنجیر پریشانی ہے

تیغ افغان جو کھینچے تو شرم سے بجلی کٹ جائے
شور نالوں کا سنے رعد کلیجا پھٹ جائے

دل کی وحشت [illegible] بہانہ کہ [illegible] تصویر [illegible]
دشتِ مجنون کی گریزان ہی [illegible]
شور [illegible] شور
نالۂ [illegible] اپنا [illegible]

لب پہ آہ آئی اگر عشق پہ آفت [illegible]
درد کی [illegible] یہ چلائی قیامت [illegible]

[illegible] بیان میں محبت کی اثر
ڈرکی اوڑجاتی ہیں طائر سی میں [illegible]
[illegible] صورتی [illegible] بشر
راہ کی خار تلک اوڑ گئی ناگن بن کر

دیکھ وحشت کو رسیدہ ابھی آہو ہو جائے
شیر کی نام اپنا جد سر [illegible] کردن آہو ہو جائے

[illegible] درد کی شدت کہ الٰہی توبہ
جان وہ مورد آفت کہ الٰہی توبہ
[illegible] کی وہ صورت کہ الٰہی توبہ
دم گار کنا وہ قیامت کہ الٰہی توبہ

دل لگا تا حق انسان میں برا ہوتا ہے
نور آنکھوں میں نہیں دیکھیے کیا ہوتا ہے

کل کا ہی ذکر کہ رسوائی سی میں ڈرتا تھا
جسمیں بدنامی ہو وہ بات نہ میں کہتا تھا
آہ سی کام نہ تھا ضبط کا دم بھرتا تھا
پھونک کر وادیٔ وحشت میں قدم دھرتا تھا

آشنا پاؤن نہ تھی خار مغیلان سی کبھی
ہاتھ کو ربط نہ تھا چاک گریبان سی کبھی

کب ادا سی مری چہرہ سی عیان تھی آگی
طپش قلب سی کب خشک زبان تھی آگی
بیکسی کونسی دن مونس جان تھی آگے
اب جو حالت ہی مری لگی کہان تھی آگی

نالہ گرم نہ تھا لب پہ دم سرد نہ تھا
غم نہ تھا رنج نہ تھا کوفت نہ تھی درد نہ تھا

رنج کی نام سی واقف نہ تھا میں خستہ جگر
کس فراغت سی مری ہوتی تھی اوقات بسر
چھیڑتی تو مجھکو رہتی تھی ہنسی دن بھر
اب یہ ہی حال کہ اپنی بھی نہیں مجھکو خبر

ایک الفت نے مجھے داغ دئیے سارے الم کھوائے
ایک چاہت نے کئین مجھکو جھنکاری لائے

چاک تا دامن پابوسی داماں وہ ہے
بھر ... دیدہ گریاں اب ہے
طوق آہن سے گراں ...
آگے قطرہ تھا یہ دل عشق سے ...

حوصلہ آنکھوں کو بھی ابر کے شرمانے کا
ولولہ نالوں کو ہے برق کے تڑپانے کا

...بھی کیا داد نے پھنسایا مجھکو
...تا تھا عشق نے ستایا مجھکو
ہنسی کیا اسکا لیا تھا کہ ستایا مجھکو
ابھی اتنا نہ ہنسا تھا کہ رلایا مجھکو

نوجوانی میں دل زار نے برباد کیا
شاد رہنے کی یہ دن تھے مجھے ناشاد کیا

اسکی کھنی میں نہ آتا تھا میں چوکا چوکا
غول کو راہ بتاتا تھا میں چوکا چوکا
ٹال جاتا تھا اور آتا تھا میں چوکا چوکا
دل کسی سے نہ لگاتا تھا میں چوکا چوکا

اور کیا کام ہوا آپ کو ناکام کیا
پھروں رہتا ہے تصور کہ یہ کیا کام کیا

آہ کیا جانیے کیا یہ دل شیدا سمجھا
آنکھیں پھوٹی تھیں کہ اس چاہ کو اچھا سمجھا
تھی کجی اسکی کہ ... تھا
میں تو سمجھا تھا لیکن نہ پیوند کا سمجھا

گر پڑا چاہ زنخداں میں ڈبویا مجھکو
دو جہاں سے اسی کم ظرف نے کھویا مجھکو

قیدی گیسوی خمدار نہ ہونا تھا مجھے
عندلیب گل رخسار نہ ہونا تھا مجھے
نرگسی چشم کا بیمار نہ ہونا تھا مجھے
قمری سرو قد یار نہ ہونا تھا مجھے

شل گلیں ہیں عیاں ہر رگ دل سے کانٹے
اپنے حق میں کوئی بوتا نہیں ایسے کانٹے

ابہو افت مین پہنسا خیر جو ہونا تہا ہوا
ہی جنون جوش پہ وحشت کی ترقی ہی سوا

کوچۂ عشق کجا منزل آرام کجا
خیر ہو خیر ہو دیکھون کہ ہی تقدیر مین کیا

عاشق رم کرتا ہی گہبرا کی اب آئینہ سے
کوئی کہینچی لیی جاتا ہی یہ دل سینہ سے

ایسی حالت مین مین حیران ہون کرون کس کا گلا
یہ تو سب یکطرفہ ایک جو محبوب ملا

گلۂ بخت کرون یا مین فلک کا شکوا
نہ مدارات نہ الفت نہ محبت نہ وفا

غم نہ ہوتا جو کبہی وصل کا سامان ہوتا
منہ نہ اپنا وہ چہپاتا نہ مین حیران ہوتا

کیا کرون ہائے پہ کس راہ سی لاؤن اوسکو
کہین ملتا نہیں جو درد سناؤن اوسکو

کس روش کوچۂ محبت کا جہنکاؤن اوسکو
زخم دل چیر کے سینی کو دکہاؤن اوسکو

دل شکستہ ہی طلب وصل کی لا حاصل ہے
شیشہ ٹوٹا ہی تو تسخیر بڑی مشکل ہے

کون ہمدرد ہی ایسا کہ وہان تک جائے
نامہ لکہون تو نظر اور ہی عالم آئے

جسطرح ہو اوسی سمجہا کی یہان تک لائے
جسکے جانے کو کہون راہ مجہی بتلائے

مرغ ہون بیکس و ٹوٹی ہوئی پر کیطرح
چہپ رہے چاہ مین قاصد ہی کبوتر کیطرح

ایک ترکیب ہی دہیان مین آئی ہی مگر
دوڑ کر تہامی دامن کو جو آجای نظر

بیٹہیے چہپ کی کسی روز سر راہ گذر
جتنی شکوی ہین وہ سب کیجی بخوف و خطر

رحم پر آئی خفا ہو وہ جہکی یا رک جائے
دور ہو روز کا قصہ کہین جہگڑا چک جائے

تہا اسی فکر مین مین غرق کہ پہونچی یہ خبر
جوش غیرت سی رہا پہر تو نہ قابو مین جگر

بہیڑ اغیار کی ہی بیٹہی ہین وہ گہر ہی پر
لیچلا وان دل بیتاب مجہے دوڑا کر

کانمین دور سے جس دم مری نالی آئے
ہنسکی بولی کہ بڑے چاہنے والی آئے
۲۱ھ

چڑھ گیا بام پہ مین ہی نرہا پاس ادب — پھیر کر منہ کو وہ بولا کہ گیا سننی طلب
نرہی تاب ہوا سخت مجھی رنج و تعب — جی کڑا کرکے کہا مینی کہ تاچند غضب

طبع نازک کو مری چین جبین یا خنجر
سخن سخت مری دل کی لیے تھے نشتر
۲۲ھ

ہوگیا نرم کڑی دیکھ کی میری تیور — اختلاطا یہ لگا کہنی کہ آنکلے کدھر
برسون اب شکل تمہاری نہین آتی ہی نظر — کوچہ گردی نہین جاتی ہے طبیعت سی مگر

ابتو ہین رنگ تمہاری سحر و شام نئے
واہ وا وضع نئی شغل نئے کام نئے
۲۳ھ

جلکی مینی یہ کہا واہ ری اولٹی الزام — یہی الزام کی صورت ہی تو بندیکا سلام
منہ گریبان مین ڈالو تو ذرا ای گلفام — کسکی بدنام ہی دنیا مین محبت کا نام

آپ بدنام ہو تم کرتے ہو بدنام مجھے
راستی تم مین نہین اولٹی ہین الزام مجھے
۲۴ھ

خام سمجھا تھا نہین تم ہوئی ہی پکے — مجھسی کہتی ہو کہان آج کدھر آنکلے
انہین باتون سی تو مین ہار گیا تم جیتے — انہین چالون سی تو صاحب ہی چھوٹی چھکے

بس بہت بڑھ چلو سوچو تو اپنی جی مین
رات بھر میری گذر جاتی ہی سپیچے مین
۲۵ھ

کھیلتا ہون سحر و شام مین مچھلی کا شکار — میری صیادی کی ہی مردم آبی مین پکار
آبی پوشاک پہنتا ہون مین پیش اغیار — مین ہی لڑواتا ہون مینڈھی لب دریا سر بار

سیر دریا کو شب ماہ مین مین جاتا ہون
پیرنی کو صفت موج مین لہراتا ہون

[illegible] وحدان جہان — ناز و انداز مین تھی تجھکو تمیز ایسی کہان
[illegible] ہوتی حسن عیان — اب جو محبوب ہوا اور ہوا آنکھ اور زبان

[illegible] ترک ہوئین لطف ملاقات نہین
[illegible] جو ہیہ ہوئی وہ بات نہین

[illegible] انداز نہ تھا — غمزہ خونریز تھا ہوش ربا ناز نہ تھا
[illegible] ادا انداز نہ تھا — برق جانسوز تیر اشعلۂ آواز نہ تھا

[illegible] گرمی بازار رہا کرتی تھی
[illegible] پس دیوار رہا کرتی تھی

[illegible] شہرہ تمام — کسی ناکام کو کب ورد زبان تھا ترا نام
[illegible] اغیار کی پیغام وسلام — کب بدی جاتی تھی عشاق سی صلت کے مقام

[illegible] یون گھر مین بھری رہتی تھین
[illegible] کب تری کوچمین دہری رہتی تھین

[illegible] سر کو مالا — تھا نہ یہ علم کہ کیا چیز ہے زیند بالا
[illegible] جھنکار سی کب تھا بالا — چڑھتی تھی نام سی زیور کے حضور والا

[illegible] مٹے تھی کبھی کھاٹ مین یون
بوتلین عطر کی آتی تھین نہ سوغات مین یون

[illegible] کوئی اور نہ تھا — ایک تھی ہمسی ملاقات کوئی اور نہ تھا
قابل حرف وحکایات کوئی اور نہ تھا — تھی ہمین قبلۂ حاجات کوئی اور نہ تھا

سنگ اسود تھا نہ تل کعبۂ ابرو مین کبھی
کالکا تھی نہ تری سایۂ گیسو مین کبھی

[illegible] کب بو بھی حنا آتی تھی — خرمن دل مین یون آگ لگا آتی تھی
[illegible] کب تمکو وہ ادا آتی تھی — عشق کا نام جو سنتی تھی حیا آتی تھی

بیٹھی بھی یا تہ نہ آتی تھی بہت دور ستے تم
[illegible] گئی ایجان کبھی ہو ر ستے تم

۳۲

یوں ہی [illegible] ہوسکے نا [illegible] تمہیں آتا تھا
[illegible] رہتی تھی [illegible] آتا تھا
سکی ہر بات پہ پھر نانہ تمہیں آتا تھا
وعدہ [illegible] کی مکر تانہ تمہیں آتا تھا

یوں جھلاتی تھی نہ عشاق کو دامان کیطرح
چاک سینوں میں نہ تھی چاک گریبان کیطرح

۳۳

اہل نظارہ کبھی [illegible] سر راہ ستے تھے
[illegible] درگاہ ستے تھے
بالی کانوں میں جھڑی پاؤں میں [illegible] ماہ ستے تھے
کان آوازہ [illegible] آگاہ ستے تھے

کبھی سنتی تھی نہ باہر [illegible] آواز
چاگلوں سے کبھی آتی تھی نہ چھم چھم آواز

۳۴

کب چنی جاتی تھی پیشانی پہ افشاں آگی
اونگلی [illegible] مہندی [illegible]
عطر کب ملتی تھی ہی فتنۂ دوران آگی
مجلس میں رنگ مسی سے تھیں [illegible]

کپڑے اسطرح نہ پھولوں میں بسی آتی تھے
بند محرم کے نہ یوں چست کسی جاتی تھی

۳۵

آگی اٹکھیلی کی یہ چال کہاں چلتی تھے
دل عشاق نہ تلوونکی تلی ملتے ستے تھے
نور کی سانچے میں فقری نہ کبھی ڈھلتی تھی
کب تف شعلۂ آواز سے دل جلتی ستے تھے

کب یاں یوں دم گفتار چلا کرتے ستے تھے
چال پر روز نہ تلوار چلا کرتے ستے تھے

۳۶

بھاری پوشاک اگر ہم کبھی پہناتی تھے
یہ گراں تمکو گذرتا تھا کہ گھبراتی تھی
سر جو گوندھواتی تھی تم سیکڑوں بل کھاتی تھے
آئینہ سامنے آتا تھا تو شرماتی ستے تھے

چاند بیگانہ گیسو تھا اسی سر کی قسم
نور تن ایسے نہ تھے خالق اکبر کی قسم

سو نگھوں سی نہ لگاتی تھی کہ تھی شرم بڑی
عاشقوں سی کڑی پاؤنکی کرتی تھے کڑی
ہاتھ میں ناز سی ہتی تھی نہ پھولونکی چھڑی
آٹھ آٹھ آنسو رولاتی تھی نہ موتی کی لڑی

نام الفت نہ کسیکے دل خرسند میں تھا
کب نصیری کوئی یوں عشق علی بند میں تھا ٣٣٥

آنکھیں صاحب کے تلے رہتی تھیں شرپہ کسدن
زلف چھوٹی ہوئی رہتی تھی کمر پہ کسدن
بال تھی سرمی کی یوں تیغ نظر پہ کسدن
یوں بلا آتی تھی دیوانوں کی سر پہ کسدن

اونچی چوٹی نہ دکھاتی تھی کسی مفتون کو
نیچی نظریں نہ جھکاتی تھیں کنوئیں گردوں کو ٣٣٦

تھام لیتا تھا کوئی ہاتھ سر راہ اگر
کوئی کستا تھا جو آوازہ سر راہ گذر
بغلیں تم جھانکنی لگتی تھی ادہر اور ادہر
جیب پہ جاتی تھی تم ایسی کہ جھکا لیتی تھی سر

پاس آتا تھا جو کوئی تو سرک جاتی تھے
اپنی سایہ سی بھی تم آپ جھجک جاتی تھے ٣٣٧

دل لگی کا نہ سلیقہ ہر یجان تھا تمکو
آئینہ دیکھنے کا شوق کہاں تھا تمکو
کثرت بزم طرب سی خفقان تھا تمکو
عکس پہ دیکھنے والی کا گمان تھا تمکو

شرم کی سب سی تم اے ماہ لقا لیتے تھے
آرسی دیکھہ کی چہری کو چھپا لیتے تھے ٣٣٨

دوستی صاف تھی سمجھے نہ دشمن ایسے
پردہ خضر میں تھی کاہی کو رہزن ایسے
پیش ازیں صاف دلوں سی نہ تھی بدظن ایسے
تم تھی عیار نہ مکار نہ پرفن ایسے

صبح پرنور جبین تھی سبب غم کسدن
عید کی بھیس میں آتا تھا محرم کسدن ٣٣٩

جو سناتا تھا کڑی آپ وہ سب سہتی تھے
وقت تقریر نہ دریا کیطرح بہتے تھے
سوچتا تھا نہ جواب ایک کا چپ رہتی تھی
جوش میں آ کے یہ عشاق سی کب کہتی تھی

آگے یا تو نہیں کرامات نہ تم کرتے تھے
یا علی کہہ کے کبھی بات نہ تم کرتے تھے

شکل مقراض نہ طرار زبان تھی آگے
جنس حسن آپ کی ایسی نہ گران تھی آگے
یہ بہار گل رخسار کہاں تھی آگے
اتنی اونچی تو تمہاری نہ دکان تھی آگے

زلف شبرنگ تمہارا کاسہ گوندھتا کوئی
مول لیتا تمہارا نہ سر بیچ کے سودا کوئی

ترک غمزہ نہ تمہارا تھا حرب کش سے آمادۂ جنگ
شب مہتاب میں بچھتا تمہارا کوٹھی پہ پلنگ
نیشتر اس ہی تھی کا چبھو جوانی کی امنگ
پھول بستر پہ چنی جاتی تھی کب نارنگ

سجدے کرتے تھی نہ انجم تری داماں پہ کبھی
ہالۂ مہتاب تمہارا چہرۂ روشن پہ کبھی

تیر مژگاں کی کسی سینہ پہ چلتی تھی کہاں
مار گیسو کی سینہ پر لوٹتی سے تھے کہاں
دل تری شعلۂ رخسار سی جلتی تھی کہاں
موم کی طرح تری ہاتھ میں ملتی تھی کہاں

چوٹی اس طرح سی کب پیٹ پہ لہراتی تھے
کسکو اژدر ناگنی کی طرح یہ ڈس جاتی تھے

ایسی جھمر ایسی گاوٹ کہو آگی کب تھے
سینے یا تو نہیں لگاوٹ کہو آگی کب تھے
یہ سجاوٹ یہ بناوٹ کہو آگی کب تھے
ایسی سر سے کی کھلاوٹ کہو آگی کب تھے

اتنے بل کرتے تھی تم تیوری چڑھا کر کس دن
چلتی تھی پانچی ہاتھوں میں اٹھا کر کس دن

غیر کا منہ تمہارا تری گالوں پہ دوڑاتا تھا
اپنی چھاتی پہ تری آگی اکڑاتا تھا
شاخ بی بر کی طرح سی وہیں کٹواتا تھا
اس کنایی سی یہ جلتا کہ کچلواتا تھا

محرم راز جو ہیں آج وہ نامحرم تھے
چمن حسن خداداد کے گلچیں ہم تھے

یا یہ تمہار نگ کہ جاتا تھا اگر سوئے چمن
چھوڑ جاتی تھی نکہت گلشن بھی جو تیرا دامن
آنکہ نرگس کی چراتا تھا تو ای غنچہ دہن
بھاگ جاتی تھی پیشانی روشن شکن

دم گلگشت جو لگتی تھی ہوا گلشن کے
بیکلی ہوتی تھی کلیونکو ترے دامن سے

یا یہ عالم ہی کہ یپ پردہ ہوا ہی بار تمام
بکنر بستہ ہی کہ آنکہ جو ترین نہین شرم کا نام
جمع ہین لوگ چکورونکی طرح گرد مدام
انقلاب فلک سفلہ ہی عبرت کا مقام

نکلنے کو ہین ترستی جو کبھی ستلے تھے
گھورتی ہین وہ جو آنکھین نہ ملا سکتے تھے

بانہین بیان تجہہ پر بھر وسا تجہی کیا کیا کچھ تھا
اور کچھ دل کو یا اعتماد سے مانگا کچھ تھا
ورنہ دل کیون تمہین دیتا مجہی سودا کچھ تھا
نہی تم ورنہ کچھ ہا ہی مین سمجھا کچھ تھا

سادہ سمجھا تھا تمہین پاک ہی پرفن نکلے
دوست جانا تھا تمہین جان کی دشمن نکلے

آنکہ بین پر نگاہ ہی یار بھی زیبا ہے
وہ ہم پاس ہین غیار بھی زیبا ہے
کیون نہو تم کہ ستمگار بھی زیبا ہے
ہم تو انکار وہ بہر اقرار بھی زیبا ہے

بیسبب چین جبین خشم سی ہی یہ خوش
طرہ یہ ہی جو مین کچھ کہون کہتی ہو یہ خوش

قدرت اللہ کی ہم دور کھڑی رہتی ہین
غیر آگے تری ہی حور کھڑی رہتے ہین
بیٹھ سکتی نہین مجبور کھڑی رہتے ہین
زہے صاحب مقدور کھڑی رہتی ہین

وصل دولت پہ ترا ای بت خود کام رہا
ہمسے مین عاشق مفلس ہمین کیا کام رہا

اب وہ خاطر وہ خوشامد وہ مدارات نہین
خود بخود رک رہی کچھ حرف و حکایات نہین
دل لگی اپنی تھی جس بات مین وہ بات نہین
خیر اب ہمکو بھی منظور ملاقات نہین

اب جو ... ...
بنگلی سونی ہی اگر آؤ تو ... ... ہین

۵۵

ہم بھی راضی ہین مدارت کرو یا نکرو
گاہ بیگاہ ملاقات کرو یا نکرو

بولو یا چپ ہو کچھ بات کرو یا نکرو
ایک ہی حشر و ہکا بات کرو یا نکرو

گلہ ہم کو تو بھی نہین ترک وفا کا اچھا
خلق اللہ کی ہے مالک خدا کا اچھا

۵۶

نہ وہ ہی چشم لطف نہ محبت کی نگاہ
اول عشق مین ہمسے یہ سلوک آپ کا واہ

دلکو دلسے تھی سنی راہ وہ کوئی نہین راہ
ماجرا طرفہ ہے پہلی ہی غلط بسم اللہ

آنکھ سے نہین میل طبیعت مین ذرا میل نہین
ان تلو نہین جو نظر کی تو کہین تیل نہین

۵۷

دست اغیار مین گل دیکھ کی ہم کہا ئین خار
چشم اغیار کہان اور کہان یہ رخسار

کہین للہ کی قدرت کی ہین ای لالہ عذار
خاک اندہو نکو نظر آئیگی جوبن کی بہار

دستگیر آپ ہو تھا جسکے ہمیشہ پکڑا
ہی مشل اونگلی پکڑتے ہوئی پونہچا پکڑا

۵۸

تمکو نفرت ہے تو ہمکو بھی ہی تمسی نفرت
کج ادائی جو بھی ہی تو تبھی سے الفت

اہل عزت کو گوارا نہین ہوتے ذلت
واہ کیا خوب ذرا دیکھو تو اپنی صورت

ہمتو دین جان تک آپ اوڑائین دم مین
تالی اک ہاتہ سی بجتی ہی کہین عالم مین

۵۹

لکھنو گو نہ ہا لاکھون ہین دنیا مین حسین
چلمنین سیکڑون ان مین آنکھ لگا لینگی کہین

عالم آباد ہزارون صنم زہرہ جبین
تخہ صورت کا مرقع مین کسی شکل نہین

تقصد دل ہی تو ہین یوسف سے بازار بہت
... ... ہی تو ہین ... خریدار بہت

ہی اگر آپ کو اس حسن کی شہرت پہ گھمنڈ — تو یہ دو دن کا ہی کیا چاہیی صورت پہ گھمنڈ
زیب دیتا ہی مجھی ہو جو محبت پہ گھمنڈ — کہ حسینان جہان کو ہی اطاعت پہ گھمنڈ

دلسی الفت کا اگر حرف زبان پر آئے
حور جنت سی پری قاف سی اوڑ کر آئے

درِ صدف سی ہی تو ہی لعل گہر سی بہتر — قمر اختر سی تو خورشید قمر سی بہتر
شاخ سی گل تو ثمر سی گل تر سی بہتر — جن سی انسان تو حورین ہین بشر سی بہتر

تل ہی مژگان سی تو ہی تل سی دو بالا ابرو
خط ہی رخسار پہ تو خط پہ ہے طرہ گیسو

حسن صورت پہ نہ مغرور ہوا اتنا کوئی — جز خداوند دو عالم نہین یکتا کوئی
نہ سمجھنا کہ نہین خلق مین ہمسا کوئی — اچھی خالق کی خدائی مین نہین کیا کوئی

اس مرقع کو عجب تحفی ہے تنویر اوسنی
ایک سی ایک سی بہتر کھینچی ہی تصویر اوسنی

کب تلک جور و جفا خوف خدا بھی کچھ ہے — بانکی ترچھی ادا خوف خدا بھی کچھ ہے
ہی سبب جور و جفا خوف خدا بھی کچھ ہے — بت بے مہر و وفا خوف خدا بھی کچھ ہے

سب جہان تیری طرف کیا نہین اپنا کوئی
ہم غریبون کا بھی ہی پوچھنی والا کوئی

سنگدل تجکو مری ساتھ یہ کاوش کبتک — میری سوزش کی لیی غیر سی سازش کبتک
فکر وصلت مین مری لکو یہ کاہش کبتک — جستجو مین تری گرفتار ہون گردش کبتک

خاک در مین تری اکسیر کی تاثیر نہین
اور اگر ہو بھی تو مین طالب اکسیر نہین

ہم بھی اب کہتی ہین تم نی جو کیا ایسا گرم — لو ابھی جلکی ستاتی ہین تمہین غیر اگر گرم
ایسا معشوق نکالا ہی اب اک گرما گرم — سرد ہو گی جو وہ پہلو مین کریگا جا گرم

مثل خورشید جو وہ شکل دکھائیگا تمہین
اشتر صبح کی مانند چھپائیگا تمہین
۶۵

رشک نسرین و پری غیرت حور و غلمان
باوفا ہوش ربا حشر خرام آفت جان
جان خوبان جہان مردم چشم انسان
گلبدن غیرت نسرین و سمن غنچہ دہان

لب جان بخش پہ سب اہل جہان مرتی ہین
عیسی بہی وسکی مسیحائی کا دم بھرتی ہین
۶۶

حلقہ میم دہن کو دل ارمان کہیے
یا ی گیسو کو بلای سر یاران کہیے
قد بالا کو بجا ہی الف جان کہیے
نام ظلمات ہی وہ زلف پریشان کہیے

کسطرح عاشق شیدا نہ ہمارا دل ہو
کسی ملتا ہے وہ معشوق جو خود مائل ہو
۶۷

گذر اوسکا جو کبھی جانب دریا ہو جائے
کبھی بتخانہ مین آئی تو تماشا ہو جائے
جمع یہ مردم آبی ہون کہ میلا ہو جائے
کعبہ سا ن خلق کا مسجود کلیسا ہو جائے

برہمن دیکھ کے گردون کو کہی واہ ری ہین
بت بہی بتخانی مین بول اوٹھی کہ اللہ ری ہین
۶۸

دل مین سو وقت مضامین سراپا کا ہی جوش
سامعین جمع ہین ارباب تماشا کا ہی جوش
جوش مضمون کا نہین بلکہ یہ دریا کا ہی جوش
قتل ہوتی ہی ہوس عشق ن تمنا کا ہی جوش

حسن کچہ ہی دہ ہی باقی نہین وسواس تلک
دائرہ ولنبی ہمہ تن چشم ہی قرطاس تلک
۶۹

کلک نقاش ہمارا قلم رنگین ہے
بکر معنی ہی دولہن آج نیا آئین ہے
ایسی شیرینی مضمون ہی کہ خط شیرین ہی
صاف بندش نہین آئینہ پی تزئین ہے

طور دل پر شجر طور کی تصویر کہینچے
شمع بنجای قلم نور کی تصویر کہینچے

سحر کہتی ہین وہ مانگ ہی سلک گوہر
یا کھنچا ہی محک حسن پہ کوئی خط زر
یا یہ ظلمات مین جاری ہوئی نہر کوثر
کہکشان یا شب دیجور مین آئی ہی نظر
شانہ کہتا ہے زبان سی یہ نیا پہلو ہے
اوسی کی سرکی قسم صبح شب گیسو ہے

ہے عیان حسن کی شمشیر کی جوہر شفاف
کشش شین شب لف کا انداز ہی صاف
نقشہ حسن کی کاتب کے لکہون کیا اوصاف
زور قدرت سی دیا ہی قلم مو مین شگاف
واہ کیا صفحہ سیاہی سی یہ تصویر لکھا
فاصلہ بیچ مین رکھکر خط تقدیر لکھا

الفت عیان جو وہ گیسوئی سیاہین دونون
دل پھنسانی کی لیی دام بلا ہین دونون
کیا ہی سلسلہ جور و جفا ہین دونون
ایک صیاد ہین یا ہر چند جدا ہین دونون
دام الفت کی ہین آثار انہین دونون مین
دونون عالم ہین گرفتار انہین دونون مین

اوسکی بالونمین ہین اسطرح یہ موتی گوہر
نکل آئی ہین شب تار مین جیسی اختر
رہ گئی یا شب گیسو مین تبسم ہوکر
سنبل گلشن خوبی پہ ہی یا شبنم تر
چوٹی مین نقرہ مو بافت عجب زیبا ہے
دامن شب سی گریبان سحر کا نکلا ہے

لو ذرا میل کرو جبہہ روشن پہ نظر
بدلی خورشید کی مہتاب سی پیدا ہی سحر
کیا صفائی ہی کہ پانی ہی خجالت سی گہر
سجدہ حسن عیان ہی اوترآیا ہی قمر
لوح سیمین تراشی کیا ید بیضا کہیے
غش نہ آجائے اگر برق تجلے کہیے

مطلع مہر تجلی ہے جبین پر نور
نور ہی دیدہ خورشید فلک جسکی حضور
زرد ہی ماری خجالت کی رخ شعلہ طور
دیکھی گر شمع رخ حور و پری ہو کافور

گل خورشید گلستان ضیا ہے وہ جبین
آبشار عرق شرم و حیا ہے وہ جبین

ذرے افشان کے درخشان ہیں سر پیشانی پر
الف آسا ہوئے پیدا ہیں یہ خط قشقہ زر
شعلہ آتش عارض سے اُڑے ہیں جو شرر
خضر بر ہوتے ہیں پیدا وہ خور خورشید [illegible]

ذرے افشان کے جبین پہ جو دمکتے شب ہے
اختر طالع خورشید سے چمکتے شب ہے

ساغر بادۂ گلرنگ ہے آنکھوں پہ نثار
ڈورے آنکھوں میں نہیں جمع ہوئے ہیں میخوار
مستی حسن سے سرمست ہوئی ہیں ہشیار
صاف ہے چہرۂ رنگین پہ گلستان کی بہار

مست سمجھیں جو وہ آنکھیں نظر آئیں گلابی
پھر کی آئین ہیں گلستان میں [illegible] گلابی

اون آنکھوں کی تو ہے نرگس شہلا بیمار
جام کھٹکی ہوئے مست ہزاروں ہشیار
اونھیں آنکھوں پہ تو یا دام ہے جیا نثار
جامی مے زہر ہلاہل سے ہیں دونوں سرشار

زیست سے ہاتھ وہ دھوئے جو یہ ساغر پاوے
ساغر عمر ہو لبریز ابھی بھر پاوے

خضر سکتے تو کہتے ہیں قدح آب حیات
کیسی کالی جو گھٹا صاف ہے یہ نقص صفات
پھر عاشق ہیں مگر ساغر سم جام ممات
چہرہ خورشید سے اُٹھی ہیں [illegible] پاتے

دیدہ شوخ سیہ مست نہ متوالے ہیں
کہاں گیا دھوپ کی گرمی میں ہرن کالے ہیں

توسن طبع ہمارا ابھی ہے کیا زور آور
گردش چشم سیاہ و مژہ جانان پر
چشم وحشی کی صفت میں ہیں نہیں کہتا دم بھر
پھبتی اک اور سناتا ہے یہ تیروں ادھر کر

کسی صیاد نے برچھوں میں ہرن گھیرے ہیں
چوکڑی بھرنے پر آمادہ ہیں رخ پھیرے ہیں

کس قدر فتنہ اٹھاتا ہی نگہ افسون ساز
وقت نظارہ بھی باقی ہی حیا کا انداز
غیر اعجاز نہیں ہی کوئی اسکا ہمراز
آنکھ اوٹھا کر کبھی دیکھا تو کبھی سیکڑون ناز
واہ کیا سرمے کے دنبالے نے بھی کام لیا
چشم بیمار جو اوٹھی تو عصا تھام لیا

اوسکی رعنائی کی کیونکر ہوں بیان مجھسے صفات
سیل آنکھون کی پلا مردہ والا آب حیات
ہی دو لخت دوسکا ہر اک قول دو پہلو ہر بات
ہی مگر زہر ہلاہل کیطرح خوف ممات
ساتھ امید و رجا کی خطر فوت بھی ہے
جانستان ان نگہ ہی ملک الموت بھی ہے

وصف وہ کیسے چشم و مژہ و ابرو کا
سو ہی قبر گاہ ہوا نہیں آنکھونپہ یہ بین دست دعا
جوشنی صدا ان کی صل علی صل علی
زیر محراب دو تھامی ہین بامید شفا
جنبش ہر مژہ آفت ہی خدا خیر کرے
نبض بیمار کو سرعت ہی خدا خیر کرے

تیزی موی مژہ مین ہی بھلا کسکو کلام
کبھی فصاد اگر خواب مین لی اسکا نام
پردۂ دیدۂ بادام مشبک ہی تمام
ہر رگ جو نشتری ہو اسے عدام
عاشق سوزن مژگان جو کوئی ہوتا ہے
سفتہ آتی ہین در اشک اگر روتا ہے

واہ کیا ابروی خمدار ہی سبحان اللہ
ماہ نو چرخ پہ اظہار ہے سبحان اللہ
قدرتی حسن کی تلوار ہے سبحان اللہ
یہ کمان طرفہ دھوان دھار ہی سبحان اللہ
گر مرقع مین بھی اس تیغ کی تصویر کھنچے
شہر ہی مانی و بہزاد مین شمشیر کھنچے

ایسا مضمون نہ دیکھا ہی پر ابروئی کا کہ واہ
چاندنی رات ہی افشانی وہ گیسوی سیاہ
نو شہین بخش نگین سب کہین سبحان اللہ
دیکھی ہوں جبھی تلہ ہی اوہ کری گھوٹ نگاہ

واہ کیا شکلین ہین قابل ہین یہ تصویرون کی
دیکھو نکلی ہی زرہ سا بی ہین شمشیرون کی

۱۸۷

دانت سب گوش ہین آنکھونسی تمام اہل زبان
دیکھہ پاوی جو صدف مثل گہر ہو غلطان

گل سی تشبیہ جو دین گل ہین انگشت یہ کہان
نالۂ عاشق شیدا یہ سخن کیا امکان

پردۂ شرم یہ آنکھونسی اوٹھا دیتے ہین
سنکے اس کانسی اوس کان اوڑا دیتی ہین

۱۸۸

عارض صاف نہین شمس و قمر ہین دونون
رنگ مین لعل صفائی مین گہر ہین دونون

صاف آئینہ سی بھی پیش نظر ہین دونون
دو ہین شمعین کہ ادہر اور ادہر ہین دونون

عکس اگر آئینہ مین نور فشان ہو جاے
دیکھنے والونکو چونک کا گمان ہو جاے

۱۸۹

ہی بجا دانتونکو گر انجم رخشان کہیے
کیا لب لعل کو گلبرگ گلستان کہیے

کیا صفائی ہی انہین گوہر غلطان کہیے
رنگ پیدا ہی غضب لعل بدخشان کہیے

رنگ یاقوت کا ہی لعل شکربار مین سبے
جوہری کی ہی دکان حسن کے بازار مین سبے

۱۹۰

دہن تنگ مین تنگی سی نہین جای سخن
پر چھپائی سی کہین چھپتی ہین ایسی بھی چلین

شرم ہی چور مگر اوسنی چرایا ہی دہن
حسن دعوی جو کری صاف ہی مضمون شکن

بات پوشیدہ نہین ہی سندین ظاہر ہین
ہونٹ دونون تو گواہی کی لئی حاضر ہین

۱۹۱

نالۂ غنچہ سبین پر اگر جای خیال
لب پیکون کی کنارک کی مانند ہین لال

متعجب ہو کہ ہی ماہ آغوش ہلال
سست دیکھین جو غنچہ تو ہون گرم مقال

کوئی بھی کی نہین راہ خدا خیر کرے
قرب میخانہ ہی یہ چاہ خدا خیر کرے

[illegible] ۔۔۔ اور او بہار او سپیت ۔۔۔
[illegible] ۔۔۔ مین ہی حاضر سون ہمین نور کا ۔۔۔

دیتا ہی چتر فلک سے کسی عنوان آو
یہی گو ہی یہی میدان سے چوگان آو

۹۹[illegible]

وصف پستان کری کیا کوئی کہ مشہور ہین یہ
کہتی ہین شمس و قمر قمقمۂ نور ہین یہ
ثمر شیرین ہین نخل سر طور ہین یہ
ہات کس طرح سی پہونچی کہ بہت دور ہین یہ

آشنا انکہہ ہی جس عضو سے انگیا ہو جای
طائر نور نظر سونی کی چڑیا ہو جاسے

۹۹[illegible]

شکم صاف ہی حسن کا دریا نایاب
گو نہی گہاٹ وہی پستان جنکی ہین حباب
جال ہی جالی کی انگیا کہ کری دل بیتاب
کسی حبشی کو یہی ہیان جو اسکا دم خواب

نور کی نہر رواں نور کے نشگلے دیکھے
نور کی کوٹھیو مین نور کے بنگلے دیکھے

۹۹۵

روشنی ساعد سیمین کی جو آجای نظر
شمع مہتاب بہی ہو چرخ پہ کو نلا جلکر
گول گول ایسی ہین مونڈہی کہ کرین اہل نظر
گول گہر مین ہو فلک قید پڑی آنکہ اگر

عرش پر جای اگر دہوم مچائین مونڈہی
اہل کرسی کو بہی کرسی گرائین مونڈہے

۹۹۶

واہ کیا پنجہ پر نور ہے سبحان اللہ
پنجشاخی ہی تو تشبیہ نہین ہی دلخواہ
دیکھلو پنجہ خورشید ہی ہی یہ پیش نگاہ
اونگلیان خط شعاعی سی بہی باریک ہین واہ

دور ادب سی ہی جو پنج آیت قدس کہیے
اونگلی او نہی تو ہلالی کا مخمس کہیے

۹۹۷

حلقۂ ناف نہین ہی گرہ موی کمر
دل عاشق کی ڈہونڈہی کی لٹی ہی یہ بہنور
ذرہ کیا حلقہ بگوش اوسکی ہین خورشید و قمر
دلکو تشبیہ کی لاوری منظور نظر

صاف آئینہ ہی اوسکا شکم صاف نہیں
عکس ناہی چاہ زنخداں کا پتا ناف نہیں

۵۹۸

کمر دم کمر جسکی عدم میں بھی ہی موہوم
کیوں نہ معدوم کی عاشق ہوں جہاں سے معدوم
موشگافو نکو یہ عقدہ نہ کبھی ہو معلوم
ہی بجز عشق کمر ہستی انساں معلوم

کیوں نہ معدوم ہوں ان زلفوں پر جو مرتے ہیں
وہ کبوتر بھی ہیں عنقا جو کمر کرتے ہیں

۵۹۹

جوش پر نور کا دریا ہی زہی حسن شباب
حلقۂ ناف کو کسطرح نہ کہیے گرداب
موج ہی بحر کی خمدار تو پستاں ہی حباب
ناخدا دیکھی اگر سینہ میں پھر آئی ابھی آب

منہ کو اوسکے صدف گوہر دنداں کہیے
دست گلرنگ کو بھی پنجۂ مرجاں کہیے

۶۰۰

ران کی وصف میں ہر چند ہی شفاف بیاں
ساق یا شمع ہی ایسی کہ نہیں جسمیں دھواں
پر صفائی ہی یہاں تک کہ پھسلتی ہی زباں
شمع مہتاب میں اسطرح کی تنویر کہاں

مثل پروانہ ہی وہ کون جو مشتاق نہیں
شمع فانوس میں ہی پائچے میں ساق نہیں

۶۰۱

پای نازک ہی وہ نازک صفت پای خیال
کف پا صورت مہتاب ہیں ناخن ہیں ہلال
سجدہ کرتی ہیں جسے دیکھ کی زہرہ تمثال
نقش پا طرفہ دکھاتی ہیں سر راہ کمال

خوبصورت یہ قدم جلوہ گری سبتے ہیں
دیدۂ حور کبھی چشم پری بنتے ہیں

۶۰۲

راست ہی مثل الف بسکہ وہ قد بالا
دل بنا دال تو ہی دال کہ ہو جان فدا
دال میں جیسی الف ولمیں ہی یوں اوسکی جگہ
شک نہیں ثابت ہی تل کی تصویر کیا

تل سویدا ہے تو پھر رنگ نرالا کچھ ہے
جان کی خیر نہیں دال میں کالا کچھ ہے

شاعرانہ یہ سراپا جو کیا ورد زبان ÷ | پھر مخاطب سے کہا اسکی کراو دشمن جان
ابھی کیا تو نے شتاب وہ کروں گرم بیان | شمع کیطرح جسے سنکر جسے تو ہو سوزان

سنکے ہر عضو کی تعریف تجھے حیرت ہو
بوٹیاں دانتوں سے کاٹے جو ذرا غیرت ہو ۱۰۴

دیکھ لے وسکے اگر گیسوی شب رنگ کا جال | پڑے جنجال میں دم بھر کا بھی جینا ہو وبال
رنگ اوڑ جاے کرے گر رخ رنگین پہ خیال | منہ کی رونق نہ رہے دیکھ کے زیبائش خال

دل ہو زلف عرق آلود سے ایسا پانی
تا بتا تو پھرے ظلمات میں کالا پانے ۱۰۵

دیکھے گیسو تو پریشان ہو گیسو کیطرح | آگے ابرو کی جھکی شرم سے ابرو کیطرح
شوخی چشم بھگا دے تجھے آہو کیطرح | گرمی ناز اوڑا دے تجھے جگنو کیطرح

رخ سے پردہ جو اوٹھاے تو یہ شرماے تو
منہ چھپا کر کسی جنگل کو نکل جاے تو ۱۰۶

مہندی ہاتھوں میں ملی اپنی جو وہ حور مثال | شرم سے زرد کبھی تو ہو کبھی خشم سے لال
اوسکو آجاے جو آرایش کاکل کا خیال | کنگھی چوٹی کا تو کیا ذکر ہے ہو زیست وبال

نہ رہے دلپہ کسیطرح کا قابو تیرا
آرہ بنجاے تجھے شانۂ گیسو تیرا ۱۰۷

سر دھرے پانوں پہ تو منہ نہ لگاؤں تجھکو | آئینہ اوسکے کف پا کا دکھاؤں تجھکو
گرمیاں اوس سے کروں خوب جلاؤں تجھکو | اگلی باتیں جو ہیں سب یاد دلاؤں تجھکو

روے تو میں کہوں چل دور ہو منہ ڈھانپ نکل
پیٹ شرما کے لگے اب کہ گیا سانپ نکل ۱۰۸

راہ میں سامنے آجاے جو وہ غیرت ماہ | آنکھیں پتھرائیں تری خاک سوجھے کچھ بھی راہ
زلف دیکھے تو جہاں ہو تری آنکھوں میں سیاہ | برق آئینۂ رخسار پہ ٹھہرے نہ نگاہ

آہو چشم تو وہ شوخ دکھا دے تجھکو
خواب خرگوش نگہ سے جگا دے تجھکو

منہ پہ جب ناز سی زلفین تری آگئی دامن
ہونٹھ چبائی نظر آجای جو شیرین وہ دہن
جوش وحشت ہو تجھی چاک کری پیراہن
دیکھی گردن تو ندامت سی جہکالی گردن

حلقۂ ناف و ذقن سی جو نگاہین لڑ جائین
غیر حالت ہو تری آنکھو نمین حلقی پڑ جائین

نرگس مست کی [illegible] جو تجھی ایک نظر
شرم کی طرز [illegible] ہامی ہی تجھکو باہر
عقل زائل ہو یہی تجھ پری کا ساغر
جاتی ہین نیچی نگاہین کہین اوپر اوپر

ہون تری ہوتی بدن ہو کی پریشان کہڑی
آنکھ پر آنکھ جو ڈالی تو کری کان کہڑے

دیکھے آنکھو نکو تو دل تہام کی تو دینی آہ
پردہ ہو فاش ترا دیکھی جو نرگس دیدہ نگاہ
صبح ہو جای غضب تجھپہ پڑی روز سیاہ
بہاگی تو چور کی مانند ملی تجھکو نہ راہ

دلکو مضطر صفت طائر پر بند کرے
کوٹھری مین تجھی کاجل کی نظر بند کرے

نیچی آنکھو نکو جو دیکھو تو بہت شرماؤ
بالی پتی جو نظر آئین تو تم پچتاؤ
بیٹھی باتو نسی کہٹائی مین پڑو پچتاؤ
مہندی دکہلائی تلو ونسی لگی جل جاؤ

اشک بہی آنکھو نمین بہر لاؤ تو وہ رو نکری
آنسوونکو کبہی خلخال سے گہونگرو نکری

چشم جادو جو نظر آئی تو تو شرما جائے
تیرگی چہرۂ شفاف پہ تیری چہا جائے
چار آنکھین وہ کری تجھسی تو تو گھبرا جای
رنگ میلا ہوا بہی چاند گہن مین آجای

کری اعجاز کا دعوی وہ صنم ہونٹھون پر
لب جان بخش سی آئی ترا دم ہونٹھون پر

[illegible]

تنہا تری رہ میں جو ہوا خاک کہ تو پہ پید عدم — تیر مژگاں جو لگائی تو تری پشت ہو خم
سامنے تیرے اس انداز سے گئی وہ قدم — ٹھوکریں کھائی گئی ہائی ستم ہائی ستم

منہ کی بہل ہو کی تجلی حسن کی پیدا نہین کرے
چاہ غبغب سے بچی چاہ زنخدان مین گرے

[illegible]

رخ روشن سی نقاب اوسکی اگر وا ہو جائے — جل بجھے حق مین ترے طور کا شعلہ ہو جائے
آئینے کو جو دیکھے تجھے سودا ہو جائے — فاش اوس سایہ دیر نور سے پردا ہو جائے

دامن شرم تلک ترک کرے ساتھ ترا
کوچہ چاک گریبان مین سے جھپے ہاتھ ترا

[illegible]

حیرت آئینہ عارض سے ہو سکتا ہو جائے — سایۂ زلف سے سے تجھے سودا ہو جائے
دیکھے شیرین جو دہ لب لعل ترا کھٹا ہو جائے — غیر ہو حال ترا کیا سے ابھی کیا ہو جائے

آنکھ مین اوٹ تلووں سی تو ہو کی قدمبوس ملے
وہ تو مہندی ملی اور تو کف افسوس ملے

[illegible]

ہو خزان حسن جو دیکھے گل عارض کی بہار — جنبش موی مژہ دیکھے تو لہائے خار
پارہ پارہ ہو جگر آئینہ جو اوس سے ہو دوچار — بیٹھ جائے ترا دل دیکھے سینہ کا ابھار

اوسکے آگے نہ کوئی تجھکو قرینا آئے
سینہ دیکھے تو خجالت سے پسینا آئے

[illegible]

آئے گر بزم طرب مین کسیدن وہ مینوش — ساغر بخیری پیکی رہے تو خاموش
چشم میگون نظر آجائے تو اوڑ جائین ہوش — ہو بنا گوش کا سوجانے تو حلقہ بگوش

سامنے اوسکے نہ باقی رہین اوسان تری
آنکھوں سے آنکھیں کھلیں کانونسے ہون کان تری

[illegible]

لہر آئی کسی وزجو وہ دامن پاک — صورت موج کرے اپنا گریبان تو چاک
رو برو آئے پہن کر جو وہ آبی پوشاک — پانی پانی ہو رہے آبروی حسن نہ خاک

[illegible]

ایسا [illegible] تو [illegible] تری [illegible]

۱۲۰

چھیڑ لی تو تو بھی وہ گل خندان سبحے — روی تو کچھ نہ بن آئی کسی عنوان سبحے

ہو مقابل جو وہ سلطان حسینان تجھسے — ہار ہوجا تری جیت لی میدان تجھسے

نہ رہی تاب ہوا ناز کا گھوڑا ہوجاے

اوسکا موباف تری واسطے کوڑا ہوجای

۱۲۱

خدمت آینہ داری جو کری تو منظور — آئی ری وہ نہ قرین سد سکندر ہو غرور

خاصدان اوسکا اوٹھای یہ تیرا کیا مقدور — ساتھ ڈولی کی جو دوڑی تو کہی ور ہو دور

حق تو یہ ہی تجھے ہر طرح ہی باطل سمجھے

پانچھ نکی بھی اوٹھانی کی نہ قابل سمجھے

۱۲۲

زیب زینت کا کسیدن جو وہ سامان کری — صورت آینہ کیا تجھی حیران کری

موج کیطرح تری دلکو پریشان کری — پانی پانی جو ہو تو اپنی طرف ہیان کری

پہر تو کچھ تجھسے نہ اوکا فرلی پیر بنے

اوٹ میں آینی کی طوطی تصویر بنے

۱۲۳

اسقدر حسن خداداد کی ہوا سکے دہوم — جو تری چاہنی والی ہیں کریں گرد ہجوم

تو بھی تجکو بھی ہے اپنی حقیقت معلوم — مل کی ہر دم کف افسوس کہی یا قسوم

شکل یوسف جو اوسی لاون میں بازار وہین

تو بھی ٹہرے یا کیطرح آئی خریدار وہین

۱۲۴

در سی نکلی تو تجھی صورت دیوار کرے — آپ نقطہ ہو تجھی صورت پرکار کری

عشقبازونکی نگاہونمین تجھی خوار کرے — اک زمانہ تری معشوقی سی انکار کرے

گل جو کہاتی ہیں گریزان صفت بو ہوجائیں

تو مسلمان ہو تو عاشق تری ہندو ہوجائیں

۱۲۵

ایسی شوخی پہ عجب حال ہی مجھسی اوسکا
پھر سینہ مین لگا سو گئین حیا دلمین وفا
مین فدا اوسپہ ہون میریطرح سمجھیہ فدا
دلکی صورت نہین ہوتا مری پہلو سی جدا

مجھسی برگشتہ تری طرح وہ محبوب نہین
اوسکو مطلوب نہین ہو مجھی مطلوب نہین

۱۲۶

جب مین جاتا ہون مجھی پاس بٹھا لیتا ہے
دنعین سو بار جو روٹھون تو منا لیتا ہے
ایسی کرتا ہی لگاوٹ کہ لگا لیتا ہے
ناز جو اوسپہ مین کرتا ہون وہ اٹھا لیتا ہی

بات نکلی جو مری منہ سی وہی بات کہے
دن کہون دن وہ کہی رات کہون رات کہی

۱۲۷

کام ہی میرے اطاعت سے اوسی آٹھ پہر
خاطرین میری ہین کیا کیا اوسی منظور نظر
رات بھر میری خوشامد ہی تو منت وہ کر
ہاتہ گردنمین تو ڈالا کبھی زانو پہ ہی سر

نگہ مہر جو کرتا ہون تو جی جاتا ہے
غصہ کھا کر جو گھر کتا ہون تو پی جاتا ہی

۱۲۸

الغرض مینی سنائی جو اونہین یہ تقریر
غیرت حسن نی دکھلائی یہ اپنی تاثیر
مارے غصی کی ہوا پھول سا چہرہ تغییر
پہلی تو ہو گئی خاموش بہ رنگ تصویر

پھر جو بولی تو کہا ہوش مین آ ہوش مین آ
او گرفتار قضا ہوش مین آ ہوش مین آ

۱۲۹

خیر ہے خیر ہے پھر کیا ہوا کیا تجھکو
بات کرنی کا بھی آیا نہ سلیقا تجھکو
یکی آیا ہی کہ سودی کا ہی دورا تجھکو
منہ اسی سی نہ کبھی مینی لگایا تجھکو

واہ جی زور یہ شوخی ہی یہ گرمی سب ہے
منہ بتاؤ کہ زبان خوب ہی چل نکلی ہے

۱۳۰

اتنا کھل کھیلنا انسان کو نہین ہی بہتر
بدزبانی پہ زبان چلتی ہی کیسی فر فر
اسقدر جامہ سی ہو جاؤ نہ اپنی باہر
بیٹھی بیٹھی نکہا جاتی ہی ہماری منہ پر

[illegible]
[illegible]

[illegible] زبان [illegible] گویا
[illegible] عشا

بات کرتی ہوئی [illegible]
[illegible]

روح سمٹ آئی تھی بدن میں گر دیکھتی تھی
کانپ جاتی تھی جو ہم بھر کے نظر دیکھتی تھی

آنکھ یہ کس لائی سی مرتی تھی اجی تم ہو وہی
بات کرتی ہوئی ڈرتی تھی اجی تم ہو وہی

سامنے آنکھ نہ کرتی تھی اجی تم ہو [illegible]
دبکی آگئی سی گذرتی تھی اجی تم ہو [illegible]

راہ میں بھی جو کبھی سامنے پڑ جاتی تھے
اوٹھ نہ سکتی تھی قدم خاک میں گڑ جاتی تھی

یاد ہے آگے بھی ہم پر کبھی نہ آتی تھے
آگے بھی آپ اسی انداز سے اتراتی تھے

آگے بھی ہم کبھی فقروں پہ کبھی جاتی تھی
آگے بھی ہم پہ اسی طرح سے جھنجھلاتی تھے

برہمی کی کبھی آگے بھی ایسا کرتے
اس طرح [illegible] سے کبھی بات کیا کرتی تھی

ساری تقصیر ہماری ہی ہے قصور آپکا کیا
منہ لگایا تمہیں ہم نے یہ اوسکی ہے سزا

[illegible] سو نہ کرتی نہ اوٹھاتی صدمہ
سر چڑھایا تمہیں ہم نے یہ ہماری ہے خطا

کج اداؤں سے مروت نہ ہمیں کرنی تھے
بیوفاؤں سے محبت نہ ہمیں کرنی تھے

طرہ ان سب پہ یہ ہے چال سیکھی ہے نئی کیا
کہتی ہیں ہم نے نیا یار کیا ہے پیدا

زور گرمی نئی شوخی ہے نیا ہے غمزہ
اوسکی زلف ایسی ہے رخسار ہے اوسکا ایسا

سچ ہے ہاتھ آپکی ایسا ہے دلبر آیا
آپنے مجھسے کہا اور مجھے باور آیا

واہ کیا بات بنائی ہی اجی کیا کہنا — نئی تمہید اوٹھائی ہی اجی کیا کہنا
خوب لی پھرکی اوڑائی ہی اجی کیا کہنا — کیسی دیدی کی صفائی ہی اجی کیا کہنا

کیون نہو واہ نئی طرح کی چالاکی ہے
اسکو چالاکی نہین کہتی ہین بیباکی ہے

چشم بد دور نیا یار ملا ہے انکو — ہمسے بہتر کوئی دلدار ملا ہے انکو
کوئی یوسف سر بازار ملا ہی انکو — جان بیچینگی خریدار ملا ہے انکو

اوسی معشوق سے دل اپنا لگائین گی یہ اب
پوچھنا کیا ہی عزیزی خوب اوڑائین گی یہ اب

اب اوسی آئینہ رخ کی یہ حیران ہونگے — اب اوسی زلف پریشانکی پریشان ہونگے
اب اوسیکی لب جان بخش پہ بیجان ہونگی — اب اوسیکی نگہ ناز پہ قربان ہونگی

کیون پسند آئین گی اب ناز ہمارے انکو
سچ ہی کیون بہائین گی انداز ہمارے انکو

چلو جی خوب ہوا ہمنے بہی فرصت پائی — مٹ گیا مفت کا خنجال فراغت پائی
جان جھگڑی سے چھٹی روز کے راحت پائی — سیمتن تمکو ملا ہمنے بہی دولت پائی

تم اوڑایا کرو گلچھرے وہان سب سے کہٹکے
اپنی بہی چین سے گذرےگی یہان بے کہٹکے

غمزۂ خونریز ہی عشوہ ہی ہمارا جلاد — راتدن رہتی تہی ان دونون کو مشق بیداد
جھگڑے ہی ہر روز رہا کرتی تہی ہر روز فساد — خوف رہتا تہا کہ پڑ جای نہ بیڈھب افتاد

تیغ ابروی غضب کام نہ اپنا کر جائے
نگہ قہر سے بیجرم نہ کوئی مر جائے

پھر لگی کہنی کہ او تیز زبان او طرار — او وفا دشمن و آوارہ مزاج او عیار
او پراگندہ دل و دلشکن او دل آزار — بی ادب ہرزہ درا یاوہ سرا بد اطوار

۱۴۳ا

اب کبھی نام ہمارا جو زبان پر آیا
جان لی قہر خدا تجھیبد مقدر آیا

کہنی یہ کہنی لگی جی مین ذرا تو شرما
آج کہتا ہی کہ وہ یار کیا ہی پیدا

ابھی کل تک تو یہ کہتا تھا کہ تم ہو یکتا
جو کہین صورت و سیرت مین ہی تمسی اچھا

۱۴۳ہ

خیر صاحب وہی گلفام مبارک ہو تمہین
ہم ہوی خار گل اندام مبارک ہو تمہین

پر وہ محبوب کہان اوسکو یہان بلواؤ
یہ تو کیا دخل کہ تم یہانسی قدم سرکاؤ

کیسی صورت ہی کس انداز کا ہی دکھلاؤ
آ رہی اوسکے بلانے کو کہو جو ہو

۱۴۴ا

ایک اشارا ہی تمہارا وہ اگر پائے گا
تابع حکم ہے نبی الفو چیلا آئے گا

زلف و رخسار ذرا ہم بھی تو دیکھین اوسکی
ناز و انداز و ادا ہم بھی تو دیکھین اوسکے

لب اعجاز نما ہم بھی تو دیکھین اوسکے
غمزۂ ہوش ربا ہم بھی تو دیکھین اوسکے

۱۴۵ہ

ہم بھی دیکھین کہ وہ آشوب جہان کیسا ہی
سامنی لاؤ تو جی ہی وہ کہان کیسا ہے

صید کی تاک مین ہی کیسی ہی شہباز نظر
فلک نخچیر مین جلاد غضب سے ہے مضطر

خون بسمل کا ہی مشتاق ادا کا خنجر
جستجو ہی رگ جان مین ہی غمزہ کا نشتر

۱۴۶ہ

سامنی لاؤ جو اوسکو تو سیار تنگ کرین
خنجر ناز و ادا سی ابھی جور تنگ کرین

ترک غمزہ ہی سنبھالی ہوی شمشیر دو دم
تا تہ عارض پہ دہری کہاتی ہین قسم آن کی قسم

صف مژگان کا یہ غیر قسمی ہو لے عالم
آگی آئیگا فرشتہ بھی تو چہوڑین گی نہ ہم

قول ہی چشم سخن گو کا کہ ہم اول ہین
کاکلونکو بھی یہ دعوی کہ یہان سنبل ہین

سوز نساز کا ہر دم ہی کلام | [illegible] عشق کی [illegible]
تیغ قضا لیکی ہر انام [illegible] | چار چشمی کا جو [illegible]

ڈہانا وہ ناک او سپہ غضب قہر لئی بیٹھی
سونک [illegible] ہین سدا بالا ہی بجلی بیٹھکی

[illegible] مقابل [illegible] | ماری کوڑی [illegible]
ہر [illegible] بانسی پہ نشتر نکلی | [illegible]

[illegible] سایہ [illegible] ڈسکی [illegible] لون
سامنی آتی تو اوڑ ناگنی بنکر ڈس لون

[illegible] ہوکی ہی کہینچ کر | لاؤ میدان مین تو وہ کہلا [illegible]
[illegible] ہو وہ شوخ نظر | ترکین دار کمان تیغ قضا کی ہی سپر

سامنی ہو تو حقیقت ابہی ساری کہل جائی
جو ہر اپنی ہو کہلین وسکی بہی قلعی کہلجائی

[illegible] ہی کام یہ دندان کی چمک | ہو چکا چوندا وہی جائی وہین آنکہہ [illegible]
[illegible] وہی شعلۂ عارض کی لپک | طرہ [illegible] یہ جبہۂ روشن کی جہلک

ٹہوکرین کہاکی گری دیدۂ ترا بہی نہ لگی
گر پڑی چادر تحدان مین پتا بہی نہ لگی

[illegible] کہتی ہی کہ مجہ مین کرامات کی بات | ہو مقابل جو مری حسن پریزاد [illegible]
سونگ چہاتی پہ دلون وسکی جو آئی بد ذات | [illegible] کی کہین منہ لگتی ہین عالی درجات

گروہ جی چہوڑکے بہاگا بہی بہانسی جہلکر
بیڑیان پاؤن کی بجائیگا جو ین ڈہلکر

زلف کیطرح سی بل کہا کی یہ کہتی ہی کمر | ایسی آنکہین تو کہان وسکی جو آؤ نہین نظر
[illegible] اوسکو جو ہو سوی عدم قصد سفر | جادۂ راہ کی مانند بنون مین رہبر

[illegible]

[illegible] شعر [illegible] آیا
اگر [illegible] اور [illegible]

وہ وقت [illegible] کہا [illegible]
[illegible]

[illegible]
سو وہی در او [illegible] آنکھ سب ہی [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] سب [illegible]

رنگ [illegible] نیا دکھلایا
یون خجالت کو [illegible] لگا یون شرمایا
[illegible] ہو گیا آنکھون [illegible] اندھیرا آیا
پیچ [illegible] ہوجاتا ہی گھبرایا

دل دھڑکتا ہی نظر کچھ نہین آتا ہمکو
جی کبھی مین نہین یارب یہ ہوا کیا ہمکو

کہنے لگی مجھسے یہ کہا آپ اب آرام کرین
جائین اخلاص وہی ہی سحر و شام کرین
فائدہ کیا نہ زیادہ مجھی بدنام کرین
آپ ہون مست وہی ساقی گلفام کرین

چھیڑ کا ہوتا ہی انجام برا یاد رہے
ہمنی کیا جانی کیا پاس کیا یاد رہے

اوٹھی یا تو تمھین جو مینی یہ لگاوٹ پائی
گر پڑا پاؤن پہ کی عرض زہی دانائی

عشق مہر تازہ ہوا جوش مین الفت آئی
مجکو بھی سمجھا ہی تو اپنی طرح ہرجائی

سوز دل تہا یہ فقط تیرے طلبگار ہین ہم
تو مسیحا ہی وہی اور وہی بیمار ہین ہم

١٥٩

حور آئی جو کبھی راہ بتائین اوسکو
ماہ بھی ہو تو ترا ہالہ بنائین اوسکو

منہ دکہائی جو پری منہ نہ لگائین اوسکو
بنکی خورشید بھی آئی تو جلائین اوسکو

لاکہہ دل ہون تو فدا صورت پروانہ کرین
شمع رو تیرے سوا غیر کے پروانہ کرین

١٦٠

سنکے تقریر مری کہنی لگا وہ طناز
تمنی دیکھی نہین دنیا کی نشیب اور فراز

تمکو معلوم حسینونکی ابہی کیا انداز
طاقت صبر بھی کچہ چاہیی ای بندہ نواز

بی شفقت کوئی ہو سکتا ہی ہمراز کہان
جب تلک سوز محبت مین نہو ساز کہان

١٦١

الفت گل مین جو بلبل کا ہوا چاک جگر
جلکی پروانہ جو محفل مین ہوا خاکستر

گوش گلکی لیی تیا شک ہوئی اوسکی گہر
نام روشن کیا تب شمع جہان مین یکسر

عشق مین شان زلیخا نی تماشائی پائی
پیر ہوکر غم یوسف مین جوانی پائی

١٦٢

قیس فرہاد کو کیا کیا نہوی رنج و ملال
ہو جو غیرت تو ملا تجکو نسی کر و منہ کو لال

بی جہری وامق و نل ہو گئی الفت مین جلال
اتنی سی باتین آتی لگی غیرون کی خیال

چار دن تمسی محبت نہ نبہی دیکہہ لیا +
کیا تنک حوصلہ ہو جاؤ اجی دیکہہ لیا +

١٦٣

شکر صد شکر امیر اب تو گیا غم کا اثر
رکہہ لیا پاؤنسی زانو پہ اوٹھا کر میرا سر

عاجزی سی میری ڈہیلا ہوا وہ شنگ قمر
صحبت عیش جو آ گئی تہی ہوئی بار دگر +

یارب اجاب نہ احباب کی نظرون سی گرین
دن پہری جیسی مری ویسی زمانی کی پہرین

تمام ہوا



<table>
<tr><td>یاد ایام کہ شوخی کا یہ انداز نہ تھا</td><td>جلوۂ حسن ادا حوصلہ پرواز نہ تھا</td></tr>
<tr><td>شمع فانوس بیان شعلۂ راز نہ تھا</td><td>اک جہان کشتۂ تیغ نگہ ناز نہ تھا</td></tr>
</table>

آنکھیں خونریز نہ تھیں خنجر قاتل کی طرح
لوٹتی تھی دل عشاق [illegible] کی طرح

<table>
<tr><td>چھپ کے پردے سے نکلنا تھا تمہارا باہر</td><td>صورت آئینہ تھی شانہ کش شام و سحر</td></tr>
<tr><td>صحن تک بھی نہیں دالان سے آتا تھا سفر</td><td>ڈرتی ڈرتی کبھی جاتی تھی اگر جانب در</td></tr>
</table>

دیدۂ نقش قدم سے تمہیں شک جاتی تھے
دیکھکر سایہ کو ہمراہ جھجک جاتی تھے

<table>
<tr><td>آنکھ زیبا تھی تمکو نہ زینت سے خبر</td><td>مسی ملنی کا نہ لپکا تھا نہ سرمہ پہ نظر</td></tr>
<tr><td>ہاتھ مہندی سے تھے پنجۂ مرجان اکثر</td><td>آتش رنگ حنا سے نہ جلاتی تھی جگر</td></tr>
</table>

دامن زلف تلک دسترس شانہ نہ تھا
آئینہ پرتو عارض سے پریخانہ نہ تھا

ہوتی تھا رنس سی مطلع تھا نہ یون گلشن سحر
قلزم حسن سی یا موتی تھی نہ پیدا کی سحر
نہ او گلتی تھی کبھی آنچ گیسوی ان سحر
شہرۂ ماہ رخ صدف نقشا شہر بسحر

جان آفاق تھی عاشق دلگیر جمال
کھینچ کی جاتی نہ تھی بر شہر مین تصویر جمال
۵۵

سیکڑون آئینہ حسن کی حیران کب تھی
اتنی وحشت زدہ نرگس فتان کب تھی
نہ کہون گیسوی پریشان کی پریشان کب تھی
اسقدر شہرۂ سیب زنخدان کب تھی

کوچہ یون آٹھ پہر مصر کا بازار نہ تھا
تمتو یوسف تھی مگر کوئی خریدار نہ تھا
۵۶

کون تھا میرے سوا چاہنے والا صاحب
میرے چاہت سی ہوا رتبہ دوبالا صاحب
خانگی ماہ تھی تم اور مین ہالا صاحب
میرے بدنام ہوئی نام نکالا صاحب

فکر کی مینے بہت حسن مین تب طاق ہوئی
نئی مضمون کیطرح شہرۂ آفاق ہوئی
۵۷

سیر پر تمکو نظر تھی نہ تماشی پہ نگاہ
ماہتابی پہ نہ چڑھتی تھی کبھی شام و پگاہ
مثل یوسف کبھی دیکھی تھی نہ بازار کی راہ
بلکہ خورشید نی دیکھا تھا نہ سایہ ای ماہ

شوخیان طبع مبارک مین یہ زنہار نہ تھین
کھڑکیان گھر کی کبھی جانب بازار نہ تھین
۵۸

روز ہوتی تھی نہ یون پھولونکی زیور کی خرید
اک جہان گو کہ تماشتاق برنگ مہ عید
خز و دیبا کی بی جامہ نہ تھی قطع و برید
پر نہ حاصل تھا کسیکو مزۂ گفت و شنید

جمع ہوتی تھی نہ یون اہل غنا شام کی وقت
قصہ گو یونکو بلاتی تھے نہ آرام کے وقت
۵۹

اب جو ہر بات مین یکتا ہوئی ماشاء اللہ
مائل سیر و تماشا ہوئی ماشاء اللہ
عمر بد جو ستم آرا ہوئی ماشاء اللہ
غیر ہم غیر احبا ہوئی ماشاء اللہ

جھلکتی ہی [illegible] تیغا
نشتر تم سے [illegible] پھرتے [illegible]

یہ نہ سمجھے تھے کہ ہوگی یہ قیامت ہمپر
غیر لوٹینگے کہ ہمیں آئیگی آفت ہمپر

امتحان ہم پہ ہی شمشیر عداوت ہمپر
ظلم و جور و ستم و خواری و ذلت ہمپر

کچھ ہوا خیر تھا کچھ اور گمان درپیش
قہر درویش [illegible] بجان درویش

دلمین سوچو کہ طرحدار بنایا کسنے
اسطرح کا تمھین عیار بنایا کسنے

دلربا دیکے دل اپنا یار بنایا کسنے
ساری معشوقون کا سردار بنایا کسنے

کب سلیقہ تھا تمھین زینت و زیبائی کا
کسکی صدقے مین یہ شہرہ ہوا رعنائی کا

ساری احسان مرے تم خدا بھول گئے
ذائقہ مہر کا الفت کا مزا بھول گئے

بیوفائی پہ چلی راہ وفا بھول گئے
پچھلی باتونکو تم اے ماہ لقا بھول گئے

ابتو دل اور دماغ اور ہی شان اور ہی ہے
آن بان اور زبان اور بیان اور ہی ہے

اب دن صحبت اغیار ہے اللہ اللہ
دل ہین پامال وہ رفتار ہے اللہ اللہ

گھر مین ہنگامہ بازار ہے اللہ اللہ
دم نکلتے ہین وہ گفتار ہے اللہ اللہ

آئین احباب قدیمی یہ اجازت ہی نہین
لگی چوٹی سی کہیدم تمھین فرصت ہی نہین

عام چاہت ہوئی اب عشق کی بیمار ہین سب
گرم بازار دا سر دلبیون کے مطلب

درد دل درد جگر سوز درون خشکی لب
آنکھین بیمارونکی ہین شربت دیدار طلب

جوش سودا سا زمین بن آئی ہی عطارونکی
ڈولیان روز چلی آتی ہین بیمارون کی

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] پیاسے [illegible] قدر [illegible]

خون عزیز [illegible] اب [illegible]
اسکے [illegible] تیرا [illegible] قصاب نہین

[illegible] آتی ہین [illegible] نام
اولسی ہوتی ہین اشارے [illegible] لگانے کو

گستاخیان ہمیشہ [illegible] نہین کرتی ہین سلام
سا آئینہ ہی چاہون تو کہون ماہ تمام

خط [illegible] بالے [illegible] شیدہ نہین یارون پر
بیٹھی رہتی ہین [illegible] تیری دیوار [illegible]

راتدن صحبت اغیار رہا کرتی ہے
طبع تمسی ہمری بیزار رہا کرتی ہے

بزم مین [illegible] لب گوشی بازار رہا کرتی ہے
گرد تمسے ہمین دیوار رہا کرتی ہے

خیر [illegible] بہتر ہوا گر حور سے تم
[illegible] ہوا تو یہ عجب کسی مزدور سے تم

ہمسے رنجش ہوئی گفتار ذرا اور سنو
بیرخی تمسے یہ ہر بار ذرا اور سنو

ہمسے اوکھڑی ہوئی رفتار ذرا اور سنو
ہم رکاوٹ کی سزاوار ذرا اور سنو

دور ہمسے ہی رہین یہ سرکار کی دانائی سے
ایسی چالین رہین صاحب کسی ہرجائی سے

خیر تمکو جو نہین پاس ہمارا صاحب
کہین وابستہ اگر دل ہی تمہارا صاحب

بحر الفت سے کیا ہمنے کنارا صاحب
سلسلہ قطع ہی کب ہے یہ گوارا صاحب

آپکے دلمین محبت کا اگر نام نہین
خوش رہو خوش رہو بندیکو بہی کچہ کام نہین

بدبلا تم ہو تو ہین ایک بلاکش ہم ہے
تمکو پروا نہین تو تمسے نہین غش ہم ہے

برق [illegible] تم ہو تو پر کالہ آتش ہم بہی
[illegible] محبوب [illegible] ہم بہی

دل ہی جب مضطر نہیں تو کہاں چہرہ گلرنگ نہیں
پانو نہیں لنگ نہیں ملک خدا تنگ نہیں

سینہ صاف میں درخشان لالی کہون
دل تپیدہ ہی منظور تو خوبان لالی کہون
پھول گلشن میں بہت قاف میں پریان لالی کہون
تا ہر روز مہر جبین مہر درخشان لالی کہون

جگمگاتا کوئی ہے تاج حسینون کا نہین
شہر آباد ہے کچھ کال حسینون کا نہین

۱۲۲

آرزو ہی نہ آئی ہم ہو بیٹھا اون تمکو
آنکھ میں بہا اب اون وہ خورشید کہا اون تمکو
شمع وا ایسا نکالون کہ جلاون تمکو
اشک بہجاؤ تو نظر ونسی گراون تمکو

نہ ملون کبھی خوشامد کے جو ارشاد کرو
بھول جاؤن تمہیں ایسا کہ بہت یاد کرو

۱۲۳

ڈھونڈا کر کہ ہی طرحدار نکالون ایسا
ذرہ تم سامنے اوسکی ہو وہ خورشید لقا
تم بھی ٹکڑے تو کہو جیسے علی سے علے
کم نما جیسی کہ خورشید کی پہلو میں بہا

فخر خوبان جہان جست بھی چالاک بھی ہو
اپنے غمزے کی طرح قاتل بیباک بھی ہو

۱۲۴

چاند سا چہرہ شب مہ جو دکہائی تمکو
گرم صحبت ہو تو ہنس ہنس کے رولائی تمکو
کرم شب تاب کی مانند اوڑائی تمکو
آپ تو برق ہی ابر بنائی تمکو

سامنے اوسکے کہان دانش و فرہنگ سی بات
صورت غنچہ نہ نکلے دہن تنگ سے بات

۱۲۵

دام میں لائی تمہین گیسوی پیچان اوسکا
داغ دی چاند سا رخسارہ تابان اوسکا
لٹوین جہنکوائی تمہین چاہ زنخدان اوسکا
طوق ہو تمکو مہ نو سا گریبان اوسکا

عرق شرم حضور گل رخسار آئے
سر جھکا لو جو نظر ابروے خمدار آئے

کان ملجائین کرو آنکھ کی شوخی جو نظر
ہوش مہ کا نکو جو پڑی آنکھ لب لعلین پر
آنکھین ٹھہرائین جو کانونکی نظر آئین گہر
غیبت کردی تمہین نظارہ عنقای کمر
رنگ فق ہو شکم صاف کی نظاری سے
حلقی آنکھو نمین پڑین ناف کی نظاری ہی

زلف پیچ کری تمکو گرفتار رسن
تنگ جینی سی ہو ہنگام تماشای دہن
کنوئین مین ڈوب مرو دیکھکی وہ چاہ ذقن
صبح کردی جو نظر آی بیاض گردن
کھنچی رشک صف مژگان کی خلش خار و نمین
آتشین چہرہ لٹای تمہین انگارون مین

دلکو دیکھا ہو کمر کی جو لچک آی نظر
درد دل چمکی جبین کی جو چمک آی نظر
دم پھڑک جای جو نتھنونکی پھڑک آی نظر
غمسی لٹ جاؤ جو گیسو کی پھڑک آی نظر
سینۂ صاف جو سر مشق تصور ہو جاے
شکل آئنہ ہو سکتا یہ تحیر ہو جاے

دیکھو وہ لعل سی زیب تو شامت آی
زلف کج تمکو مقدر کی کجی دکھلاے
سرمگین چشم سی آنکھو نمین اندھیر اچھای
راستی قامت موزون کی قیامت ڈھاے
بیکلی دلمین ہویدا جو کلائی دیکھو ✠ ✠
کیا ملو ہاتھ جو وہ دست حنائی دیکھو

کبھی آمادہ جو ہو رقص پہ وہ مایۂ ناز
شمع سان پھوٹ بہو دلمین یہ پیدا ہو گداز
ایسی بجھ جاؤ کہ تم فرش ہو پا انداز
نیش عقرب ہو تمہین جنبش مژگان دراز
خشم آلود نگہ زہر کا دی جام تمہین
سانپ بن بنکی ڈسی زلف سیہ فام تمہین

گر پڑی اشک جو آنکھین کبھی آنکھو سی لڑین
باتین رنگین وہ کری منہ سی گل تازہ جھڑین
پھول سی چہرے کی لالی تمہین جلنی کی پڑین
خار ہو تمکو یہ پہنائین دل نازک مین گڑین

سرو آسا جو قد رست دکہاسے تمکو
خوب رسوا کری جہنڈی پہ چڑہای تمکو

ایسی آوازی کسی ہل نکلین آپ کی لب
گر میون پر اگر آجای نہین جای عجب
پہبتیان ایسی کہی تمپہ کہ چہاجائین وہ سب
بہاگتی راہ نپاؤ وہ گری برق غضب

گرم فقرہ اوسی ہر وقت وہ موزون سوجہی
قافیہ تنگ کری تمکو نہ مضمون سوجہے

میلی ہوتی ہین بہت شہر مین بہاری بہاری
شہر امڈا ہوا ہر سمت سی سڑکین جاری
جاتی ہین ساری حسین کرکی وہان طیاری
کثرت ایسی کہ زمین بوجہہ سی جنکی عاری

امرا جتنی ہین سب سیر کنان ہوتے ہین
عشقباز ونکی بہی انبوہ وہان ہوتے ہین ۵۳۴

ابکی جاؤگی کہین ہوکی جو گاڑی پہ سوار
دیکہین ہوتا ہی دل آفاق کا کس گلیہ بیزار
اوسکو بہولا نہ گی وہ میلی مین ہم کرکی سنگار
بندہتی ہی کسکی حضور اہل تماشا کی قطار

تو سہی کوئی نہ پوچہی تمہین گاڑی ہانکو
تالی بج جای بہت خوار ہو لغلین جہانکو ۵۳۵

بس امیر اب نہین باقی ہی شکایت کا مقام
غمزہ کہتا ہی کہ اب غیر کا ہم لینگی نہ نام
دیکہو کس رنگ سی کرتی ہین ہم ملنی کا پیام
آئی آئی ہی چشم سخنگو کا کلام ++

تہا جو اندیشہ تمہارا وہی اب کام آیا
چپ ہو چپ رہو لو صلح کا پیغام آیا

واسوخت امیر تمام ہوئے

امانت

سید آغا حسن صاحب مغفور متخلص بہ امانت ابن
میر آغا ابن سید علی ابن سید محمد تقی ابن سید علی رضوی
مشہدی کلید بردار روضۂ جناب علی موسی رضا
علیہ السلام والصلوٰۃ التحیۃ والثنا ہیں سید آغا حسن صاحب
امانت مغفور ۱۲۳۱ھ ہجری میں پیدا ہوے اور
بیس برس کے سن تک ان مغفور عالی طبیعت کو
تحصیل علوم کا شوق رہا پندرہوین برس
شعر گوئی کی طرف طبیعت کو رغبت ہوئی دو چار

ملازم حضور بعہد فرمانروائی اودھ زمانہ مین میان دلگیر جنت مکان مرثیہ گوئی اور سلام گوئی
مین اوستاد کامل تہی اور والد ماجد نے ان مغفور کے اور میان دلگیر صاحب سے نہایت
ربط و اتحاد تہا اس سبب سے سید آغا حسن صاحب مغفور کو انکی والد ماجد میان
دلگیر صاحب کی پاس لیگئے اور کہا کہ چاہتا ہون کہ یہ بندہ زادہ آپکی تعلیم کمال سے
مستفیض ہو یہ کہکی وہ سلام پیش کیے میان دلگیر صاحب نے اون سلامون کو دیکہا بہت
تعریف کی اور کہا کہ ابتدا مین جب ایسی طبیعت پائی ہے تو انتہا مین درجۂ کمال حاصل ہوگا
یہ کہکے اون سلامون پر جا بجا اصلاح دی اور ماتم تخلص تجویز کیا کچہ دنون تو یہین
سلام گوئی رہی بعد اسکے طبیعت غزل گوئی کیطرف رجوع ہوئی غزل کہکی میان دلگیر صاحب کو
سنائی اونہون نے عذر کیا کہ مین غزل نہین کہتا اسوجہ سے اسکی اصلاح مین معذور ہون اوس
دنسے بجای خود غزل گوئی اختیار کی قصہ مختصر بیس برس کی سن مین بسبب امراض بارہ بخود خود
زبان بند ہوگئی اور بذریعہ تحریر کلام کرنا اختیار کیا اسی کارگاہ خاموشی مین شعرگوئی درجۂ کمال کو
پہنچی اور امرا اور شرفا اور شعرای شہر مشتاق و مداح ہوئی اور اکثر لوگ شاگرد ہوی اوسی عروج طبیعت
مین شاہزادہ عالی وقار صاحب عالم مرزا ہمایون بخت بہادر بہی بہ اعلان شاعری مین شاگرد ہوئے
کئی برس مین بکوشش اونہون نے دیوان انکا جمع کیا اسی اثنا مین ایک واسوخت نہایت
عاشقانہ اور رنگین پانسو بند کا کہا ایک دوست نے وہ واسوخت ایسی پسند کیا
اپنی پاس بندکر رکہا اور کہا کہ یہ واسوخت باعث بڑی فخر کا ہوگا کہ سوا میرے اور کسی انکی دوست اور
شاگرد کے پاس نہوگا اونہون نے بہت اوس واسوخت کو مانگا مگر اونہون نے ندیا اوس
واسوخت کی کد سے یہ واسوخت مشہور کہ تین سو سات بند کا ہے ۵۹ سنہ ہجری مین
تصنیف کیا اس واسوخت کی تصنیف کرنی مین تین بار ایسی علیل ہوی کہ نوبت ہلاکت کی
پہونچی تہی ابہی واسوخت مذکور ناتمام تہا کہ اونکو شوق زیارت عتبات عالیات پیدا ہوا اور
۶۰ سنہ ہجری مین زیارت سے مشرف ہوئے اور برکت معجزہ جناب امام حسین بعد دعا کے جو زبان
کہ بند ہوگئی تہی خود بخود روضۂ مبارک مین بعد بیس برس کے گویا ہوگئی اوس وقت باتین کرنے لگے مگر کچہ

لکنت زبان مین تا مرگ رہی ایک برس مین زیارت سی مشرف ہوکر پھر وارد لکھنؤ ہوے
اور واسوخت ناتمام کو تمام کیا اور سنہ ۱۲۶۳ ہجری مین ایک محفل قرار دی کہ تمام امرا
و رؤسا اور شعراے شہر جمع ہوے اور یہ واسوخت ایک جلسہ مین پڑھا گیا بعد اوسکے
یہ واسوخت صدہا بار شہرون مین چھپا اور آج تک چھپتا جاتا ہی بعد اسکے احباب نے
فرمایش کی قصہ راجہ اندر اسطرح نظم کیجیے کہ جسمین غزلین اور مثنوی اور ٹھمریان اور
دادرے اور ہولیان اور بسنت اور ساونُ اور چھند ہون تا کہ اس زبان مین بھی طبیعت
کی جودت اور ذہن کی رسائی دیکھین بسبب اصرار ہر دوست و یار چار ناچار سنہ ۱۲۶۹ ہجری مین یہ
قصہ تصنیف کیا اور اندر سبھا اوسکا نام رکھا کہ آج تک خاص و عام کی زبان پر جاری ہی مگر
چونکہ اندر سبھا کا تصنیف کرنا خلاف شان تہذیب جناب مغفور تھا اس لیے اوس کتاب
سے اپنا تخلص نکال لیا اور جا بجا تخلص کی جگہہ لفظ اوستاد رکھدیا مگر عاشقانہ
دیوانکی غزلونمین جو تخلص امانت تھا وہی باقی رہا پھر دیوانسے چند غزلین اور مسدس
اور مخمس اور ترجیع بند و ترکیب بند نکال کے ایک جا جمع کیے اور گلدستۂ امانت اوسکا
نام رکھا اور جب سے یہ مرحوم مغفور زیارات عتبات عالیات سی مشرف ہوکر آے
مرثیہ گوئی اختیار کی تہی پہلے پہل مرثیہ بزمیہ ایسا کہا کہ موجد اس مضمون کی ہوے یہ مرثیہ
ایسا مرغوب خلائق ہوا کہ اہل مطبع نے بسبب شہرت کے چھاپ دیا بعد اسکے سو
سوا سو مرثیہ رزمیہ و بزمیہ فصیح و بلیغ محاورہ اردو مین تصنیف کیے بعد اسکے مغفور کو
شوق پہیلیان اور چیستان اور معما کہنے کا ہوا کہ بڑے بڑے نکتہ فہم اور خبردار نہ
ہو سکے بتانے اور بوجھنے مین عاجز آے قصہ مختصر شہر جمادی الاول کی ۲۰
تاریخ روز سہ شنبہ کو قریب شام سنہ ۱۲۷۵ ہجری مین عارضہ استسقا سے انتقال
کیا اور شہر لکھنؤ مین قریب امام باڑہ آغا باقر قبرستان فرخانہ مین دفن ہوے بعد اپنے
دو فرزند ارجمند چھوڑے ایک سید حسن صاحب لطافت دوسرے
سید عباس حسن صاحب فقط:



بند ۱

عشق کے حال سے یارب کوئی آگاہ نہو — پاؤن اس راہ مین رکھکر کبھی گمراہ نہو

غرق بحر غم و اندوہ مین دل آہ نہو — حسن یوسف سے نظر آئے تو کچھ چاہ نہو

مطلع — مثل ہاروت اسیر چہ بابل ہوئے

دل مگر زہرہ جبینون پہ نہ مائل ہوئے — دوم

بند ۲

عشق کے نام سے یارب کوئی بدنام نہو — خاص مین شورش وحشت کی خبر عام نہو

انتہا سوچ کے وارفتہ خودکام نہو — ابتدا عمر مین الفت کا سرانجام نہو

مطلع — نہ گرفتار قد عشرت شمشاد رہے

سرو کی طرح سے اس باغ مین آزاد رہے — سوم

بند ۳

یا خدا حسن پری کا کوئی دیوانہ نہو — قصۂ عشق صنم خلق کا افسانہ نہو

کوئی دل شیفتۂ جلوۂ جانانہ نہو — گل کا بلبل نہ بنے شمع کا پروانہ نہو

تپش آتش حسرت سے تپ دق ہو سکے

پر کسے رشک مسیحا کا نہ عاشق ہوئے

یا الٰہی کوئی اس عشق کا بیمار نہو | ورنہ [illegible]
خواہش حسن میں رسوا سر بازار نہو | جان و دل [illegible] الفت کا خریدار نہو

کب بے رنگ سے [illegible] ہو سکے
دل دانا کو نہ اس جنس کا سودا ہو سکے

عشق وہ گل ہے کہ دامن میں ہیں جسکے سو خار | عشق وہ نخل ہے جسمین نہ نکلا پھل اک بار
عشق وہ میوہ ہے جسمین نہیں لذت زنہار | عشق وہ باغ ہے جسمین کبھی آئی نہ بہار

عشق وہ شاخ ہے جسمین نہیں پتا دیکھا
عشق وہ غنچہ ہے جسے نہ شگفتہ دیکھا

یہ وہ ہے سرو کہ [illegible] ہے دل ناشاد | یہ وہ شمشاد ہے جسکے ہیں گرفتار [illegible]
یہ وہ ہے دام کہ پابند ہیں جسکے صیاد | یہ وہ صرصر ہے ہوا خواہ ہیں جسکے برباد

یہ قفس وہ ہے کہ دم بند ہے انسانوں کا
یہ وہ دانا ہے کہ دل آب ہے نادانوں کا

چمن دہر میں وہ سبز قدم ہے [illegible] | خشک ہو سبزۂ تر سایہ میں ہیں جسکے [illegible]
گرم رفتار ہو گلشن میں ہوا اسکے اگر | سرو گلزار سے [illegible]

روشوں کی [illegible] سبھی اسکا ہو جائے
ہر خلش خار کو گل سوکھکی کانٹا ہو جائے

یہ وہ گلچین ہے کہ تاراج کری عیش کا باغ | یہ وہ گلدستہ ہی پھولوں کی عوض جسمین داغ
یہ وہ نکہت ہے کہ بلبل کا پریشان ہو دماغ | یہ وہ جھونکا ہے کہ جو زیست کا گل کر دے چراغ

سرو [illegible] گلزار کا مطبخ ہو جائے
اوس شبنم پہ پڑے آتش گل سیخ ہو جائے

یہ وہ دریا ہے کہ جسکے نہیں ساحل کا پتا | یہ وہ ساحل ہے کہ لب تشنہ ہیں جسپر [illegible]
یہ وہ طوفان ہے کہ ڈوبے اسکے تہ گرداب بلا | یہ وہ قطرہ ہے کہ اک پل میں بنے سیل فنا

یہ وہی موج ہے کہ خنجر کے روانی دکھلاۓ
یہ وہ سبزہ ہے کہ تلوار کا پانی دکھلاۓ

یہ وہ ہے چاہ کہ اس چاہ پہ پیاسا جو گیا
یہ وہ ندی ہے کہ تالی کرے لب تشنہ
آب شمشیر ہی سے یہ سراب ہو کے خاک گیا
یہ وہ چشمہ ہے کہ جو خاک پی آب بقا

اس کی تعریف ہے اس موج کی ہار ہی لکھا
آشنا ہمنے سے آگو کنارے دیکھی

یہ وہ موتی ہے کہ جسکی طبیعت آب ہے
یہ وہ یاقوت ہے رلوائی جو خون آنکھ ہے
آبرو کھو کے ہوا خاک پہ سلطان [illegible]
یہ وہ الماس ہے سو ٹکڑے ہی [illegible] جگر

آتش اس لعل کی گر آب سے پیدا ہو جاوی
دفعۃً جلکے گہر سب میں جو نا پید ہو جاوی

یہ وہ صحرا ہے کہ اوڑتی ہے ہما جسمین تالک
یہ وہ ویرانہ ہے کہ گنج جو لی اسکا [illegible]
یہ وہ [illegible] ہے جسکا لیتی اس صد جا
لذت جہان کہو کے قارون کی طرح ہوئی [illegible]

یہ وہ دولت ہے کہ اسکی جسے حسرت ہووے
درہم داغ جنون اوسکو عنایت ہووے

یہ وہ بدنام ہے لے ہمکا اگر صبح کو نام
اسکے اوصاف کا لبوں جو دہن سے کوئی کام
شام تک کہا ہے غم و غصہ غذا ہوئی حرام
شمع کی طرح زبان منہ میں جلی وقت کلام

اس پتنگے سے زمانہ کی جگر جلتے ہیں
گو پری زاد بہت دور ہیں پر جلتے ہیں

یہ وہ میخانہ ہی جسمین نہین کوئی ہشیار
یہ وہ مے ہی کہ ہر اک قطرہ ہی جسکا کف مار
یہ وہ پیمانہ ہی جسکی ہین ہزاروں سرشار
یہ وہ ہی نشہ کہ ہی خواب اجل جسکا خمار

یہ وہ ساغر ہی کہ پیتا ہی لہو یاروں کا
یہ وہ شیشہ ہی کہ دل چور ہی میخواروں کا

۱۵

حق میں جانبازوں کے ہوتی ہے یہ چھری ہی اکثر
[illegible] شربت کا [illegible] پہ شہد [illegible]

[illegible] شیرین [illegible] ہے [illegible] ستمگر
ملتی ہی مرگ سے آخر کو زبا شکے [illegible]

یہ وہ مصری کی ڈلی ہے کہ نہ بات اس سے کرے
سنکہیا کہا کے مرے اسکو زبان پہ جو دہرے

۱۶

یہ وہ ہی شمع کہ جلتی ہیں فرشتوں کے پر
یہ وہ فانوس ہے پردہ میں ہی جسکی [illegible]

اس پتنگی پہ ہی آتش کی پتنگی کا اثر
یہ وہ گلگیر ہے دلسوز کا جو کاٹے سر

جان ناساز ہو وہ نغمۂ خوش تاز ہے یہ
دل مضطر کو سدا سوز ہو وہ ساز ہے یہ

۱۷

یہ وہ محفل ہی کہ راحت کا نہیں جسمیں گذر
یہ وہ صحبت ہی کہ ہی پان جہاں خون جگر

بدلی قلیان کی دہوان آہ کا ہی ہر لب پر
یہ وہ مجلس ہی کہ پانی کی ہی جا دیدۂ تر

یہ وہ دورہ ہے کہ ہشیار بہی متوالی ہین
یہ وہ جلسہ ہے کہ مطرب کے عوض نالی ہین

۱۸

بوجہ اسکا نہ کسی شخص پہ ڈالے اللہ
یہ وہ پرکالۂ آتش ہی کہ خالق کی پناہ

گو وہ پیمانہ پڑے اسکا تو جمہورت کاہ
خرمن عمر کو اک پل میں کرے خاک سیاہ

یہ وہ بجلی ہے فلک آگی سے جسکی ہٹ جای
برق پر برق گرے رعد کی چھاتی پھٹ جای

۱۹

یہ وہ سوذی ہے کہ ایذا میں رکھی لیل و نہار
یہ وہ اژدر ہے کہ اک شعلہ میں کر دیتی ہے [illegible]

یہ وہ زنبور ہے جو لینے نہ دی دل کو قرار
یہ وہ کالا ہے کہ انسانکو رکھی پیچ سی مار

یہ وہ عقرب ہے کہ بچھوا ہی مگر نیش اسکا
یہ وہ ناگن ہے جہان میں نہیں منتر جسکا

۲۰

یہ وہ آسیب ہی سینہ جو کرے دیو کا شق
ہیتیں اسکی وہ ہین جان کو ہو جس سے قلق

سایہ پر یوں پہ پڑے اسکا تو منہ ہمسی فق
یہ وہ ہی بہوت ستیا نو نکو جو سمجھی احمق

نقش و تعویذ سے آسیب ہے مارا جاتا
یہ وہ جن ہے کہ نہیں سر سے اوتارا جاتا

یہ وہ تلوار ہے جو قتل کرے آخر کار — یہ وہ گولی ہے بچا جاتا ہے جس کا دشوار
یہ وہ ہے تیر جگر دوز سے جدا انگار — یہ وہ نشتر ہے کہ ہو جائے اگر جائے نگونسار

یہ وہ دوہا ہے کہ خون سیکڑوں کی جاتی ہیں
یہ وہ خنجر ہے کہ لاکھوں کے گلے کاٹتے ہیں

شکل تعبیر پریشان ہے وہ پریشان یہ خواب — یہ وہ فتنہ ہے جو فتنے کو جگا دیوے شتاب
ملک الموت ہے اک دشمن جانِ احباب — سیکڑوں گھر کیے ویران یہ وہ ہے خانہ خراب

بائن شادی ہیں یہ رستے تو بپا غم ہو جائے
عیش و عشرت کا بچھونا صف ماتم ہو جائے

یہ وہ گیسو ہے پریشان رہے جس سے دل زار — یہ وہ ابرو ہے جو تلوار دکھائے ہر بار
یہ وہ چشم ہے کہ گردش میں کبھی پیس نہ — یہ وہ رخسار ہے دلبر ہے جس کا غبار

یہ وہ لب ہیں کہ لب گور تلک پہونچا دے
یہ وہ دندان ہیں کہ سر رشتۂ جان کٹوا دے

یہ وہ ہے عطر کہ آمیزش بوسے ہے حرمان — یہ وہ روغن ہے کہ گیسو کا اُڑا دیوے دھوان
یہ وہ غازہ ہے کہ رخسار پہ زردی ہو عیان — یہ وہ سرمہ ہے کہ تاریک ہو آنکھوں میں جہان

یہ وہ شانہ ہے کہ سب دل ہیں پریشان اس سے
یہ وہ آئینہ ہے ہر چشم ہے حیران جس سے

رنگ ہر رنگ میں اپنا یہ دکھاتا ہے سدا — کبھی عاشق کبھی معشوق کبھی سب سے جدا
شعبدے یاد ہیں اس اہل دغا کو کیا کیا — کبھی گل ہے کبھی بلبل کبھی ہے غنچے کی صدا

کبھی اس باغ میں قمری ہے کبھی شمشاد ہے یہ
کبھی ہے طوق بگردن کبھی آزاد ہے یہ

کبھی ہے عید [illegible] سبب ہے عید گاہ | کبھی مقتول جفا ہے کبھی قہر جلاد
کبھی مجنون ہے کبھی ہے پاکیزہ نہاد | کبھی ہے غیرت شیرین کبھی ہے شکستہ فرہاد

کبھی انداز پری ہے کبھی دیوانہ ہے
شمع رخسار کبھی ہے کبھی پروانہ ہے

کبھی ہے زلف مسلسل کبھی زنجیر گران | کبھی ہے ابروئے پرخم کبھی تیغ براں
کبھی خود چشم کبھی دیدہ وحشت نگران | کبھی رخسار مصفا کبھی روی حیران

لعل لب ہے کبھی جان سوز کبھی نالہ ہے
کبھی ہے گوہر دندان کبھی تبخالہ ہے

کیا کیا انداز نگاہ رنگی ہیں اس عشق کو یاد | کردیا کتنوں کو الفت کی ہوا میں برباد
لیلیٰ زلف کا مجنون ہے کوئی نیک نہاد | لب شیرین کا بنایا ہے کسیکو فرہاد

کوئی نادان دہن تنگ کا دیوانہ ہے
ور دندان سی گرفتار کوئی دانا ہے

پھوڑتا ہے کوئی سر ٹیک کے پیشانی یار | تیغ ابرو پہ کوئی جانکو کرتا ہے نثار
چشم مخمور کی ساغر سے کوئی ہے سرشار | تیر مژگان کا نشانہ ہے کسیکا دل زار

دھیان میں رخ کے کسی چشم کو حیرانی ہے
یاد کاکل میں کسی دل کو پریشانی ہے

صفت برگ خزان زردہ ہے گریا کوئی گل | نعرہ زن ہے کوئی اس خار سے مثل بلبل
کوئی باحال پریشان ہے برنگ سنبل | چاک کرتا ہے گریبان کو کوئی صورت گل

تنگ دل غنچے کی مانند کوئی ہوتا ہے
کوئی اس باغ میں شبنم کے روش روتا ہے

صورت آئینہ اس گھر میں ہے کوئی حیران | شکل تصویر ہے ساکت کسی خوش فکر کو یہاں
جلکے اس شمع سی دم توڑتا ہی کوئی جوان | کسی کم سن پہ چراغ سحری کا ہے گمان

کوئی اس آتش پنہاں سے پھکا جاتا ہے
کوئی شعلہ کے طرح طیش سے تھرّاتا ہے

۳۲

دل کا آجانا حقیقت میں ہے اک قہر خدا
کچھ نہیں سوجھتا آنکھوں سے کہ کرتا ہوں کیا

دین و دنیا میں بشر کا نہیں لگتا ہے پتا
آبرو جاتی ہے کہ عزت نہیں اصلا پروا

چھوٹتی دولت سے کر سوت کی ایذا سہجائے
بیٹھے کفن بیتا بہ چھپا لیوے تو پردہ رہ جائے

۳۳

کبھی کوچے میں حسینوں کی گذارا نہ کرے
خوش نگاہوں سے محبت کا اشارہ نہ کرے

دل کو مارے قدم اس راہ میں ہا رنہ کرے
جان کا دے شربت دیدار گوارا نہ کرے

آنکھ گر ابرو و مژگاں ستمگر پہ جائے
تیغ سے کاٹ کے گلا مار کے چھریاں مر جائے

۳۴

سب میں آسیب پری سبب محبت ہے غضب
ہوتا ہے سایۂ فگن دیو شب فرقت جب

بہوت سمجھاتا ہے عاشق نہیں سنتا کسی کی
تب یہ چلاتا ہے انسان کہ بنی جان پہ اب

جسکو دعویٰ ہے دم اونکا بھی فنا ہوتا ہے
حسن پریوں کا حقیقت میں بلا ہوتا ہے

۳۵

نہ کسی شخص لطافت پہ کرے چشم کو وا
انکے چتونپہ نہ لہرائے طبیعت کو ذرا

حلقۂ گیسوئے محبوب ہے گرداب بلا
آشنائی سے حسینوں کی کنارہ اچھا

جان دی گر کے کنوئیں میں کہ جہاں وہ ماہ گرے
نہ کسی غیرت یوسف کے گر چاہ کرے

۳۶

کرے سورج کو سلام آب میں جاکر سو بار
بدلی عشاق کی باندھے کے پہن لے زنار

سجدگی سے صنم مہر لقا کی رہے عار
بت کو پوجے نہ کرے حسن پرستی زنہار

ہاتھ سے کعبۂ ابرو پہ اگر دل کھو جائے
صاف اسلام سے منہ پھیر کے کافر ہو جائے

جوشش عشق سے ہون یہ کرب سے شعیر بدو دکھو اصلا
آہ جو شیشہ جو شوخ ہے برشش رہا بیتا بیکہدا
[illegible] عزہ الوان [illegible] بیک کے دیکھنے سو ہجا [illegible]
پہنچا [illegible] دیتی ہین آگ جی مین افسانہ [illegible]

مرگ جیسا شیطرح خشک بدن ہوتا ہے
نشہ آنکھون سی جو اسکے کا بدن ہوتا ہے

جان بیمار ہی تو انسان کہی حسن کو پیار
وصل جانان سے نکلتا جو نہین دل کا بخار
یہ مرض وہ ہی بترا کہتے ہین جسکو آزار
جی تپ ہجر سی ہو جاتا ہے دق آخر کار

تن بدن غم کی حرارت سی جو پہک جاتا ہے
عشق کی نام سے لرزہ اوسی تپ آتا ہے

شوق بیموت سرا کرتا ہی عشاق کو مار
دوست بیمار محبت کو جو شوق دیدار
اس ستمگر کی ادا مین ہے عزرائیل آخر کار
چہرہ یار سے نظارہ سے بدلے اکبار

ملک الموت کی شکل اوسکو دکہاتا ہے عشق
روز ان ورسے عوض گور دکہاتا ہے عشق

جان [illegible] ہے دم زیست سی گو بیرا تا ہے
[illegible] ہجر کا عاشق کو یہ تڑپاتا ہے
[illegible] مرگ مین بیتابی سے چلاتا ہے
ملک الموت کی نظارہ سے جی جاتا ہے

رکہے محفوظ خدا عشق سے بیماری سے
موت بہتر ہے کہین دل سے گرفتاری سے

حسرت دید مین پتہرا گئین آنکھین صدحا
ہم بغل ہونیکی خواہش مین ہوا یہ قضا
لب یہ دم آیا جو بوسے کیطرف دہیان گیا
موت نے آسکے دبایا کہ ہوئی جان فنا

وصل جانان کی ہوس مین یہ تماشا دیکھا
بدلے سونی سے کے چہیرکھٹ سے کے جنازہ دیکھا

[illegible] سیمتن کبہی سمجھے نہ بشر
دہیان مین رنگ طلائے کی دہکتا ہی جگر
دلیہ آنچ آتی ہے پہک جاتا ہو اس آگ مین
کشتہ عشق کو سونا نہین ملتا دم بہر

نقد حیات تن میں تھا [illegible]
خاک ڈالے رخ حبیب [illegible]

مرنے کے ایمان سے بیزار ہوا عشق میں جا | زہر کھاتے [illegible]
[illegible] ایسے کہ جی چھوٹ گیا | [illegible]

تن سی دم [illegible] جدا [illegible]
[illegible] آنکھوں سے [illegible]

[illegible] عشق سے [illegible] | [illegible]
[illegible] میں گرفتار مصیبت میں [illegible] | [illegible]

تلخ مرگ کا فرقت میں [illegible]
اک [illegible] دیوانہ [illegible]

ابتدا عشق [illegible] کے ہوتا [illegible] | آگے ان باتوں [illegible]
ملا دو رویوں کے نظارہ سے کچھ مطلب تھا | میں کرتا تھا دل [illegible]

عشق کے بارسے [illegible] آگاہ نہ تھا
دور تھا کو مصیبت غم سے آگاہ نہ تھا

لالہ رویوں کی نہ الفت کا لگا تھا مجھے داغ | شاد اندوہ سے تھا اس عشرت کو فراغ
صرصر عشق سے یوں عقل کا گل تھا [illegible] | نکہت داغ جنوں سے نہ پریشاں تھا دماغ

زندہ دل رہتا تھا شادی سے غم مرگ نہ تھا
رنگ رخ زرد برنگ گل صد برگ نہ تھا

کوئی عاشق جو کسی پہ کہیں ہوتا ناگاہ | اوسکے [illegible] تحریر سے میں کرتا تھا آگاہ
پہر دن رہتا تھا اسی فکر میں با حال تباہ | عشق کیا شے ہے [illegible] سب کہیں ہیں چاہ

پیار کیا چیز ہے عالم میں محبت کیا ہے
ہجر سے [illegible] وصل سے لذت کیا ہے

تیار مجلس کو کر [illegible] ہیں
اپنا جی کو [illegible] اور غیر کا [illegible]

[illegible]
[illegible]

کو [illegible] دیوانہ بنا [illegible]
دل [illegible] میں فقط [illegible]

بیٹھے [illegible] دیکھا
باغ تھا عالم میں [illegible]

[illegible] پھول [illegible]
[illegible]

[illegible] تھا [illegible]
بلبل [illegible] میں [illegible]

[illegible] شوق میری دل [illegible] ہوا
[illegible] ایک شب [illegible] مجھکو [illegible]

[illegible] عشق [illegible]
[illegible] آیا [illegible] چمن [illegible]

[illegible]
[illegible]

اس میں [illegible] ساغر [illegible]
[illegible] باعیش [illegible]

[illegible] جام [illegible]
[illegible] نشے میں [illegible]

[illegible] کرا [illegible] سکا [illegible]
ذائقہ وصل کے لذت کا چکھا یا [illegible]

پر ہوا تھا نہ ابھی کھول سکے دل [illegible] کنار
نہ وہ گلشن نظر آیا نہ وہ صحبت نہ وہ یار

طالع خفتہ نے جو کر دیا مجھکو بیدار
ہاتھ [illegible] سکے [illegible] لگا دل زار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

خواب میں دیکھکے رویا میں [illegible]
دیکھا گر سوی زمین یا سے گر سوی فلک

[illegible] جہان [illegible] کی [illegible]
نظر آنے [illegible] ذرہ [illegible]

آتش ہجر سے مین صبح کو جلتا اوٹھا
وصل کا پاکے مزہ ہاتھونکو ملتا اوٹھا

٥٥٣
پہر تو اکدم نہ قرار آیا مجھے سنئے دلبر
سکا کہانے لگا گہر جانے لگا جانب در
آنکہ مین جا اوسکے تصور مین تہی آٹہ پہر
باتین دلسوز و نسے ہی کرنے لگا جل جلکر

آتش عشق عناصر مین جو آمیزہ ہوئے
گرمیٔ شعلۂ حسرت سے شرر انگیز ہوئے

٥٥٤
رفتہ رفتہ مین لگا آپ سے ہونے باہر
ہاتہہ دروازے کے بازو پہ رہے شام و سحر
وحشت دل کی غرض پاون نکالے یکسر
گہر کیا عشق نے دل مین تو ہوا مین بے گہر

چرخ مین گردش افلاک نے ڈالا مجھکو
خانہ برباد کیا گہر سے نکالا مجھکو

٥٥٥
بیکلی سے جو لگے غنچۂ خاطر کو ہوا
نالۂ بلبل سے روش کرنی لگا صبح و مسا
خاک عالم کی لگا چہاننے مانند صبا
کبہی صحرا کبہی گلشن کیطرف جا نکلا

سرو گلزار نے جوبن جو دکہایا مجھکو
جلوۂ قامت جانان نظر آیا مجھکو

٥٥٦
سید ہاشمتا دنکی جانب کو چلا مین اکبار
دلکو حسرت ہوئی میری کہ یہ کیا ہے اسرار
چشم حسرت سے لگا دیکہنے قدرت کی بہار
شجر باغ ہے یا قامت برجستۂ یار

قد موزون کا کچہ انداز جو پایا مین نے
دوڑکر سرو کو چہاتی سے لگایا مین نے

٥٥٧
ناگہان گل نے دکہائی جو مجہی اپنی بہار
خار کہا کہا کے اوڑایا مجھے بلبل نے ہزار
ہاتہہ اور پانون گئے پہول چمن مین اکبار
منہ پہ منہ گل کے رکہا مینے سمجکر رخ یار

یاد مین بوسۂ رخسار کے سب کچہ بہولا
رخ رنگین کے تصور مین نیا گل پہولا

عیرت گلشن میں جو نرگس سے ہوئیں آنکھیں چار
چشم [illegible] نظر آتی جو بہار

دید بازی کی لیے پاس گیا مین اکبار
ٹکٹکی بندہ گئی جھپکی نہ پلک پھر زنہار

[illegible] کہ جو خمار آنکھوں مین
پی گیا کاسۂ نرگس کی بہار آنکھوں مین

۶۰

واں پریشانی مین سنبل کو جو دیکھا ناگاہ
جا کی نزدیک جو کی چشم تصور سے نگاہ

دل ہوا کوچۂ کاکل کے ہوا مین گمراہ
سو ہو پھر گئی آنکھوں کے تلے زلف سیاہ

رحم یہ او بجا پئے گیسوئے معنبر میرا
حال سنبل کے روش ہوگیا ابتر میرا

۶۱

نہر گلشن [illegible] نظر
منتظر [illegible] سر

جوشش اشک سے فوارہ بنا دیدۂ تر
داغ دل دھونے کو پھر آ کے چلا دریا پر

واں [illegible] دریا کا نظارہ نکیا
شام تک یاد ان نے ساحل سے کنارہ نکیا

۶۲

خالی دریا ہوا [illegible]
غنچۂ دل جو کسی جا شگفتہ پایا

آ کے چوک مین نظارہ کنان پونہچا یا
گلفروشوں مین کہیں ٹھہر ہو سو کی جی بہلایا

خلش عشق سے واں بھی مجھے اک خار ہوا
کوئی گل آ کے گلے کا نہ مرے ہار ہوا

۶۳

رویت ماہ کا مژدہ شب اول جو سنا
کربلا جا کے طواف در حضرت تو کیا

شوق نو چندی کا وہ چند مری دلکو ہوا
کعبۂ رخ کے مگر دید سے محروم رہا

واں سے درگاہ جو آیا تو الم اور ہوا
عقدۂ دل کی کشائش کا نہ کچھ طور ہوا

۶۴

چودھوین رات کا مہتاب جو نکلا سر راہ
جا کے تالاب پہ کی چار طرف مینے نگاہ

چاندنی دیکھکے مجھکو ہوئی تالاب کی چاہ
تیرہ بختی نے دکھایا نہ کوئی غیرت ماہ

ایضاً

دل جو بھر آیا تو اک شور مچایا میں نے
سارے سنّاٹا لا [illegible] سے سوتوں کو جگایا [illegible]

بھولا سب کچھ [illegible] جب [illegible] کوسے یاد آیا
جگنو یا [illegible] [illegible] سے پایا

ناچ کا رنگ جو کیا نیکو وہان دل لایا
آنکھ سے [illegible] پھر کبھی وہان بیٹھایا

[illegible] ہزار [illegible] کیون کہین سیر سے ہوتے
آمد [illegible] کہان شہر مین [illegible] ہوتے

کیا [illegible] سے [illegible] تنہا پایا مجھکو
[illegible] عشق جوان [illegible] مین لایا مجھکو

در بدر گردش قسمت نے پھرایا مجھکو
[illegible] دکھاوے [illegible] نظر آیا مجھکو

[illegible] جلوہ نور کے [illegible] دیکھیے
جلوۂ حسن [illegible] اللہ کے قدرت دیکھیے

نکلے [illegible] میری جو ادھر کو ناگاہ
کے لگاوٹ سے پھرا [illegible] ہائے

مسکرانے لگا منہ پھیر کے وہ غیرت ماہ
کر گئے وہ مجھے تیغ نظر ناظر خواہ

بات کی بات مین منہ ہائے غضب موڑ گیا
اپنے کوچے مین تڑپتا وہ مجھے چھوڑ گیا

تنگ ہو [illegible] مجھے [illegible] آپہنچے
اتفاقاً کبھی آیا وہ [illegible] جو نظر

کوچہ گردی نے کیا گرد فلک کے چکر
لین اشارون مین پری کی بلائین [illegible]

کوچے مین [illegible] لگاوٹ کی غرض گھات سے کے
اپنے جانے کے پر اوسنے ملاقات سے کے

دل میرا [illegible] بہت گھبرایا
آستان یار کا [illegible] جو خالی پایا

کوچے [illegible] مین بس جا کے قدم ٹھہرایا
گھر مین اس شوخ کے بے ساختہ مین در آیا

[illegible] کی بیدار طرف جلوہ گرے کو پایا
[illegible] مین اوس رشک پرے کو پایا

دیکھکر مجھکو بناوٹ سے وہ بگڑا اک بار
سر کو جھوڑا کے یہ کی مکر سے اوسنی گفتار
آ دمے جان سے گئے مجھسے کی کیہ تکرار
ایسا بیباک زمانے مین نہوگا زنہار

آبروریزی سے شاید نہین تو ڈرتا ہے
غیر گھر مین کوئی اسطرح قدم دھرتا ہے

غصہ جب اوس ستم ایجاد کا کچھ دور ہوا
دل کی بیتابی نے پیاری مجھے ناچار کیا
بیٹھکر پاس تب آہستہ سے مین یہ کہا
تجھپہ سو جان سی عاشق ہون ذرا سر تو اوٹھا

یارا تو نے مجھے ذلت ہے نہ رسوائی ہے
کشش حسن یہان کھینچکے لی آئی ہے

نیم راضی سا جو اوسبات پر اوسکو پایا
تمنے مجھپر بڑے روز کرم فرمایا
بے حجابانہ سخن مین یہ زبان پر لایا
دل بیتاب کو فرقت مین سدا تڑپایا

واہ جی ایسا تغافل بھی کوئی کرتا ہے
آج تک تم نے بچانا کہ کوئی مرتا ہے

مسکرا کر یہ شرارت سے جواب اوسنے دیا
مرنے جینے سے کسیکے نہین مجکو واقف اصلا
مجھکو معلوم ہے کیا حال برے دل کا
کوئی مرتا ہے تو وہ جاکے کرے اپنی دوا

مجھسے اس درد کی تدبیر بھلا کیا ہووے
کرے مردے کو وہ زندہ جو مسیحا ہووے

اس لگاوٹ کا جواب اوس سے جو پایا مینے
پای دل صبر کے کوچہ سے اوٹھایا مینے
ظاہر الفت کو کیا عشق جتایا مینے
کھینچکر ہاتھ گلی اوسکو لگایا مینے

منہ پہ منہ رکھدیا بوسے لب نازک کی لیے
سرکشی اوسنے دکھائی تو قدم جھک کی لیے

گو کہ کہائی سے کیا اوسنے سراسر انکار
دیر تک رد و بدل ہی مین رہا بوس و کنار
ایک بھی بات کہنے اوسکی نہ مینی زنہار
دل سے دل مل گئے نقشہ یہ ہوا آخر کار

نشہ کیسا تھا لذت سے تو بیہوش ہوا
[illegible] سمجھے ہم آغوش ہوا

تھکا تھا یار کا صحبت سے جو قابل پایا
پھر ہر اک آدمی کو گھر کا [illegible] پایا
اپنے گھر لانیکا طور اوس سے غرض ٹھہرایا
تا کے احباب کی صحبت مین اوسی ٹھہرایا

گرد پھر سے کے فدا صورت پروانہ ہوا
شمع رخسار سے روشن جو اکاشانہ ہوا

[illegible]
[illegible]
بام پہ فرش تکلف کا بچھایا آکے
بناتے فرش پہ بیٹھے تو ہوئی اور [illegible]

ڈالدیا اپنے پہلون سے کے باروان کی [illegible]
کشتنا [illegible] سے برابر رکھیں

[illegible]
[illegible]
اور رہا شغل تو اوس شوخ سے دل کو بہلایا
نیت [illegible] سے یہ مطلع مین زبان پر لایا

ذائقہ [illegible] هون اور وصل کی پہلی شب ہے
شرم سے کچھ نہیں کہتا ہون کہ کچھ مطلب ہے

جب لگا نیند سے انگڑائیان لینے وہ گل
پھر تو خلوت مین لگا سینے سے بیتاب دل
چمن بزم سے سب اوڑ گئے مثل بلبل
نشہ سے وہ بیہوش ہوا جب بالکل

دست گستاخ بصد شوق بڑہایا ان نے
کہا تسے داؤ پیرا اوس گل کو جکڑا ناسینے

ہاتھون مین جو لیا ساق بلورین کو دبا
ل گیا جا کے گلابی سے جو شیشے کا گلا
کمسایا وہ بہت ناز سے پر ہل نسکا
ساغر وصل مے سرخ سے لبریز ہوا

یہان گرہ کہل گئی دل کی اودہر انگیا کے
لب نازک سے صدا آنے لگے بس بس کے

سینے سے سینہ ملا دل سے جگر تن سے بدن
لایا آہستہ سے حرفا کی زبان پہ سخن

تنگ آیا ہے آغوش میں وہ غنچہ دہن
تپش چلا آتا ہے ہوتا ہے ہراچھی [illegible]

غیر حال اسکا نزاکت سے ہوا پایا تن سے
لگے زلف عنبر کا سونگھایا بین سے

بادۂ عیش سی تھا مست یہ دل سرشار
خواب راحت سے اوٹھے جھومتے ہم یکبار

دن چڑھا جب تو ہوا نشۂ وصلت کا اوتار
سرخی آنکھوں میں ادھر نیند اودھر [illegible]

تیچے نظروں سے وہ ہر دم مرا منہ تکتا تھا
مجکو حیرت سے ادھر اوسکو ادھر سکتا تھا

یوں ہی القصہ ہوئیں صحبتیں اوس سے دو چار
وضع کو دیکھا تو بالکل ہے لڑکین اظہار

جو کہا میں نے تو قول اوس نے کیا ہی تکرار
بگڑا رہتا ہے نہ بناوٹ سی نہیں کچھ [illegible]

جانتی ہی سے بی آگاہ نہ رعنائی سے
خود پسندی سے ہے مطلب نہ خود آرائی سے

گرم ہوکر سوی حمام اوسے میں لایا
میل خاطر پہ جو اوس سیم بدن کی پایا

چھینٹے دی دی کی نہانی کی [illegible] بہلایا
ملمع کیا [illegible] میں بہلایا

یوں نہا دہو کے وہ حمام سے باہر نکلا
آتش برج سے گویا مہ انور نکلا

ٹھیک پوشاک جو سلوائی تھے میں نے سارے
کام داسنے کے سراسر جو وہ تھے طیارے

اوس سے پہلے تو پہنائی پاجامہ گیا [illegible]
پیٹ پر کرتی کی جانب تو ہوئی [illegible]

پہنے پھر مجمع زرتار کس کو باندھے
بال میں سونے کے چڑیا جو بیشنے پر باندھے

سرخ اطلس کا وہ پاجامہ سجا پوٹے دار
ہاتھوں پا بیچے دونوں جو اٹھا سے یکبار

لپکے کلیاں تو ہوا غنچہ دہن سی نہ شمار
کس قدر پیاری لگا پہر ہوا وہ رنگ بہار

کمسن پہ جو مقابل کوئی پایا اوس نے
چٹکیوں میں دم رفتار اوڑایا اوس نے

اک دو پٹہ دیا شبنم کا پھر اوس گل کو اوڑھا
جنبش جسم سے آنچل کا جو پٹا بچکا
پڑ گئے اوس حسینان جہان پر ہر جا
چادر ابر میں بجلے کو تڑپتے دیکھا

جھرمٹ اوس نے رخ روشن پہ جو تنکر مارا
تشتہ برق نے سورج کے کرن پر مارا

بکھرے بالوں سے پریشان جو ہوا عالم سارا
تیل بالوں میں حنا کا جو دیا میں لگا
کنگھی چوٹے کا ہوا دل کو سراسر سودا
مشکبو زلف معنبر سے ہوا گھر سارا

بال مقراض سے گیسو کے برابر کاٹے
اوڑھ چادر زلف کی ناگن تو وہیں پر کاٹے

مانگ سیندور سے وہ نکالے کہ فلک کو ہوئی آہ
وُرّہ الماس کا جو لگا یا نا گاہ
کہکشان کو نہ ملے بھاگنے کی چرخ پر راہ
جھٹکے تارے سر شام ایسے کہ ٹھہری نہ نگاہ

عکس شب زلف کا بس قاف سے تا قاف پڑا
[illegible] لگے جب نظر تو موباف پڑا

اوس کے [illegible] سے کیا نور فشان
کاجل آنکھوں میں لگایا تو ہوا حشر عیان
تیغ ابرو کو کیا صاف سے قتل جہان
سرمہ سا ان اشک سے بس لگے خوش چشم جوان

[illegible] تو قدرت کے چمن پھول گئے
گل سوسن کے فضا غنچہ دہن بھول گئے

شام کا رنگ جو مسی کی لگاوٹ میں تھا
لایا پھر جو [illegible] نے لاکھا
اوس پہ لاکھے جو لگائے تو شفق پھولی کیا
پھول لالے کا عیان غنچہ سوسن سے ہوا

عکس پڑا وہ گل رعنا تو تماشا دیکھا
گوہر و نیلم و یاقوت کو یک جا دیکھا

بالیان مین جو لگا اوسکو سہانے تھے گہر	تیغ تھے بار سے وہ قطرۂ رشک گہر
بالے پہنے جو تھا حلقۂ گوش زیور	کان کیا لال ہوئی کان جواہر یکسر

ہنسیان موتیون کے جھمک سے لوین جو تھی آویزان
بالیان خوشۂ گندم کے طرح جھومتے تھین

بندی یاقوت کے اوسکو جو دی مینا پہنا	کان کے اوسکے سنہرے
جہالے پہنائی وہسی اور عدد ہی یکتا	حسن کے باغ مین کیا موتیون کا

ابر گیسو مین جو ہل ہل کے چمک جاتے تھین
بجلیان ہیری کے دل برق کا تڑپاتے تھین

طوق گردن مین وہ پہنایا کہ ٹہرے نہ نظر	چاندسے جسکے ہوا
دیکھ کے ہیری کی ڈالے جو گلے کی اندر	ہالون مین سے لگے

نورتن باندھ کے جب یار کے بازو دیکھے
بہنے دو پرچے الماس جڑاو دیکھے

نکل آئے تو کلائی کو بنا کر چھوڑا	چوڑیون کا سر و سنتا اوسکو پہنایا جوڑا
سج کے نوگریکو کنگن کیطرف منہ موڑا	گہنا پہنایا بہت سا کہ نہو دل تھوڑا

چمکا کندن سا بہت رشک قمر کا چہرہ
دیکھا ہیرے کی انگوٹھی مین جو گر کا چہرہ

پھر علی بند پہنایا بے حفظ اعضا	کردیا ہاتھ کو پابند طرحداری کا
چھلے سونے کے جو یکدست دی پہنا	انگلیان ہوگئین اوس شوخ کی انگشت نما

آرسی پہنے تو دل اور لبھایا اوسنے
کیا انگوٹھا مجھے حسن کے دکھایا اوسنے

اوسکے پھر پاؤنمین پہنائی وہ سونیکی چہڑیان	جسکے گھنگھرو کے صدا شور قیامت سے اٹھی
دم رفتار وہ جھنکار مین ہو وین جو کڑے	چین مندو کا اور فتنے بلند ہر دو نگو سے

غلغلہ زیر زمین تا بہ فلک چال کا ہو
دل لرز جایئن گمان تہلکہ کو بہو نچال کا ہو

۹۸

پھر طلائی اوسی جوڑا وہ پہنایا پہار — چھیان جواہر کے جڑی تہین سار
بہاری اسطرحکی ہو جسسے تجمل گا کار — گھنگر و سونے کے ٹانکی گردنے طیار

دل لگا رونڈی جب اوسکے بدن پر بہیار
دوست ہر سمت سے کہنے لگے دشمن ہیا

۹۹

جب یہ سب زیور و ملبوس پہنایا اوسکو — پھر تو نایاب جہان حسن مین پایا اوسکو
دلکی بیتابی سی گو ویہین اوٹہایا اوسکو — آئینہ خانے مین لیجاکے بٹہایا اوسکو

دیکھکر حسن کو وہ رشک چمن بہول گیا
دیکھا تن سکے بدن شرم و حیا بہول گیا

۱۰۰

اس ہوا مین جو شگفتہ اوسے پایا مینے — گہنا پہولونکا پہرا اوسکے گلکو پہنایا مینے
صورت صحن چمن گہر کو بسایا مینے — شیشیون عطر عروسی وسکے لگایا مینے

زر کے جلوے سے دلہن جسکیہ بنایا اوسکو
شادی وصل مین چہاتی سے لگایا اوسکو

۱۰۱

ہمکنار اوس سے رہا کرتی لگا آٹھ پہر — خوش رہا وصل سے دل ہجر سی بیخوف و خطر
تہا کچہ اندیشہ رقیبونکا نہ اغیار کا ڈر — عیش و عشرت مین کیا کرتا تہا اوقات بسر

کچہ سفید اور سیہ کی نہ خبر ہوتے تہے
صبح ہوتے تہے کہان شام کدہر ہوتی تہے

۱۰۲

دولت وصل سے تہا خانۂ دل مالا مال — نہ جدائی کا کہین خواب مین آتا تہا خیال
لوٹا رہتا تہا مین اوس شوخ کے پہلو کے تلے — ہجر کے مشق سے کیا غیر تہا ہر غیر کا حال

کوئی غم کہاتا کوئی تونچل جگر پیتا تہا
لوگ مرتے تہے کبہی دیکہکے وہ جیتا تہا

قصد جانے کا یہان کرتا جو کبھی وہ دست نگر — سینے کے وہ کرتا تھا مقدمہ قتل مگر
پاؤن گرد غلیت پڑی رہتے تھے جو پانچ پہر — پاؤن پاؤن سے نہ ہوتے تھے جدا آٹھ پہر

روٹھ کر مین جو سرک جاتا پرے ہٹ جاتا تھا
ہاتھ پھیلا کے گلے سے وہ لپٹ جاتا تھا

چند دن جبکہ اسی عیش مین گذری باہم — پائی قسمت نے کہ ہو صحبت عشرت برہم
فلک بد سے نہ یہ دیکھ سکا جادو چشم — کردی اک تفرقہ اندازی کی صورت باہم

ظلم کے طرح نئی آسمان نے ایجاد کیا
عین شادی مین دل شاد کو ناشاد کیا

میری صحبت سے جو غیرت یار کا دل گھبرایا — پیٹ کے کان مین شیطان کچہ اوسکی آیا
مال و زر سیم تنی سے جو بہ دولت پایا — حسن کو اوسنے بناوٹ سے غضب چمکایا

آبرو خاک مین سونے سے ملا دی اوسنے
اسقدر رنگ طلا سے کو جلا دی اوسنے

آئینے سے وہ دو چار آٹھ پہر رہنے لگا — شوق خود بینی کا منظور نظر رہنے لگا
زلف و عارض پہ فدا شام و سحر ہی لگا — برق بن بن کے بت رشک قمر رہنے لگا

ناز و انداز مین عشرت سے مین غضب طاق ہوا
خود نمائی مین خود آرائی مین مشاق ہوا

زلف اوسکی جو سر مو تو دل اوسکا الجھا — بال شانے سے کیے صاف نئے حسن صفا
کھینچکے مو باف جو چوٹی مین پڑا گوٹی کا — تازیانہ فرس غمزہ و نازش کو ہوا

کنگھے اوسنے یہ سہے زلف کے سلجھانے مین
درد افراط نزاکت سے ہوا شانے مین

ذرہ ذرہ رہے اوس مہر کو اعضا کے خبر — خال افشان سی نہ پیشانی کو رکھا دم بھر
چاند سے منہ پہ نظر آئی ستارے اکثر — سر کو نہوڑا کے ہوا چین جبین رشک قمر

مارا فشان کا نزاکت مین غضب ہوتا ہے
دردسر بیہ سکے معشوق کو کب ہوتا ہے

۱۰۹

پڑ گئے چشم پہ جب بیلن بناوٹ مین نگاہ
ہو گئے تیغ نظر سے دل مردم تباہ

کاجل آنکھون مین ستمگر نے لگایا لیکن وہ
اہل نظارہ کو اک پل مین کیا خاک سیاہ

پلکین جہپکا کے ہزار آفتین ڈہائین اوسنے
لاکہہ چہریان دل عاشق پہ لگائین اوسنے

۱۱۰

مسّے ہونٹون پہ سرشام لگائی وہ جو ہوا
دانت سے کشور دل پہ جو لگائی دندان

ہو گئے جس سے کہ عشاق کی محفل حیران
کر دیا پان سے شبخون کا سراسر سامان

جان بلب ہو گئے وہ ایک نہ لب کی غم مین
خون لا گئے سنے ہزارون کے بہائی دم مین

۱۱۱

ٹہیک پوشاک پہننے کا اوسے شوق ہوا
سر سے پستان سی کٹوری تو ہوئی مین غفا

ڈہیلے کرتے سے سدا غنچہ دہن تنگ رہا
بند محرم کے بندی جیت تو دل اسکا کھلا

گہاٹ انگیا کا کم و بیش جو پایا اوسنے
سینکے خیاط کو چڑیا کا بنایا اوسنے

۱۱۲

گجرے پہولونکے پہن ہاتہہ لگا چمکانے
اینڈ کر گات کا انداز لگا دکہلانے

عطر دل سے کہ یہ اترایا کہ پہڑکے شانے
دم رفتار نزاکت سے لگا بل کہانے

حسن و خوبی مین پریرو یہ جب فوق ہوا
دیدبازی کا لگاوٹ کا اوسے شوق ہوا

۱۱۳

فاش در پردہ کیا حسن نے پردہ اوسکا
قتل اٹکہیلیون سے اہل تماشا کو کیا

پاس چلمن کے کھڑا رہنے لگا نئے پردا
منہ نکالا کبھی باہر کبھی شرماکے چھپیا

ربط رہنے لگا اوس شمع کو پروانون سی
آشنا یکا کیا حوصلہ بیگانون سے

دو پہر جب ڈھل گئے اور رہ گیا دن چار گھری
دو پہر کے دست ہاتھ گلوری رکھی کہ منہ میں پیک
تلملا کر وہ اوٹھا نیند نہ آنکھ میں تھی
ہاتھ سے آرسی میں دیکھی مسی کی دھڑی

دید بازی کو چھت بام جو پایا اوس نے
بر محل آنکو کیے چھٹے یہ چیٹ پایا اوس نے

لیکے پھولوں کے چھڑی ہاتھ میں وہ گل اندام
منہ پہ لایا پیشتر دل سے لگاوٹ کی کلام
ناز سے کرنے لگا بام پہ پر مست خرام
کبھی اشعار زبان پر کبھی لب پر دشنام

چٹکیان گاہ بجانا کبھی گانا اوسکو
سیر تھا شوق سے کہ رونا اوڑانا اوسکو

نہ اوس نے لگا پھر رنگ میں وہ آتش کار
نہ خیال آیا مری دل شکنی کا زنہار
چھیڑ کے سے در پردہ دیا شوق بہتا
اپنے بیگانے میں گانے وہ لگا پی کے پیالا

جب کہا سب نے مری پاس سبھی اب آنے لگے ہو
بولا وہ زہرہ جبین طعن سے کیا گاتے ہو

جب کہ عیاری کی منزل کا حل ہوا وہ ماہ تمام
نذر دل قدر سے ہاتھ میں بھیجی ناکام
تب ملاقات کے آنے لگے پر سو پیام
اہل بازار ہوے یوسف ثانی کے غلام

پردے کی بیپڑی میں سخن رمز کے سب کہنے لگے
جگمگٹے یاروں کے چلمن کے تلے رہنے لگے

لب پہ اشعار امانت کے کوئی لاتا تھا
سوز پڑھ پڑھ کے کوئی درد سے چلاتا تھا
کوئی وحشت زدہ سودا کے غزل گاتا تھا
رقعہ لکھ لکھ کے بھیجے جرات کوئی دکھلاتا تھا

کوئی کہتا تھا کہ اس بات سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

کوئی کہتا تھا کہ سو جان سے قربان میں ہوں
کوئی کہتا تھا کہ ناشاد پر ارمان میں ہوں
کوئی کہتا تھا ترا تابع فرمان میں ہوں
کوئی کہتا تھا ترے وصل کا خواہان میں ہوں

آئینے مین مری صورت سے نے ڈرایا مجھکو
زیست نے مردہ صد سالہ بنایا مجھکو

سنکے احباب نی یہہ حال کرم فرمایا
غمگساروں سنے جو اسنے کا مری غم کہایا
دوستانہ مجھے یاروں سنے بہت سمجھایا
یہ سخن متفق اللفظ زبان پر آیا

کسکے غم مین ہوئے ای شخص یہہ حالت تیرے
رونا آتاہے ہمین دیکھکے صورت تیرے

اپنا یہہ حال کوئی عشق مین کرتاہی بہلا
دل لگا اور سے تو ہے اوسی خاطر مین لا
جانکو دشمن جانے کی سگے تیری بلا
جسقدر راوسنے جلایا اوسی تو ہے تو جلا

غم کے کہانے سے کسیدن غضب آجای گا
جان جای گی تری یار کہان پای گا

ہمنشیںوں نی مری حقمین جو یہہ فرمایا
اور معشوقون کا سنے الفور مجھے دہیان آیا
سبکا فرمانا مرے دل کو نہایت بہایا
شعر یہہ اوسکی تصور مین زبان پر لایا

تو ہے ہرجائی تو اپنا بہی یہی طور سہی
تو نہین اور سہی اور نہین اور سہی

دلمین یہہ بات سمائی تو حواس آی ذرا
منہ لگایا نہ اوسے مینے بہی پہر ہوکی خفا
تب فرقت ہوئی کم ولولہ عشق سوا
سکے روکہائے وہ بناوٹ سی کہ بگڑا نقشا

دیکھا اندہیر تو دل طپش سے معمور ہوا
سے جلانا مجھے اوس شمع کا منظور ہوا

چمن دہرمین پہر پہرنے لگا شکل صبا
بندہ گئے عشق کی اپنے پریشانی مین ہوا
دل گل اندام کی غنچے مین رہا صبح و مسا
لالہ رو یونکو ہوا داغ مری فرقت کا

دیکھکر رنگ مرا غنچہ دہن کہلنے لگے
سرو قد شوق سی جہک جہک کے گلی ملنی لگے

۱۳۹۹

رنگ میں بو میں نزاکت میں جو یکتا پایا
چمن حسن کا اوسنے جو سماں دکھلایا
اک گل تازہ سی دل میں نے غرض لگایا
نخل نوآم کی روش میں نے گلی لگایا

کئے دن لگ کے مری وس سے اوڑا ئی کیا کیا
شجر قد سے ثمر وصل کے پائے کیا کیا

۱۴۰۰

میں نے اوس گل کو جو بگڑی ہوئی گالی پایا
دیکھکر مجھکو یہ کلمہ وہ زباں پر لایا
خار دینی کو تب اوس غنچہ دہن کی آیا
اب سے ناحق مری چونڈیہ کرم فرمایا

کسکی ہے یاد کہ تو دل سے مجھی بھولا ہے
نہ خدا جھوٹ کرے اب کوئی گل پھولا ہے

۱۴۰۱

کھلکھلا کے مری منہ سی یہی نکلا اکبار
اپنے جوبن پہ ہے نازاں عبث ای گل رخسار
گل وہ پھولا ہے کہ دکھلا گیا اب تکو بہار
باغ عالم میں پڑے ہیں گل تر تجھسے ہزار

سرو قد سیکڑوں ہیں غنچہ دہن لاکھوں ہیں
گلشن دہر میں بلبل کو چمن لاکھوں ہیں

۱۴۰۲

دوستانہ تجھی کی دشمن جاں سمجھایا
تو نے کیا کیا نہ مرے حق میں سدا فرمایا
کہنا عاشق کا نہ کچھ دھیان میں ہر گز لایا
سخن بد نہ کبھی اپنے زباں پر لایا

ہم تجھے کہتے رہے پیار سے جانی پیارے
تو نے افسوس مری قدر نہ جانی پیارے

۱۴۰۳

آتش رشک سے حالت مری کیا کیا ہوئے
سوز پنہاں کی کسیکو خبر اصلا ہوئے
ونکو اوقات بسر صورت پروانہ ہوئے
شمع کے طرح جلا میں مرے پروا نہوئے

گھر میں دلسوز کے اندھیر مچایا تو نے
آتش افروز ونکو محفل میں بٹھایا تو نے

۱۴۰۴

چرب بے جا ئی یہ تری آنکھوں میں ای شمع لقا
موم روغن لب خشکیدہ دل پہ نہ ملا
اپنے دمساز کے سوزش پہ نہ کچھ کھلا صلا
غیر سی چرب زبانی رہے محفل میں سدا

اپنے غنچے مین بٹھایا اوسے اغیارون نی
گل رعنا کو مرے گھیر لیا خارون نے

وہ موسے کے ہاتھ آ کر وسکے پیچھے پڑا یار ایسا
دل کو مرغوب ہوئی چاہ سے پانی کی ہوا

آشنائی رہے چشمون سی لگا ہو نکو سدا
روز تالاب پہ وہ نام ڈبونے کو گیا

دوڑی کوٹھے کھڑا یا سٹرک پر سے گئی پار می اوسکے
دام تران ڈولی مین سے لگے رہنی سواری اوسکی

محل عشرت سے مری دلکو ملا غم کا اثر
سوتی جھیل اوسکو کبھی لیکے گئی مدگہر

عیش باغون مین وہ گل کرنے لگا شام سحر
لہرا دریا کا لگا پاکے ہنساؤ جھیل کر

آشنائی سے ہوا سیر کنارا اوسکو
چھینٹے پیراکون نے دی دی کیا وہ بہارا اوسکو

چاندنی رات کی دن آئی تو نکھرا وہ قمر
آ لگے دریہ سر شام سے کے پیدا اختر

برق پوشاک وہ بدلے کہ ترثیبہ جای لبشر
لگئے ماہ کو میرے سے کے بیمہر کے گھر

شب مہتاب مین کیا کیا ستم آرا چمکا
تیرہ بختون کی نصیبون کا ستارا چمکا

گو کیا اوسنے کوئی امر نہ مجھسے اظہار
پی سے گئی ایکدن اوس گل کو جو دو خدمتگار

پر یہ ہر بات کی رہگذری ہے مجھے لیل و نہار
سیری ہر کارون سے آکر یہ سنایا اخبار

لیے وہ صدر نشینون مین گرفتار ہے آج
گرم اوسکے تو کبھی سے سر دربار ہے آج

پھر تو ڈرہ نکیا اوسنے ذرا خوف و خطر
دربدر پھیرنے لگا رات کو مانند قمر

رو سیاہون مین رہا تھا دن بھر
گھر مین آیا کبھی پچھلے کو سبہ وقت سحر

دن نکل آیا کسے دن یہ اوسے دیر ہوئے
ہو گئے صبح تو دنیا مجھے اندھیر ہوئی

۱۳۶

صحبت بیدار سری خفتہ ہوئی آیا زوال
روز و شب مشغول ہے گریہ لگا شوق وصال

سونا ارسے جسم جان پاس ہوا جو اد نیا
دل رہا پر گھر تیغ غم فرقت نڈھال

خاک پر لوٹتے بسر رات بسر ہونے لگے
سر ٹپک کر شب فرقت میں سحر ہونے لگے

۱۳۷

ان پیچ تابونے کا فسر نے مجھے دکھلایا
کبھی گھر اور در سے جا بیٹھے کبھی سر پر پڑا یا

نہ دیا کبھی بگڑا کبھی وہ جھنجلایا
وابستہ پیچ کبھی پیچ پر جا کے غش کھایا

کیسے ستم غم سے ترک ملاقات اپنے
روٹھ کر دو دو پہر بیٹھے نہ کی بات اپنے

۱۳۸

کشمکش میں مرا دل آٹھ پہر رہنے لگا
شب کو وہ خانہ خراب اور بھی گھر رہنے لگا

اشک آنکھوں سے بہے درد جگر رہنے لگا
بستر بچھونوں میں شام سے مر رہنے لگا

غم نے ملنے سے نہ سرکانے دیا مجھکو
خانہ تیرہ ہوا گور سے بدتر مجھکو

۱۳۹

دیکھ جو گھر سے جلایا طیش سودائی
پنجہ دست جنون یا دن لگا پھیلانے

دشت وحشت کی لگیں مجھکو ہوائیں آنے
ہاتھ بڑھ بڑھ کے لگے سوئے گریبان جانے

دل لگا کہنے کہ چل بیٹھیے دیوانوں میں
بھر گئے بیڑیوں کے غل سے صدا کانوں میں

۱۴۰

دیکھکر مجھکو لگے کہنے عزیز آپس میں
شدت جوش جنون پا کے مری نس نس میں

دل کسی کا نہ پڑے آہ کسی کے بس میں
فصدیں کھلوانے لگے دیکھی لہو کی نسیں

زردی چہرہ کی پڑی سوکھنے لگا خون میرا
ہو گیا حال بھی رنگ دگرگوں میرا

۱۴۱

سوکھے غم سے خزاں باغ جوانی کی بہار
حلقے آنکھوں میں پڑے جسم ہوا غم سے نزار

ہتھیلیاں مارز و سے ہو گئیں کانٹا کیا
بستر پھول مشکل کہ ہو سونا جیسے بیمار

بگڑی منہ کی کوئی مسی سے بناوٹ کرتا
سرمہ دیکر کوئی آنکھونمین لگاوٹ کرتا

جعلسازی کو کوئی زلف بناکر آتا
لے بلائین کوئی ہاتھونکے حنا دکھلاتا

دروندان کوئی ہنس ہنسکے غضب چمکاتا
سرخرو ہونیکو لاسے کوئی لب پرلاتا

قد اکڑ کر کوئی اوس سرو کو دکھلاتا تھا
کوئی پوشاک کے تنگی سے کھنچا جاتا تھا

دیکھا جب وسنے کہ عالم ہے مرا محو جمال
امتحانا کیا درپردہ ہر اک شی کا سوال

سروقد غنچہ دہن سب کہنے لگے ہوکی نہال
جان حاضر ہے یہان مال ہے پیاری کیا مال

زر کے دینے سے سبھے دل کو نہ آسایش ہو
کاٹ دین تن سی ابھی سر کی جو فرمایش ہو

یہ ہوا بدلی کہ بلبل سے مجھے دینے لگے خار
ہار لا لاکے دل اوس گل کا کیا باغ بہار

طرہ اسپر یہ ہوا اور لیے عاشق زار
بدہیان میں نے منگائین تو تہ بہینین نہار

گرسیان یار کو دکھلائین سب تے جیا ہون سے
نیکیان بہولون سے کے بھجوائین ہوا خواہون نے

چکنے باتون سی اوسی چھالیا سب نے لیا
حال دیہرایا کوئی میں نے تو منہ پھیر لیا

سب جے مین کتار ہا کچھ صاف زبان سے نہ کہا
بات کی ایسے چبا کر کہ ہوا دل چورا

عشق کے بوسے معطر ہوی گھر گلیون کے
قاصدان آنے لگے عطر کے ڈبیون کے

پان منگوانی کی رسم پھر اوسنی جاری کی
جمع اس رنگ سی عشاق کے ڈہولی سارکی

بیوپنے غیر نکو گلوری یہ گلوری بہاری
قتل پر بیڑا اوٹھا یا مری یون یکبارگی

سرخرو لوگ ہوی جو سبھے منگلے سب جے کے
رہ گیا رشک سی مین خون جگر پیے کے

۱۲۵

موگیا جام مے حسن سے ایسا سرشار
ساغر ل سے بھر بھر کے پلانے سیخوار
تم پیالہ ربا کم ظرفون سی ووصل و نہار
شیشۂ دل یہ مری سنگ جفا کا ہوا ما

نشہ کی جوہری یاقوتیان جھوانے لگے
کیا فلک سیر مجھے آنکھون سے دکھلانے لگے

۱۲۶

سیچے یاقوت سے کر کے لاتا تھا کوئے لالا
سرمہ دیتا تھا کوئے آنکھ لگانے والا
بجلیان یار کو آسنے تکین با لا یا لا
مسی بھجواتا تھا کوئے کہ کرون منہ کالا

چھلے دیتا تھا کوئے ہاتھ پہنانی کی لیے
مہندی لاتا تھا کوئے رنگ جمانی کی لیے

۱۲۷

چلکے اچھا سا دوپٹا کوئے لیکر آتا
رنگ کندن سا جو وہ سیم بدن چمکاتا
کمبدن کو کوئے پاجامہ نیا بھجواتا
جاکر سونے کے چڑیا کوئے انگیا لاتا

کرتیان لی سے کے ۔۔۔ نے خانہ خراب آتا تھا
حیلسازی کو لی اس جال مین پھیلاتا تھا

۱۲۸

راہداروں سے کیا یار کو آخر بدراہ
رفتہ رفتہ ہوا خود رفتہ مراغیرت ماہ
کوچہ گردی سے کیا بدچلیون نے آگاہ
یوسف پردہ نشین کو ہوئی پاہ ایسے چاہ

وصل کے ہوسکے عداوت مجھے دکھلانے لگے
گھر سے نادیدون کی دعوت کی پیام آنی لگے

۱۲۹

اپنے جلسے مین چلبیون نے بلایا اوسکو
دل لگانے کی لیے ناچ دکھایا اوسکو
رقص کے حبش کا سب بھاو بتایا اوسکو
راگ لاکر مری ہاتھونسے گنوایا اوسکو

پردۂ ساز مین سب دل کا کیا راز اوس سے
ساز مشقین کرنے لگے بزم مین ہمساز اوس سے

۱۳۰

پھیلی سی جو کیسے غنچہ دہن تنگ آیا
فرش اچلا ساقریب لب جو بچھوایا
باغ مین اوسکو ہوا خواہون لیے جا پہنچایا
کھلتیان ہونے لگین دل جو شگفتہ پایا

مطلع
چہرۂ پُرنور سا تم کہاں کے جلایا ہر شب
کیا مری دل کا کنول تو نے بجھایا ہر شب

باغ الفت کا چمن ای گل تر خشک ہوا
کشت سرسبز کو یوں ہاتھ سے پامال کیا
رنج کی چلنے لگی گلشن راحت میں ہوا
خار حسرت ہوی پیدا گل امید کی جا

مطلع
شغل دل پہ جو ریاضت اب ہو تو کیا ہوتا ہے
سخت مشکل مصیبت سے ای بھرا ہوتا ہے

ہم نہ کہتے تھے کہ دیکھو ہوئیں آئینہ کا کام
اپنا آغاز ہے کچھ ایسی ای ماہ تمام
ادس پہ بھی ابتدا کا آخر کو ہوا انجام
اختر حسن اسی اوج پہ رہتا تھا مدام

مطلع
ماہ سی کب تری چہرے کے ضیا لیتے تھے
چاند سے پر تو رخسار سے یوں کہتے تھے

تن پہ کپڑا نہ تجھے پیش تہای جہر نقا
نہ سر پہ تجھے گیسو کی خبر تھے اصلا
سیل کرتے تھے تہا ئی پہ طبیعت تیرا
زلف کا حال پریشاں ہا کرتا تھا

مطلع
تھا نہ ناوٹ کا نہ شوق ای بت پر فن تجھکو
کنگھی چوٹی سے رہا کرتے تھے او بچپن تجھکو

درد سر تھا تجھے صندل کا نہ اچیاں چھٹا
تیغ ابرو میں جو خونریزی کی جوہر تھے عیاں
ستہ کر جیتا تھا لڑکپن میں کہانی افسانہ
تیر مژگاں میں یہ شوخی پہ شرارت کہاں

مطلع
سرمہ آنکھوں کو نہ منظور نظر رہتا تھا
کوئے کا جل نہ لگا دی سے ڈر رہتا تھا

شوق مسند ہو نہ سکا تھا خاک پہ تجھکو ای یار
رہتا تھا آئینہ رخ پہ سدا گرد و غبار
ایکدن صاف نہ ہم پاتی تھے دونوں رخسار
پوچھا جاتا تھا نہ رومال سے چہرہ ہر بار

کاجل اگر تری گالوں میں بھرا رہتا تھا
آئینہ سامنے بہروں نہ دہرا رہتا تھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گرکہین شبکو نظر آتا تہا ... آیا
ہاتہ مل مل کے سحر ہو گئے کمخواب آیا

آگے وہ تہان کا پاجامہ پہنتے تہے کب	کمر اور کولونکی سج دہج سے تہا کچہ مطلب
کلیان برتی تہین اب اسی گلبدن اسطرحکی کب	پانچابیسی کا تری پائنچہ مین فرق ہی اب

ڈہیلا ہر وقت کمربند ترا رہتا تہا
نیفہ تیتے سے شکم مین نہ گڑا رہتا تہا

تنگ تہا بیرنگ تہا سرِ رنگ سے شرماتے تہے	ملکے ملکے یہ دوپٹے نہ تنگی جاتی تہی
جوڑ توڑ ایسے بہلا تمکو کہان آتے تہے	لپٹے گوٹہ نہ بادلے مین ٹکرائی تہی

[illegible] کرنے کہا کرتے تھے
[illegible] سے تجھے دل [illegible] تھے

پائلیں [illegible] تھا نہ پلیست [illegible]
[illegible] سے رنگ [illegible]

سجا [illegible] تجھے جہ [illegible] نہ [illegible] کیہا
دل [illegible] اپنے سینے خاصی صفت [illegible]

دست رنگین [illegible] کے جلا کرتے تھے
پاؤں [illegible] کے [illegible] کرتے تھے

تھا [illegible] کر [illegible]
دل تھا [illegible] تھا سے [illegible]

سنگ سے [illegible] یا رہیہ جو تا نہ سجا
[illegible] گل سے صنم بو سیتے تے یوں [illegible]

[illegible] لی سے [illegible] کل پڑتی تھے
[illegible] پاؤں سے [illegible] چل [illegible] تھے

[illegible] تیا [illegible] کیا
تلخ [illegible] کالی [illegible]

کہنا [illegible] سے غنچہ دہن [illegible]
[illegible] سے کسد [illegible]

[illegible] سے بہری رہتے تھے
پھول چھپا کے [illegible] انگیا [illegible] رہتے تھے

چپکا [illegible] تاتا [illegible] یار
[illegible] قد کے [illegible] تھا [illegible]

چھوٹے [illegible] سے [illegible]
[illegible] رہتی [illegible] اس طرح گلے کا [illegible]

[illegible] کرتے تھے
عطر [illegible] سے [illegible] نہ یا کرتے تھے

[illegible] سے [illegible] بات [illegible]
[illegible] سے [illegible]

[illegible] تھا تیزی تقریر سی کس کا دل زار
لب شیریں پہ نہ بات آتی تھے [illegible]

یوں [illegible] کہاں کہو لتا تھا
[illegible] کا طوطے نہ [illegible] بولتا تھا

رشتہ فتنہ یہ ہی بیری سے کئی یا ہوا
سیر عالم کے ہو سے چشم کو منظور نظر

سے اجازت سے جیا نی کی شوق بیا
ہاتھہ بڑی سے غصب ہے کہ اوٹھا پاکیسر

شلہ

پاؤن گیا جلد بڑے سے چال سے آگاہ ہوی
راہ پر آنے نہ پاسے تھے کہ گمراہ ہوی

کوچہ گردی تھی سبب پاؤن کو یون باندھتے
یون تہ اچکی پہرا دے کے ہوا خاد ستے

آرزو چاند نے مین پہر نیکے ابی باندھتے
تہا کنارو تھے تالاب یہ جیا نتے

علہ

بجنت دریا کے تو اسے بحر کرم ہوتی ستے
آشنا پاؤن نہ ساحل سے کبہی ہوتی تھے

در تک آتی تھے نہ صاحب کہیں جاتا کیا
سایہ سے بہاگتے تھے دل کا لگا کیا

نہیں تم جہانکتے تھے آنکھہ اڑا کیا
اف نہ جیسے ہے کرتے تہے جلا کیا

علہ

زیست کا لطف تہا ہم مرادم بہرتے ستے
جان جان زندہ دلون پر نہ کبہی مرتے ستے

انکہڑون پر جو نگہہ بیار سی کوئی کرتا
دیدہ بازی تو نہ منظور نظر تھے اصلا

عین اخلاص مین ہی چشم سے ہوتی تھی حیا
آنکھہ تم مردم دنیا سے چراتی تھی سدا

شلہ

دیدی عاشق کو قیامت سے نہ دکھلاتی تھی
جھونپون مین سر محفل نہ غضب ڈہالی تھے

سن کی یہ بات وہ خوش چشم بگا کہکر
گہورا گہا رکھی نہین یان تو فرشتو کو جگر

ویدی بیہوشین جس سے نظارہ ہو منظور نظر
رکہتا ہے دیدہ و دانستہ بی تہمت مجہیر

عہ

بدنگہہ کو نے کہان جا کے کیا کرتا ہے
تو تو ہر دل مجہے آنکھو مین رکہا کرتا ہے

فرق اس طرح کا ہے نہین دیکھا ہی کہین
کب تلک صورت تصویر رہون خانہ نشین

کس مصیبت مین پڑی ہائی غضب جان حزین
مست ہین تو آدمی کی جان ہوئے حیوان نہیں

جی نہ بہلائی کو کس طرح سے میں جانون
اپنا دم گھونٹ کے اس سینے مین کیا ہو جاؤن
[illegible]

چاہنکو اور بہی تو بہلا کو سوا ہی کیا
آگ لگنے جای محبت کو اور بڑھے اسکا مزا

جی میکو نہین کہین قرار کہ جیکہ یہ بہکرا
کہ دیا ہے سینہ دلگو بیتابی نہین بیا

قدر بیقدر سے کچہ خاک نہ جانے میرے
مفت کیا ہو گئے برباد حواس میرے
[illegible]

ایسے باتین کبہی آئینگی نہ سبی تہین جانتا
ہان بہت دن ہو دل اب کل مرغ صبیت بہلا

ملعون دی دی سے مثبتی کو دیا سیر نگیا
ایسے ہرجائی سے کہ بات نہ کرو اسے خدا

اپنے صورت جو کسی دو طرف پا سکے ہے
غیرت سنگی کی تہمت مرے سر آئے ہے
[illegible]

آنکہ مین ڈالکی آنکہ اوسنے جو اسطرح کہا
مہربان غیر ہے تو ہے تو مجہے اس سے کیا

بولا مین اس عجیبی ڈیری کی صنعت اپنی دکہا
مین نے بہی ڈہونڈہا ہی اپنے سینے وہ ماہ لقا

دیکہے انسان جہلک اوسکی تو چکاچوند مین آئے
جہلکے مہتاب سے چہرہ یہ ہوائی جہٹ جائے
[illegible]

یہ وہ شعلے کی طرح کانپ کی بولا کہا
ایڑی چوٹی سے اوسی صدقہ کرون لیلی و نہا

مین تو کہتا تہا کہ ہاتہ آیا ہی کوئی یار
مین پکارا کہ زبان بندکرا ہی بدکردار

تجہکو کیا کیا نہ جلاوے گا جلایا اوسکا
کان اب کہول کے سن مجہسے سراپا اوسکا
[illegible]

اب وہ سچ مچ ہی اوسکی کہ نہین تاب بیان
جلوہ قدرت کا ہی اوس بت کا سراپا عیان

تیزی خنجر اوصاف سی قاصر ہے زبان
دیکہے ہونگی نہ فرشتون نے بہی ایسی نشان

حور مشتاق اوسکا تکے ششدر و حیران ہوکر
ہوش پریونکی اوڑین تخت سلیمان ہوکر

۱۷۹
اوسکے [illegible] قیامت کا کوئی کیونکر خیال — کب قیامت [illegible]
[illegible] جو [illegible] کر دے نہال — [illegible]

اوسکے رفتار سے یہ بات مگر پائی ہے
[illegible] طور مین اعجاز مسیحائی ہے

۱۸۰
[illegible] وہ قد موزون ہے کہ زیبائی [illegible] — سر قدم [illegible] دل [illegible] آئے
فتنۂ حشر [illegible] قیامت کہدیا — [illegible] زمین [illegible] جا

دم رفتار جب کہ چمک جاتی ہے
پرتو حسن سے اک برق چمک جاتی ہے

۱۸۱
اوسکے زلفون سے وہ عالم ہے کہ عالم ہے تباہ — سامنے جسکے خزان ہے دستۂ سنبل کے سپاہ
کیسا سنبل نہین سنبل سے کچھ اصلا سروکار — یہ مسلسل وہ پریشان یہ لوا اور ہزار

اسکو شائستہ و طرار سراسر دیکھا
اوسکو مجموعۂ گلزار مین ابتر دیکھا

۱۸۳
ہین مومری تن پہ ہوا گر شکل نمایان — مو وہی اوس زلف کی خوبی کا سر مو بیان
کیسے زنجیر کا ہوتا ہے طبیعت کو گمان — لکھے لکھتا ہون پریشانی مین شام ہجران

بال بھر بستہ نہین ضعف اوسکا ادا ہوتا ہے
موشگافی مین گردن لاکھہ تو کیا ہوتا ہے

۱۸۴
جعلسازی یہ ہے شہباز طبیعت طیار — پیچ سے طائر مضمون کوئی کرتا ہون شکار
نہین اندھیر جو گیسو کو کہون مین شب تار — اس شب تار مین روشن ہے چراغ رخسار

جلوہ کاکل کا نہین رخ پہ نظر آتا ہے
کان کی لو کا دھوان ناز سے بل کھاتا ہے

۱۸۵
عقدہ اوس زلف کی بندش کا کسی پر کھلا — اسے سودے مین پریشان پڑی پھرتی ہے صبا
گرہ زلف رسا باعث [illegible] ہوا — نکہت گل کے چمن مین ہی بندھا جاتا ہوا

۱۸۶

صحن گلشن مین پریشان جو وہ سنبل ہو جاے
نافۂ مشک ختن غنچۂ ہر گل ہو جاے

زلف پیچیدہ وہ اسکی ہے کہ خالق نے بنا
بگڑی اوس زلف سی سنبل تو بنی خاطر تباہ
جسکے کانٹے کا جہان مین نہین شستہ واللہ
بوسۂ زنجیر تو ہو خانۂ زنجیر تباہ

۱۸۷

اوسکے ناگن تو وہ گوڑا وہم رفتار پڑے
بل کری سانپ تو رستے کے اوسی مار پڑے

اوسکے پیشانی وہ روشن ہے کہ ٹھہرے نہ نگاہ
چاند سی ملتے ہیں انسان جو جبین غیرت ماہ
سیٹکے سر شام سے ہر زہرہ جبین شام نگاہ
چشم افلاک سی گر جائین ستارے واللہ

۱۸۸

ماہ یک ہفتہ نہ منہ پر کبھی تابندہ ہو
چودہوین رات کا چاند اوس سے تو شرمندہ ہو

تیغ ابرو کو اگر چرخ پہ وہ ماہ چڑھائی
رد بر دو اوسکے کبھی قوس فلک سے نہ اوٹھائے
چشم مریخ سے شمشیر ہلالے گر جائی
دلمین گنگر ہو نو چرخ کہن سینائی

۱۸۹

خالی آنکھ ہے نظر حسن سے پہلو میرا
بھون کی تشبیہ کی قابل نہین ابرو میرا

وہ بھوؤنکو جو کری لیس تو ستے یہ جہان
اون کمانون سے چلین تیر تو ٹوٹین انسان
بھاگے گوشی مین نہان ہونیکو چلا کی کمان
مرغ ناوک زدہ ہر تن مین بنی طائر جان

۱۹۰

رشک ابرون پلکون کا معشوقون کو تو وہ پڑ جایے
دل کمان ابرؤن کا تیر مژہ سے چھید جای

آنکھ اوسکے وہ قیامت ہے جو گلشن مین اوٹھائے
سنکے جیمغز جو بادام سب کیسے آنکھ ملائی
حشر تک نرگس بیمار نہ صحت سے کبھی پائے
پوست اندام کا بس چشم زدمین کھینچ جائے

صید گہ اوسکے اگر دشت ختن ہو جاے
تشنۂ آنکھون کا [illegible] ہو جاے

۱۹۱

جیتو نہین وہ قیامت کی شرارت ہی بہری
ہے مگر چشمون مین پتلی کی غضب جلوہ گری

جسکے دفتر مین ہے مذکور حسینون کی جو نظر
جیسے پانی مین ہی یا ہندی شیشہ مین پری

اوسمین سرمہ جو لگے اور سبہ لاثانی ہو
کیا پری ہے وہ نگہہ جو سلیمانی ہو

۱۹۲

چشم مین ہے وہ کہالی کہ ہوا سبکو تباہی
عین نادانی ہی مردم کوئی گر جان کہیا

گری سرمہ جو لگاوٹ تو وہ آنکہین کہلے
لیتے لیس جای مگر ہاتہہ وہ بادام ہوئے

ایک ہستی مین ہین نرگس بیمار آنکہین
کوئی دو تین نہ اوسکے جو کرے چار آنکہین

۱۹۳

بیچ مین آنکہونکی اسطرح ہے بینے کا گذر
اس بہانے سے ہوئی سیری طبیعت کی مگر

جیسے اک مست کی ہون پہلو مین دو ساغر
دور بینی کی سبب مجہکو یہ آیا نظر

ناک کے پاس بہوین سر نہین اوٹہراتے ہین
شاخ بلور مین تلوار کے پہل آتے ہین

۱۹۴

رنگ رخ ہے وہ طلائی کہ یقین جسکا نظر
جلوہ اوس شوخ کے رنگت کا قیامت ہے مگر

ہے بجا خاک عناصر کو جو کیجے اکسیر
ہو پہنچے ضو مہر کے جسکو نہ قمر کے تنویر

رنگ رخسار کا شعلہ جو بہڑک جاتا ہے
آتش حسن مین کندن سا دہک جاتا ہے

۱۹۵

چہرہ ایسا ہے درخشان کہ تری جسکے نظر
اوسکے رخسارونکو سینے جو کہا شمس و قمر

آگے آنکہونکے چمکتا ہے جو آٹہہ پہر
چاند سورج کو حسینون نے چڑہایا سر پر

رخ کے تشبیہ سی کس کسکو یہ بیماری نہوئے
مہر و مہ جسکے رخ کی کب آئینہ داری نہوسکے

۱۹۶

اوسکے عارض مین وہ رنگین کہ خجل ہو گلزار
عارض حسن پہ نازان ہی عبث گل ہر بار

دل رہے جنکے تصور سی سدا باغ و بہار
دیکہیے ان پہولونکو بلبل تو ہوا آنکہون خار

رو رہی گل ہے یہ نہیں نیز وہ رخساری ہیں
ایک رنج کیا بلبل ان سی تو رنج سارے ہیں

لب پہ جن کے ہیں گل کی وہ نازکی کہ نہیں سیا
بوسہ لی لینے کا عاشق جو کرے سہم گمان

رنگ اڑ گیا ہے نزاکت سی ہی پہر گلزار
نازکی سے ہیں رنگ گل سے ہیں [illegible]

نگہ گرم کبھو اور سوا کرتے ہیں
کالا منہ مستی سی اوس لب کی بلا کرتی ہے

وہ [illegible] کس سے سمی کرے گی لشا
[illegible] لال ہی غنچہ کی جوش سے ہیں پیدا

یہ وہ عقدہ ہے کہ معشوق کی [illegible]
فرط حیرت سے نہیں بات ہیں یوں گویا

اوس کے مضمون سے مری ام [illegible] آیا ہے
بال [illegible] جیسے عنقا کو [illegible] کا ہے

[illegible]

کہاں ہی [illegible] عشق سے [illegible]
زرد [illegible] کے مانند [illegible] چہرہ [illegible]

اوسکے ہاتھوں میں [illegible] اعجاز مسیحائی ہے
[illegible] لب سخن میں بیان آتی ہے

لب وہ شیریں ہیں کہ ہیں کر کے [illegible]
کیے فرہاد کی معشوق کو ہو تلخ حیات

[illegible] سمجھی وہ [illegible]
آگے اون ہونٹوں کی [illegible] شیریں نبات

بوسے دو دی [illegible] شکر [illegible]
منہ مرا [illegible] لب [illegible]

[illegible] انکھیں [illegible]
[illegible] ثابت ہوئی موتی کی لڑی

جب لڑی آنکھ تیرا [illegible]
کیسے ہوئی لڑی او [illegible]

ہے شرارت جو بڑی او نہیں [illegible] ہیبت
ہیبت جو سیہ داری [illegible] انکھوں کی مری [illegible]

کام کرتی نہین [illegible] صفائی پہ نگاہ
دست صانع نے عجب موتی [illegible] بنائے

سے جھلکے گر [illegible] ہے جب [illegible] وہ عنبر [illegible]
ایسے الماس تراشی نہین دیکھے [illegible]

ہوئی ہیری کی سی کیسی تجلی ظاہری این
مسی اون دانتون سی چھوٹا ہو گہر ریزی کا

اوسکی دانتونکی صفائی پہ ہو غلطاں گوہر
ٹوٹے گردون سی ستارہ جو پڑے اونپہ نظر

دیکھ لے آب تو ہو بیتاب [illegible] دم بھر
مشتری دیکھے تو مر جائے [illegible] کھاکر

گر بھی اون دانتون سے الماس کا ٹکڑا دل ہو
پیدا ہوئے کہنے سوسے جو مقابل [illegible]

کیا ہوا دیس [illegible] ریختہ اسکے نزاکت کا بیان
چمن حسن صنم مین یہ نگری وہ گلوان

[illegible] دل ہو [illegible]
[illegible] بھرتے ہین حباب [illegible]

کیا لطافت ذقن رشک مہ ماہ مین ہے
ڈالتا ڈول اپنا دل زار سدا چاہ مین ہے

اوسکی گردن ہے کہ اک نور کے سانچے مین ڈھلا
آبدار ایسے جو معلوم نظر آیا وہ گلا

جسنے دیکھا وہ گلا آپ سے باہر ہو چلا
رشک کی برق سے کیا جسم صراحی کا گلا

سوی میخانہ گلو اوسکا اگر منہ موڑے
ہو کے ہر مست خجل شیشے کی گردن توڑے

رتبہ شانونکا بڑا جانتے ہین حسن پرست
اس سے بہتر کوئی پہلو نہین ملتا سر دست

داشگون جام کہون یا انکو مضمون یہ پست
تن کی کرسی پہ عجب پائی ہے منہ ہونکی نشست

سچ اگر پوچھو تو وہ ساعدونکی جائین ہین
کشور حسن مین شانونکی بڑی شانین ہین

اوسکے بازو ہین مگر موجۂ دریای صفا
شمع ساعد کو کہون مین نہین اندھیر ابا

مچھلیان جنکی صباحت پہ تڑپتے ہین سدا
پنجۂ مہر سے روشن وہ کلائی ہے سوا

اوڑہنی ایکدن میں تجلی سے جبین درخشان تیچہے
اوسکے سینچے کو نہ روبی مہ تابان پہونچے

تیجہ دست وہ گلدستہ پہول جس سے ہوا
پنجہ مرجان کا جو ہو دست نگارین کرا

دست لب تیغ سلاحیکے تصور مین حنا
انگلیان تو ترشکے رکہدی ہین مہندی نہ لیا

بیلکے گل کو ذرا اوس ہاتہہ سے تشبیہ لگ جائے
تو ترشے رخسار پہ صرصر کی طمانچہ پڑ جائے

اوسکے ہاتہہ کو نہ پہونچی مہر کا ہاتہہ شدا
انگلیان ایسی کہ معشوقوں مین انگشت نما

پہونچیان اوسکے مقابل ہتہیلی کی ضیا
پہونچا سطر سے چہک بہروپی کی گرجس سے ہوا

سامنے اوسکے جو شعر اوسکی نہ ہو [illegible]
سب کہین عقل [illegible] پہولے

سفینہ وہ سینہ کہ دیکہی تو نظر ہٹ جائے
اوبہری اوبہری پہ دل بستانے تخت [illegible]

اوسکے سینے نہین [illegible] مین کینہ سے [illegible]
سر اوٹہا [illegible] مگر حسن [illegible]

قد و پستان کی تماشے دکہلاتی ہین
سنجیدہ طور سے دو نور کے پہول پائی ہین

نخل قامت مین دو پستان کی ثمر ہین یکتا
فریب ہے ہر سینہ کو سب غم سے چہٹا

دو نبہری سیب تو آئی تشبیب بلا
دانت نارنگی کی کہٹے رہین غیرت سے سدا

پہول سی سینے پہ کلیان ہین سرپستان پیدا
ہوئی گلشن مین انار کی پستان پیدا

بحر سینے مین ہین پستان کی لطافت کا جو آب
فکر مین [illegible] کی مضمون یہ لایا ہے نایاب

کیون نہ سمجہے کیطرح طبع روان ہو بیتاب
ایک جا حسن کے دریا مین نکلے دو حباب

اور بات اس سے نہین [illegible] کی کہے جاتی ہے
اوسکے پستان پہ یہ پہنچی مری کیا جاتی ہے

۲۱۳

شکل صاد کی اوصاف بیان سب کیجیے کیا
ہو بہ پشت عیان ہے سبب جوش صفا

پر تیر الماس کا یا چاند کا کہیے ٹکڑا
تھا نہ تن مین ہے یہ آئینہ اعجاز لٹ

نہین سیلی کا نشان سانپ سا لہراتا ہے
عکس چوٹی کا شکم مین یہ نظر آتا ہے

۲۱۴

کمر یار کو سب بال سی دیتے ہین مثال
دیدۂ فکر مین ہے اوسکی کمر آدیا بال

طبع نازک کو ہماری تو یہ مضمون ہے پسند
موشگافی کے سبب کھینچتے ہین بال کی کھال

ناف اس بال مین حکمت سی نہین خالی ہے
دست صانع نے گرہ بہر نشان ڈالی ہے

۲۱۵

کمر اور کولہونکا عالم ہے کہ عالم ہو فدا
آگے ہے شرم کی جا شکر ہے پابند حیا

ناز کے چال سے ہوتی ہی قیامت برپا
صدقہ بحر لطافت کا کہون چال مین کیا

سخن فحش نہین منہ سے نکالا جاتا
ورنہ ماسقۃ مین ڈورا نہین ڈالا جاتا

۲۱۶

بیچ نیچے زانو کی صفا کو نہ پری کا رخسار
سنگ پا جامہ جدا اون کے الٹنے وقت قرار

پہلے دل ہاتھ سے گر جو یہ دیکھی اسرار
زانو ٹیکا کرے حسرت سے سدا عاشق زار

مثل مہتاب کی منہ پہ ہوا سے چھٹے
وہ چھپا لیوی جو رانین تو لگے دم گھٹنے

۲۱۷

ساق پا نے تو عجب نور کا پایا ہے ظہور
نور کا جوش ہے یکدست صباحت کا وفور

دیکھے مہتاب تو منہ فق ہو رنگ کافور
چمن حسن مین کیا پھولی ہے شاخ بلور

شب کو وہ پنڈلیان گر جامہ سے باہر ہو جائین
شمعین فانوسون مین خاموش سراسر ہو جائین

۲۱۸

پاؤن اوس شوخ کی کرتے ہین قیامت برپا
آئینہ وہ کف پا ہے سینے پہ مہر لقا

کوئے پامال ہے رستا ہے کوئی شکل حنا
اوسکے تلوے کو نہ پہونچی تری چہرے کی صفا

انگلیاں نکہتی تو اہستہ تو غم سا نہ سے لگے
ناخن پا سی خراش سنگ سے ہاتھ سے گے

غرق ہی حسن کے دریا مین سراپا وہ نگار
اب ہے صورت یہ غرور اوسکو نہین ہی زنہار

کس طرح دل ہو اسے در یکتا پہ نثار
ہے وفا پیشہ بیقلسے نہین ہرگز سروکار

نور سے کے شکل ہے ہی مہر محبت بھی ہے
بے تکلف ہی کہ صورت بھی ہی سیرت بھی ہے

زلف اوسکے جو کرے پیچ بنا وسی ورشے
بکھرے بالونکو ہلادیوی جو وہ شنگ بہرے

ہو پریشانی دل اسے نہ تجھے آشفتہ سرے
تیری گیسو کی ملی خاک مین سیاہ جلوہ گری

جیت سکے دل رشک سی غم جی کو سراسر ہوئے
بلکہ مجموعہ عناصر کا سب ابتر ہو سے گے

نظر آجاتی جو اوس ماہ جبین کا ماتھا
بوسے لون اوسکے جبین کے کبھی جو موقع پایا

درد سر ہو سے تجھے کس شنگ آئی ماہ لقا
تو سماجت سی قدم پہ مری دی سر کو جھکا

پاؤن اخترکو مرا اور تری پیشانی ہے
جو مین کہتا ہون وہ اکدن تری پیش آنی ہے

اون بہوؤن کے جو اٹھی آنکھ تو جی ہو بیکل
تیغ ابرو کی نظر اسکا ملی جھکو بہیسل

کشور دل مین تری چار طرف اک ہلچل
سینہ ہا جو دم مین تکلجا ہی یہ سارا کس بل

نوک مژگان پہ کری غور تو تیور جل جائین
دیکھ ولی تری سو رشک سے کے خنجر چل جائز

آنکھ سے اوسکی جو ملجاتی تری آنکھ ذرا
شوخیان اوسکی نگہ کی جو کرین جشن بپا

سترہے مردم عینا یہ کری چشم نہ وا
دیدہ بازی تری نظرون مین ہو یہ عین خطا

زیبے نام کو یہ قہر و ستم آنکھوں مین
چشم کی رشک سی آئی ترا دم آنکھون مین

آگئی اوس سینی کی خود بینی تری ہو بیکار
اک نظر دیکھے جو وہ چاند سی دونون رخسار

دیکھکر آئی کی لو کان تک خورشید ہر بار
چھوٹین مہتابیان آئے رشک قمر جسے ہزار

گوری گالونپہ نہ خورشید کا انداز رہے
عارضی حسن پہ ورزانہ تجھے ناز رہے

۲۲۵

لب نازک سی جو ہو اوسکے دوچار اے دلبر
دہن تنگ کا نظارہ دکھلائے یہ اثر

رشک سے ہونٹھ چبایا کری تو آٹھ پہر
زلیست سی تنگ ہو تو چین ہو عشقا ہیر

رنگ اک بات مین ہونٹون کا روان سب ہوجائے
لب می گون کا تری جام لبالب ہوجائے

۲۲۶

اوسکے دانتونکے صفائی پہ کری چشم جو
میٹھے باتین جو کری وہ لب شیرین سی ادا

ڈاڑہین تو مار کی رویا کری غیرت سی صدا
ایسا کڑوا ہو کہ بھولی سبکے دنیا کا مزا

جسکی لگ جای تحیر سے نہ پہر لب واہو
اپنے شیرینے گفتار سی دل کھٹا ہو

۲۲۷

میٹھے باتون مین ہے اوسکے مزہ آب حیات
اوسکے شیرینے گفتار کرے شہد کو بات

جسکا مشتاق رہے یوسف مصر نزاد
قند باتون مین وہ گھولی تجھی کچھ آئی نبات

زندگی تلخ ہو شیرینے سخن کی کھوجاسے
شربت زلیست سمجھے زہر ہلاہل ہوجای

۲۲۸

نام وہ پوچھے تو ہو شرم سی چہرہ آب آب
گھر کو وہ پوچھے تو ششدر ہو تو اپنی خانہ خراب

ای صنم نام کو نکلے نہ تری منہ سے جواب
اس حماقت پہ وہ ہو ماری ہنسی کی بیتاب

سرملا کے کہے تب مجھسے یہ وہ غیرت ماہ
واہ کیا آپ کا معشوق ہے سبحان اللہ

۲۲۹

رخنہ چشمک وہ کری چشم ونین سو بار
باتین ہو ڈھال سکے تجبیر کے وہ شمع عذار

نعلین تو جھانکی کرا آنکھ نہ اوس شوخ سے چار
گر میان ہو ترنی تقریر سکے آگی فی النار

جل کے شاید جو کوئی بات سے کہے مشکل ہین
وہ شرر ریزیون سی آگ لگادی دل مین

عرق آلود ہو بحر ندامت مین پہر بولا جاسے — چہینٹی دی ایسے وہ تجہکو کہ لیسینا آجا
بولی ز معنیان اس ڈھب سے کہ دل شرما جاے — پہینٹے ایسے وہ کے گرم کہ تجہیر چہپایا جا

دل گرا کر کے نہ ان باتون پہ جب تو بہکے
کہکے آوارہ رز قلب وہ دیکھے کسکے

متبسم ہو کہے خار وہ تجہکو دیوے — قہقہہ مار کے گہ ہوش تری کہو دیوے
لگا لے تو ایک اوسی دیکہے تو وہ دو دیوے — ایسا ایسا وہ ہنسے سمجہے کہ تو رو دیوے

بگڑی تو اوس سی حجت مین تو بنائی تجہکو
ٹہٹکیون مین وہ سر دست اوڑا لی تجہکو

دیکھے جاہ ذقن اوسکا تو یہ ہو حال تباہ — ہو ندامت سے کنوین مین سمجہے گرنیکی چاہ
اوسکی گردن کی صفائی پہ جو پڑ جای نگاہ — گہٹکے دم آہی گلے مین ترا ای غیرت ماہ

ہو لی ہہدست شبیہات سبہے تو اوسکے
ہاتہ ملوایا کرین ساعد و بازو اوسکے

شانہ مین دین اوسکی سراپا تری شانون کو گہٹا — لپٹ اکبار کرسے لپٹ تکبر کو دو تا
پہولی جیب تجنی سی اوسکی تری قسمت کا لکہا — دیکھے لپٹا انکو تو سینہ نہ اوبہار آ جہلا

اپنے نارنگیون کی حسن سی کشادل ہو
اور اناروں سی تو رنجون کا اثر حاصل ہو

اوسکے محرم سے ہو محرم تو عجب ہوئی بہا — گہاٹکے بارہ سے ہو سینہ خاطر افگار
پان نیگلیکی گلوریکا نظر آئی جو یار — پہٹ پڑی تجہپہ غم و رنج و الم کے دیوار

صف مژگان کی رخ آنگیا کے کرن سے ہو جائین
دیکھے چڑیا تو ترے ہاتہ کے توتے اوڑ جائین

شبنم صاف پہ گر دیکھ لی کرتی کی پھبن
ناف اوس شوخ کی بنجای ترا قفل دہن

حیلہ سازی مین تری رخنہ پڑی آئی برن
پیٹ کی آگے تجھی کوئی لپیٹ آئی بن

آنکھ اوس موری کمر سے جو کبھی ٹک لڑجاسے
طائر دل پہ میان بال کا پھندا پڑجای

اس سی آگی کسی عضا پہ اگر جای خیال
دل ہی آیا وہم رفتار کری گر کوئے چال

آتش رشک صنم تجھکو جلاوی فی الحال
اشتہار تو تگی پیسے سمجھے گندم کی مثال

گر تصور مین کچھ اوس عشرت مہتاب کا دیکھ
صدف صاف مین جلوہ در نایاب کا دیکھ

پنڈلیان اوسکی جو تو دیکھے تو پیر رشک ہو یار
بیٹھے تو اوسکے بچھونے پہ جو با عزو وقار

زانو غم سے کبھی سر نہ اوٹھائے زنہار
پاؤن دبوائی نہ وہ تجھسے کبھی از رہ عار

سر قدم پر ہی جھکاسکے تو نہ مانے تجھکو
اپنے تلوی کے برابر وہ نہ جانے تجھکو

اوس سے مانوس جو ہین مجھ سے وہی الفت سے
وہ اٹھاتے جو وصل کا بوسو ٹلی سے کبھی لذت سے

ہیچ کا ذکر نہین مشغلہ راحت سے ہے
لپٹتے اور چمٹتے ہین کیا لطف ہے کیا صحبت ہے

لب بلب ہوتی ہین باہم نہین منہ موڑتے ہین
جشن رہتی ہین شب و روز مزی اڑتے ہین

ایسے کمسن ہی وہ پیر بات سی آگاہ نہین
حسن کا شیفتہ وہ رشک مہ و ماہ نہین

وضع دار یکا طریقہ کوئی دلخواہ نہین
مصری یوسف کو نیا ڈھنگی ذرا چاہ نہین

شستی کا جل سے طبیعت اپنی کہیں لگی ہے
سادگی چہرہ روشن کی غضب ڈھاتی ہے

بال او نچے ہین تو رو رو انہین اوسکو ہنر
مانگ کج رہتی ہے شانی سے کشیدہ گیسو

چوٹی موباف سے برہم ہے سراسر گیسو
عارضی رکھتا ہے آئینے سی آئینہ رو

تیری صورت کوئی کب شکل کا دم بھرتا ہے
اسلئے چہرے کی طرف رخ وہ نہین کرتا ہے

بگڑ بیٹھتا ہے بناو سے وہ نادان نہین — حسن وہ آتی ہے خود آرائی کا ارمان نہین
سب کے انگیا کا خیال اوسکو کسے آن نہین — چاک کرتے کا گریبان ہے تو کچہ پیہان نہین

عطر ملتا ہے نہ پوشاک سنے بہائی ہے
میلے کپڑون سی سدا اوسی عروس آتی ہے

پان سی لب جاؤن تو مین راہ پہ لاؤن اسکو — زیب و زینت کا سلیقہ ذرا بتاؤن اوسکو
وضع وارینگی وہ تصویر دکہاؤن اسکو — عاشق زار بناؤنگا بناؤن اوسکو

اسقدر مد نظر حسن سے آرایش ہو
کچھ بہر روز نئے چیز کے فرمایش ہو

جب بہت مین اوسی زیبائی پہ مائل پاؤن — تجکو پہر آگئی بہائی سی وہان لیجاؤن
حسین وہ داغ شک کی منت سی وہی سمجہاؤن — آگئی اوس شوخ کے لیجا کی سبہی بہلاؤن

جو کچھ چیز میسر ہو وہ اوسے آن کرون
بگڑ بیٹھے تو اوسے بناؤنگا مین سامان کرون

اوسکو نہلا کے وہین جلد لیلی ریال سکھا — تیل روغنون مین وہ ڈالون کہ ترا دم ہو ہوا
شانہ اون گیسو وہین کرکی بصد حسن و صفا — چوٹی وہ کہینچکے پہر گوندہون کہ تو ہو دہیلا

ڈالون وہ نقرہ مو باف کہ تو بل کہا جاے
سبز رنگ طلا لیے یہ سپیدی چہا جائے

پہر جنون ماستے پہ اسطرح کی افشان کہ بس — جہلکے جی تیر ستارونکی طرح تنک قمر
کاجل اوس چشم کو ہو جسکی گہری منظور نظر — سرمے کی طرح ترا کیسے ہو دل خاک بسر

مسی ملوا کی وہ ہونٹ تیری اوڑاؤن دم مین
عمر بہر روی لہو سرخی پان کی غم مین

مانگ لی موتیونکی مانگ تری رنگ رصفا
مانگ ان اوسکے کرین حلقہ صفت قدر کو دوتا
سر سے لے تتو ئیکا [illegible] دل [illegible]
جھالی ہر ایک مین تری آنکھو سے [illegible]

زلف کی جھونک پریشانی کا سامان کردی
آئینہ کھول کی تجلے سے تجے حیران کر دے

دست دریا اوسکے بہہو کا وہ کردن ملکی حیا
تیری مہندیکا نہ رنگ نہ وسجا اصلا
آگر میان جنکی کرین اس آتش گل کو [illegible]
ہاتھہ بغلو مین بیہا لیوی بصد شرم و حیا

جسم پامال ہو نقش کف پا کی صورت
رنگ جہریکا اوڑ جی دزد حنا کے صورت

چہڑیون کا اوسی وہ تنگ پہناؤن جوڑا
سر نہ پہر او ٹہہ سکے تولا کہ کری دلکو کڑا
بند ڈہیلا تری [illegible] کا ہو جاتا
پانکین خاک مین [illegible] ی کری جشم وا

ہو کی محتاج قدم وہان سی ادٹہا لی کے لیے
آدمی چاہئیے ہمراہ تماشے کے لیے

پیاری انگیا اوسی وہ ٹہیک نہ ڈالی پار
ملمن کری تری جانب وہ سکے سو سو بار
[illegible]
پردہ کر او [illegible] انکار

شرم کی ہے یہ جگہ اسطے نہ سنے [illegible]
وان پہناؤ نہ تجھے انگیا نہ جہان جیرنا ہے

کلج کی کرتے پہناؤن اوسی مین وہ زرتار
جھلکیان لین جسم وجگر مین آیا
توکین ہون جسکی کرن کی تری دلی پار
پای خاطر مین بیہے گوکہر اوسکا ہار

بہر کی آنکہہ اوسکے طرف دیکھے تو گوبالی
گوٹ کی لہر مگر بحر الم مین ڈالے

کامدانی کا دوپٹہ وہ اوڑہاؤن پیاری
موتی اور چینونکی بیل ٹکی ہو ساری
مرغ زرین فلک مین ہو یہ طیاری
آنچل اسطرح جسکی بہارے ہون کہ تو ہو عاری

گر گری شیشی ہو سب تار دری مین جھڑ جائین
گوکہرو خار وی چہریان تری دل پہ پڑجائین

لے وہ پہن اطلس گلنار کا پاجامہ پہن
حسیت سفتی کی نظر آمی جو کو لو نپہ پہین

جسکے کلیان ترا دل بند کرین غنچہ دہن
بار غم تیری کمر توڑ دے ای سیم بدن

پاپچے ایسے ہون بہاری جو وہ ہاتھون اوٹہائے
مین کہون بوجہ سی لچکے کی نہ ٹہا جیرہ جائے

پشت پاہی کا پہناؤن اوسی ہیرہ جوڑا
ہو وہ طیاری کہ بہارے رہی دل صبح و مسا

لوٹے تو خاک پہ مچہلے کی طرح غصے سدا
ماند چمکی سے ستارہ ہو تری طالع کا

کردی رفتار سے پامال گرہ مہر وتجکو
جہانجہ مین لائین حسد بولی گہنگرو تجہکو

۲۵۴
گہنا پہنا حنا پہنکر و شمین وہ ہوا ہو طیار
سینہ سے نفس ہنس کہڑی ہاتہ سی وہ گلزار

بدہیان دیکہکی غم ہوی گلکیا تری ہا
پہولی ای غنچہ دہن منہ ترا دیکہون مین بہار

خار کہا کہا کی طبیعت کا یہ نقشا ہو جای
مین کرون بات تو تو جہاڑ کا کانٹا ہو جائے

۲۵۵
سنج جو ری مین بہار یہ اوس گلگی ہون عطر
عطر سے کار سکے خاک بسر تجہکو سدا

باہنہ تو غم سے سلے رنگ ہو چہرکا ہوا
کردی مجموعہ پریشانی خاطر کو سوا

تنگ کیا کیا ترا دل شیشہ افلاک مین ہو
فتنہ انگیزیون سے عطر کا دم ناک مین ہو

۲۵۶
شام کی وقت دکہاؤن تجہی اک تازہ بہار
چاندنی برف سے جو گرد سے کہنچے لی نکار

فرش تختون کا بچہے صحن چمن مین اکبار
اک پلنگ ایسا لگی اوسپہ کہ دل ہوئی نثار

نقرہ پاؤن سے سیماب کا دل آب رہے
اوس کے چادر سے کتان چادر مہتاب رہے

تکیے ایسے ہون سبک و سپید کہ سر ہون گران
چاند کل تکیوں نیہ ای رشک قمر ہو قربان

ہوئی عاشق کو تو معشوق کی زانو کا گمان
پائنتے ایک دولائی ہو جو سر تو زافشان

باغبان اوس گل رعنا کو شگفتہ پاکے
اوٹ پہولون کی رکہے دونون طرف لالا کی

تخت کی کونون پہ مرزنگین لگی ہوین چار
ٹہنڈی ٹہنڈی ہو ہوا سامنے بچہا ہو ستار

دل جلے جسمین ترا شمع کے بدلی ہی یار
میری پہلو سے لگا بیٹھا ہو وہ مہر عذار

چاند نی رات مین جہل بل بت گلفام کرے
جگمگا ہٹ یہ نہ کپڑون سے نگہ کام کرے

گرگڑی چاندی کی ہو وہ گل تر مستی لگاے
گرے وہ وجگر جانکے دہوئین تکین ورا اوٹہے

حسن محفل ترا دم اوہو ٹکی تو ٹہو سیرلا
بیچ وان کوئی نہ تیرا جلے جلکر رہ جانے

ہو قرینہ نہ کوئی پاؤن سے ٹہرانے کا
جلکے تو قصد کرے گہر سے شتک جانے کا

دوڑ کر ایک صبا دی جو ہوا کو سنکار
جہو کی مین کہاؤن ہی عیش سی ہو کر سرشار

آئین کیا دو تو نظرف نیند کی آنکہون خمار
لیکے انگڑائیان مچہیر وہ گری سو سو بار

وصل کی شوق مین پہر لیٹنے کا تیر چاہا ہو
رشک سی حال ترا اوسگہڑی بیتلا کیا ہو

گہر کے تو جانیکا اوسدم جو کرے قصد صنم
از رہ طعن وہ تجہسے کہے ای کشتہ غم

لیئے منگو و سوار سے … گہٹتا ہے دم
آج رہ جاؤ امانت سے نہین سر کی قسم

گہر کہان جاؤگی اب رات کو سودا سے ہو
سور ہو تخت پہ گر نیند بہت آئے ہو

سنکے اس طنز کو تو تجہسے کہے ہوکی خفا
اسلئے کہدو کہ زبان بند رکہین بہر خدا

خوب پان آپنے لاکر مرا دل شاد کیا
مجہکو یہ رمز و کنایہ نہین بہاتا اصلا

لطف یہ ہے کہ ملاقات کا پردہ رہ جائے
کچھ مری منہ سے نکل جائے تو پھر کیا رہ جائے

مقصد یار سے مستانون کو نہ کام آرام
تب ہی کر سکتا ہے جب دم ہو بھلا کوئی کلام
اپنے عاشق سے کہو اور کسی کیا کام
بس رہا چپ رہ جو ہوتی ہے مری جی پہ تمام

عاشقوں کو گھر کا محلے میں نہ بدنام کرو
رشک چکے جاؤ خدا کے لیے آرام کرو

سن کے یہ باتیں ہوا [illegible] تو وہ سودا مند ہیا
چار پاسے گوشہ [illegible] الاخیں پایا
سن کے رعب سے کچھ کرنے لگے پھر تکرار
منہ لپیٹ اپنا وہاں پڑ رہے تو با دل زار

تھک کے بیٹھ کے مرے نالہ و فریاد کرے
گذرے رات ایسے کہ دن اپنے جو یاد کرے

خواب میں دیکھ کے آئے نہ سمجھے نیند آیا
ایک دو دن سے کہ تھا بیمار حدسی ہوا
کر دیئیں لی سے لگے دل سے یہ سکتہ ہو جیا
ایک یہ شب ہے کہ اصلا نہیں میرے پردا

وائے وہ ہنستے ہیں گل ملتی ہیں خوش ہوتی ہیں
ہم یہاں اپنے نصیبوں کو پڑے روتی ہیں

میں جو دیکھ لو تو ان جھڑکیاں تو وصل کے بیچ خطر
دیکھا کر سے صحبت کو جلے جسم و جگر
تو ادھر غم سے تڑپتا رہے با دیدۂ تر
آتش رشک لگا تے سبھی انگار و شرر

رات بھر تنگ دل گردش افلاک کرے
صبح کے ساتھ گریبان کو تو چاک کرے

سنکے اس قصۂ جانسوز کو آیا نہ قرار
ایسا رویا کہ لگیں ہچکیاں بے حد و شمار
اشک آنکھوں سی بہا سے لگا آخر کار
جلد سینے او سے چھاتی سے لگایا اکبار

رہا گو میں سبھی مگر داغ نہ چھوٹے دل کے
اوسکے اشکوں سے پہیولی مری پھوٹی دل کے

رو چکا کھول کی دل خوب ہو حسرت نڈھال
کھل گیا حال کہ تو جان نہ نادان بنے کمال

پونچھ کر اشک کہا ... نہ مرے حسرت ...
اٹھتے ہے بات میں آنسو نکل ...

ہم نہ کہتے تھے کہ پچھتائیگا سب کھو کے
اب تو ہنستا ہے کو کہ ٹکو بہت رو رو کے

ترس آیا تری رونے پہ مجھے اے صنم یار
ورنہ سمجھاتا اگر سارا زمانہ یکبار

دور کر چھاتی سے لیتا اپنا ہو کر ناچار
تجھسے ملتا نہ کبھی میں یہ کیے ... انکار

کہیں اس صلح سے دل صاف بھلا ہوتا ہے
زنگ آئینہ کا مشکل سے جدا ہوتا ہے

ہنس پڑا دل میں وہ کہنے لگا ہو کر شاد
غم کے ہاتھوں سے نہ تجھ پہ ہوئی آیا کیا بیداد

باتیں بس بس نہ بتا دو دو گھڑیا کر کے یاد
ہوئے منہ سے نہ کسی ... داد

بے سبب آج ہے تشریف نہ یہاں لائی ہے
دل جلانے کے رلانے کے لیے آئی ہے

الفت آمیز سخن سن کے یہ تب میں نے کہا
سارا دن کٹ گیا تو نے نہ کچھ بیان رہا

تو چلا جاتا ہوں تم کس لیے ہوتے ہو خفا
ہو گئے تشویش مری ست اوسکو کیا کیا

غم مری دیر لگانے کا بڑا ہووے گا
دل کو تھامے ہوئے در پردہ کھڑا ہووے گا

کہتا ہوگا کہ لگے ہوئی کیا آج بلا
اشک آنکھوں میں بھری ڈھونڈیں گی ولیکن پایا

صبح سے شام تلک یہاں نہ آیا ...
آ رہے ڈھونڈتے مجھکو گئی ہوں گی ہر جا

خاک کیا کیا مری فرقت میں نہ چھانے ہونگے
حاضر سے حضرت عباس کے ہانے ہونگے

نقد یہ سنتے ہی میں ... گھبرا کے چلا
ڈالے سر کو گریباں میں بصد ناز و ادا

جلد ہاتھ اوسنے بڑھا کر مرا دامن پکڑا
جیب ہوا ایسا کہ منھ میں نہ زبان تھی گویا

جھڑکے اس کو لگا دینے جو وہ شرما کے
بیٹھ رہی غم دور ہوا پاس میں میٹھا جا کے

جب رہی دیر تک اس طرح کی صحبت باہم
اب کہیں حشر تلک جانے نہ دینگی تجھے ہم

سر اوٹھا کر یہ کہا اوسنے ایسے لطف و کرم
لینگے اوس کافر بے رحم سے ملنے کی قسم

سنہ نہ پھیر دیکھیں جو تو شکل دکھا دی اوسکو
رحم نکلے جیسے خدا ایسا جلائے اوسکو

تب کہا میں نے بگڑ کر اک بار
مجھسے رکھہ کام تجھے اوس سے بھلا کیا سروکار

بیٹھ بیٹھے کی برائی نہیں اچھے ای یار
ایسے فقروں میں اب آپکا نہیں چلنے کا

سنکے ناداں قسم ترک محبت کہاؤں
کر لی غیروں سے بھی دونوں نے قسم [illegible]

ہاں اگر شکل بھی اخلاص کی صورت ہوگی
لینے غیروں کی ملاقات کر لینگے میں تجھے

میں قسم کہاؤں بڑی چیز اوٹھا لے تو بے
اکہ عشق میں سزا دیوی خدائے احد

ایسے راضی ہو تو قرآں اوٹھا لاؤں میں
رکھہ تو اسی مصحف پہ ہاتہ قسم کہا لوں

ورنہ قرآن کا ہے جامہ جو پہنت ترا یار
دل ہے زیر و زبر عشق نہ سلطوت سے قرار

[illegible] ہے نہ محبکو زنہار
حرف آپکا ملاقات پہ تنک ہو سو بار

تو قسم کہا تو ہر سے دل کے سیاہ ہو جائے
اور صورت بھی اسی یوسف ثانی ہو جائے

سنکے یہ حرف وہ بولا کہ نہ تو اوسکو پاہ
تب کہا میں نے اگر یہ سبب ہے تو پھر ہوگی تباہ

میں ابھی کہاتا ہوں قرآن کی قسم بسم اللہ
لے قسم مجھسے کہ اوسکی گلیوں کی پھر راہ

جب یہ سب قول و قرار اوس سے مکرر ہوا
کر کے ہاں ہاں وہ قسم کہانیکو طیار ہوا

ست کہا میں نے کہ رکھ منہ پہ تیکیا ہاتھ وزرا
کب بھری گریہ نے قرآن کا اوٹھانا اچھا

کچھ قسم کھانے کی حاجت نہیں ای بادو تھا
امتحان کی لیے ای جان یہ جھگڑا تھا

بولا وہ نام نہ اب میرن کا کسی کا لب سے
تیرے قدموں کی قسم ہاتھ اوٹھا یا سب سے

لفظ بد جو [illegible] نہ نیا اب جیا [illegible]
پاؤں میں گر [illegible]

آگے آنکھوں کی مری نہیں جوانی میں آئے
[illegible] شہر میں اسد پھر آئے

جیتی [illegible] اغیر کا دکھلای مجھے
حال اب جای کسے [illegible] اجل آی مجھے

پھر لگا کہنے قسم وی کی [illegible] سر کے
پائین پڑ پڑ کی اکر لبوں سے بلائیں وہ سبھی

دست بردار ہو یکدست [illegible] تو بے
ہاتھ تو [illegible] چھٹک [illegible] جلی وسکا

ہم [illegible] تو ہاتھ اوٹھانا اوسکو
[illegible] لیوے تو ذرا منہ نہ لگانا اوسکو

مجھکو بیٹھے جو [illegible] اوس [illegible]
حلوا کھا [illegible] جو کرے اوس [illegible]

[illegible] فرہاد سے اوسکی گر
قبر میں مجھکو [illegible] جو [illegible] اوسی سر

پھول ہیری [illegible] شگفتہ دیکھے
زندہ دل اوسکو جو کہے مر امردہ دیکھے

سنکے یہ دلکو مری تاب نہ آئے اصلا
لے تری سر کے قسم اوس سے نہیں ملنے کا

منہ پہ ہاتھ اوسکے رکھا میں نے کہ تو کتا ہی کیا
ہاتھ اوٹھا یا تری خاطر سے بس اب [illegible]

پاؤں ٹوٹیں اگر اب جا کے وہ در دیکھوں میں
آنکھیں پھوٹیں جو اوسے بھر کے نظر دیکھوں میں

مار کے ہاتھ پہ ہاتھ اوس نے یہ ہنس کے کہا
نیند کے مارے برا حال ہے اتنو میرا

حال معلوم ہے کچھ اسکا بیٹھے ہو کیا
چلئے دو چار گھڑی سو رہو از بہر خدا

کھینچکر ہاتھ پہر اوس جاسے اوٹھایا مجھکو
بستر خواب پہ لیجا کے گرایا مجھکو

۲۸۵
چھیڑ کی چھاتی پہ مری پیار سی جو ین لگا
لوٹتا و کہ تمہاری سے سزا اسدم کیا
اتنے دن تجھسے جدا رہ کی بہت عیش کیا
اب گلا گھونٹ کے دم دشمنوں کا کردون فنا

بولا مین پر نہ ابھی کھوئے مین اسے جان کرو
اپنا صدقہ مجھے سر پر سے قربان کرو

۲۸۶
تب سے لگے لگ کی کہا اوس نے کہ مین ہون قربان
سمجھا اب ہو کہ سے لگے تری دل کا ارمان
جوش مین آیا جو دریای شباب آیا ران
مین ہوا اوس نے زنا یاب ہے ایسا پیمان

کر لا ظلم سے لگے جان پہ اوسکے بن بنے
کھولے لبہای صدف سے یہ گہر تن سے نے

۲۸۷
مل گیا گوہر مقصود جو با حسن و صفا
کر کے غواص گہر ریز یان دریا سی ہوا
آشنا اون کی جو اس تھی لڑی طبع رسا
خندہ زن ہو کے کہا موتی پرو ہین کیا

الغرض دیکھکے سوتا نہ پکارا مین نے
کیا اوس بحر لطافت سی کنارا مینے

۲۸۸
پاس پہر لیٹ کے اوسکے جو گلی مین لپٹا
نیند مین یار کی آواز سے اوس نے یہ کہا
تیرے صدقے نہ خدارا ابھی سوتی مین ستا
سنکے یہ میننے ہے آنکھوں کو وہین بند کیا

وصل سے شاد ہوئی کھل گئی عقدی دل کے
سو گیا عاشق و معشوق گلے مل مل کے

۲۸۹
چونکا ہنگام سحر نیند سے وہ مہ لقا
گدگدی کر کے دیا مجھکو بے کافر نے جگا
دل تو تھا صاف نہ تھی گرد کدورت اصلا
بدلی آئینہ کے منہ یار کا مین نے دیکھا

دونون ہاتہون کو سے گلے مین مگر ڈالا اوسنے
پہلو سی ذکر کا غذ کو نکالا اوسنے

سنکے یہ ارکو دوست و دشمن بہائی جو مرا
مشتری [illegible] کا بیان کرتا ہے تو صدق ہوا
اک [illegible] کہا [illegible] دستی ار بہر خدا
دیکھو [illegible] کو کہ دوش [illegible] کو بیاہی

تو جو کہتا ہے یہ ماجرا نہین آتا مجھکو
پیٹ سے صورت مین سے نکلے جو وہ کہتا مجھکو

۲۹۱

گر گدی [illegible] مین کرنے لگا جوش شباب
حال سنکر تو ہوا دشمنون کا حال خراب
[illegible] ون ہوئی دیا یار کو سینے سے جواب
اسکے نظارہ کی کسطرح بھلا رہتی تاب

سیر ہی ہے سہی وہ کچھ بات کو پہچان گیا
بولا چلا کے یہ کچھ رمز ہے مین جان گیا

۲۹۲

رکھکے منہ چہاتی پہ اخلاص سے با ناز و ادا
حلوہ مری [illegible] لا کر نہ مجھے نشین یہ کہا
[illegible] بلائین [illegible] ہوس [illegible] صدقا
تیرے صدقے تری قربان تھا بہر خدا

سچ [illegible] تیرا کسے معشوق پہ دل آیا تھا
یا [illegible] جھوٹھ کا پتلا ہے بنا لایا تھا

۲۹۳

بولے بتایا [illegible] یہ [illegible] کہا
[illegible] یار [illegible] اس [illegible] کہا
کیسا معشوق صنم وہ ہیان کدہر ہی تیرا
اپنا مطلب نکل آیا یہ مرا مطلب تھا

قصہ کھو دینے کے سارے یہ کہانی سب ہے
دل جلانے کے لیے چرب زبانی سب ہے

۲۹۴

رکھکے پیشانی پہ ہاتھ اوسنے تحیر سے کہا
[illegible] کو نے دیکھے تو ذرا بہر خدا
تو بڑا فعلیہ ہے چل مجھے سنکر جلا
ایسے سب [illegible] اوڑائے کہ مرا ہوش اوڑا

مجھکو حیرت سے کہ دولت یہ کہان پائی ہے
دام مین سونے کی چڑیا کوئے کیا آئی ہے

۲۹۵

اب کھلا حال کہ الو کوئی ہو ئیگا پھنسا
[illegible] کھوسٹ کا نہین ہوتا دنیا مین بھلا
غیرت آئی مری صدقے مین وہی چھوڑ دیا
مجھ سے [illegible] کاری اک روز تو آخر کو ملا

جس [illegible] نے [illegible] وشت وہ عطا کر یا ہے
[illegible] سے خدا ابھر یا ہے

گر [illegible] ہوا [illegible] سخن
جو [illegible] گلشن

بولا مین نبد کر اب جو چٹکا ای غنچہ دہن
دیکھیو [illegible] گھر [illegible] رشک چمن

عاشقون [illegible] کو سرو کا [illegible] رہا
جس [illegible] تھا جلیست کو نہ وہ خار رہا

[illegible] بلبل
رشک [illegible] جگر مین [illegible] بلبل

دل جو تھا غنچہ [illegible] کھلا [illegible] گل
کر دیا چار و طرف [illegible]

اپنے [illegible] مین [illegible] خبر ہوا دے
لوگ [illegible] آ کے مبارکبادی

باغ کے صحن مین [illegible]
[illegible] کا ند [illegible] کہار [illegible]

[illegible] اوس یوسف ثانی [illegible]
[illegible] کے گھر مین [illegible]

سب پریزادونکو [illegible] بٹھایا اوسنے
بزم عشرت کو [illegible] سجایا اوسنے

دل کی بر آئین مرادین تو ہوین شادمان گیا
رات بھر اوسنے رکھی رقص کی صحبت بپا

رنگینی ہونی لگے رحم [illegible] کیا
شمع رخسار ونکو ہنگام [illegible] لیا

جلد کے [illegible] مین [illegible] چاق اوسنے
گھر [illegible] خالے [illegible] اوسنے

آئی میٹھی جو مراد اوسکی تو شربت پلوائے
سب سے [illegible] شہیدونکی مزار [illegible] چڑہائے

کونڈی شیرینی کے احباب نے تن تن کے کہائے
دل جو ٹھنڈا ہوا کیا گھی کی چراغ اونی جلائے

حاضری ساتہ لی حضرت سے رضامندی کو
چلے درگاہ سے گھوڑے کے [illegible] چندی کو

[illegible] جب [illegible] کو [illegible]	یا [illegible]
[illegible] رخصت [illegible]	میری [illegible]

ہر نفس مہمان [illegible]
ٹھنڈی ہی سانس [illegible]

[illegible] شب و روز طبیعت [illegible]	یا [illegible] قسمت [illegible]
[illegible] مصحف [illegible]	[illegible] رہتی [illegible]

یا [illegible] خیال [illegible]
[illegible] سورۂ اخلاص [illegible]

پوچھ لیتا ہے تو مہمان کہین جاتا ہے	[illegible] سر کاتا
[illegible] مجھکو ہر رات مین دکھلاتا ہے	جو مین کہتا ہون [illegible] بجا لاتا

چشم مردم سے حیا آجو بڑی رہتی ہے
آنکھ ہر پل مری چتون سے لڑی رہتی ہے

سر اد نشانی ہے کہے مجھسے جو پیشانی یار	وہ سمجھ فرق پہ [illegible] ہین ابرو تلوار
ٹیڑھے ہوتی ہین وہ ابرو جو کہے ازرہ عار	[illegible] چتون کی ادا [illegible] سے عار سوار

چتونین دل کہے میرا جو دکہا دیتے ہین
پتلیان بچہ مژگان سے سزا دیتے ہین

شامت آتی ہے وہ گیسو جو اکڑ جاتا ہے	کھنچکے موباف مین ہر بال جکڑ جاتا ہے
رخ کا نقشہ جو کہے مجھسے بگڑ جاتا ہے	زلف کا منہ یہ طمانچہ وہین پڑ جاتا ہے

سخن گرم زبان پر اگر آ جاتا ہے
شعلہ آواز کا [illegible] سے جلا جاتا ہے

جلسے رہتی ہین مرے اوڑتی ہین ہر صبح و مسا	قہقہے چلتے ہین ہر بات پہ آپس مین سدا
رہتا ہے گانے بجانے کا تو ہر شب چرچا	گرم صحبت کی دکہاتی ہی تماشے کیا کیا

آتش رشک سی غیروں سے جگر جلتے ہین
آتے آپ شمع پہ پروانے کے پر جلتے ہین

دولت وصل کو کیا سمجھے جو لو ہین اغیار
پھر بھی مین ہون رہی کا تری صحبت گویا

اب امانت مین خیانت نہین کی زنہار
وصل جانا کی اڑاتا ہون مزے مین تنہا

غیر کے ذکر سے دل یار کا گھبراتا ہی
سبب امانت اوسی دم پھر نہین چین آتا ہے

تمام ہوا

آباد

تخلص ہے مہدی حسین خان کا خلف الرشید
ہین غلام جعفر خان کے باشندۂ لکھنو ہین شاگرد
شیخ امام بخش ناسخ مرحوم کے ہین صاحب تصانیف
کثیرہ ہین ہر بحر مین غزل کی انکا ایک یون
ہے بڑی خوش فکر اور صاحب طبع رسا ہین
ایک دیوان ان کا مسمے بہ بہارستان سخن مطبوع
اور مشہور جہان ہے یہ دو واسوخت اونکی نتائج
فکر رسا سے شامل مجموعۂ ہذا کیے جاتی ہین



جب تلک تھے نہ جوانی تو عجب شادی تھی
حسن اور عشق کی الفت سے آزادی تھی
کچھ نہ تھی دل کو الم پہ بیداد سے
اس طرح نشۂ راحت کی نہ بربادی تھی

شیشۂ دل میں بھی عشق کا کچھ جوش نہ تھا
وہی ایام بہت خوب تھے جب ہوش نہ تھا

ہوش جب ہمنے سنبھالا تو سنبھلتا نہیں دل
آتشِ حسن سے کب سینے میں جلتا نہیں دل
ایک دم اب تو بجز عشق بہلتا نہیں دل
شمع کی طرح سے کس روز پگھلتا نہیں دل

پیشتر سوزِ غمِ ہجر سے نالاں کب تھے
ہمہ تن داغ لئے ہم سرو چراغاں کب تھے

تھے وہ دن خوب نہ جب حسن سے واقف تھی نگاہ
تھی نہ آگاہ کہ کس بات کو سب کہتے ہیں چاہ
دل کو معلوم نہ تھا کوچۂ الفت کی راہ
عشق میں حالتِ دل ہوتی ہے کس طرح تباہ

ہائے کیا دن تھے کہ جب بے خبری رہتے تھے
کاہیکو آتش [illegible] رہتے تھے

تھا زلیخا کسی کہتے ہیں واقف تھا کون | آہ و فریاد کسی کہتے ہیں واقف تھا کون

کیسے صدمے کہ نہ غفلت میں خبرداری سے تھے
وہ بھی دن خوب تھے جب تک کہ نہ ہشیاری سے تھے

پیشتر اتنا تو ہم اسطرح نہ بیخواب سے تھے | کیا ہے آرام سے سوتے تھے نہ بیتابی سے تھے
غنچۂ دل میں عجب رنگ کی شادابی تھی | خوش لذتی سے تھے غم و درد کی نایابی سے تھے

سو ہم تھا پہلے یہ دل سینے میں کچھ سنگ نہ تھا
پر جو اب ڈھنگ ہے آگے یہ کبھی ڈھنگ نہ تھا

وہی دن خوب تھے جب غم سے سروکار نہ تھا | عشق سے کچھ سینے تو نہ تھا خبردار نہ تھا
دام آفت میں دل زار گرفتار نہ تھا | عیش سو طرح کی تھی ایک سے آزار نہ تھا

دل سے اسطرح نہ پہروں تھے سرگوشی سے
ایسے ہشیار سے بہتر وہی بیہوشی سے تھے

پیشتر دل کی اذیت سے نہ آگاہی تھی | ان پریزادوں کی صورت سے نہ آگاہی تھی
رنج کیا چیز ہے راحت سے نہ آگاہی تھی | ہجر اور وصل کی لذت سے نہ آگاہی تھی

کچھ نہ خوبی سے صباحت کی خبر رکھتے تھے
چاشنی سے نہ ملاحت کی خبر رکھتے تھے

پیشتر دل کو نہ سمجھی تھے کہ رسوا ہوگا | تو جوانی میں ہمیں زلف کا سودا ہوگا
عشق کا کوچہ و بازار میں چرچا ہوگا | دیکھیں انجام اس آغاز کا اب کیا ہوگا

لطف سمجھے تھے جوانی میں دو چندان ہوگی
یہ بھلا کسکو خبر تھے کہ پریشان ہوں گی

ہای ای رنج کہاں اپنا وہ پہلا آرام | ہای بیتاب دل تو نے کیا کام تمام
سوزش عشق سے ہی آتش پیزلیست حرام | ہے تڑپ شام سے تا صبح سحر سے تا شام

اسقدر یون نہ طبیعت یہ بلاکش ہوتے
آب و گل مین نہ اگر عشق کے آتش ہوتے

مدد ای اشک کہ وان ضبط سے گہبرا یا ہوان
سوزش داغ کی مین تاب نہین لاتا ہون

آتش عشق کے گرمی سے پکا جاتا ہون
ہای کیا آگ لگی ہے کہ سیہ جیتا ہون

سرد ہو تی نہین ہے آئی آرزو سے آگ
پہوک دی عشق نے کس شعلہ رخسار کی آگ

ظلمت دلکو کیا عشق کے جب نور نے کم
حسن دکہلانے لگا اپنے تماشے پیہم

صاف آئینہ سے صورت نظر آیا عالم
بہنسے آتی ہے جوانی کی محبت پیہم

دل کا پہلے نظر آتا تہا او بجہنا مشکل
کہل گیا اب کہ او بجہہ کر ہے سلجہنا مشکل

خلق مین سبکی سے لیے عشق کا دین پیدا ہے
گر کہین ہم خضر راہ یقین زیبا ہے

عشق یہ کو لسنی بیان شان نہین پیدا ہے
عشق کا خاتم خاطر یہ نگین زیبا ہے

دولت عشق جو عالم مین فراوان ہو جاے
کیا عجب ہے کہ ہر اک مور سلیمان ہو جاے

حسن اور عشق نہو تی جو عیان دنیا مین
جے سے آرام کا ملتا نہ نشان دنیا مین

ہوتے ظاہر نہ کبہی راز نہان دنیا مین
دیکہتے لطف نہ کچہ پیر و جوان دنیا مین

ہر لبشر معتنم اس رہ نما کو سمجہے
خلقت عشق سے بندی یہ خدا کو سمجہے

عشق اپنے نہ اگر جلوہ کرے دکہلاتا
حسن اگر شیشۂ دلمین نہ پری دکہلاتا

کبہی مہتاب نہ داغ جگر سے دکہلاتا
پردۂ چشم نہ اشکو سے تری دکہلاتا

دل نہ یون شیفتۂ زہرہ شمائل ہوتے
نہ فرشتے بہی غریق چہ بابل ہوتے

قوله

دل مجنون کو اگر عشق کا آتا نہ پیام
کیسے ہو بیسے ہے لیتا نہ وہ لیلیٰ کا نام
دل فرہاد مین کرتا نہ اگر عشق مقام
کیسے شیرین کی جدائی مین ہوتا وہ تمام

سب کو عالم مین عجب عشق کی سرکار ملی
گر ملا یار لٹتا ہی دل زار سے ملے

قوله

گرے عشق دلونمین نہ اگر کرتے راہ
شمع پر کرتے نہ پروانے بھی جان کو تباہ
محو گل پر دل بلبل ہے ہوتا واللہ
ماہ کنعان کی زلیخا کو نہ پھر سوجے چاہ

عشق اگر چاند کی صورت نہ عیان ہو جاتا
جلوہ ماہ سے کیون چاک کتان ہو جاتا

قوله

کشش شوق ہی اس عشق کی عالم سے جدا
جذب ہر شی مین کیا حق نے اسی سے پیدا
آشکارا ہی اسی سے کشش کاہ ربا
سو جگہ اسی سے دل سنگ کو بھی موم کیا

گل اسی سے کسی جیکو نہین وہ آفت ہی
چھوٹتا عشق کسی کو نہین وہ آفت ہے

قوله

کس مصیبت مین گرفتار ہے جان غمگین
کسی صورت ہمین ہوتی نہین دم بھر تسکین
حسن اور عشق سے بھی دشمن جان ہونگی کہین
ایک ہے جان سو ان دو تو سے بچنے کی نہین

گر رہے ہین دل نالان مین یہ آفت برپا
صحبت شعلہ و خس سے ہی قیامت برپا

قوله

حسن خلقت مین اگر نور ہے تو عشق ہے نار
سوز دونون مین ہے شک ایمن نہین ہے زنہار
گرم ان دونونکی گرمی کا ہے بازار
انہین دونون نے جگر پھونکے ہین بیشمار

شعلہ انگیز ہین یہ شعبدہ پرداز ہین یہ
خرمن صبر کو برق شرر انداز ہین یہ

قوله

انکی خلقت مین قیامت کی شرر خیزی ہے
انکی آتش کے شرر کی دلون مین بڑی تیزی ہے
ہر جگہ انکی سنے اک شرر انگیزی ہے
سامنے انکی ہر آتش کے عرق ریزی ہے

کہ شستہ ڈھنگ کی کرسے یہ دکھا دیتے ہیں
جگر و دل سینے سے آگ جلا دیتے ہیں

۵۲۱

حسن اور عشق ہیں دست و گریباں دونوں
فتنہ پرداز ہیں غارت گر ایماں دونوں

ہم سمجھتے ہیں یہ سلسلہ جنباں دونوں
پھونک دیتے ہیں یہ آتش پنہاں دونوں

ڈھنگ کی ڈھنگ زمانے میں عجب ہوتے ہیں
اسکے نیرنگ زمانے میں عجب ہوتے ہیں

۵۲۲

حسن ہے باغ تو یہ عشق ہے اسمیں گلچیں
ہے تماشا کسے طرح ہے سبکے تزئین

گل سے مانند شگفتہ ہیں ہزاروں ہے حسین
لالہ ہے کوئے خوش آئینہ کوئی ہے نسرین

رنگ سو طرح کے ہیں وضع ہزار انکے ہے
چشم بد دور کہ کیا خوب بہار انکے ہے

۵۲۳

جسکو سب کہتے ہیں عالم ہے خزاں اور بہار
حسن و عشق پھولوں کی ہیں سا تجھے گلستاں میں

آئینہ اور موسل ہے داسمیں نہیں ننگ بہار
یوں ہے کہ گل موسمے کے ہیں گرد ہزاران اغیار

باغ میں پھولوں نے اقرار صبا صادق ہے
یہاں ہوائی نفس سرد دل عاشق ہے

۵۲۴

یا الٰہی رہے سرسبز ہمیشہ یہ چمن
ہو کسی طرح سے دل تنگ نہ اک غنچہ دہن

حسن کا صرف خزاں ہو نہ کبھی یہ گلشن
رشک گل وہ ہیں کہ پھولوں سے ہے نازک بدن

مثل گل کوئی گل اندام نہ پژمردہ ہو
باد غم سے دل عشاق نہ افسردہ ہو

۵۲۵

تیرے قدرت کے تماشے ہیں یہ اے رب کریم
چشم خونبار کہیں ہے تو کہیں دل ہے دو نیم

حسن اور عشق سے کے ہر جا پہ نئی ہی تقسیم
ایک یہ عشق ہے سو رنگ سے ہر دل میں مقیم

نے صورت کی سے نے بیٹے فسانے ہر جا
دل نے تیر ملامت کے نشانے ہر جا

عشق سے [illegible] دل سینۂ عاشق میں نہا
اسلئے گوش میں معشوق کی ناآئی صدا

[illegible]
[illegible] حسن کا [illegible]

دست عاشق میں وہی زلف کی سلجھائی کو
پاؤں میں کوچۂ محبوب تلک جانے کو

عشق میں [illegible] تجھے ستم توڑیگا
[illegible] غیر سے صفت آبلہ دل پھوڑیگا

تو سنوارنے میں یہ جیتا نہ کہیں چھوڑیگا
جوڑ یہ لطف رقیب انداز سبب جوڑیگا

لاکھہ حیا دلکو سنے دام میں الجھائیگا
چشم عاشق کو سنے پیچ یہ دکھلائیگا

معشوق وہی کہ ہر اک دل میں جگہ اسکی ہے
جان اس ظلم سے نادر کسی بچی کسکی ہے

کیمیا نے شئے سوا قدر اسی مس کی ہے
مٹ گیا اوسکا نشان تاکہ اسی جسکی ہے

گہاٹ سی موت کی کیا پار اوتارا اسنے
جیتے جی سیکڑوں کو مار اوتارا اسنے

کیا یہ سب کہتے ہیں عنقا یہ ہوا کیسا
دمبدم سجدہ میں چلا کے یہ فنا کیسا

عشق میں مفت بھلا جانکا کھونا کیسا
دلکو دریائی تفکر میں ڈبونا کیسا

جلوۂ حسن یہی ایک نظر دیکھیں وہ
ولیہ قابو ہے جنہیں عشق تو کر دیکھیں وہ

ذکر کیا غیر کا آپنے کہانے سے کیسے
کس سبب سے ہی یہ اشکوں کی روانی کیسے

چین آتا ہے کہ اندا سے جوانی کیسے
ای زبان ضبط کجا راز نہانے سے کیسے

دل بجان آمدہ از عشق نہان یار کجاست
نیز دہ راز ز دل افتادہ دل از راز کجاست

حسن اور عشق بہم ہوکے سمانے دل میں
فتنے ان دونوں نے کیا کیا ہیں اٹھا [illegible]

میں ہوں حیران کدہر سی یہ در آئی دل میں
یا صدا کام تہا کیا انکا تیرے سے دل میں

عقل و دین خرد و ہوش کا محتاج کیا
کشور دل کو انھیں دونوں نے تاراج کیا

پر ہے جب عشق کے آمد کے تواتر آئے
گفتگو دل میں نہ چھپنے کے ٹھکانے پائے

کیا ہے فہم و خرد و ہوش و توان گھبرائے
شوری بھاگ گئے کی دل سی غرض ٹھہرائے

چھوڑ کر دو سب پاس سے یکبار ہوئے
ہم فقط عشق کی پھندے میں گرفتار ہوئے

الاماں عشق کو میں ایسی نہ سمجھا تھا بلا
دل یہ نادان [illegible]

میرا دشمن یہ کہاں سے مری پہلو میں پلا
پھونکے وہ آگ کہ سب دل مری سینے پر جلا

کچھ ابھی سی یہ طبیعت مری گھبرائے ہے
دیکھیے عشق سے کیا سر پہ بلا آتے ہے

ایکدن میرا گذر راہ سے ناگاہ ہوا
غرفے سے پیش نظر جلوہ گر اک ماہ ہوا

کیا کہوں دل کو جو کچھ صدمہ جانکاہ ہوا
کہ جسے دیکھ کے میں راہ ہی گمراہ ہوا

ہوش باقی رہے سب طاقت دل دور ہوئی
عشق کو صاف اسیری مری منظور ہوئی

دور ہی تا نظر دیکھ کی کھولی ہوئی بال
پڑ گیا چار و طرف دل پہ عجب عشق کا جال

پھنس گئے پھندے میں ایسی کہ ہوئی [illegible]
[illegible] ہوئی دل میں پریشان خیال

گیسوے یار کی مضمون سے لی بات یہ ہے
[illegible]

فکر کرتے ہی سر سے تا رہ نشہ پا لکھیے
خود پسند [illegible] ہوا لکھیے

سر سے تا ناخن پا وصف جسم کا لکھیے
سب سے بالا ہو وہ وصف قد بالا لکھیے

فرق ہرگز نہ سر مو ہو و نقشا کھنچ جاوے
سامنے چشم کی تصویر سراپا کھنچ جاوے

[illegible]
[illegible] طبیعت کی [illegible]

[illegible] حسن سے [illegible] دیا
[illegible] آب [illegible] مضمون سے بہا دیا

دل میں [illegible]
اک پریشانی [illegible]

تشبیہ زلف کی جو [illegible] طبیعت [illegible]
دل میں آشفتگی اک جمع راحت [illegible]

[illegible] کا طبیعت سے نیا دکھلایا
[illegible] صحبت سے نیا دکھلایا

[illegible] گر تھا یہ دل
اسکے [illegible] اگر [illegible] دل

یا ہر اس راہ سی [illegible] زنہار یہ دل
[illegible] راہ [illegible] کی [illegible]

[illegible] کی زلف میں کہاں پیدا ہے
[illegible] کہکشاں پیدا ہے

زلف وہ زلف گرہ [illegible] سی پریشانی ہو
جسے ہو آشفتہ [illegible] سر و سامانی ہو

حسن سنبل کو [illegible] طرح پریشانی ہو
دل [illegible] سلسلہ جنبانی ہو

گر نظر دور سے وہ زلف گرہ گیر پڑے
لاکھ چاہے مگر [illegible] زنجیر پڑے

ظلمت زلف ہی ہا پیش نظر کالی رات
داغ دینے کی یہ دیتے ہیں خبر کالی رات

ایک صورت ہے یہاں آٹھ پہر کالی رات
ایسے دیکھے نہ کوئی [illegible] کالی رات

آنکھ [illegible] جو پڑی [illegible] کا [illegible] ہو
دیکھیں [illegible] شام کو [illegible]

اس طرح گیسو کی [illegible] ہے جبین
حسن [illegible] میں ہو فرق [illegible]

[illegible] شب [illegible]
[illegible] کی [illegible]

کہے ابرو پہ جبین دیکھ کے جو بیٹا ہے
لقب محراب در حسن پہ آئینا ہے

عشق کیوا سطے کین حسن کی تیار ہوین
بے یقین ہے نہیں دم بھر مجھے زنہار ہوین

سینے کھینچ رہتے ہین مری سامنے تلوار ہوین
دمبدم کہتا ہوں نہیں ہای وہ خونخوار ہوین

سامنے آنکھوں کی پھر جاتے ہین تیور اونکے
دل پہ چل جاتی ہین سو طرح سے خنجر اونکے

ہان وہ چشم جسے دیکھ کے بیمار ہے دل
سو طرح دام انظارت مین گرفتار ہے دل

کچھ سوا نرگس بیمار سے ہے زار ہے دل
رات دن یاد مین اون آنکھوں کی بیمار ہے دل

کیا طبیعت یون ہے ای پیر فلک سکتے ہے
کیا پلک سی نہیں عاشق کے پلک لگتی ہے

چشم سی دیدۂ آہو کو بھلا کیا نسبت
سکتے بادونکے کہان پائی یہ ایسی طاقت

ہین فسون ساز یہین چشمان سیاہ کی آفت
سامری کو بے کرشموں سے ہوئی حیرت

معجزہ چشم وہ اک پل مین دکھا دیتے ہے
دل مردہ کو اشاروں سے جلا دیتے ہے

حسن سو طرح لیے تجھ مژگان کو تیز
غیر ممکن ہے کہ ہو اس صف مژگان سے گریز

شوقین قتل کے ہے جانکا سکو ریز
آنکھ اپنے نہ پھرے لاکھ ہون پلکین خونریز

ناوک انداز ہے معشوق سے ڈر سکتے ہے
اپنے تیرون سے بھلا خوف خدا کرتے ہے

دست طرح چہرۂ تابان سے ہے بینی کی ضیا
گوش وہ گوش کہ بہت کان جواہر سے سوا

اک الف نور کا ہے مہر درخشان کھینچا
آئینہ گرد ہے رخسار نے پائی وہ صفا

لب نہین وہ لب کہ عقیق اپنے خون کرے
دانت وہ دانت کہ ہیرے کے کنی خون کرے

۱۴۸

وہ دہن تنگ ہے موہوم ہے کہ لی وہم و گمان
اسکے تنگی سے غنچی نے بھلا پائی کہان

تجہ سخن اسمین نہین قدرت خالق ہے عیان
دیکھکر چشمۂ حیوان ہوا اشک سے نہان

خوب اوصاف دہن کس سے کہے جاسکتے ہین
لب تقریر سے خاموش ہیے جاتے ہین

۱۴۹

وہ زنخدان ہے کہ ہے ایک خدا کی قدرت
دلکو ہے چاہ زنخدان سے سراپا حیرت

حسن کے بحر کا گرداب ہے کیا خوش صورت
آپ ہے ڈوبنے کے دلکو ہو اسمین رغبت

گرکے اسمین سے نہ ہرگز کوئی نادل نکلے
یہ کنوان وہ ہے نہ یوسف کا کبہی دل نکلا

۱۵۰

گردن ایسی ہے کہ آنکھون نے نہ دیکھے زنہار
مصحف رخ کے لیے رحل ہوئی ہے طیار

شفق صبح کے مانند دکھاتی ہے بہار
ہاتھ گردن مین حمائل ہو تو آجاے قرار

جلوہ گر دہیان مین جسوقت سی وہ گردن ہے
شمع کا نور سحر سامنے اک روشن ہے

۱۵۱

ہاتھ مہندیکی جو رنگت سی ہوئی ہین مشتعل
ہاتھ ہیہات نہین ہاتھ مین جی بیکل

اب سر دست دل زار گیا اوربہی جل
عشق مین دل ہمین لایا ہے مجھے لائی اجل

رنج پہونچاتے ہے فرقت مین کلائی مجھکو
آجکل کیا نہین مدت سے کل آئی مجھکو

۱۵۲

ہاتھ ایسے ید قدرت سے ہوئی ہین طیار
دست خورشید درخشان ہوے صدقے ہزار

لے ہتیلی کے بلائین ید بیضا سو بار
ہاتھ کچوائین جو اوس پنجے سی آکر ٹوٹا

اونگلیونکی جو جہلک دیکھے تو حیران رہ جاے
غنچۂ مہر ہے انگشت بدندان رہ جاے

۱۵۳

جان سو جانسے ہے خوبی پستان پہ نثار
چوریان بازو پہ دو دو رگے ہین نایاب شکار

سرو ہے قد نے یہ کیا خوب نکالی ہین ابہار
یا ہوے قمقمے دو نور کے روشن یکبار

دو بیگانہ ہستی سے لب بام وصیر [illegible]
[illegible]

سبھ چھائے ستہ و دنیا ہو وحشت جاتا ہے
خود رستے سے کے اپنے کروٹ [illegible]

[illegible] سے [illegible] کا [illegible]
[illegible]

[illegible] ہمسر کے شب دروز [illegible]
[illegible] دل طرفہ [illegible]

وہ شکم صاف کہ آئینہ ہے غیرت سے آب
وہ صفائی ہے کہ خورشید کو بھی آئی ہی تاب

قدرت حق [illegible]
دو چک نازک [illegible]

باستہ تک جاسکے گرد [illegible]
سحبت سے [illegible] ڈگمگا [illegible]

آگی تعریف مین خاموش زبان بہتی ہے
دل عاشق کو مگر تاب کہان ہوتی ہے

[illegible] بیان [illegible]
[illegible] شرم مین [illegible]

بہان مضامین [illegible]
دو وصہ نو سنے صورت سے [illegible]

رانین ایسے کہ نہ دیکھے سے بھرے دل زنہار
زانو ایسے کہ ہو سر رکھنے کی خواہش ہر بار

اسقدر [illegible] کا [illegible] ساحت [illegible]
دل بیتاب نہ ترسے کیسے آئی قرار

تکیہ مخمل کا اگر ان سے ہزار آئے گا
کوئی سنے سر کے زانو پہ قرار آئیگا

پنڈلیان گوری ہین ایسے کہ خدا کی قدرت
شمع مہتاب کی ہے دیکھ کے فق ہو رنگت

عرش کی [illegible] تو نکو اونسی نہ کبھی ہو نسبت
پہونچی اون تک نہیں پاتی نگہ کوتاہ

پنڈلیان حسن و لطافت مین فزون دونون ہین
خانۂ حسن کے گیا پائی ستون دونون ہین

[illegible] پتلیاں ہیں تخیلت
[illegible] کی ضیا سی تجلیت
ہے چشم یار گو اپنے کی صفا سی تجلیت
[illegible] رنگ حنا سی تجلیت

سرمہ [illegible] رست آنکھوں میں
خاک پا [illegible] بیچارے [illegible] آنکھوں میں

ہے سراپا جو قیامت تو ہے آفت میں لب
انکی [illegible] ہیں کھاتی بل
ایسے رفتار چھلاوہ دیکھا [illegible] جاتی [illegible]
وہ نگاہ [illegible] کے ہیں انداز کہ دل [illegible]

[illegible] لائی کی [illegible] ہیں نگینے سے ہے
[illegible] ہے نام خدا دیا [illegible] خود [illegible] سے

اسکے آئینہ میں دیکھے نہیں رستہ اپنے
اب سمجھے نہیں ہرگز وہ حقیقت اپنے
نہیں معلوم انہیں حسن کے زینت اپنے
بھولے اتنے ہیں بہت خوب ہے قسمت اپنے

[illegible] نہیں شکل پہ مغرور نہیں
[illegible] آئینہ لا اسے ہے منظور نہیں

بیٹھے ہیں زلف کی بل کھانی سی گھبراتے ہیں
دیر تک کیسو وہیں شانہ سے گھبراتی ہیں
وہ نہ کے گیسو کے وہ سلجھانے سے گھبراتی ہیں
عطر پوشاک میں ملوانے سے گھبراتے ہیں

خود کو معشوق بنانے کا کچھ ارمان نہیں
جان دیتی ہے [illegible] اسکا ہے دھیان نہیں

ایسے معشوق ہیں عالم میں بہت ہیں کم
کہتے ہیں ہار پہنی سے اوچھتا ہے دم
سادی پوشاک سی رہتے ہیں نہایت خرم
ہار پہولونکا او سے کس ہے کہ نازک ہیں ہم

اب ہے گہنے سے بسی او نہیں کچھ شوق نہیں
کرتے گردن میں ہے سنت کی سوا طوق نہیں

آئینہ جب او نہیں کہلاتی ہیں گھبراتی ہیں
بہاری کپڑونکو جو پہناتی ہیں گھبراتی ہیں
منہ چھپا لیتے ہیں شرماتے ہیں گھبراتی ہیں
بند محرم کے جو کس جاتے ہیں گھبراتی ہیں

بات عاشق کی نزاکت سے وہ کب سنتے ہیں
وردسر ہوتا ہے افشان جو کہے چینٹے مین

چشم پر بار گران تھا اسنے کاجل کا بوجھ
دوری اونکی کلیجے سے ہیکل کا بوجھ
دوش سے اونکی سنبھلتا نہین آنچل کا بوجھ
ایسے نازک ہین کہ اوٹھتا ہی نہین پائل کا بوجھ

تاب کب تاب نزاکت سے کہ وہ لا سکتے ہین
ہاتھ کب مہندی کی رنگت کو اوٹھا سکتے ہین

اپنے قسمت پہ مجھے رشک بہت آتا تھا
شب کو کم بخت کے فراق اونکا مین بہلاتا تھا
میری گھر مین سبب ہی اونکا جو کبھی آیا تھا
یار آنے کے نہ خلوت مین کوئی پایا تھا

وصل صحبت مین کسی غیر کا زنہار نہ تھا
گرد اوس کی غیرت گل کے سبب اک خار نہ تھا

وصل سے عیش مین کب تھا غم فرقت کا نشان
اسپہ دن کٹتی ستی کچھ نہ تھا حسرت کا بیان
تھا نہ برگشتگی طالع و قسمت کا دھیان
رات بھر رہتا ہے اب جان پہ حسرت کا بیان

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

زندگی سی شب فرقت مین سحر کار نہین
مردہ ہے ہجر مین میرا یہ تن زار نہین
چاند سے قبر کے چادر ہے اگر یار نہین
گھر بسے گو رہے پہلو مین جو دلدار نہین

رنج سے فرقت محبوب مین تازہ مجکو
گر نہین وہ تو چھپرکٹ ہے جنازہ مجکو

اپنے صحبت سے وہ جب قاتل عالم پھرے
تو ہے ای دل یہ تماشے مین کیا دم بھرے
خار حسب نظر و نمیرا وس گلی بہت تم بھرے
کس طرح رو شے اب دیدہ پرنم بھرے

جای حیرت ہے اگر مجا جگر چاک نہ ہے
ایسا معشوق چھٹے جس سے وہ کیا خاک جئے

اب یہ سنتے ہیں کہ یاں اور ہی کچھ لذت ہے
آشنا غیروں سے ہے دن رات مزاج اونکا سدا
صحبتیں ہیں سو صورت کی نئی خیر عیاں ہے
روز ہے رنگ نیا روز نیا غمزہ اب ہے

اسطرف آئی ہوئے جان ہے گھبرائی ہیں
ساتھ غیروں کی الگ دور سے پہر جاتی ہیں

برسوں اب ہوگئی صورت وہ دکہاتی ہی نہیں
ایسے بہولے کہ ادہر یاد ہم آتی ہی نہیں
حد سے عشرت میں کچھ دنیا میں لاتی ہی نہیں
اپنے گہر میں کبہی اکدن وہ بلاتی ہی نہیں

اونکے کوچے میں سر شام اگر جاتے ہیں
منہ پہ ہے دیکھکے کوٹھے سی اوتر جاتے ہیں

غصہ و خون جگر تا بہ کجا کہائے کوئے
کوفت پر کوفت کہاں تک یہ اوٹھائے کوئی
دل شب ہجر میں کسطرح سے بہلائے کوئی
کیا جیے جسکا کہ اسطرح سے جی جائے کوئی

ساتھ نالے کے جگر منہ کو چلا آتا ہے
دم کوئے دم میں یقین ہے کہ نکل جاتا ہے

اونکی صحبت میں ہاں نقل ہے یہ اونکا
آگے آیا وہ جو ہے ڈر تہا جسے جن باتونکا
نہ ہا لطف وہ آپکے ملاقاتوں کا
سامنا روز ہے اب ہجر کی راتوں کا

مل گئے غیر سے وہ دل پہ مصیبت ٹوٹی
بیٹھے بٹہلائے سے سر پہ یہ قیامت آئی

ہٹ گئے اب جنگ سے جانباز کوئی آتی ہیں
غیرت سے بہاگیں یہ انداز کوئی آتی ہیں
اپنے ان چالوں سے ہم باز کوئی آتی ہیں
تا زبان دل سے بہلا راز کوئی آتی ہیں

سر دگر دنکا کوئے سیل سمجھتی ہیں ہم
جان پر کھیلنا اک کھیل سمجھتے ہیں ہم

حیز نامرد ہو لئے مرد ونکو تنفر ہے مدام
غیر کیا مال ہیں کیا چیز ہیں جو کیجے کلام
تمنے ناموس کا غیرت کا ڈبویا ہے نام
اب شکایت کا ہے باقی نہ رہا تم سے مقام

[illegible]

[illegible]

جب [illegible] تو [illegible]
ہوش نہیں آتا یہ [illegible] کیا [illegible]

[illegible]
کر کے [illegible]

ایک دن آپ کے [illegible] میں [illegible]
[illegible] کو [illegible]

کیا زمانے میں نہیں ایسا حسین اور نیا
دل لگانے کا حسن یار کہیں اور نیا

ڈھونڈھے لیں گے کوئی [illegible]
آ کے اب [illegible] گا [illegible]

رشک آنے کا تمہیں داغ بڑا کھاؤ گے
چہرہ وہ چاند سا تم دیکھ کے جل جاؤ گے

ہم تو کشتے ہو کوئے نہیں کیا لائے گا
رخ وہ اگر ان کو دکھائیگا

سامنا ہوگا تو سب حال یہ کھل جائیگا
نقش سے رکھتے ہیں [illegible]

ہو کے حیران یہ کہو گے کہ ابھی کیا دیکھا
برق چمکی کہ کسی ماہ کا چہرہ دیکھا

[illegible] دیکھ کے حیرت ہو گے
[illegible] شان [illegible] شوکت ہو گے

نہ کہے جاؤ گے وہ آپ کی حالت ہو گے
پیچ پڑ جائینگے کچھ اور ہی صورت ہو گے

زلف کے بل میں گرفتار رہو گے برسوں
چشم کو دیکھ کے بیمار رہو گے برسوں

[illegible] دیکھو گے جو لطف ہنسی
[illegible] گے اور [illegible] میں کھلی

نام کو ایسے رہے گی نہ کہیں خوشی
خون رلوائے گے ہونٹوں کی ہنسی رنگینی

[illegible] زلف جو دیکھو گے تو گھبراؤ گے
تب ہی جائیں گے جب اس طرح سے بل کھاؤ گے

[illegible] نازک [illegible]
[illegible] ہوگی
[illegible] گریبان ہوگی

اس [illegible] نظارہ ہوگا
[illegible] ہوگا

[illegible] صحبت [illegible]
[illegible] یاد
[illegible]

کیا کیا ہے پریشانی [illegible] ہونا
میرے ملنے کے لیے [illegible] ہونا

آپ ہی آپ ہی [illegible] پیغام کرو
چین دن کو نہ ہے شب کو نہ آرام کرو
[illegible] کرو
تجھ کو ہو لو [illegible] تمام کرو

کچھ نہ ہے ملنے میں اگر میری توقف ہو جائے
ہر طرف آپ کا سارا [illegible] ہو جائے

ہم تلک [illegible] تمہاری [illegible]
کچھ دنوں [illegible] ہم [illegible]
[illegible] عجب [illegible]
[illegible]

منع آنے کو کرو اور ستانے کے لیے
آدمی بھولے سے بھیجیں نہ بلانے کے لیے

ہو [illegible] لطف کہ سب غیر نکالے جائیں
کچھ دنوں [illegible] سنبھالے جائیں
آدمی خاک مرے [illegible] ہیں
آپ وہ آکے ہیں گھر سے بلالی جائیں

اپنی قسمت سی تمنا سے وصلے ہاتھ لگے
دور اغیار ہوں سب کیا ہے خوشی ہاتھ لگے

اب جو کچھ راہ یہ تقدیر ہماری آئے
اسطرح [illegible] نہ منانے کی بھی باری آئے
شادمانے عوض نالہ و زاری آئے
یک بیک سنتے ہیں ہم کیا کہ ہوا ری آئے

یہ عشق سے شادی [illegible] ہین کیا [illegible] ہوا
[illegible] خانہ برباد سے آباد ہوا

در تلک اونکے او تو [illegible] کو ڈری پایا
شکل کو دیکہنے سے پہر نہ سہے ضبط کیا
دل ناشاد کو شادی ہوئی بیحد حسرت
دل ہوئے مضطر جو سے آتش فرقت کیا

دو نو جانب سے ہوئے حرف شکایت آغاز
ہوئی اتیمین حسرت کی حکایت آغاز

جب کہا مینے کہ اسباب ہین کیسے اتفاق
سب مری پوچھے ہوئی جمع یہ کیون سب تیرا
باتین سب آپ نے کین میری طبیعت کے خلاف
منفعل ہو کی یہ کہتے ہین وہ تقصیر معاف

اونسے والله کسیطرح ہمین کام نہ تہا
جب تلک تم سے جدا تہے ہمین آرام نہ تہا

امتحان تہا ہمین الفت کا تمہاری منظور
اب یہ فرماسیے تو آپ کہ ہے کسکا قصور
تہے عاشق کے رہے پاس سے دلبستہ دور
اور کو چاہین گی کہہ بیٹھے یہ تم میری حضور

کہیے کیا کہتے ہین اسطرح سے فرمانے کو
لاکہہ جا مین دل عشاق کے بہلانے کو

منہ سے کچہ بولو یہ تقدیر ہمارے آگے
ڈہونڈہتے اک چاند سی تصویر ہمارے آگی
کے بڑی تمنے سبہی تقصیر ہمارے آگے
نہ چلے آپ کے تدبیر ہمارے آگے

دیکہین دل جس سے لگایا ہے بلاؤ اوسکو
جس جگہہ تمنے چہپایا ہو نکالو اوسکو

تمنے اسدم یہ ہماری خوشی کے خاطر
سو ہم آی نہین یہان اور کسی کے خاطر
سمجہے ہو آئے ہین یہ میرے خوشی کے خاطر
ہم فقط آی ہین اوس نازک پری کے خاطر

جسکے تعریف سنے اوسکے طلبگار ہین ہم
اک نظر دیکہہ کے گہر جانے کو طیار ہین ہم

[illegible] کیا ناز   ہم سے کہتے [illegible] دیکھو کہ [illegible] کیسا ہے
[illegible] کیا ہے   [illegible] عشق کی ترکیب ہے

[illegible] سے [illegible] جو مائل ہے [illegible] گیا
حیا [illegible] عیب ہے صورت کے دکھانی میں کیا

معشوق کے منہ سے کبھی اب جو [illegible] آئی ہو   حرف اصطلاح جو پایا ہے زبان [illegible] آئی ہو
[illegible] ہوا [illegible] تمہاری جو آئی ہو   منفعل حوروں پہ جیسے خوب سے شرمائی ہو

تم آ [illegible] ہیں جو دین ایسے سے کم دیتے ہیں
کرو انصاف لمتین مسرت کے قسم دیتے ہیں

محبت غیر کا کو کرتے [illegible] ہم انکار   کہتے [illegible] اوسنے سروکار تھا کچھ زنہار
کہانی [illegible] جو آتے [illegible] سب ہے سربار   آ گیا ہمکو یقین اس میں تب سے تکرار

[illegible] کچھ ہوا کیوں نا کرتے ہو اسطور کا ذکر
باتیں یہ جانے دو [illegible] ہو گا کسے اور کا ذکر

[illegible] غیر سے کرتے کی بہت تقریر   کہتے ہو جھوٹ یہ دشمن سے [illegible]
آپ اس بات کو سے [illegible] دل میں پاؤ   اور معشوق سے واقف نہیں [illegible]

[illegible] باتیں اک مہر یہ کہتے ہیں جلانی کے لیے
جھوٹی باتیں نہیں تمہارے وہ ستانی کی لیے

اپنے باتوں سے جلاتے ہو میں تیر قربان   کہتے معشوق نہیں جو ہم کسے کب شان
او معشوق کا گھر میں نہیں عاشق نشان   ہم قسم کہاتی ہیں جاتا نہیں [illegible]

رنگ چہرے پہ نہیں جسم میں اب جان نہیں
اپنے عاشق کی لمتین حال کا کچھ دہیان نہیں

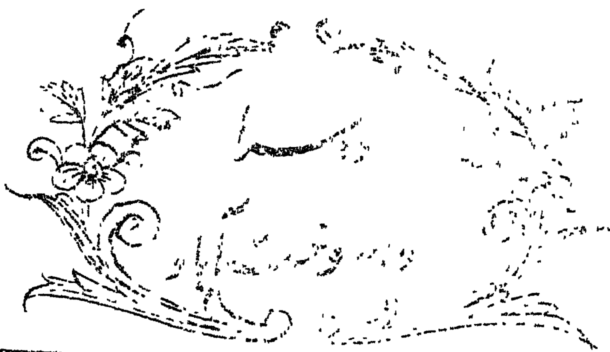
تمہنے پہچانی بھی سب کیا ہے ہماری صورت   دو ہے دشمن ہوسے کیا غیر ہمارے حالت
رہے جسم کی طاری نہ دلمین طاقت   منفعل کر گیا دور وہ زمین بیچ فرقت

سنگھ یہ مجبھی لپٹ گردہ کلے سی روئے

چین اون کا ملاساتہ

شکر ایا وکہ ... آیا

تمام ہوا



بند ١

پیشتر حسن سے یون آپ بھی بیزار نہ تھے | لذت پرواز سے تھے یار دل آزار نہ تھے
آشنا ناز و ادا سے بھی نہ تم زار نہ تھے | ہم ہی صحبت مین رہا کرتے تھے اغیار نہ تھے

تم یون کسکو غلط اس نے کا خلوت مین تھا
غیر کو دخل کہان آپکی صحبت مین تھا

بند ٢

نام بھی کوئی آگاہ نہ بیگانہ تھا | اس قدر گرم کسی سے بھی نہ یارانہ تھا
شمع رخسار کا کوئی بھی نہ پروانہ تھا | شعلہ انگیز نہ یون حسن کا افسانہ تھا

جانتا تھا نہ کوئی یون نہ رسوا ہم سے تھے
کوئی وارفتہ نہ تھا آپ کی شیدا ہم تھے

صحبتین تھین تمہین تفرقہ پردازون سے | دور رہتے تھے ہمیشہ خلل اندازون سے
کچھ کبھی سنتی نہ تھی کان مین غمازون سے | آشنا ہو گئے اب اور ہی اندازون سے

سیکھے پیدا ہین چلن سب سے نرالے تمنے
پاون اب وضع سے باہر ہین نکالے تمنے

بند ٣

چھپکے غیرون سے بھی ہوتے تھے اشارے آگے | روزن در سے نہ کرتے تھے نظارے آگے
کوئی سنے لیے اذن آتا تھا تمہارے آگے | اب وہ ہمدم ہین جو رہتے تھے کنارے آگے

یون نظر رخنۂ در سے نہ لڑی رہتی تھی
[illegible]

طبع سادی تھی بنا آتی نہ جوڑ آتے تھے
کبھی اسطرح سے بہی تم نہ اٹکتے تھے
آستینوں مین نہ کھولتے تھے پہنا جاتا [illegible]
یا ان باتون نہ [illegible] جوبا تھا سے

طبع نازک کبھی مائل طرف ناز نہ تھی
آشنا کان سے پازیب کی آواز نہ تھی

چال ایسی تھی کمر کا یہ لچکنا کب تھا
دل عشاق کو اب بیٹھے ہو نام خدا
ناز و انداز نہ ایسے تھے نہ ایسی تھی ادا
طرز رفتار سے ہے ایک قیامت برپا

سر کو آپ نہ اسطرح کبھی اوٹھتی تھے
فتنے کب چال پہ اسے رشک سے ہی اوٹھتے تھے

کنگھی اسطور سے بالو نمین کرتے تھے کبھی
نہ کبھی پان کی رہتی تھی لبون پر لالی
لب خوشرنگ پہ جمتی تھی نہ مسّی کی دہڑی
اسطرح ہاتھ پہ افشان نہ سینچے جاتی تھے

سرمہ دینا نہ کبھی مد نظر رہتا تھا
آئینہ ہاتھ مین کب آٹھ پہر رہتا تھا

نورتن بازوون پر یون نہ کبھی بندہتی تھے
پہنے پہرتے تھی تم اسطرح نہ تورٹی نہ چہڑے
آشنا کان نہ تھے موتیوں کی لڑیوں سے
پور پور آپ کی ہاتہو نمین کہان تھے چہلے

اسطرح باتون مین منہدی نہ ملا کرتی تھی
ایسی انکھیلے کے چالین نہ چلا کرتی تھی

چشم انجم سے حیا کرتے تھی اے رشک قمر
تھے حیا آنکھ کے پردے مین نہان آٹھ پہر
اپنی سایہ سے جھجک جاتے تھے تم بالکل
نے خطر دیدہ روزن سے نہ لڑتے تھی نظر

پردہ پوشی سے مزاج آپکا اب باز رہا
پھر کبھی آنکھ نہ وہ شرم کا انداز رہا

سوچیا تو یہی اگلے تھے سخن صاحب کے
بات کرتے تھے سو سے ہر ایک سے تمہارے تو تھے
پاس کرتے تھی نہ یون سکتے تھے چل دیتے تھے
اب ہین تقریر کے کچھ اور ہی انداز سے تھے

بات سنتے نہیں ہاتوں نہیں ازرا دیتے ہو
ایک ہم ہی کہتے نہیں لاکہ سنا دیتی ہو

۱۱

بات کہنی ہمیں نہ دی سب سے چھپتے تھے یوں
آنکھ اس طور سے ہرگز نہ بری رہتے تھے
کب زبان آپکی خوگر تھے بھلا گالی سے
خار مژگان کو نہ ہر بات میں تھی

یون نہ خنجر دل بیتاب پہ چل جاتی تھی
تیوری اسطرح یکایک نہ بدل جاتی تھی

۱۲

تم مسی پان نہ کھاتی تھے کہ آیا ہے ہمنے
ناز و انداز زمانے کا بتایا ہے ہمنے
ہمی بتلا تمہیں ہونٹوں پہ
کرو انصاف تو معشوق بنایا ہے ہمنے

نہ یہ شوخی تھی نہ غمزے تھی نہ زیبائی تھی
تمہیں فرماؤ کہ پہلے بھی یہ گویائی تھی

۱۳

روٹھ جانا نہ تمہیں بات پہ آتا تھا کبھی
یون ستانا نہ تمہیں بات پر آتا تھا کبھی
منہ بنانا نہ تمہیں بات پہ آتا تھا کبھی
غصہ کھانا نہ تمہیں بات پہ آتا تھا کبھی

مہربان ہمپہ شب و روز رہا کرتے تھے
لعل لب سے نہ کبھی سخت کہا کرتے تھے

۱۴

بال صاحب کے اولجھتے تھے تو سلجھاتی تھی
جب نہاتے تھے تو کپڑے ہمیں پہناتے تھے
رخ پہ یون چھوڑکے بالونکو نہ سکھاتی تھی
ہای کیا دن تھے کہ تم ہم سے نہ شرماتی تھی

تنگ اب زیست سے کیونکر نہوں مارے غم کے
بند بند ہوتے ہیں نامحرموں سے محرم کے

۱۵

ہمکو اک آن نہ مادر جو کبھی پاتے تھے
آپ لے لیکے بلائیں ہمیں بہلاتے تھے
پیار سے انکے گلے آپ لپٹ جاتے تھے
کیا ہوا خیر ہے کچھ کہیے یہ فرماتے تھے

اسطرح کا ہمکو نہیں منہ کو رولا دیتے تھے
گدگدی کر کے ہمیں آپ ہنسا دیتے تھے

عوض عشق و محبت ہمیں سودا ہوتا
جا بجا ہوتے نہ رسوا نہ یہ چرچا ہوتا

[illegible] دل [illegible] اسم [illegible]
[illegible] سے [illegible]

پیچ میں اسلئے ایسا نہ تمہیں جانتے ہیں
کبھی دیکھا نہ تمہاری صورت [illegible] پہچانتے ہیں

دلمیں پچھتاتی ہیں ہم کسی عبث عشق کیا
ملکے غیروں سے ہمیں غم دیا تمنے کیا

[illegible] دل [illegible] آیا
حق [illegible] ہم بھی [illegible]

حسن عشاق کی نظر [illegible]
تم ہمیں سے [illegible] ہم تمہیں سے [illegible]

ملکے غیروں سے بہت دلکو ستایا تمنے
جسنے پردہ تھا اونہیں گھر میں بلایا تمنے

یاد خاطر رہے وہ عہد [illegible] تمنے
جو کہ دشمن تھے [illegible] دوست بنایا تمنے

جو تھی وہم و گمان میں کبھی وہ بات ہوئے
[illegible] ہوتی غیروں سے ملاقات ہوئے

خیر کچھ غم نہیں ناحق کا نہ غم کھاتے ہیں ہم
گھر میں اک مدت کے ایسی شکل تم جاتے ہیں ہم

یہی [illegible] سلسلہ عشق میں [illegible] ہم
لطف اس داغ کا [illegible] تمہیں کہلاتے ہیں ہم

سول سرکی سے کبھی زلف کا سودا [illegible]
پیچ جو دلمیں پڑے ہیں ونہیں سلجھائینگے

[illegible] کیے عشق کہو رکھتے ہیں رنج کے نہیں
اچھی صورت کی طلبگار ہیں سکتے کہ نہیں

رنج ہر گز شب تنہائی کے سہتے کہ نہیں
دیکھنا اشک کبھی آنکھوں سے بہتے کہ نہیں

عشقبازی میں ہم اوقات بسر کرتے ہیں
ہنستے ہی بولتے دن رات بسر کرتے ہیں

جی کو اب اوس سے لگاتے ہیں کہ جو چاہے ہمکو
رنج زنہار نہ ہو جاسے ہمارے دم کو

واسطے اسنے فراموش کرے عالم کو
شادمان رکھے ہر اک وقت دل پرغم کو

آپکا نام نہ بھولی سے بھی یاد آئے کبھی
بیوفاؤں کی صدا شکل نہ دکھلائے کبھی

کہیو [illegible] سے کہ نہیں نام نہ لیجئے میرا
ایسا معشوق طرحدار کہے سنکے پیدا
[illegible] سے ملنے کا ذرا [illegible]
تعجب [illegible] ہو [illegible] بیدل [illegible]

خاک تم کہا وہ جو اوس شوخ ستمگر کو دیکھو
بات تک منہ سے نہ نکلے جو ہمیں کو دیکھو

[illegible] کی افشان دیکھو
[illegible] پشیمان ہو لو جو [illegible] افشان دیکھو
دم اولیہ جاسے اگر [illegible]
ہو نہ چالاک گر اوسکے لب

لہو پیا [illegible] کہا [illegible]
یہ فرشتہ ہے پری ہے کہ کوئی حور ہے یہ

مار تم اوسکے جو دیکھو تو یہ ہوں نادان ہو
دم [illegible] جاسے جو [illegible] کو دیکھو
غیر ممکن ہے کہ تم ہاتھ سے [illegible]
صاف اوس ہاتھ سے [illegible]

دور سے بھی اگر اوس رخ کا نظارا ہوجائے
اب جو نقشہ ہے ہمارا وہ تمہارا ہوجائے

ہو سے [illegible] ستائیں تمکو
نہ پکاریں نہ بلائیں نہ بٹھائیں تمکو
جسقدر تمنے رلایا ہے رلا [illegible]
تم اگر بیٹھے ہو جاؤ تو اوٹھ [illegible]

ہم تو کیا روتے ہیں تم نالہ و فریاد کرو
صحبتیں گذری ہوئیں دل میں بہت یاد کرو

فرش ہو ہونگا اوسے گل کے لیے بچھوائیں
آپ بھی چاندنی دیکھیں اوسے بھی دکھلائیں
لب دریا یہ شب ماہ میں لیک
صفت ماہی نے آب تمہیں [illegible]

بیٹھنے دیں نہ کنارے بھی تمہیں [illegible]
موت [illegible] سے بیتاب ہو کیا کیا تمہیں

[illegible] رشک — [illegible] شیرا سے ... [illegible]
کے ساقی بیچ محفل میں پلاسے وہ شرر — آتش رشک سی جل جاتے ہم دہن کباب

گرمیان ٹھنڈی سے کیم بدن سمجھاتین
تشنے سے حسن جوانی کے برج جاتین

پاس ہو نہار سجاتین اوسکے — آپ جب ڈھونڈتین ہمین گرد ہی پاتین اوسکے
... سب نازا ٹھاتین اوسکے — ہاتھون سے رو رہین یادن کی بلاتین اوسکی

ملکے مہندی ... جو تمہین دکھلائے
دست افسوس ملو کیسے نہ تمہین بن آئے

اپنی صورت جو دکھا دی تمہین وہ ماہ لقا — سب یہ باطل ہو جو ہے حسن کا تمکو دعوا
خود کو منہ سے کر دیکھا نہین ایسا چہرا — خوب بجای تمہین میرے جلانیکی سزا

تلخ جینا ہو تمہین اور مزے ہم لوٹین
روتے دیکھین تمہین جب لگی پھولی ہو نین

پھول جل کے کہا ہستے یہ دلکا یہ حال — محو ہوتا ہے نہین آپ کا نہار خیال
یاد آتا ہے کبھی رخ کبھی زلفین کبھی خال — کبھی ہنسکر گلے لگنا تھے باتین کبھی چال

باتون کہتی ہین یہ ہر بار چلو وصل کو چین
بیکلی جاتیگی آنی گی نکل اوس کو چین

آنکھین کہتی ہین وہی ہیتس نظر جو چہرا — کان کہتے ہین سنا کرو ہی دنرات صدا
جلد لوٹس لب سی ملین قول ہو یہ موتو سکا — سینہ کہتا ہے مجھے ہیرا وسی سینے سے ملا

نام بس ورد زبان انکا ہر بات مین ہے
دل سے بے صبر بہت شوق ملاقات مین ہے

سینے لگ جاؤ گلے بس نہ رلاؤ ہمکو — دور غیرونکو کرو پاس بٹھاؤ ہمکو
بس بہت رنج دیا اب نہ ستاؤ ہمکو — ملتے ہین آپ سے ہم پاس بلاؤ ہمکو

	[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]	شعر ٣٣
[illegible] [illegible]	غیر معشوق کا جو نام زبان سے نکلا سر کو پیٹا کان پہ رکھتے ہیں ہوئی شے ہے خطا	
	اور یہ پشیمانی ہوں کہ ہم کو تو ایسا جانو تم وہی اپنا حبیب و آشنا پشیمان جانو	شعر ٣٤
وقت پر ملتا [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] بھی [illegible]	طنز آمیز شکایت وہ غلط ہے یکسر عذر کرتے ہیں نہ آزردہ ہوا ہوں باز آؤ	
	مجھ سے وصل ہوا اب نہایت صفائی ہو گئی سنیے ہنسی ہے وہ غیر کی لڑائی ہو گی	شعر ٣٥
یوں آیا وہ کے [illegible] [illegible] آپ اوسکو آنکھوں سے [illegible] جو [illegible]	کچھ نہیں اب بھی گیا آن سے لے جاتیں آپ غیر سے ملنے کی ایجاد قسم کھاتے ہیں	
	آرزو ہے کہ تمہارا رخ زیبا دیکھیں آنکھیں ہوتیں جو کسی حور کا چہرا دیکھیں	

تمام ہوا

آزاد

تخلص ہے محمد امیر الدین صاحب کا باشندہ ہین بانس بریلی کے شاگرد رشید ہین میر غلام علی صاحب عشرت تخلص کے کلام انکا سوائے اس واسوخت کے جو شامل مجموعہ ہذا ہے نظر سے نہین گذرا نہ اور کوئی شعر ان کا سنا مگر اس واسوخت کی طرز سے معلوم ہوتا ہی کہ طبیعت سار رکھتی ہین سب کے رنگ سے ان کی طبیعت کا رنگ علحدہ ہے تخلص کا توارد میر غلام علی آزاد مرحوم بلگرامی خلف مولوی عبد الجلیل بلگرامی سے ہی فقط



۱

عشق وہ ہوش ربا ہی کہ اسے آئے توبہ
عشق وہ سیل فنا ہے کہ اسے آئے توبہ
عشق وہ برق بلا ہے کہ اسے آئے توبہ
عشق وہ تیغ قضا ہے کہ اسے آئے توبہ

الاماں آتش جاں سوز مصیبت ہی عشق
الحذر تابش خورشید قیامت ہی عشق

۲

عشق وہ لشکر غم ہے کہ نہیں جسکا شمار
عشق وہ ابر شرارت ہی کہ برسائے شرار
عشق وہ آری ہی کہ [illegible]
عشق وہ تند ہوا ہے کہ اوڑا دے کہسار

وہ شمشیر کی نذات لہو جاتا ہے
کہ لے عشاق حسینوں کے گلے کاٹتا ہے

۳

یہ وہ ہی طرفہ گلستاں کہ بہار اسکی خزاں
پھل ہے تلوار کا پھل پھول گل داغ عیاں
بلبل نغمہ سرا نالۂ موزوں ہی یہاں
چشمہ چشم ہے جاری عوض نہر رواں

نفس سرد نسیم سحری کے بدلے
طائر روح اوڑا کبک دری کے بدلے

یہ وہ شمشیر اجل سب ہے کہ [illegible] نیام — اسکا ماہی سے چلا آتا ہے [illegible]
دم اژدر ہے کہ ہے کام نہنگ اسکا گراہ — گل و بلبل ہے یہی کرتا ہے ہزاروں کو تباہ

لب پہ خورشید فلک خاک کا ذرہ ہو جائے
جب یہ سیار اس اندوہ سے چرخا ہو جائے

ہے سپہر روز نہار اسکا کوئی نام نہ لے — سامنے بزم طرب جیسے ہو تو بام نہ لے
روز ملتے ہو اگر دولت و ایام نہ لے — شاہ کا کام روا ہے ہو تو کچھ کام نہ لے

کامیاب اس سے ہوا جو کوئی ناکام رہے
نام پیدا کرے جو شخص وہ بدنام رہے

کوئی داموں خریدی کوئی ہے یہ وہ متاع — نالۂ مرگ پدر محفل شادی کا سماع
جنگ جو ہے کہ فرشتوں سے ہے دم نزع نزاع — کشتۂ عمر رواں کی لیے دم اسکا شراع

نہ چھپے پردۂ افلاک میں سب ہے راز اسکا
آفت گوش [illegible] نغمۂ ناساز اسکا

جان انسان کو جانا کہ [illegible] راہ — کوہ اس صدمہ سے لرزاں ہو بیابان [illegible]
آسمان کیا زمین [illegible] — [illegible] گئے اسکے سبب سیکڑوں گھر خاک سیاہ

قافلے اس [illegible] میں لٹتے دیکھے
بے دلیران جہاں سوز کے چھٹتے دیکھے

وہ ہوا ہے کہ بلند آتش نیسان کردے — وہ صدا ہے کہ دہا غنچوں کو پریشان کردے
وہ صبا ہے کہ گلستان کو میدان کردے — وہ جفا ہے کہ لب نہر پر افغان کردے

یہ وہ لالہ ہے قبا کوہ کا دامن ہو جائے
اور شگفتہ ہو جو گلشن میں سو گلخن ہو جائے

تا کجا اوس ستم آرا کے صعوبت لکھوں — اک مرض ہے کہ ہوئے سیکڑوں عاقل مجنوں
دل دیا اور کو خود ہو گئے مجبور و زبوں — وصل ہو ہجر ہو عاشق کو نہ ہو صبر و سکوں

[illegible] سیکے ہزاروں ستم و جور سے ہاتھ
[illegible] زیست کا ہو موت و حیات اوسکے ہاتھ

[illegible] نگاہین
لطف [illegible] آنکھین

ڈرتے ڈرتے جو نظر کیجے دکہائی آنکھین
آگہ ہو نا نہ کوئے سیکنہ پائی آنکھین

[illegible] ہم اور وہ انا ہی دل سے
[illegible] وتہا لن کوئے ہماری دل سے

[illegible] پروانہ تہا
[illegible] دل اپنا ستم شانہ تہا

شمع رخسارہ گلرنگ کا پروانہ تہا
تمنت شا ہے مجھے سنگ در جانانہ تہا

میری [illegible] کی سے کے سامان مین ناکرتی تھے
کام کرنے کا مرے آپ کیا کرتے تے

کون سا لطف [illegible] شنیدہ ہوا
کون سا آرزت [illegible] کہ چھیڑا انگیا

کون سا عیش کا سامان ہے کہ موجود نہ تہا
کون سا راز تہا پوشیدہ کہ پردی مین تہا

کوئے ارمان تہا اور کوئے حسرت نہ رہے
اتفاق گل و بلبل سے حقیقت نہ رہے

یاد ہے مجکو کہ اک روز شب عشرت مین
[illegible] آئی وہی صحبت مین

رو ہی خوی کرتی تہی جب لطف اوٹہا صحبت مین
اور کہا دیکہہ تو اب حسن ہے کیا صورت مین

سینے چپ چپ رخ گلگون کی بلائین سے لین
گلشن خاطر خرم سے کے ہوائین سے لین

بس اسی مہر و محبت سے ہی گذرتے اوقات
لب شیرین سے ہی کسی اور سے ہی کرتی تہی نبات

متنفر شغل لہو و لعب سے بالذات
گہ و بیگاہ چلی آتی تہی دن ہو ہی کہ رات

مجھے تنہائی مین کہنے لگتی گلی مل مل کے
مین ہوں اور تم ہو اب ارمان نکالو دل کے

ناگہان حسرت کو اس کو زوال آنے لگا — خاطر خرم دلبر کو ملال آنے لگا
خواب کرستہ میں میرے ساتھ خیال آنے لگا — ربط دیرینہ میں نقصان کمال آنے لگا

خلل انداز ہوا عاقبت اک ہم صحبت
دفعۃً ہو گئے سب برہم و درہم صحبت

چند ہی البتہ را خاطر تندون کو قلق — سیفئہ یک لخت ہوا دشمنہ اندوہ سی شق
رنگ چہرہ کا اڑا صاف نظر آنے لگا فق — اشتراک اک ہوا مجموعۂ صحبت کا ورق

رفتہ رفتہ سے تشویش بجا ہوش ہوئے
سامنے سے اسکے بتدریج فراموش ہوئے

بعد الحمد کہ پھر وقت خوش اپنا دیکھا — گلشن خاطر غمدیدہ شگفتہ دیکھا
خار خار غم خوبان سے کنارا دیکھا — دل کو پڑہتے ہوئی تسبیح تبرا دیکھا

گل سے بہلا لگینگی جی نہ سمن دیکھینگے
جلوۂ قد کشیدہ سرو چمن دیکھینگے

اب کوئی مجمع خوبان نہ سجےگا ہم سے — میلا ٹھیلا کوئی باقی نرہےگا ہم سے
منہ تو دیکھیں کوئے تقریر کرےگا ہم سے — بڑہ کی بات اب کوئی لسان کہیگا ہم سے

تو سے حرف رکھون جو رسکے استادون پر
پھبتیان سیکڑون کہہ جاؤن پریزادون پر

چشم سنگون نظر آجای تو میں مست غرور — آنکھ اٹھاؤن نہ تلی سی کبھی چشم بدور
حور بھی ہو تو نگاہون میں شمائل میں قصور — اب تو مختار ہون وہ دن گئے تھا میں مجبور

دل لگائی کوئی عیار میں ہرگز نہ ملون
قسمین کہاے کوئی مکار میں ہرگز نہ ملون

صلح کو آئی تو میں گرم دغا سمجھون اوسے — آئے پیغام تو پیغام قضا سمجھون اوسے
بل کرے زلف سیہ کالی بلا سمجھون اوسے — ناز سے چین جبین ہو تو خطا سمجھون اوسے

پھیلیاں دست حنا بستہ کے تا ناخن سمجھوں
طائر رنگ حنا موسم کے چڑیا سمجھوں

اب لگاؤ نگا نہ خوبان جہان سے آنکھیں
بیچ طفلانہ نمون پیر و جوان سے آنکھیں
تر نہ دیکھے گا کوئی اشک روان سے آنکھیں
نہ چرائیگا حریفان زمان سے آنکھیں

مستقل بیٹھنے کا شوق اٹھایا دل سے
مزہ لطف زبانی کو بھلایا دل سے

روئے بھی کبھی دن کو کہ تری غیبت میں
تلخ سمجھے لب شیرین کی حلاوت مینے
تم نے کم سے محبت چھوڑ دی الفت مین
بدلا شادی سے تمہارا غم فرقت مینے

ہوگا دن آسے کہ دل غمزدہ خرسند رہے
کہدون ... سے رہا کر کہ زبان بند رہے

یاد ہے کہ آنکھون میں سماتا تھا نہ تو
سات دن ... سے درجامہ مین سماتا تھا نہ تو
درمیان میں ایک نظر باز کے آتا تھا نہ تو
وجہ کم روئی سے منہ اپنا دکھاتا تھا نہ تو

قابل دید نہ سمجھا نہ کسی نے چاہا
چشم الفت سے نہ دیکھا نہ کسی نے چاہا

تمہین کہدو نہ سلیقہ یہ ہوا تھا تمہین کب
یاد ہوتا تھا یہ پوشاک بدلنا تمہین کب
پیشتر شوق خود آرائی تھا اتنا تمہین کب
ٹھیک اس طور سے منظور تھا تکنا تمہین کب

تنگ تنگ ایسے نہ انگرکھے سیے جاتے تھے
جامہ زیبون سے کم برابر نہ کیے جاتے تھے

مشغلہ شعر و سخن کا یہ رہا تھا کس روز
کہ لگاتا خواندگی کا خط ڈاک میں تا کس روز
حرف ہر فن سے کہ طلبگار یہ رکھا کس روز
خط یہ خط جانے پر آتا تھا تقاضا کس روز

پیچلے چنگے مرض طلب کیا پیدا تم نے
کر دیا ہند کو یونان کا تمغا تم نے

رغبت زینت و تزئین نظافت سے کمال
اور قبا میں قبا ہی گل رنگین کی مثال

تکیہ موہن پر وہ دوسالہ کہ مثال رنگی محل
ہاتھ میں رہتا ہے ہلکا سا چکن کا رومال

دور دار اتنے دو شالہ وہ اوڑان گیا
طبع رنگین سلونے ہے یہیں پہچان گیا

دیکھ دیکھ آئینہ بالوں کو بنالیتے کب تھے
لاکھا سو ڈھب سے ہزاروں کو دکھاتے کب تھے

سرمہ آنکھوں نہیں نہا دھو کے لگاتی کب تھے
انگلیان درد ستانے یہ ستاتی کب تھے

بولتے مجمع خوبان میں نہ بڑھ کے پایا
سر اوٹھا ہی سکے محفل میں نہ بیٹھے پایا

اون دنوں میں عمل حب تھیں محبوب نہ تھا
خطر تفرقۂ طالب و مطلوب نہ تھا

تذکرہ سحر و طلسمات کا مرغوب تھا
ہمہ تن جہل مرکب تھا یہ اسلوب تھا

کب پر بوم پہ تعویذ سے لکھے جاتے تھے
بیسٹ زینت سے کب نقش بھری جاتی تھے

جب کوئے یار تھا یار تمہارا میں تھا
نقد دل دیکے خریدار تمہارا میں تھا

باغ دنیا میں ہلو دار تمہارا میں تھا
الغرض گرمی بازار تمہارا میں تھا

نار و اجنبس تھی تم ہاتھ نہ دہرتا تھا کوئی
منہ لگاتا تو الگ بات نکرتا تھا کوئی

میں وہی ہوں کہ رہا کے مری خاطر منظور
میں وہی ہوں کہ مرے ساتھ تھا ناز و غرور

میں وہی ہوں کہ نہ ہوتا تھا مری پاس سے دور
میں وہی ہوں مری صحبت میں اٹھاتا تھا سرور

روز فرقت شب عشرت سی نہ کم تھا مجھکو
گل رخسار سے گھر باغ ارم تھا مجھکو

میں وہ ہون گلگشوں پہ مری چلا کرتی تھے
خندۂ گل پہ ظریفانہ مبا کرتے تھے

باغ میں سیکے شب مجھے ساتھ بہار لیتے تھے
نہر پہ بیٹھی سنتے لطف اوٹھا کرتے تھے

چمن آ کے ہوا کرتے تھے یار سے مست
نہ ہوں [illegible] سے گلستان میں ہماری

اب یہ صورت ہے کہ دیتی ہیں سب طعن ہمیں
لوگ ممتاز سمجھنے لگے محفل میں ہمیں

رنج میں سکتے ہیں [illegible] رشتہ الفت میں ہمیں
سکتے ہیں شاید حق دیکھ کے محفل میں ہمیں

جلوۂ عشق نظر باز حسین جاتے ہیں
شعر پڑھ جاتے ہیں ماہ جبین جاتے ہیں

بزم عشرت میں [illegible] جا تا [illegible]
حسین [illegible] کی [illegible] ہو کے پلا تا گیا ہو

شیشے کی [illegible] اگلے حسرت میں [illegible]
اک اک تازہ گرفتار بنا تا گیا ہو

میری صحبت میں نہ لیتے تھے کبھی نام شراب
یا لب لعل سے چھٹتا ہے نہیں جام شراب

سخت ناکام ہیں ہم [illegible] کیا کام کو [illegible]
صبح کو بزم سے وہ جام ہے اور شام [illegible]

حرکت [illegible] سمجھے نہیں آرام کو ہے
[illegible] بدنام ہو [illegible] ناکام کو [illegible]

نظر گرم سے سیماب ہوا اڑ جاتے ہیں
بدنگاہوں سے نہ ملنے کے قسم کھاتی ہے

اک مری چاہ سے سو چاہنے والے نکلے
بادباں کانوں کے ٹھنڈی ہو [illegible] نکلی

ناز بیجا وہ [illegible] طرف [illegible] نکلے
[illegible] رخسار کے [illegible] نکلے

سنئے [illegible] کا [illegible] سنئے انداز سے
سنئے [illegible] میں جلوا [illegible] سنئے [illegible] زمانے

پیش از ین [illegible] سے [illegible] لیا انکار
اب جو میں بات ہے کرتا ہوں تو [illegible]

دلبر سے کیا ہو کے کیا ہو گئے اس کے اقرار
[illegible] آگے سے ہوتے تو [illegible] تکرار

ایک دم درد و زخم سے ہمارا نہ ستا
ہو نہ با حجاب زمانے میں نہ کہا ستا

مدتوں آئینہ سا ہو جلوۂ حیرت میں رہا
مژۂ ریست ہو اشک مستی میں رہا

شاد تھا وصل سے مشغول غم فرقت میں تھا
نہ تو شیشہ کو سنے اور نہ قصر حسن سنا

یکقلم قطع کروں حسرت سے رشتے میں ابھی
تو نہ سنے میں ہی دل تو تسکینہ میں ابھی

میں گیا تجھسے تو پھر تو بے زبانی ہی گیا
منزل صحبت دلخواہ میں پانی سے گیا

بزم میں بیٹھنے کی لطف اٹھانی ہی گیا
اور وہ بیٹھن میں تو آنکھ ملانی ہی گیا

حسن صورت نہ ہے ناز فزوں سے کم ہو
تاک میں تجھ طرح سے ارسے تیرا دم ہو

ہو سو ہو دلبر اب اک سنگ ستم سے دہرا
شہر میں تجھسے بہت میں صنم ماہ لقا

آنکھ اٹھا کر تجھے دیکھوں نہ کروں غم تیرا
دل تو اب بس میں ہے ہر طرح جسے بہلا لونگا

نقش غم صفحۂ خاطر سے مٹا دوں تیرا
نام میں پھیر کبھوں نام جو پھیر لوں تیرا

دل لگے کو کوئے مہ پارہ پیار کروں
میں گرفتار ہوں اوسکو گرفتار کروں

اپنے عادت سے اوسی اپنے سے جدا کروں
وہ مجھے پیار کرے جن سے اوسی پیار کروں

مجھسے وہ خوش رہی میں اوس سے رضامند رہوں
چندی اس سیر غم آباد میں خرسند رہوں

جو رخ سے ستم زلف دوتا سی چھوٹی
خوب تا کردہ گناہی کے سر سے چھوٹے

روز فرقت سی شب غم کے جفا سے چھوٹے
شکر گیا خیر ہوئی سند بلا سے چھوٹے

تو وہ ہے تجھسے ملی جو کوئی ناشاد رہے
سند گی میں تری بیفائدہ آزاد رہے

تمام ہوا

تقی

تخلص ہی جناب فتح الدولہ بخشی الملک مرزا

محمد رضا خان بہادر مرحوم کا خلف الرشید

حضرت مرزا کاظم علی صاحب علیہ الرحمۃ عالم

صالح کے تھے جوان خوش رو مہذب با وضع

لاغر اندام عالم شباب مین بڑی بانکی اور

تنازجنگ اور بہادر و جری تھے خلیق اور

جگت آشنا بھی تھے شاگرد رشید تھے

شیخ امام بخش ناسخ کے



کیا بیان کیجیی ای برق گرفتاری دل — وہ سبدم ابتو فزون ہوتی ہی بیماری دل [illegible]
بیکسی مین نہین کرتا کوئی غمخواری دل — غم کیا کرتا ہی پر سیر امداد گار [illegible]

گلشن دہر مین ای کاش نہ پیدا ہوتا
سنبل زلف کا پر مجھکو نہ سودا ہوتا

وحشت دل نی کیا مجھکو بیابانی سے ہے — شہر مین جی نہین لگتا یہ پریشانی [illegible]
مثل آئینی کی ہردم مجھی حیرانی سے ہے — دل لگانی کی سبب مجکو پشیمانی سے ہے

اوس سی الفت جو نہ ہوتی تو نہ حیران ہوتا
اسقدر کاہیکو اب حال پریشان ہوتا

بیٹھی بیٹھی غم فرقت سی جو تنگ آتا ہون — شہر کو چھوڑ کی صحرا کو نکل جاتا ہون
دل بہلتا نہین ہرچند کہ بہلاتا ہون — یہی پڑہ پڑہ کی مین سرکو دہی [illegible] آتا مجھکو

تنگ آتی ہی نظر وسعت صحرا مجھکو
دیکھون لیجای کہان جوشش سودا مجھکو

[illegible] جو کبھی یاد سبھے آتا ہے — دل تڑپتا ہی بہت جی مرا گھبراتا ہے
ہر کوئی آنکی کیا کیا مجھے سمجھاتا ہے — سبکی سنتا ہون خدا جو مجھی سنواتا ہے

پر کہون کیا کہ جنون اور فزون ہوتا ہی
اونکی سمجھانی سی دونا یہ جنون ہوتا ہی

حال اپنا جو کہو کوئی میرا ایسی کہتا ہی طبیب
دوست رونی ہین انہین دیکھہ کر اور خوش ہین رقیب

[illegible] عشق سی راحت نہین ہوتی نصیب
[illegible] پائی ہی جسی مر گئی [illegible]

بس جدائی نی تری جان ہی مارا مجھکو
غم فرقت نہین واللہ گوارا مجھکو

روز کرتی ہو آنیکا جو جانان اقرار
سچ تو یہ ہی جو نہین آنا کرو تم انکار

انتظار در پہ کھڑا رہتا ہون جیکا لاچار
اسی کہہ کہہ کی ہین جھوٹا جو ہوا اپنا [illegible]

مانتا دل نہین کہتی ہو جو تم آنے کو
بات ٹھہرائی ہی کچہ اسکی بہی سمجہانے کو

آتش ہجر سی ہرگز نہ جلاؤ ہمکو
ہو کی روپوش نہ ای یار ستاؤ ہمکو

شکل اپنی کسی عنوان دکہاؤ ہمکو
آپ گر آ نہین سکتی تو بلاؤ ہمکو

یہ تو کہتی نہین ہم آپ سی آیا کیجے
شکل تو بہر خدا اپنی دکہایا کیجے

یاد ایام کہ رہتی تہی یہان رات اور دن
سال و مہ ابتو گذرتی ہین کئی تم بن

[illegible] اک آن جدا ہمسی نہ تہا [illegible]
تم بن اب زیست کی دن کاٹی ہین گن گن

تمکو ای یار جو ہمسی سے یہی بیزاری
ہمکو بہی اب نہین منظور رہی ایسی یاری

ہو کی آزردہ جو اب یہان سی چلا جاؤنگا
غم سجہے کہائیگا [illegible] غم کو سدا کہاؤنگا

جیتی جی در پہ تری پہر نہ کبہی [illegible]
مطلع سیر پہ پڑہ پڑہ کی مین چلاؤنگا

مہر کی تجہسی توقع تہی ستمگر نکلا
موم سمجہی تہے تری دلکو سو پتہر نکلا

اگلی باتونکو ذرا اپنی تو تم یاد کرو
اپنی اس بندہ کی ذرہ پہ نہ بیداد کرو

خاک کر دی نہی اسطرح نہ برباد کرو
ہو جو بیزار تم ایسی تو آزاد کرو

پیچ کر [illegible] شمشیر کی ... خنجر ابرو کی
[illegible]

آجتک ہم سا کوئی تم نی ہی عاشق دیکہا
ابتو بیزار ہو صورت سے ہماری اتنا
تا قیامت [illegible] یاد [illegible] گا [illegible]
[illegible]

[illegible]
دل کسی اور ہی [illegible]

اوس سی اب دل میں لگا [illegible]
سرو کو اوس قد موزون سی پشیمانی ہو
[illegible] غمزہ و انداز کا وہ [illegible]
زلف کو دیکہہ کے سنبل کو پریشانی ہو

گل ہ عارض [illegible] ایسا کہ نہ دیکہا ہو [illegible]
آنکہہ سی [illegible]

رخ انور ہو اگر مہر تو ابرو ہو ہلال
وصف تنگی دہن میں نہیں یاں یہی لال
[illegible] تکی تہ کرا [illegible]
آدمی ہر گز نہ [illegible] گر [illegible]

[illegible] نقاب اوسکا اگر [illegible] ہو وے
جو حسین دیکہی اوسی عاشق شیدا ہو وے

اوسکی پوچہو نہ کوئی شرم و حیا کا احوال
آنکہہ بہر دیکہی اوسی کوئی یہ کسکی مجال
نیچی نظرون سی کبہی [illegible]
سرد مہری پہ جو آجائی کبہی اوسکا خیال

جسکو دیکہی نگہ گرم سے آفت ہو وے
آنکہہ [illegible] ایسی بہری اوسکی شرارت ہو وے

ناز و انداز میں وہ شوخ ہوا ہے یکتا
وصف اب اوسکی بیان [illegible] کیا کیا
چال ایسی کہ ہو ہر گام پہ محشر برپا
ہو ہر اک تن میں غرض [illegible] اپنا

ہو سی باریک کمر ہو یہ نزاکت ہووی
نظر آجائی وہ [illegible] تو قیامت ہووی

اپنا احوال بھلا کہیے کہ اس کی سنایا تھی
خیر خامۂ عشق پہ کیوں دل کو لگایا تم نے

برق کیا تھی کہیں خوب ستم ڈھایا تھی
دل لگانی کا مزا اچھا اوٹھایا تم نے

طول دیجیے نہ بس اب اپنی پریشانی کو
مختصر کیجیے اس قصۂ طولانی کو

تمام ہوا

نجم

تخلص ہی شیخ امداد علی صاحب کا نعمت رشید ہین شیخ
امام بخش صاحب کے باشندہ لکھنؤ شاگرد رشید ہین شیخ
امام بخش ناسخ مغفور کے صاحب دیوان ہین طبیعت بہت
عالی رکھتے ہین شاعری مثل لاجواب ہین مشہور ہے
کہ علم عروض قافیہ خوب جانتے ہین بہت لوگ انکے
شاگرد ہین انکی آواز مین رعشہ ہمیشہ سی ہے اب بسبب
ضعف کی رعشہ زیادہ ہو گیا ہے اس سبب سے شعر
کم پڑھتے ہین دو واسوخت انکی شامل مجموعہ ہذا کیے گئے



بجھ جو حال ہمارا ہے نہ پوچھو ہمسے
دلے کس گھاٹ اوتارا ہے نہ پوچھو ہمسے
کیون زمانے سے کنارہ ہے نہ پوچھو ہمسے
کون بدخواہ تمہارا ہے نہ پوچھو ہمسے
زندگانی کا مزا عشق مین کھو بیٹھے ہین
اپنی کشتی اسے دریا مین ڈبو بیٹھے ہین

دیکھکر حال سمجھ بوجھ لو پوچھو نہ مزاج
وہ مرض ہے کہ مسیحا سے نہو جسکا علاج
طعن و تشنیع کی تیر دلکا جگر ہے آماج
کل یہی حال ہمارا تھا جو احوال ہے آج
آدمیت کی یہی طور ہین کس سے پوچھین
ہم وہی ہین کہ کوئی اور ہین کس سے پوچھین

کیا ہوئے اپنی وہ خوش خلقی و خوش اسلوبے
اب وہ سج دہج نہ رہی اپنی نہ وہ محبوبی
لیگیا کون بد اطوار ہمارے خوبے
ہم کہان گم ہوئے کس چاہ مین عبرت ڈوبے
انقلاب الیسا زمانے مین بہت کم دیکھا
دیکھتے دیکھتے کچھ اور ہے عالم دیکھا

صورت نخل خزان دیدہ ہین ڈیرے گھر
ٹھوکرو نکے لیے گلیون مین ہین کنکر پتھر
ہیزم سوختنی چوب ستونا وار تبہ
خس و خاشاک ہوئے سب کے کنارا چھپر

کس ناکس کے ملاقات کے قابل نہ رہے
کس سے مونہہ جا کے لگین بات کی قابل نہ رہے

دلکو بہلائین کہان دل ہی نہین ہم رکھتے
بھید سے اپنے کسیکو نہین محرم رکھتے
اپنا ہمدم رکھتے ہین کوئی نہین ہجر مین ہم رکھتے
درد کی چھیڑ سے آنکھین تو ہین پرنم رکھتے

آفتون کے لیے دنیا مین ہوئے ہم پیدا
زخم وہ کہائے کہ جس کا نہین مرہم پیدا

نالہ و آہ کی خوگر ہین اثر ہو کہ نہ ہو
اپنی تقدیر سے لڑتے ہین ظفر ہو کہ نہ ہو
خاک پر لوٹتے ہین درد جگر ہو کہ نہ ہو
کچھ خبر اپنے نہین تمکو خبر ہو کہ نہ ہو

جب گئی اٹھ کے ادہر اور ادہر رد ایسے
چین کو ڈہونڈہتے پہرتے ہین کدہر کھو آئی

برہمی کاتب قدرت نے لکہی روز نخست
گو طبیعت ہی بہت سست مگر دل نہین سست
کیا ہو جمعیت دل کیا ہو مزاج اپنا درست
نالے کرنے مین قوی خاک اڑانی مین چست

خار غیرت کی نہین دل مین کھٹکنے پاتی
ننگ و ناموس نہین پاس پھٹکنے پاتی

دل کی وحشت نے کیا ہے یہ طبیعت مین لگاؤ
دل بہلتا نہین بستی نظر آتی ہے اوجاڑ
سنگ در دیکہہ کی یاد آتی ہین جنگل کی پہاڑ
گہر سے جب بن کو چلے کہل گئی چہاتی کے کواڑ

کبہی صحرا کی طرف خاک اوڑاتے نکلے
کبہی دریا کی طرف اشک بہاتے نکلے

شکوہ کرتے ہین یہ آنکھین ہین گریبان کب تک
جان کا ہی یہ گلا فرقت جانان کب تک
ہوش کی ہے یہ شکایت کہ پریشان کب تک
درد کہتا ہے کہ بے چارہ و درمان کب تک

کہتی ہی شرم وحیا تن پہ کوئی تار نہین
پہرتی ہونگی کھلی ننگ نہین عار نہین

۱۱۰
آجکل اپنی ملازم ہین غم وحسرت ویاس
اب سمجھتی نہین کچہ مال جو تہی رتبہ شناس
برطرف ہین جو مصاحب تہی بڑی ہوش وحواس
خاک سرکار مین اڑتی ہی کوئی آس نہ پاس
جسم کی تاب و توان بی ادبی کرتے تہی
جان ناشاد بہی رخصت طلبی کرتے تہی

۱۱۱
دین و دنیا کی بکہیر سی اب آزاد ہوئی
ایسے اندوہ و تنہائی کہ بہت شاد ہوئی
رہین آباد وہ جنکے لیے برباد ہوئے
دل کے ٹکڑے ہوئے ٹکڑی لب فریاد ہوئے
ایسے پچہنیون مین نیند کہان آتی ہے
سانس لیتے ہین تو آواز فغان آتی ہے

۱۱۲
کوئی کہتا ہی کہ جیسا کیا پایا تونے
کوئی کہتا ہے یہ کیا حال بنایا تونے
بدچلن داغ شرافت کو لگایا تونے
ہے غضب زندہ رہا زہر نکہایا تونے
راہ چلتونکے یہ گفتار رہا کرتے تہے
طعن و تشنیع کی بوچہار رہا کرتے تہے

۱۱۳
غم کی گہیر مین ہین گلیو مین ہی اب گہر اپنا
آہ جسدن سی دل آیا ہی کسی پر اپنا
صف ماتم ہی اب اپنی لیے بستر اپنا
مشغلہ نالہ و فریاد ہی دن بہر اپنا
جان گہبراتی ہے کیا کیا سبب تنہائی
دیو بن بن کے ڈراتی ہے شب تنہائی

۱۱۴
کبہی آتی نہین ہر روز کی آنے والے
ہمکو ہستی ہین جو تہے ہمکو ہنسانے والے
گہر مین سب بیٹہہ رہی ناز اوٹہانے والے
کچہ وفادار نہین اُنکی زمانے والے
انکی خلقت مین برائی ہے کوئی بہید نہین
فاتحہ بہی یہ پڑہین قبر پہ امید نہین

اب کے اب میری ملاقات سے کنیائی ہے اپنا
یار اگلی سی نوازش نہیں فرماتی ہے اپنا

دیکھتے ہیں جو ہمیں آنکھ چرا جاتے ہیں
کون وہ دوست ہیں جو دوست کے کام آتے ہیں

وای افسوس کسیکا نہیں دل ملتا ہے
جو گزرتا ہے ادہر بہیر کے منہ چلتا ہے

لکھ گیا آہ خدا یا تو نہیں نام اپنا
دین باقی نہ رہا اور نہ اسلام اپنا

طشت از بام زمانے میں ہوا جام اپنا
کیا بگاڑا ہے مقدر نے بنا کام اپنا

پوچھنے والے بشر جان حسینوں کی نہ رہے
کہو دیا عشق نے افسوس کہیں کے نہ رہے

اللہ اللہ ری اے عشق تری شان و شکوہ
آفتیں تیری سواری میں ہیں انبوہ انبوہ

میرا دل کیا تری ہیبت سے ہے شق سینۂ کوہ
طرقوا ہو تا چلتا ہے نقیب اندوہ

سر جھکاتا ہے ترے آگے فلک خود سر کا
ملک الموت ہراول ہے ترے لشکر کا

تاجدار و نیہ سب ہے طرد ہنے تری سردار
قیس و فرہاد سے لاکھوں ہیں پیدل تری سوار ہے

شہر در شہر ہے تیرا گزر و سکہ جاری
تیرے جھنڈے کے تلے خلق خدا ہے ساری

صف عشاق نہ دار کھڑے رہتے ہے
تیرے سولے سر بازار کھڑی رہتی ہے

کوئی صیاد نہیں تیری طرح خوش اقبال
جا لیں دانہ ہے رخسارۂ گلفام کا خال

بال مجھو کی زلفوں کی ہیں تیرے لیے جال
خال بندوق کی گولی سی زیادہ قتال

تیرے ہاتھوں سے گرفتار بلا ہر کوئے
ہمنے دیکھا نہ ترے جال سے باہر کوئے

قشقہ و ابرو جاناں ہیں ترے تیر و کمان
آنکھیں پہنچی ہیں لہو چاٹ کے سینے میں جاں

تیرے ناوک کے نشانہ ہیں دل مشتاقاں
کشتہ ہم تری بیکسی کی ہیں آفت جاں

نگہ چشم بتاں تیغ ستم ہے تیرے
مقتل عشاق کو تلوار علم ہے تیرے

تو نے نور نظر دیدۂ یعقوب کیا
پھر بلقیس سلیمان کو بیتاب کیا

داغ یوسف کا زلیخا کے جگر میں کو دیا
کس نے خون جگر اپنا نہ تا نوش پیا

زلف کے پیچ میں ایوب کو ادبار رکھا
خاص بندوں کو تو نے پابند بلا کا رکھا

تو خرابات کہن پیر مغان ہی العشق
تیری بوتل کا خریدار جہان ہے العشق

تیرے ساغر میں ہوا [illegible] بتان العشق
ابر رحمت تری سب شیشے کا دیوان ہے العشق

شیشہ سے نعرۂ منصور یہاں سنتے ہیں
کہیں سیخ پہ کباب جگری بھنتے ہیں

نئے انداز کی دیکھے تری کرشمے
کہیں انصاف و کرم اور کہیں بے مہری

کسے موقع پہ حیا اور کہیں بے شرمی
کہیں سختی و درشتی کہیں لطف و نرمی

کہیں رحمت ہی کہیں قہر ہے اللہ اللہ
کہیں شکر ہے کہیں زہر ہے اللہ اللہ

دلربائی کہیں تیری ہی کہیں [illegible]
ہے کہیں قہقہہ بازی تو کہیں نعرہ زنی

کہیں مصری کی ڈلی ہی کہیں مصری کی کنی
کہیں خوش ہو کے سبنے ہی کہیں عریاں بدنی

تیری جلسے میں کہیں عیش کہیں غم دیکھا
سارے عالم سے نرالا ترا عالم دیکھا

لوگ پہچان سکے شعبدہ بازی تیرے
پانی کرتے ہے کلیجے کو گدازی تیرے

جان بار و بنے تو پوچھے کوئی بازی تیرے
جان بچ جائی تو ہے بندہ نوازی تیرے

تیری کرتوت سے آگاہ ہیں کرتب والے
کلمہ گو ہیں ترے ہر ملت و مذہب والے

کہا اس نے ... پایا جو کناری تمنے
عمر یاران ... کوان تمہارے ہتنے

گوش زد کر دیے گن عشق کے ساری ...
دین ایمان اسی کھیل مین ہار دیتے

یہ کہانی جو سنا ئے تمہین ہشیار کیا
پھر نکھنا ہمین تو نے نہ جز دا ... کیا

۲۷

جسنے یہ کام بد انجام کیا پچھتایا
پاؤن قرری بہت اس ادمین کیا پاتھ آیا

منہ چھپا بیٹھا کئی سی جو بہت شرمایا
نخلبندان محبت نے کبھی پھل پایا

نونہالونکی کبھی عمر نہ بڑہتے دیکھے
کبھی یہ پھل مند ہے ہتنے نہ چڑہتے دیکھی

۲۸

خوب رو جتنے ہین آفت کے ہین پرکالے
بڑی بیدید ہین یہ سب بڑی آنکھون والے

انمین اچھی ہین نہ گوری نہ سانولی ہین کالا
ہمسے پوچھے کوئی آنکھو مین کھٹکی بھالے

جنس بازار کی قیمت تو کھلے رہتے ہے
خانگی سبھی رقم آنکھون مین تلی رہتی ہے

۲۹

انکا تیز نیشہ نشتر کا فوارہ سے
حال سکتے ہین جسے عقرب جرارہ ہی

آتش شیشہ ہے جو چاند سا رخسارہ ہ
جو سیہ زلف ہے وہ شہد جگر خوارہ ہے

تیغ ابرو کی اوڑاتے ہے بشر کے ٹکڑے
ہونٹہ تیغے سے کترتے ہین جگر کے ٹکڑے

۳۰

کوئے یہ وضع اگر عشق سے فقری جھانٹے
نہیں ہٹتا یہ غم و درد کسیکے بانٹے

صاحب وضع کو لازم ہے کہ اسکو ڈانٹے
اپنے حق مین کوئی کس واسطے بوئی کانٹے

نہ سنے تذکرہ ایسا نہ حکایات ایسے
او نگلیان کانونمین رکھ لے جو سنے بات ایسے

۳۱

جسنے یہ بات سنے آئی بس اوسکی خواری
آہ پر سوز کی ہونے لگے آتش باری

ڈال دی تودہ بارود مین اک چنگاری
دل پہ داغون کی نظر آنی لگی پھلواری

رفتہ رفتہ یہ ہوا حال یہ بیداد ہوئی
مر گئے خاک ہوئے خاک سے برباد ہوئی

۳۳

ہین ہونے کی ہمہ خراشے نہ ہرا جائے گا
کون کھوٹا ہے کھرا کون ہے پہچانے گا

سمجھیے گا تو برا دوست سمجھے جائیے گا
دلدہی خوب نہین دین ہی ہٹائیے گا

تم سے جو پردہ ہے ای بحر اوٹھا دیتا ہون
اپنے غارتگر ہستی کو دکھا دیتا ہون

۳۴

دیکھہ لو سامنے بیٹھا ہے جو وہ دشمن دین
کسقدر حسن پہ مغرور ہی ہیبت چین

سب کے آنکھونکی ضیا حلقۂ محفل کا نگین
حسن یوسف کا سنے ذکر تو ہو چین بجبین

کوئی مقبول طبیعت نہین اسکے آگے
چاند سورج کے حقیقت نہین اسکے آگے

۳۴

دیدۂ حور سے تعریف ہی ہوتا ہے ملال
دولت حسن کسیکے یہ سمجھتا نہین مال

شیر بنجاتے ہین بیساختہ آنکھونکی غزال
تیغ ابرو سے کرے ذبح جو ہو نام ہلال

سچ ہے وہ کسکے بہلا حسن نرکو سمجھے
اپنے سائے سے جو بہتر نہ پریکو سمجھے

۳۵

اور تو اور مروت سے ہے آگاہ نہین
گاہ انداز کرم ساختہ ہے گاہ نہین

آدمیت سے ذرا رسم نہین راہ نہین
بیوفا اسکے برابر کوئی واللہ نہین

جو مبصر ہین حسینونکی وہ پہچانتے ہین
کوئی کیا جانے اسے خوب ہمین جانتے ہین

۳۶

اپنے تقصیر یہ مطلق نہین شرماتا ہے
ظلم کے بات تو اسطرح سے دوہراتا ہے

شکوہ منہ پر جو کوئی لائے تو ٹکراتا ہے
کاٹ کر بارسیہ جیسے پلٹ جاتا ہے

لاکھہ اندوہ ہین ہمکو اسے غم کوئی نہین
ایسا بیگانہ ہوا ہے کہ ہم کوئی نہین

وہ دن یاد ہین گھر مین مصری رکہ [illegible] تہے
بیٹھکے [illegible] اتنا سے مین تو نہ بہلاتی تہی

[illegible]
[illegible]

مین کہ سے بات جو کہتا تہا یہ [illegible] سے
یہ سب چل [illegible] پیار سے کہہ لیتے تہے

مین سے گستاخ بہت یہ تہے تہی پیا کہ [illegible]
نہ کبہی جہکو [illegible] نہ سے انکو ملال

سینے سے [illegible] ڈال دے [illegible] سینہ کا [illegible]
سے چہری آج سینے ڈالتے ہین مجہکو [illegible]

ور غلانے ہوسے غیرونکی ہین کیا ہے توبہ
آج غصہ ہے یہ مجہ پر کہ اسے توبہ

بیٹہتے تہے مرے زانو سے جہٹا کر زانو
مشکل اک لیے ترش رو ستے نہ ایسے بد خو

تہا لے اونسے کبہی رہتا تہا نہ میرا پہلو
آج وہ دن ہے کہ سر بات مین [illegible]

پان سے ہونٹہ سبہے خونریز کیے بیٹہے ہین
آج تو مجہ پہ چہرے تیز کیے بیٹہے ہین

جینتر تہا یہ ہین کسیدن جو میان تحفہ [illegible]
مجہسے فرماتے ستے باتین نکر دلا طائل

یہ گلوری سے کبہی دو گی ہوئی [illegible] بسمل
میرے دشمن مری سر سے یہ تمہارے ہی دل

کہل گیا حال مجہے اپکے گویائی سے
سابقہ جو پڑا ہے کسے ہرجائی سے

روز بن ٹہن کی سنگار اپنا دکہاتی تہی تجہے
چہیان لی سیلے کی سوتی نے جہکاتی تہی تجہے

پان پر پان بنا کر یہ کہلاتے ستے مجہے
کسے خلطے مین نہ اسطرح جلاتی تہی مجہے

آج دکہلاتے دیے ہین تو ہرے بیٹہے ہین
کان غیرون سے بہرے ہین جو بہرے بیٹہے ہین

فتنہ سازون کی سکہائی ہین یہ سارے انداز
خوب یارون کی ملا عطر کی جا روغن قاز

آ سکے دم مین نہ سمجہے کہ یہ سب ہین [illegible] باز
آج ہم غیر ہوے غیر ہوے محرم راز

قول و اقرار فراموش سراسر کیا خوب
طاق پر رکھ دیا قرآن اوٹھا کر کیا خوب

بال بنوانے لگی پیچ مین لانا سیکھے
پان کھا کھا کے بہت ہونٹھ چبانا سیکھے
سرمہ سے دینی سے لگے آنکھ لڑانا سیکھے
اوڑ چلے ایسے کہ بے پر کے اوڑانا سیکھے

دھیان اسکا نہ رہا قول و قسم سب کچھ ہین
نا سمجھ ہین جو یہ سمجھے ہین کہ ہم سب کچھ ہین

ہم سبکے رکھتے ہین انکی جو یہے ہین چلن
تھوکنے کو بھی نہ آئیگا کوئی عاشق تن
سب کے تھوکنے سے اوڑ جائیگا منہ کا روغن
سر کے پاپوش کو بہائیگا یہ شیوہ یہ چلن

اپنے غزنمین ہوئی غول کیصورت گمراہ
خیر لا حول و لا قوۃ الا باللہ

اپنا دل وہ ہے اگر جذب محبت دکھلائے
اپنے ادھری ہوسے جوبن یہ نکولی اترائے
حور جنت سے پری قاف سے دم مین کھنچ آئے
کیا عجب غیرت حورا کوئی ہمکو لیجائے

پھر نہ صاحب کو ملے یار ہمارے آگے
ناک رگڑین جو یہ سو بار ہمارے آگے

چپکے چپکے اسے کرتا تھا یہ میری غیبت
آینہ لیکے ذرا دیکھین تو اپنی صورت
پیار کرتے ہین ہمین یہ ہے خدا کی قدرت
نوج ایسون سے کرون رابطہ نفرت نفرت

کیا مزا ہو جو ابھے گالیون پہ ہم چھوٹین
ہمکو جو گھورے اسے آنکے کری دیدی پھوٹین

مجکو اس شخص نے بدنام کیا شہر بشہر
خوف ہے مجکو خدا کا نہین دشمن ابہی تک
کیون گوارا کرون لینے لیے رسوائی ہر
مجکو کہتا ہے ستمگار پڑے اسپہ قہر

بیٹھنے پائی نہ یہ آکے نہ جادو کو ستے
خوش ہو نہین اسکو جو محفل سے اوٹھا دو کوسے

کوئی ... بس ہی کے یہ بات کہ ابھی ... تب بیٹھے
اور ... کہتی ہو جیسی لیجایئے گھر مین ...

... دیکھیے آپکو سب ہنستے ہین محفل مین ...
خوش ... سو نہین ... بیٹھے یا ... کیسے بیٹھے

آبرو اپنے ... سے بیٹھے ہو
... کیا ... بیٹھے ہو

... دل آپکا آیا تو بلا سے میرے
لہو آنکھون سے بہایا تو بلا سے میرے

جسکو یہ روگ لگا تو بلا سے میری
حال اپنا یہ بنایا تو بلا سے میرے

رو رہی ہین ... ناشاد کہا تہا مین نے
میرے الفت مین ہو برباد کہا تہا مین نے

قصد لین آپ ذرا ہو شین آ مین معقول
اپنی درگہ مین دعا ہی نہین ایسی کی قبول

... آپکو ... خاک ...
ہم تو کہہ دیتے ہین منہ پر کوئی خوش ...

کون محفل مین جگہہ دیتا ہے دیوانے کو
دیکھہ لو شمع جلا دیتے ہے پروانے کو

مجھکو دل دینکی پشیمان بہت ہین ایسے
میری ... وصلت کے پر ارمان بہت ہین ایسے

میری ... زلفونکے پریشان بہت ہین ایسے
ایک یہ چاک گریبان بہت ہین ایسے

سیکڑون مر گئے دم توڑ رہے ہین کتنے
میرے دروازے پہ سر پہوڑ رہے ہین کتنے

سن چکی مشفق من بارہا کی اقوال فضول
مین جواب اسکا ... نہین ...

کتنے خوش وضع ہین ... ہین کتنی معقول
حسن پہ ناز ہے جو کچھہ وہ کہین ہے قبول

پر ہے الفت ... کچھہ کو نہین پروا میرے
کیون ہوا راندۂ درگاہ خطا کیا میرے

کیا غضب ہے کوئی ... نہین کرتا ...
کلف آجایگا چہرہ رہیگا شفاف

کوئے ... ہے بہتر نہین یہ لاف و گزاف
آئینہ ہم تمہین دکھلاینگے تقصیر معاف

ایکدن نشا چڑھ جائے گا اوتر جائے گا
بات رہجائے گی یہ وقت گذر جائے گا

سمجھ

کہنے سے کسی کے نہ بہت کھینچیو میں او
سر او ٹھاؤ نہ بہت پاؤں نہ اتنے پھیلاو

اسقدر تابع فرمان یہ نہ غصہ فرماؤ
خلش خوب نہیں بحر سی اوچھلکر بہاؤ

دوست کو ڈھونڈھتے ہیں لوگ نہیں پاتے ہیں
چاہنے والے زمانے میں کہیں ملتے ہیں

تمام ہوا



... عشق ... کو ... بیمار نہو
شعلہ ... کبھی گرمی بازار نہو
دم ... سے ... آزار نہو
... دامن ... کوئی یوسف کا خریدار نہو

نہ ہے حسن پرستی کا مزا آنکھوں میں
ماہرو داغ نظر آئیں سدا آنکھوں میں

عشق دیکھیں جو دو دام تو ہو جائیں ہلاک
یہ ہوا جسکو لگی تو گل ہوں خاشاک
دامن دشت جو اس خار سے الجھے تو ہو چاک
پڑی دریا میں یہ قطرہ تو اوڑے آب میں خاک

بہت پڑی سر پہ فلک عشق جو برپا ہو جائی
یہ بلا طور پہ نازل ہو تو سرمہ ہو جائے

یہ کباب نمک آلود ہے صد شور انگیز
یہ بلا خرمن جان پر ہے مدام آتش ریز
یہ مٹھائی ہے جو انگلی سے لیئے زہر آمیز
کیجیے اس آگ سے سیماب کی مانند گریز

زندہ ہوتا نہیں سینے سے بچے مارا اسکا
آگ پانی میں لگاتا ہے شرارا اسکا

عشق ہر رنگ سے حیران ہے عشق
گشتے دل کے ڈبو دیتے کو طوفان ہی عشق

بہتے ہیں رنگ نریان ہی عشق
نہ چھپے جس سے موسی پر بھی تو ندان ہی عشق

حق تعالیٰ نہ اس آفت میں کسیکو ڈالے
نام اسکا جو کوئی لے تو زبان دہو ڈالے

عشق کا نام لے انسان بھلا دیا یاد
اوڑ گئے ہے کوہ کی منزل کہ بھی جگہ

عیش فرہاد ہوئی ٹھوکرین کہا کہا کی تباہ
تا کے چلے لٹ گئے لاکھون ہوئے گھر خاک سیاہ

دل جلا کر یہ اوڑاتا ہے دہوین دنیا مین
یہ وہ شعلہ ہے کہ جسکا تا ہے کنوین دنیا مین

عشق وہ ابر ہے جس دل پہ امنڈ آتا ہے
اشک خون دیدۂ مشتاق سے برساتا ہے

صاعقہ آہ شرر بار کا جہکا تا ہے
ننگ و ناموس ہمت کو ڈبو جاتا ہے

اسکے بارش ہو جہان سینہ وہان خاک ہو
گل و سنبل کے چمن مین خس خاشاک ہو

عشق وہ سخت بیماری ہے جو تنک بدن کو
لاکھ داغوں سے تن زار کو گلزار بنائے

نوجوانو کا بدن پہول سا کانٹا بنجاہی
تیغ جلاد کا پہل شاخ گلو سی ہاتھ آئے

پیچ و پیچ طبیعت رہے سنبل کے طرح
مرغ دل نالہ و شیون کرے بلبل کی طرح

عشق وہ ساز ہے جس سے ہو طبیعت ناساز
ہوش پریون کی اوڑا دیتی ہے اسکی آواز

اسکا نغمہ جگر سنگ کو کرتا ہے گداز
اسکے مارے ہوئی ہین اہل عراق اہل حجاز

دل عشاق کو داغ اسکا جلا دیتا ہے
یہ ہے دیپک کیطرح آگ لگا دیتا ہے

دشت کرا سین کسیکو نہ اور جلتے دیکھا
درجان کو صدف تن سے نکلتی دیکھا

مثل پروانہ دل اس آگ مین جلتے دیکھا
جسم کو شمع کے مانند پگہلتے دیکھا

کرتا ہے بہت جو پا [illegible] [illegible]
کہین [illegible] یارون [illegible] جو [illegible] تو کہین [illegible]

داغ [illegible] دل جو ہے [illegible] سے [illegible]
[illegible] لال [illegible] ورد [illegible]

[illegible] چشم سے [illegible] جو مستور نظر
[illegible] کان جو سنتے [illegible] جفا کی خبر

شخص وہ ہاتہ جو [illegible] سکے وا [illegible]
[illegible] وہ پاؤن جو [illegible] ورجا [illegible]

[illegible] جان [illegible] کوئی اچھی چال
جان کا مال کا [illegible] [illegible]

دیکھکر بکہری ہوے بال نہ لی سر پہ بال
[illegible] سبہی آپ کی [illegible] نہ خیال

جا بسے [illegible] [illegible]
ہاتہ کے [illegible] [illegible]

آئی آفت جو سگے سے طبیعت آئے
آخرش کوئی سگ جا کہین ذلت پائے

ہفت اقلیم مین مشہور ہوئی سودائی
پیار کرنا ہے زنانی مین ہے کیا رسوائی

تا بمقدور محبت نکرے بہتر ہے
زہر کہا جاے کہین ڈوب مرے بہتر ہے

جاہ کیسے کہے محبوب کی پروا نکری
اپنے ہاتہون کوئی شخص آپکو رسوا نکرے

حور بے آے ارم سے تو نظارا نکری
غارتِ حسن جو قبلہ ہو تو سجدہ نکرے

ضد ہو سکتے ہی خفا باطن و ظاہر ہو نہین
بخدا یہ جو مسلمان ہون تو کافر ہو نہین

نور سے سمجھے نکوئی حسن صنم کو دہ ہے نار
قد دلدار کو شمشاد سمجھا تو وہ ہے دار

ماہ نو ابروے پر خم نہین وہ ہے تلوار
گل نہین گال عرق کے وہ حقیقت مین ہین خار

مردم دیدہ میگون نہین قاتل ہین وہ
لب نہین قند مکرر کہ ہلاہل ہین وہ

بھی تقریر یہ [illegible] کمال جہان
[illegible] دشت جہان

تو نہ سے حال ہوا [illegible]
آگ کو دسلنے سے [illegible]

نہیں [illegible] کے خلق خدا روتی ہے
[illegible] جان [illegible] ہوتی ہے

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

اب [illegible] آتی نہین [illegible]
[illegible] جلتے [illegible]

کیا کسون مین سرخی و زردی مین کیا کیا دیکھا
داغ پر داغ سے صدمے پہ صدمہ دیکھا

دیکھے وہ رنج کہ سو بار کلیجا دیکھا
دل لگانے کا مرے جان تماشا دیکھا

منہ پہ [illegible] سوا اشک فشانی دیکھے
گنگا جمنا کے ان آنکھوں سے روانی دیکھے

میلے کپڑے کبھی تن پر ہین کبھی جامہ گرد
تب کی شدت سے کبھی اور کبھی سینے پہ درد

سیل آنسو کبھی جاری ہین کبھی چہرہ زرد
دیکھکر حال مرا کہتے ہین اکثر زن و مرد

کسکے غم مین ہوئی ای شخص یہ حالت تیرے
رونا آتا ہے ہمین دیکھکے صورت تیری

کوئی کہتا ہے کہ کس سے گلنے کیا تیرا رنگ
کوئی کہتا ہے کہ تا چند یہ رسوائی کی ڈھنگ

کونسے شمع کے الفت مین نباہے تو تلنگ
ایسے جینے سی تو مرنا ہی بہلا ای تنگ

کوئی کہتا ہے عجب حال پریشان ہے ترا
کیون تو مغموم ہے کیون چاک گریبان ہے ترا

ای گل گلشن جان بوی وفا تجھمین نہین
ای مسیح کرم مہر ذرا تجھمین نہین

ای دوائی دل بیمار شفا تجھمین نہین
بجلاوت ہے ترے چاہ مزا تجھمین نہین

تو

تو وہ ہی غم میں کیسے نہ سبب آہ کرے
اے یاران سبب جو ہیں نہ رگردون تو کہو واہ کرے

حق تعالیٰ نے عجب دی ہے طبیعت تجکو
[illegible] عشق ہے کس مرتبہ نفرت تجکو

کر اثر کرتے نہین کوئی نصیحت تجکو
نہ محبت نہ مروت نہ حمیت تجکو

[illegible] غم کہائے کوئی
[illegible] کو سے

[illegible]
[illegible]

نظر آتی نہین آنکھو نکو کبھی صورت خواب
زندگی اپنی ہے مہجوران کو ہی سخت عذاب

خاک پر لیٹ سکے ہر شام و سحر تو کیا
مردے کی شکل اگر زیست بسر سکے تو کیا

دمبدم یار تجھے یاد کیا کرتا ہون
دکھو روتے ہوئے لوگون سے حیا کرتا ہون

ٹھنڈی سانسین دل سوزان سے بھرا کرتا ہون
شب کو اوٹھ اوٹھ کے مین فریاد و بکا کرتا ہون

گھر مین آنکھو سے نکلے پھرتی ہی صورت تیری
در و دیوار سے کرتا ہون شکایت تیری

سیر بہاتی ہے نہ مطلق نہ تماشا مجھکو
دشت کا شوق نہ دریا کی تمنا مجھکو

نہ خوش آتا ہے کوئی سوانگ نہ میلا مجھکو
بخدا تیرے سوا کچھ نہین بھاتا مجھکو

ہے حسرت کہ خدا دن وہ دکھائے مجھکو
جسطرف دیکھون تو ہے تو نظر آئی مجھکو

خلل اوقات مین ہے نیند ہے [illegible]
بہت بیزار ہے مری سر پہ فلک ناہنجار

نہ ملاقات کسی سے نہ کسیکا دربار
گردش بخت نے دکھلائی عجب لیل و نہار

حال یہی کہ جو رات آئی تو آفت آئے
دکھو دیکھا تو یہ جانا کہ قیامت آئے

نرگسی چشم نے تیری مجھے بیمار کیا — سنبل زلف نے آفت میں گرفتار کیا
گل رخسار نے تیرے مرے دل افگار کیا — سرو قامت نے تیرے [illegible] کیا

تیغ الفت سے شگوفہ یہ دکھایا مجھکو
دشت پُر خار کے کانٹوں پہ لٹایا مجھکو

تیغ غم ہی غم دوری مجھکو تو جو حسرت ہے — میری ایذا میں گزرتی ہی شب [illegible]
مجھکو تنہائی سے ہے غیروں سے تجھے صحبت ہے — میری یہ شکل ہے کیا تیری [illegible]

اپنے ہمراہ لیے پھرتے ہیں سب غیر تجھے
بیٹھے بیٹھے کے ملا [illegible] اب میرے تجھے

چاہیے والی میرا سب یہ ستم اور یہ جور — یہ نصیحت کی جگہ میں یہ ملامت [illegible]
بیوفا میری بلا سے وہ [illegible] — اور کچھ تجھ سے تیری صحبت میں ملا تو کچھ اور

جا لگی طرح [illegible] میری ساتھ سے تو
اڑ گیا تنکے پر زاد مرے ہاتھ سے تو

سچ میں تو سوچ ہو کس سبب تو ممتاز — پھر دیے کس نے تری کیسہ میں [illegible] ناز
شوخیاں کس نے یہ سکھلائیں تجھے او طناز — کل تلک بیٹھنے اوٹھنے کا نہ یہ تھا انداز

ہاتھ ٹھوڑی کے تلے رہتا تھا تیرا کس دن
تیوں بل کھا کے تو اوٹھتا تھا بھلا کس دن

چین ماتھے پہ ہر دم نہ تیری رہتے تھے — کب تری ہاتھ میں پھولوں کی چھڑی رہتی تھی
آئینے سے نہ کبھی آنکھ لڑے رہتے تھے — نہ یہ کاجل نہ یہ مسی کے دھڑے رہتے تھے

سحر کب آنکھ میں تھا نہ فسون باتوں میں
دل میں لیتا تھا کبھی مہندی لگی ہاتھوں میں

بیٹھے بیٹھے یہ جھجکنے کی نہ عادت تھی کبھی — پھول کے چوٹ پہ کس روز بھری تھی
دمبدم زانو بدلنے کی یہ ترکیب نہ تھی — کب اس انداز سے [illegible]

شعلۂ حسن میں ایسی نہ بھڑک ستی آگ
[illegible] تو نکے [illegible] کب یہ بھڑک ستی آگ

[illegible] سی توتہ اک [illegible] دیتا تھا
پاس بچے تھا [illegible] جھڑکیں [illegible] دیتا تھا

[illegible] کی اٹکتا تھا کبھی
کوئی [illegible] چھپ جاتا تھا کبھی

اک [illegible] دیدار [illegible] ہوتا تھا
بار رہتا ترسے رفتار [illegible] ہوتا تھا

گرد رہتا تھا اک جا [illegible] طرح
[illegible] رہتا تھا در [illegible]

[illegible] کھاتا [illegible] ستی بالا [illegible]
[illegible] آتا تھا [illegible]

یوں [illegible]
[illegible] سی کبھی

یہ نزاکت [illegible]
اچھوتی اور [illegible] کاسہ عالم ولبر

[illegible] ترانہ [illegible]
کبھی [illegible] کبھی [illegible] نظر

کبھی رخسار دوپٹے سے چھپا لیتا ہے
بازوؤں کی سنگی [illegible] دکھا دیتا ہے

آج دیکھے ترا جوبن تو ہو لیلے مجنون
کہے شیرین کہ تری سامنے [illegible]

[illegible] کھا کے کرے اپنا خون
لاکہ دل سے تری عارض پہ ہو [illegible] مفتون

کشور حسن میں شہرہ ہے یہ جا ہے تیرا
نام مشہور ہوا یوسف ثانی تیرا

جب کے خورشید زمانے میں ہوا تو مشہور
خیر مجھکو ہے ملاقات نہیں اب منظور

[illegible] اور [illegible] چرخ چہارم پہ [illegible] غرور
[illegible] تری سمت سے حتے المقدور

میرا خالق تری اب شکل نہ دکھلائی مجھے
خواب سی چونک اٹھوں تو جو نظر آئی مجھے

تجھے تصویر سے تو میں سمجھے ہون تجھی برابر — مجھے قدرت تجھی سے تجھکو ہی تجھی پہ اگر
پر نہ یہ جانا شبیہ نہ ملے گا دلدار — تجھے دنیا کے ہنر مین بت نقش و نگار

شعر
گل جو والی سے تو خوشبو سے سمن بہتر ہے
ایک سی ایک یہاں رنگ مین بہتر ہے

فخر کرتے ہین جو ہی حیاء کا دنیا مین حسین — انکو تو قدرت ہے کو تجھکو ہی قدرت نہین
عشقبازی مین رو تا ثیر سے ادا نہین — آنکھ ڈالون جو قدرت پہ تو بیچ رنگین

شعر
شکل ہی آئینے کے جلوہ گر سے پیدا ہو
اپنے سامنے کو تو دیکھون تو پرے پیدا ہو

خامہ عشق مین سند دی ہے تاثیر — بنا ہون تو کھینچ کر دکھلاؤن تجھے وہ تصویر
رنگ تبدیل نہ نقشہ ترا ہو جای تغیر — شکل تصویر کے [illegible]

ورق سا کے صورت [illegible] دکھا دون تجھکو
نقش باطل کے طرح آج مٹا دون تجھکو

شعر
گل مہتاب جو ماتھا ہو تو بال ابر بہار — بیت ابرو کی ہو مطلع ہی در عز و وقار
آنکھ داروی مرض ناک عصای بیمار — تھے نور کی مسطر ہون گورے رخسار

شعر
موتیا دانت ہون لب برگ گل خوب ہون
کان دو نون صدف گوہر مجبوبی ہون

شعر
منہ مین پانی بھرے دیکھے جو کوئی چاہ ذقن — جام ہو طوق گلو اور صراحی گردن
شمع پر نور جو بازو ہون تو کافور بدن — ید بیضا کے طرح پنجہ رنگین روشن

شعر
سینہ او بھرا ہوا سمور لوٹا ہووے
ناف گرداب شکم نور کا دریا ہووے

لال نیچے یہ جو بے لگے وہ کمر پتلے سے — لال بادل مین نظر آی جھلکتی بجلے
دو سیوں جی ہون سرین جنت می حسن بھرے — دم بھڑک جای اگر ران کی دیکھی بیجلے

کول سا فتین ہون رنگت مین جو ہو کا ہووین
تا حتن الماس ہون آئینہ کف پا ہووین

میری نزدیک یہ آسان ہی کچہ دور نہین
پر جو ہین اہل وفا و نکا نہین یہ آئین
چاہون تو ڈہونڈہ کی ایسا انکا نہین حسین
اپنے تقدیر کا لکہا تری ہین جبین

صبح اوٹہکر کی ہوس ہے ترا چہرا دیکہون
دیکہکر پاؤن ترا منہ نہ کسیکا دیکہون

جو وفادار ہین وہ جسکی ہو لی وسکی ہوے
بات پر اپنے اوٹہاتی ہین ہزارون صدمے
اپنا دل دیکی کسیکو وہ نہین پہر لیتے
پر لب خشک کو تر کرتے نہین شکوی سی

مین بے ہون اہ براو نکی جو تو رہزن ہی تو ہو
مین تو ہون دوست ترا تو مرا دشمن ہے تو ہو

پر صد افسوس کہ او جڑی مرا البتر ایدوست
ایسے جینے سے تو پہر موت ہی بہتر ایدوست
زانوی غیر پہ دیکہو نہین ترا سر ایدوست
پہیر دی آکے چہری میرے گلے پر ایدوست

چار کے کاندہے جنازہ تو اوٹہا دے میرا
آگ دی گہر کو اور اسباب لٹا دی میرا

قصہ کوتاہ بس اب تا بکجا طول کلام
بحر یہ لوگ خداوند ہین ہملوگ غلام
پہوڑ ہی دلکی تو پہپولی کرد واسوخت تمام
سر کیتے انکا چلن عجب ہمارا ہے کام

اسکے بر ردنہ یہ تقریر نہ یہ بات رہے
چاہتے ہو اگر ایسو سے ملاقات رہے

تمام ہوا

جرأت

تخلص یحیی مان عرف میان قلندر بخش
مرحوم کا خلف الرشید ستہے حافظ مان
صاحب کے باشندہ دہلی مقیم لکھنو تہے
صاحب دیوان تہے علم نجوم مین بہی طاق
شعرگوئی مین استاد عدیم المثال شہرۂ آفاق
روشن دل بظاہر نابینا تہے شاگرد تہے
مرزا جعفر علی حسرت کے الحق طبیعت عاشقانہ
تہی کلام درد آمیز ہے

واسوخت جرأت

۱

یارب اب نہ وہ جدائی سے تو مرنا بہتر
گذری غم جی پہ تو بس جی سے گذرنا بہتر
بحر الفت میں قدم کا نہیں دہرنا بہتر
بے کنارا ہی اب اس چال سے کرنا بہتر

رفتہ رفتہ وہ ہوا لجۂ آفت میں غریق
موج زن دل میں ہوا جسکی یہ دریا عمیق

۲

قیس و فرہاد سے اس بحر میں لاکھوں بیڑے
آشنا مثل صدف کوئی ہو اس سے کیا خاک
آہ کیا جانیں کدہر بہ گئے مثل خاشاک
حاصل ربط یہی ہے کہ جگر ہووے چاک

اس سے جوں موج رواں جسکو پڑا اوجہیڑا
تہلا پر نہ لگا اوسکا کہیں تہل بیڑا

۳

دلکو ہر چند میں سمجھایا کہ اے خانہ خراب
جی لگا کر کسی بے رحم سے مت ہو بیتاب
جان اس ہستی موہوم کو تو نقش بر آب
اب جو دیکھو تو دم آنکھوں میں ہے مانند حباب

کوئی دم کا جو یہ مہمان نظر آتا ہے
ایک دریا مری آنکھوں سے بہا جاتا ہے

۴

جب ستمگر نے کیا آہ یہ حال دل زار
یہ کہوں صاف کہ تم سن لو اب ہی ظلم شعار
جیمیں آتا ہے کہ روکش ہو نہیں وصل سے یکبار
واقف اس بات کو ہیں ایک سے لے تا بہ ہزار

محو نظارہ ترا پایا کہ یہ دل تھا نہ مرا
تانکی یہ گل رخسار کب ایسا تھا ترا

ش

آئینہ دیدۂ گریان نے دکہایا تجکو
اپنی وحشت نے یہ بیزار بنایا تجکو
جس سے آگاہ نہ تہا سو وہ جتایا تجکو
دل کے بیتابی نے کیا کیا نہ سکہایا تجکو

آنکہہ ورنہ تو ہی ہر ایک سی شرماتی تہی
کل کی ہی بات تجہے بات نہ کر آتی تہی

ش

تجہہ مین یہ خوبی نے گفتار کہان تہی توبہ
طبع عالم نے گرفتار کہان تہے توبہ
ایسی اٹہکیلی سے رفتار کہان سے تہے توبہ
اسقدر گرمی بازار کہان سے تہے توبہ

ش

اپنی ہی چاہنے سے تو یہ نمود اپنا
کہ ترے حسن کا ہر ایک خریدار ہوا

آشنا آنکہہ نہ غمزے سے ذرا تہے واللہ
تہا نہ یہ ناز و کرشمہ نہ یہ شوخی نگاہ
دلبرے کے نہ کچہ انداز سے تو تہا آگاہ
مین تو حیران ہون تجہی دیکہکے سبحان اللہ

بیوفا ایسی ہی ہوتی ہے جہان مین محبوب
اپنی خوبی پہ یہ مغرور ہوا تو کیا خوب

ش

جامہ زیبی سی کہان زیب تن تہا یہ لباس
پاس ان سب کا ہوا بیٹہنے سی لیتے پاس
آتی مخمل سی بدتمیز سے تہے یہ کب گلگی باس
گفتگو غیر محل تہی تری جتون سے تہے اوداس

اب جو کچہ اور بنا تو ہمین سمجہا غیر
گر یہی بات تری دل مین سمائی ہی تو خیر

ش

دل نہ ہل پاس مرے بیٹہہ نہ بیٹہہ آکہ نہ آ
مری ملنے سی اوٹہا ہاتہ اونہین پاس بٹہا
تجکو سکہایا جنہون نے اونہین پاس بلا
پر یہ تو دیکہیو کیا اسکا مزا دیکہیے گا

ایسے محبوب سی دل اپنا لگاون مین نہیے
کہ جو کچہ تو نے دکہایا ہی دکہاون مین نہیے

ش

چشم پوشی نی تری مجکو جتایا ہے یہی
چار سو دہوم ہو خوبان جہان مین جسکی
کہ لگاونگا کسی ایسی ہی محبوب سی جی
شاد ہو جاسے جو آزردہ کرنے دل نہ کبہی

قد قیامت ہو رخ آفت ہو بلا زلف سیاہ
چتونوں مین یہ شرارت ہو کہ اللہ اللہ

سر سے لے پاؤن تلک لی نہ ایسی ہو جا
ہو وہ اک حسن کے تصویر کہیے سر تا پا

حسن و خوبی کے مبصر نہ کہین جسکو برا
جای دل جسپہ کہ نقاش ازل کا ہے کہچا

جبکہ ہنس بول سکے وہ تجہسے مقابل ہوکر
دلمین کچہ سوچ سکے تو اسے کیا کیجیو دوے

بال بکہری ہوی پر دیکھیے جو مکہڑا اوسکا
اور نظر آسکے جو اوس ماہ جبین کا ماتہا

جی بکہرنے لگے ہو حال پریشان ترا
عقل و دین کہو کے تو سر دہی وہین سجدے جہکا

تیغ ابرو کی جو دریافت کرے برائی
پڑہی ایسا ہی تو مارا کہ نہ مانگے پانی

چشم وہ جادو بہری ہو کہ جو تک آسکے نظر
کان وہ کان ملاحت ہون کہ دیکھے تو اگر

تشکل نرگس نرست آنکہو نمین کچہ نو بصر
صورت گل نہ سنتے کچہ نرہے اپنی خبر

ہو بہت بالی کی ایسے کہ اگر دیکھے تو
غم خدا جانے لگے کیا ترے بالی جی کو

بینی ایسی ہی کہ دیکھے تو پہ حال ترا
تیسے تہنوکی پہڑک سے ہو آفت برپا

لوگ کیا جانتے لالا کے سونگہائین کتنا
کہ نجود آتے پہ بہی جای نہ دل کا دہڑکا

اوسکی بو باس مین تو اور وہ بدن سونگہی ترا
تجکو دکہلاتی مین اور ناک مین دم لاتی ترا

رنگ ہو یہ بہو کا سا کہ تو دیکھے اگر
ہووین رخسار بہرے ایسی کہ مانند قمر

سکو تنہ آتے ترا جون گل پژمردہ نظر
جان دی دیکہ جنہین سانس تو ٹہنڈی بہر

تیری اور اوسکے کوی سامنے گر آئینہ لاے
ہو وے روپوش تو ایسا ہی کہ پہر منہ نہ دکہاے

مطلقاً جائے سخن ہو نہ یہ سے تنگی دہان کہ چمک دانتونکی تو دیکھے تو جون برق طپان	۱۶ یارہ لعل ہوں لب سلک گہر ہوں دندان تسپہ ہنستا ہوا اس انداز سے وہ آفت جان

غرق بیتابی ہوا دقات ہمیشہ کا سے
یاد جب آئین وہ لب ہونٹھ ہی اپنی چابے — ۱۷

غوطے تو تجھ تفکر مین پڑے ہی لاکھوں کھائے دیکھکر جسکی صفا صبح کی چھاتی پھٹ جائے	ہووے وہ جاد زنخدان کہ نظر تجکو جو آئے گردن ایسی ہو کہ خوبی کوئی کیا اوسکی بتائے

حق تو یہ ہے وہ گلا تجکو دکھاوے دیکھو
خون ناحق کوئی گردن پہ جو اسنے لیوے — ۱۸

شاخ گل جیو می سدا جنکی ہوا مین الست خوبی پنجہ مرجان ہو جنہیں دیکھ کے پست	بازو و ساعد نازک بھی ہوں ایسی تا دست ہووے انگشت نگارین کا یہ عالم یکدست

سیر تب ہو کہ جو کاش مین وہ دست گرو
ہاتھ مین اسکے ہوا اور ہاتھ ملے بیٹھا تو — ۱۹

نکلیں جس شکل بہم ہوں دو انار صفاہان دیکھکر دست بدل ہون جنہیں خوبان جہان	سخت اور ادبھری ہوئین ایسی جن کا فرپستان ہو ترنج چمن حسن یہ بھی اون پر حیران

پہرے کے ہاتھ مزے اوسکے جو بندہ لوٹے
یاد کچھ کرکے تو بیٹھا ہوا چھاتی کوٹے — ۲۰

لوح سیمین کو تی جیسے کہ بنا لاوے صاف صورت چشم بنی دیکھنے کو اوسکی ناف	شکم ایک سیدے کی لوتی سا ہوا ایسا شفاف غور کر دیکھے گر اوسکو تو بچشم انصاف

گورا گورا وہ شکم دیکھے جو مہتاب سا تو
پیٹ پکڑے ہوئے دوڑا پھرے بیتاب سا تو — ۲۱

ہوں سرین گول بھرے انمین ہوں لپٹے اندکی کمر ساق یا ہو یہ بلور مین کہ جلے او سپہ ہوس	وہ کمر جس سے کہ والبستہ ہے تار نفس دیدۂ حسن کو بھی دید کے ہو جنکی ہوس

۲۲

بیٹھکر دست محبت سے دباؤن کیا کیا
تجکو جون شمع ہین اس غمسی جلاؤن کیا کیا

پاؤن پاؤن وہ دلدار سکے جب اونکو پاؤن
اور جب پاتو نہین اوٹھا لون تو جب لطف اوٹھاؤن
کبھی سہلاؤن کف پا کبھی ہو پاؤن سے لگاؤن
پہر جو وہ لطف اوٹھانا تجہی [illegible]

۲۳

حسرت وصل دکھاوی تجہے دن ایسی کرے
جنکے تہا نام سے ننگ اونکی تو جا پاؤن پڑے

گفتگو ایسی کہ ہر بات ہوا اوسکی اعجاز
گدگدی دیکھے سے ہو دل مین بدن ہو یہ گداز
گرمی و عشوہ و انداز و ادا ہوا ور ناز
ہو می تصویر طلسم ایسی ہی اک ہوش اوڑاے

۲۴

گالی وہ مستی حسن جو بیہوش کرے
اپنے انداز کو تو صاف فراموش کرے

اوس سے ہو گرم سخن تجکو جلاؤن ظالم
اپنا دل شاد کرون تجکو کڑاؤن ظالم
ظلم جو تونے دکھایا ہے دکھاؤن ظالم
چاہیے اب تجہی ایسا ہی بہلاؤن ظالم

۲۵

کہ مری یاد مین دن رات تو فریاد کرے
ایسی یاد اپنی لگاؤن کہ بہت یاد کرے

ساری عالم سے ترے واسطے منہ موڑا ہای
جز ترے تہا نہ کسی اور سے کٹھ جوڑا ہای
رشتہ ربط ہر ایک شخص سے تہا توڑا ہای
تونے ناحق کا نکالا جو یہ نک توڑا ہای

کیا کہون دل نے مری کوفت اوٹہائی کیسی
ای تری تفرقہ پردازونکی ایسی تیسی

۲۶

جسمین تہا لون تہ سوا تیرے کسی اور کا نام
جملہ خوبان جہان جسکے ہین مشتاق کلام
تو نہ سمجہا کہ پڑا مجہسی اب اوس شخص کو کام
ہیو ما ہیکا اس آغاز کی بد ہی انجام

ظاہر اب دیکہیو یون صبر دل شیدا ہو
چاہیے چاہنے والا کوئی پیدا ہو

دل سے سب مٹ گئی تونی جو تھی قول و قرار
بہو سے اے عہد شکن تجھکو وہ سب ار ر مدار

اب نہیں تیری جو نظروں میں اغزوہ و وقار
تو نظم ورد عبد اسے ہے سے ہوگو نیار و نزار

نرکھون ہر نرکھون کہیں محبت نہیں ہے
تو ہی مغرور تو ہون نام کو جرأت نہیں ہے

تمام ہوا

جوہر

تخلص ہے منشی جواہر سنگہ صاحب کا فرزند رشید

ہین نیتا ور سنگہ راقم کے باشندۂ لکھنو تھا ہے

دیوان اردو و فارسی ہے فارسی مین شاگرد ہین کل[ب] حسین خان

ناطق مکرانی کے اور اردو مین شاگرد ہین

نواب وزیر صاحب مرحوم وزیر تخلص کے

شاعر رنگین صاحب طبع رسا ہین

یہ واسوخت جو شامل اس مجموعہ کے ہوا ہے

انھین کا نتیجۂ فکر آسمان پیما ہے فقط



ہای کیون چرخ ستمگار ستایا مجھکو
پیچ مین گیسوے پیچیدہ کے لایا مجھکو
لالہ سان داغ دیے خوب جلایا مجھکو
صورتِ شانہ دل افگار بنایا مجھکو
مہ و خورشید ترے داغ جگر ہو جائین
جلے ایسا کہ ستارے بھی شرر ہو جائین

تیر شکی بھری ہی فلک پیر تری ہی تقصیر
تو جوانی مین ہوا داغ تجھے او بے پیر
تیری ہی گردش سے وہ برگشتہ ہوا ہا تقدیر
تو ہی اک سفلہ ہی بس اب تجھسے کرون کیا تقریر
اوس پری سے کہون تم ایسی بد اطوار ہوے
ہاے تجھسے زمانیکو وہ اب یار ہوے

ہا تہین وہ کہ نہ لگنے کا نہین ایسا آکر
منہ تنا [illegible] تہی کبھی سیر کے بہر
لائقِ حلقہ بگوشی نہ تہے جنکے گوہر
صورتِ نقش قدم رہتے تہے پامال اکثر
سرخ [illegible] کیطرح
[illegible] تیغ دو دم ابرو کیطرح

چھیڑتی ہین تجھے [illegible] پہنچاتی ہین مجھے
آتش افروزیان کرتی ہین ستاتی ہین مجھے
تشنی ظاہر مین نگہ گرمی مین بتاتی ہین مجھے
گرمیان کرکے شرارت سے جلاتی ہین مجھے
پاس میرا نہین تجھے پاس بٹھاتا ہو وہین
یہ ڈھٹائی کہ مری آنکھ کے بلاتا ہو انہین

رنگ گورا تہا ذرا سے اوبٹنے کا کسیدن غمزہ
ہنسنا آتی تہی غنچہ دہن اونسی نہیں ہے اچہا
دیکہنا پیٹہی تہی نیچا ہو نگاہ کرما ... کا ڈرا
دیکہیے پیہ کہ نکہری تہی تازہ شگوفہ سپہرا
لگ گئی او رہوا ایسے تو اب پہول گئے
مثل گل حسن و درو دہ یہ عبث پہول گئے

کنگہی کہو رن کرو نہین آئینہ سارے اوصاف
رشک ... وہ پٹی کی کہان تہی سنجاف
خود نمائی یہ عمری رو پرہ ... صاف
سینے میں ... میں کلپوتہا یہ سب تہا صاف
دہڑی مسی کی جمی تہی یہ کہان ہونٹون پہ
سرخی پان تہی نہ یوان آفت جان ہو نٹون پہ

عشوہ آتے تہے نہ رعنائی تہین آتی تہی
زلف ناگن کیطرح رخ پہ نہ لہراتی تہے
رسا ... باتہ نہی طبیعت تو او کچہ جالی تہی
یہ کمر بال سے اسطرح نہ بل کہاتی تہے
چال ڈہال آپکی سیدہی تہی یہ انداز نہ تہے
ترچہی کب تیغ نگہ رہتی تہی دم باز نہ تہے

رخ گلفام پہ غازہ نہ ملا جاتا تہا
عطر خوشبو کا نہین ایسا نہ ملا جاتا تہا
گوری اندام پہ ابٹنا نہ ملا جاتا تہا
مسی کیا ... کو ... نہ ملا جاتا تہا
لطف دنیا سے خبر ہی نہ تہی کیا ہوتا ہی
کیا ملاقات مین آپس کے مزا ہوتا ہے

غیر در تک بہی پہنچنی نہین پاتے کبہی
ڈہنگ محبوبی کی ایجان نہ آتی تہی کبہی
باتین عیاری کی تم یوں نہ بناتی تہی کبہی
شرم سی سامنی آنکہین نہ اوٹہاتی تہی کبہی
اک فقط حسن خداداد تہا دلدار نہ تہے
سیدہی سادہی تہی آنکہی یہ طرحدار نہ تہے

زرق برق ایسی نہ تہی وضع یہ البیلی نہ تہی
طوق منت کا گلیمن تہا پڑی سیلی نہ تہی
... زنار مین اٹہکیلی نہ تہے
زلف کو کہنچ تہی زنجیر کہی جبیلی نہ تہی

جھوٹ نا حق سے او لیتی نہ کبھی آتی تھے
زیست یہ ہو کہ ہر اک باتین چپ جاتی تھے

یہ دہن انداز کا [illegible] تیا یا کس سے لیے
دل ہو پامال سکا یا چین لیا کس سے لیے

یہ تو کہو کہ کیا لب کو مسیحا کس سے لیے
چشم جادو کو کیا دیکھو ستم یا کس سے لیے

ترک و طرار بنائی ہوئی آپ اسپنے ہین
سب طرحدار بنائی ہوئی آپ اسپنے ہین

صبح چپلی کہو یون ہوش ربا کسکی تھا
تم کہا چتون تھی کمان بانکی ادا کسکی تھی

تمین منصف ہو یہ تقریر بتا کسکی تھی
قد قیامت تھا کمان زلف بلا کسکی تھی

مہندی کب ہاتھون مین چپتی تھی یہ سچ کسدن تھا
ایسی کس رنگ نکہری تھی یہ دہنج کسدن تھی

یون [illegible] کبھی کہا کر یہ ہنسا کرتی تھی
چشم اغیار سے تم پردہ کیا کرتے تھے

باتین شوخی سے چھپا کر یہ سدا کرتی تھی
مردم آسا مری آنکھون مین رہا کرتی تھے

خود بخود گل کی روش یون نہ کھلی جاتی تھے
مسکرانیمین شرارت کی جو ہنک آتی تھے

پھر گلگشت اگر باغمین تم جاتے تھے
سرو قد غنچہ دہن کا ہیکو کہلاتی تھے

آنکھہ نرگس سے ملاتی ہوئی شرماتی تھی
بلبل و فاختہ کی ذکر سے گھبراتے تھے

تھی ہمین عاشق شیدا نہ کوئی مفتون تھا
لیلی حسن کا کب غیر کوئی مجنون تھا

قتل عشاق نہ منظور ہوا کرتا تھا
دیدہ عم [illegible] یہ غصہ کیا کرتا تھا

ایسی کب سرمہ کا دنبالہ جفا کرتا تھا
گرد دامان حیا سر سے سیا کرتا تھا

چہو نہ سکتی کبھی باد صبا دامن کو
یون ادا کر تو نہ چپتی [illegible] دامن کو

[illegible] کی خوشی کا
[illegible] ہم خوشی کا

[illegible] کا
[illegible] کا

چپ رہو چپ رہو فقر [illegible]
بت بنی [illegible] باتین [illegible]

[illegible] حیران و پریشان تہا کوئی
سوختہ [illegible] کو کب [illegible] سامان تہا کوئی

صورت [illegible] نہ ہون [illegible] گریبان تہا کوئی
ہستی [illegible] آپ [illegible] تہا کوئی

مشتری جمع نہ تھے گرم [illegible] بازار [illegible]
ماہ مصر آپ سے [illegible] کوئی خریدار نہ تہا

حالی گردی کی ہوئی دام بلا اپنے سبب
بڑھ گئی حسن صفا کی صفا اپنے سبب

آئینہ پیش نظر [illegible] اپنے سبب
ذوق آراستگی [illegible] اپنے سبب

اپنی صحبت مین سیکھے مری جان سیکھے ہو
جھوٹ کہتا ہون تو سچ کہدو کہان سیکھے ہو

چشم کو آپ کی آشوب نظر ہمنے کیا
پری ہوتا نہین انسان کوئی پر ہمنے کیا

شوخ دیدہ نہ تھے آپ [illegible] ہمنے کیا
اجی کرتا نہین جو کوئی بشر ہمنے کیا

اب تو یا تو نہین اوڑانے لگے ہر آن ہمین
ای پری آگے سمجھتے تھے سلیمان ہمین

مین وہ بلبل تہا کہ گل جسپہ بیدا کہاتی تھے
ہم بغل مین جو ہوتا تہا تو گھبراتے تھے

جا بکر فاختہ قد سرو سا کہلاتے تھے
ایسی شیرین تہی کہ فرہاد نظر آتے تھے

کہتے تھے آپ ہین یوسف تو زلیخا مین ہون
گل اگر آپ ہین تو بلبل شیدا مین ہون

اک گھڑی پاس آتا تہا تو تم روتے تھے
جاگتے رہتے تھے شب بھر نہ کبھی سوتے تھے

آہ [illegible] گھر [illegible] تھے
[illegible] لیے [illegible] تھے

پہر وانیون ہی منگاتی تہی سدا کہانی کو
زندگی جانتی تہی یاد ہے مرجانی کو

گہر سے بلواتی تہی سو طرح بمنت مجکو
بہو کہین پیار سے کرتے تہے عنایت مجکو
دل لبہانی کو دکہاتی تہی محبت مجکو
رنج کی بدلے دیا کرتے تہے راحت مجکو

ایکدم مجسے جدائی کے روادار نہ تہے
بار بہی تہے مری جان دل آزار نہ تہے

پہر الفت کا نہین ہی بخدا تہا ایسا
جان ہو و لبھی رسے ... تہین ... دیدا
دور ہی دور پہر سے منہ کسیکا دیکہا
جانتا ہوگا اجی دل ہی جو کچہہ ہے کیا

اب جو یہ اور نیا ہینگے وہ دیکہینگے نہ ہم
اسطرح آنکہہ ... سکے وہ دیکہینگے نہ ہم

... ...
... ...
ہوئی پامال مگر رنگ نہ اپنا بدلا
بوالہوس سب یہ سنتا طعین ہین لاحول لا

وشکر حسن کی دولت کو جدا ہوونگے
کر کے برباد تمہین آپ بہا ہوونگے

... ... کبہی چوک گئے ہم بخدا
تہین اس رفت سی تمہین آنکہہ کا سمجھے تارا
آنکہہ اوٹہاکر ہی نہ دیکہا کسی بت کا نقشا
تمکو آنکہونہین سدا پتلی کی صورت رکہا

ہمنی اسطرح سی چاہا کہ خدا جانتا ہے
عہد الفت یہ نباہا کہ خدا جانتا ہے

ایسی الفت ہی کہ ہر روز ستم سہتے ہین
... ... آنکہونسی ہر وقت میں جو سدا بہتے ہین
پاس بی آئی پہر بہی نہین بہتے ہین
ہونٹہین آؤ نہ کہنا تہا سو اب کہتے ہین

اپنی بیمہری سی ای ماہ لقا روئے گا
دل اوٹہالینگے جو ہم بیٹہے سدا روئے گا

۲۷

پھر رگڑ دیوے گا مری رو بہ رو ناک آپ آکر
مین نمانون گا تو پھر رو دیگا چلا کر

تنسین کہیگا کہ سکیڑون قسمین کھا کر
تیغ پھر منصبر وہ تمہین پاندہ دیگا دبا کر

پھر جو کچھ خوف خدا آئیگا تو بوسے لینگے
دل مین رحم ایسا ہی آجائیگا تو بوسے لینگے

۲۸

ای صنم توڑون اگر عہد وفا مین واللہ
جھنڈ پریون کے مری گرد رہین شام و پگاہ

وہ اوڑا دن فری حسرت سے کہ جنکی تم آہ
لطف یہ آئین نظر جس سے کہ ہر دم تو نگاہ

سر پہ بٹھلائین بلا کر سبھی خوبان جہان
باندہ کر ہاتھ کرین قدموں پہ ایمان جہان

۲۹

خوبرو ایسی کہ تم چاند ہو وہ ہین خورشید
لب جان بخش سی دین مردونکو عمر جاوید

تم جو اک چہوٹی ستارے ہو تو وہ ہین ناہید
رو برو اونکی ہے ہر سرو چمن صورت بید

نور رخسارونکا اونکے جو عیان ہو جاوے
شعلۂ آتش نمرود دہوان ہو جاوے

۳۰

دیکھیں قد تو وہ ہے فتنۂ روز محشر
دیکھ لے زلف کھلی اونکی کوئی شبکو اگر

تیر ابرو دل عشاق کرے چھید ہے حذر
تار اک کالی بلا صبح کو ہو دیکھا سحر

عکس انداز جو اوسکا کبھی اک مو ہو جای
چاک چاک آئینہ شانہ گیسو ہو جاوے

۳۱

چین گیسو کو اگر چین کہون تو ہے خطا
آتش رخ سے کے دہوین کا بھی گمان ہی بیجا

مشک سی دونون اور ہے تشبیہ تو ہے سودا
گر کہون صرع پیچیدہ نہین ہو سکتا

رخ گلرنگ پہ پرزاد ہے یہ سایا ہے
باغ پر ابر سیاہ آ کے گھر چھایا ہے

۳۲

دیکھکر نور جبین داغ مہ تابان سے ہے
دل عاشق کیطرح مہر فلک قربان سے ہے

چشم حیران سی ہی آئینہ سوا حیران ہے
حسن گلشن مین بھی جسم ہی وہ یہ جان

سرنوشت دل غمدیدہ ہوی اسپر تحریر
جو کہ تقدیر ازل نے اسپہ ہی سراسر تحریر

چین … چہ جبین پر نہین ای گل رخسار
اس کی شرمندہ ہین اسوقت نسیم گلزار
چہرہ گل ہی تو رگ گل ہی یہ ای رشک بہار
ہی رگ گل پہ یہ تا نغمہ بلبل زار

چین پیشانی پہ کیا لطف دکھاتی ہی کہ واہ
جوہر اس آئینے مین وہ ہی کہ سبحان اللہ

… مین بند ہو جیسی دم شمشیر دودم
کہانی بلاد فلک انکی دم قہر و ستم
اک اشارے مین کرین قتل یہ دونون عالم
انکی ہی قبضہ قدرت مین اجل ای ہمدم

جنبش انکی ہے غضب قہر اشارا انکا
بیکسی پاتی ہی نہین مانگتا مارا انکا

پیر وہ دیدہ بادام ہین پلکین انکی
دل پھنسی دیکھ کر کیا … ہین … انکی
برگ بادام ہین یا دام ہین پلکین انکی
جی نہ چھوٹی وہ بلا دام ہین پلکین انکی

دل تڑپتا ہی ابھی … مژگان کی تلے
روز گر دانہ ہے یہان خنجر بران کی تلے

آنکھین وہ ساغری ہین کہ جو انسان دیکھ پاوے
ایسا بیہوش ہو … رہی نہ ہوش و قرار
صورت مردم دیدہ ہو جو مست اک بار
نشہ پھر ہی آسکے کری ہوش فرار

سحر ہی قہر ہے آفت سب ہے نظارہ انکا
غضب آشوب قیامت سب ہے نظارہ انکا

پیاری پیاری وہ ہری چاند سے رخساری
شاخ ہی گردن نازک پہ مین دو پھول کھلے
حور جنت کی بھی ہو دینگی نہ عارض ایسی
طاق ابرو مین ہین یا آئینہ گلدستی کے

ہمدم عکس … الٹو … لب آب گرے
موج کیطرح جیسے بجلی وہین بیتاب گرے

بینی دیکھی تو گر دیکھی تو حیران ہو جای
ناک مین آئی دم اسکے پریشان ہو جائے
ہو یہ دم بند کہ سکتا تجھے ایجان ہو جای
اپنی خود بینیوں سے دل مین پشیمان ہو جائے

آفتاب سحر روشن کا الف ہے بینی
چشمۂ مہر کا پل یا ہے بطی سے بینی

۳۹

دہن تنگ ہے یا دیکھا کہ کوئی غنچہ ہے
تنگ شکر سے کوئی قند کا یا کوزا ہے
صدف گوہر اسرار خفی ہے کیا ہے
رخ ہی آئینہ دہن طوطی شکر خا ہے

بات اسدرجہ ہے شیرین کہ نبات ایسی نہین
سنی شیرین سے بہی خسرو نے تو بات ایسی نہین

۴۰

لب جان بخش سے ہو جائین مسیحا قربان
اونکی بوسی کا اگر دل مین ہو آبے ارمان
چشمۂ خضر ہے دیکھ کے چشم گریان
شیرۂ قند مکرر ہو وہین شیرۂ جان

کیا کہو مین کہ شکر پاری ہین یا خرمی ہین
روبرو اونکی تو حنظل ہی ہین سو اخرمی ہین

۴۱

گہر ہی ہیرے کی ہین کس طرح کہون گوہر ہین
ابر مین ہیں کہ چمکے ہوے یہ اختر ہین
در شہوار سی بہی بلکہ کہین بہتر ہین
صاف یا تیغ تبسم کی عیان جوہر ہین

دانت پیسین جو کبھی حور بھی دندان دیکھین
ہیری کہا لیوین اگر خواب مین بریان دیکھین

۴۲

سیب جنت سے کہین سیب ذقن بہتر ہے
رنگ مین اسکے کہان رنگ سمن بہتر ہے
ثمر باغ سی ای رشک چمن بہتر ہے
ہر گل تر سے وہ ای غنچہ دہن بہتر ہے

گر لب چاہ ذقن اپنا دکھا دین ہمکو
چشمۂ مہر یہ عیسی لطف آئین ہمکو

۴۳

شیشۂ می کہون گردن کو کہ شمع کافور
دستۂ آئینہ سے ہے یہ کہ صراحے بلور
کوئی روشن ہی کنول یا کوئی فوارۂ نور
ہاتھ اگر اوسمین حمائل ہو تو ہو ول مسرور

٤٤
صدف گوش کی ایجان تب وصاف کری
آب گوہر سے اگر دہو کی زبان صاف کری

شانے ہین شان خدا نور کی سانچے مین ڈہلے
دل پہڑک جائے نظر آئین جو بازو اونکے
گوری گوری ہین وہ ایسی کہ تم ہو صدقے
سینے مین ہاہی بی آب کہ صورت تعویذ لیے

٤٥
آستینون مین چمکتی وہ نہین ہین باہین
شمعین کافور کی دو جلتی ہین فانوسون مین

دیکہی جب اونکی کلائی نکل آئے واللہ
آستین سی جو چمک کر نکل آئے واللہ
کبہی دیکہی نہین ایسی تو کلائی واللہ
سر پہ اک برق بلا آج کل آئے واللہ

٤٦
پنجے کو پنجۂ خورشید درخشان کہیے
بی حنا سرخ یہ سے پنجۂ مرجان کہیے

چال وہ جس سے دل خلق کرین لے آرام
رنگ لاہی ہو ہر اک نقش قدم تخت خرام
اثر شوخی رفتار دکہاوین وہ تمام
سحر کیا بلکہ کرامت ہے اسی چال کا نام

٤٧
روش ناز سے یاد سحری پیدا ہو
گہنگرو سے قہقہۂ کبک دری پیدا ہو

الغرض تمنی جلایا تو جلاون مین بہی
بی بلائی ہوئی گہر غیرونکی جاؤن مین بہی
منتو لینے سے جو بلاؤ تو نہ آؤن مین بہی
جسقدر تمنی ستایا ہی ستاؤن مین بہی

٤٨
خیر اب ایسی ہی مین بہی تمہین ایذا دونگا
دل جلانیکا مزا دیکہنا دکہلا دونگا

تو سہی آؤ انکو مین پیار کرون تم دیکہو
ہاتہ مین ہاتہ مین لون تم کف افسوس ملو
چومون مین گال تو تم غصے مین پہٹو منہ کو
یہ ہنسی دل لگی ہو دل مین کہو تم رو دو

جام ہو مے ہو صراحی ہو بت مہوش ہو
دیکہکر بزم طرب تم یہ جلو آتش ہو

پڑی آنکھہ او چشمک سی ستاؤن تمکو
دم اگر آنکھو نہین آئی نہ بلاؤن تمکو

مژہ سان آنکھون پہ بٹھلاؤن دکھاؤن تمکو
صورتِ اشک یہہ نظر و نسی گراؤن تمکو

۱۵۰

عاریب تمسے کرین جان سی تم عاری ہو
ہوسبک ایسے کہ جینا بہی تمہین بہاری ہو

کیون نہ کہتی تہی کہ پہر روئیگا رونی لگے
ٹہنڈی سانسین لگی یون بہرنے کیا رونے لگے

ہاتہہ سی تہاما کلیجا نہ تہما رونے لگے
واہ دامن کی تلے منہ کو چہپا رونے لگے

۱۵۱

صاحب اب فائدہ ان باتون پر آجانی سے
یوہین پہر کیجیئے گا غیرونکے بہڑکانی سے

خیر ہی خیر ہی کچہہ ہو تمہین آؤ صاحب
ٹہنڈی سانسین نہ بہرو بیٹہہ کی جاؤ صاحب

آگ اس بیلی لگاوٹ کو لگاؤ صاحب
دیکہی دلسوزی بس اب جی نہ جلاؤ صاحب

۱۵۲

گر میان غیرونسے ہون میرا کلیجا سلگے
جب کہیو دلمین تمہارا بہی جل ایسا سلگے

جانچی جانچی سب جہوٹی محبت دیکھی
چاہ کی باتین بہی ہوتی ہین چاہت دیکھی

بہی پابند ہمارنی تہی بس الفت دیکھی
خوب کی ہمسے وفا واہ مروت دیکھی

۱۵۳

اوہ جی ایسی ہی دنیا مین اگر الفت ہے
گذری ہم ملنی سی اس ملنی پہ بہی لعنت ہے

تمکو غیرونسے ملاقات مبارک ہووی
ہنسنا اور بولنا ہر بات مبارک ہووی

انس اونسے تمہین دن رات مبارک ہووی
دمبدم لطف و عنایات مبارک ہووی

۱۵۴

گر نہین تمکو غرض ہی تو ہمین کیا پروا
تم برا سمجھے ہمین بہی نہین اچہا پروا

سنکے یہ باتین مری اور بہی بیتاب ہوئی
رعد کیطرح سی کرنے لگے ہیجد نالے

تڑپی بجلی کیطرح ابر کیصورت رو دی
ہچکیان لینے لگی آہین لگے وہ بہرنے

پیٹ کر یاں ان کو اک حشر بپا کرنے لگے
عذر یوں کر کی فریاد و بکا کرنے لگے

بات کی غیر نے کیوں گونگی زبان ہو نہ گئی
آئی کیوں اس لب خاموش پہ کمبخت ہنسی
لگ گئی کیوں نہ عوض ہنسی کے ہچکے
گر پڑی صبح تبسم سی نہیں ہی سنبھلے

جانب غیر جو دیکھا تو یہ آفت دیکھی
اک زمانے میں یہ فتنہ یہ قیامت دیکھی

وائے بیٹی ہیں بہت اتنا نہ جلاؤ جوہر
بیٹھے بٹھلائے تو ناحق نہ رلاؤ جوہر
تمہیں واللہ بس اب نہ ستاؤ جوہر
ہائے اتنی تو روکھائی نہ بتاؤ جوہر

قسمیں دیتے ہیں خدا کی لیے بولو ہمسے
نہیں کہتے ہیں اتنا نہ خفا ہو ہمسے

غیر کے فقرے میں ہم آگئے تقصیر ہوئی
ان بڑی رنج یہ دکھلا گئے تقصیر ہوئی
اپنی شامت تھی کہ ٹل کہا سنگئے تو تقصیر ہوئی
ہای اس درجہ کو پہونچا گئے تقصیر ہوئی

اب کبھی ایسی ہو تقصیر تو جو چاہو کرو
نہ ملو پھر کبھی تعزیر دو جو چاہو کرو

اب جو اقرار بھی اپنی ہو کوئی بی اقرار
کربلا جائیں تو کھاؤں میں ابھی قسمیں ہزار
اوس پہ ہو حضرت عباس علمدار کی مار
لو خدا کی لیے اسپر بھی ہی مجھسے انکار

موت آئی مری آسان یہ دقت ہو جای
کہیں لگجاؤں ٹھکانے تو فراغت ہو جای

کہیں ورا نکھہ لگی کاہیکو اب بولو گے
پھر گیا مجھسے دل آوکتا گئی اب چھوڑو گے
اب تو ہر بات پہ بگڑو گی خفا تم ہوگے
اور دلبر ہے کوئی دل تم اوسی اب دو گے

زہر دیدو مجھے گر ایسے ہی بیزار ہو تم
ناز اٹھا لو جو یونہیں قتل پہ طیار ہو تم

۶۰

عذر کرتا ہی وہ دلبر جو اب اتنا ہمسے
کہ چلا چھیڑ دل زار کہنا ہم سے

لاکھہ تھا ہین [illegible]
اب تو واللہ [illegible]

ضبط کیونکر کرین آنسو کو نہین رکتا ہے
اشک اُمنڈا ہوا روکے سی نہین رکتا ہے

۶۱

لو ہم اب صاف ہین تمسی بخدا چپ بھی رہو
ہم بھی رو دینگی تو پھر فائدہ کیا چپ بھی رہو

اب نہین دلمین غبار اپنی ذرا چپ بھی رہو
عذر کرتی ہین بس ای ماہ لقا چپ بھی رہو

ہو رہے شکوے سے ہو اب تذکرہ الفت دل
آؤ سینے سے لپٹ جاؤ مرے صورت دل

۶۲

ہو وہی کام زبان بولین اگر غیر سے ہنسی
ہاتھ شل ہون کبھی گیسو جو چھوی اور کسی

آنکھین پھوٹین جو نگاہ اور کسی پر ڈالی
جی یہ نجانے اگر اور کسیکو دل دی

جھوٹی باتین نہین سب تمکو جلانے کے لیے
چھیڑ کرتے تھے مری جان ستانے کے لیے

۶۳

اب اگر اشک بہاؤ تو مجھی کو پیٹو
منہ سے دامن جو ہٹاؤ تو مجھی کو پیٹو

لب پہ شکوی کبھی لاؤ تو مجھی کو پیٹو
گر نہ آغوش مین آؤ تو مجھی کو پیٹو

ہنسکے جو منہ نہ ہلا دے مرا مردہ دیکھیے
گر کلیجے سے نہ لپٹے تو جنازہ دیکھیے

۶۴

لو چلو آؤ مسہری مین لپٹ کر سوئین
جاگ اوٹھین بخت رقیبونکی مقدر سوئین

بیجا بانہ شب وصل ہی دلبر سوئین
ایک کروٹ یہ تمنا ہے کہ شب بھر سوئین

رنجشین دور ہون بشاش ابھی دل ہوجائین
آرزوئین جو دلونکی ہین وہ حاصل ہوجائین

۶۵

وصل دلدار کی امید بر آئی صد شکر
ہوئی اوس آئینہ طلعت سے صفائی صد شکر

بات بگڑی ہوئی خالق نے بنائی صد شکر
پھر شب عیش مقدر نے دکھائی صد شکر

ہم بغل ہی وہ پری عیش مین جو ہر این ہم
عہد کے اپنی سلیمان ہین سکندر ہین ہم

جذب

تخلص ہے سید علی حسین صاحب کا شاعر اچھے ہین
صاحب طبع رسا ہین ملازم اور شاگرد نواب مرزا محمد
مہدی علیخان بہادر متخلص بہ افسوس کے ہین اور وہ شاگرد
ہین جناب شیخ امداد علی صاحب بحر تخلص کے
سوا اس واسوخت کے جو شامل اس مجموعہ کے
کیا گیا ہے اور کچھ کلام ان کا نہین ہے
تعجب نہین جو صاحب دیوان بھی ہون اس سے زیادہ حال انکا
دریافت نہین ہوا باقی العلم عند اللہ فقط



واسوخت جذب

سنتے سب کیون تجھے اے دل خفقان رہتا ہے
یاد کسکی ہے ترا دھیان کہان رہتا ہے
دیکھ کیون طرف [illegible] رہتا ہے
کسکے لیے رات کو سرگرم فغان رہتا ہے

کس پہ شیدا ہے ترا سیہ جو دیوانہ ہے
کیون جلا کرتا ہے کس شمع کا پروانہ ہے

بیقراری کبھی ایسی نہ تھی تجھکو اے دل
یون تڑپتا ہی طپان رہتا ہے جیسے بسمل
پیچ پہ پیچ اڑھاتا ہے بھلا کیا حاصل
تو تو نادان بنا جاتا ہے ہوکر عاقل

کونسی بات کا کس چیز کا خواہان ہی تو
ایسی باتون سے تو ثابت ہے کہ نادان ہی تو

گیسوؤن کا جو تصور ہے یہ سودائی ہے
ایسی باتون مین بڑی ذلت و رسوائی ہے
تیری صحت مگر اب یہ [illegible] ہے
اری نادان مگر تیری اجل آئی ہے

درد سے دل [illegible] دیکھیے [illegible] ہے
عشق مین کاکل پیچان کی پریشانی ہے

فرقت زلف دکھاتی ہے شب تار تجھے
عشق کاکل کبھی ہوگا نہ سزاوار تجھے
دیکھکر دیکھا یہ سودا سر بازار تجھے
غل و زنجیر مین کردیگا گرفتار تجھے

شب گیسو ہی تری سیہ بلا ہے تجھے
ظلمت گور یقین ہے تجھے دکھلائیگی

شعر

یاد پیشانی جاناں سے یہ تو حیرانی سے ہے
ایسی باتوں کا تصور ہے تو نادانی سے ہے
ذلت اک روز ترے واسطے پیشانی کی ہے
اسمیں آخر کو عرق ریزیاں پشیمانی سے ہے

شعر

زندگی کرتا ہی برباد جو نادان اسے
باز رہ ایسے خیالوں سے نہ دی جان اسے

یا کوشش محبت کے لازم ہے تجھی کو نہ لگا
کچھ تجھے ذلت و خواری کے سوا حاصل ہو گا
ہو گا مشہور زمانہ میں تیری رسوائی کا
پیر پڑا دن تیرے سکو سے کبھی دکھا سکے گا

شعر

تجھے ہر کیں و ناز اس کے سہنے ہونگے
طعنے غیروں کے تجھے کانٹے سے سننے ہونگے

یاد ابرو میں یقین ہے کہ تلیں گے خنجر
غم و اندوہ میں گذری گی تجھے آٹھ پہر
نوک مژگاں کی تصور میں چبھیں گے نشتر
زندگی ہی سے تجھے ہو جائیگی اے دل دوبھر

شعر

فرقت چشم سے تجھ سے جو ہو جائیگی
اجل آنکھیں تجھے پھر دیکھا دکھلائی

چشم میگوں کا کبھی تجکو جو دھیان آئیگا
خواب میں بھی کبھی آرام نہ تو پائیگا
جام لبریز ترے عمر کا ہو جائے گا
آسماں حسرت دیدار میں ترسائیگا

شعر

آنکھیں پھر آئینگی بہتر دیکھنا بیخوابی سے
دم نکل جائیگا آخر تیرا بیتابی سے

بینی صاف کی یاد آئے تو حیران ہو گا
لب جاں بخش جو یاد آئی تو بیجان ہو گا
وجہ حیرت کے یقین ہے رخ جاناں ہو گا
دیکھ سمجھاتا ہوں تجھ کو پشیمان ہو گا

شعر

تلخی مرگ کا ہونٹوں پہ مزا آئے گا
دیکھ پچھتائیگا پچھتائیگا پچھتائے گا

اوسکی دانتوں کی صفائی تجھے یاد آئیگی
یاد مسی کی تجھے ناک پہ تیرا آئیگی
خندۂ صبح پہ اک برق چمک جائے گی
ابر و جا کہیں اے دل تیرے ماجائیگی

کبھی حیران کبھی انگشت بدندان ہوگا
گاہ گریان کبھی خندان کبھی نالان ہوگا

لائیگی اوسکی لب رنگین کے جو یاد آئیگی
چیا ہو اوس چاہ زنخدان کی بلا لائیگی

خون دل آنکھونسی ہردم تجھے رلوائیگی
غرق بحر غم و اندوہ مین کرجائیگی

زہر کھلوائے گا وہ سبزۂ رخسار تجھے
کوئی مونس نظر آئیگا نہ غمخوار تجھے

ہوگا آسیب تری واسطے وہ سیب ذقن
یاد آئےگا تجھے جب وہ گلوے روشن

خار دیگا سے تجھے فرقت کا جو وہ غنچہ دہن
خود بخود کاٹکے مرجائیگا اپنے گردن

سینہ ادبھرا ہوا دلبر کا جو یاد آئیگا
کف افسوس یقین ہے تجھے ملوائیگا

مچھلے بازو کی جو یاد آئیگی تجکو [illegible]
نہ نکل آئیگے کلائی سے تجھے تیر بجان

ریگ ماہی کی طرح خاک پہ تو ہوگا طپان
دست رنگین کی تصور مین بھلا چین کہان

مرض ہجر سے دشوار سنبھلنا ہوگا
کف افسوس یقین ہے تجھے ملنا ہوگا

تھام صاف کی تجکو جو محبت ہوگے
دیکھ لینا ہے تجھے ہر ایک سی حسرت ہوگی

ہر گھڑی آئینہ سان دیکھنا حیرت ہوگے
مردنی چہرہ پہ چھا جائیگی یہ صورت ہوگے

ناف تمکین ترے بتائیگی بس ایک بھنور
راہ معدوم دکھائیگی وہ موہوم کمر

دانتین آئینہ دکھائینگے تجھے حیرت کا
پاس باقی نہ رہیگا تجھے کچھ عزت کا

ہر گھڑی سامنا تجکو رہیگا آفت کا
کوچہ گردی کی سوا دھیان کہان ذلت کا

ساق کی چال کریگی کبھی مفتون تجکو
وار دکھلائیگا ہردم قد موزون تجکو

دیکھو [illegible] کچھ [illegible] دل
نہ دکھا پھر خدا کو جو قاتل اسکے دل

[illegible]
[illegible]

دام گیسو میں نہیں جا (دل) [illegible]
یہاں آفت میں [illegible]

جو کہ سمجھا نہ کا حق تھا [illegible]
راست [illegible] تجکو [illegible]

[illegible]
[illegible]

خنجر ناز کا بسمل [illegible]
ایک [illegible] قاتل [illegible]

تپش غم سے ہر اک لحظہ پہڑکا کرتا ہے
دہیان میں چشم سیہ کے جو بکا کرتا ہے

نالہ و آہ [illegible] قسمت [illegible]
دیکھ اے دشمن جان [illegible]

دہیان اسکو نہیں کچھ ذلت و رسوائی کا
حال میں کس سے کہوں اس دل شیدائی کا

سینے آگے کبھی الفت سے [illegible] گاہ تھا
راہ میں عشق کے اسطرح سے گذر نہ تھا

غم و اندوہ نہ تھا [illegible] کام نہ تھا
ایسی باتوں سے [illegible]

شمع عارض کا کسیکے نہ میں پروانہ تھا
کبھی پریوں کی محبت میں نہ دیوانہ تھا

زلف شبگوں سے کسیکے نہ پریشانی تھی
غم و اندوہ کے دلمیں نہیں مہمانی تھی

آئینے سے نہ رخ صاف کی حیرانی تھی
کو کہ خاک نہیں [illegible] کبھی چھانی تھی

نائل کاکل پیچاں یہ دل زار نہ تھا
اسکے سودے سے کبھی مجکو سروکار نہ تھا

نرگس چشم دل آزار سے بیمار نہ تھا
نائل ابرو خمدار دل زار نہ تھا

کبھی گلرو کی محبت کا سنے مجھے خار نہ تھا
وہی دن خوب تھے جب عشق کا آزار نہ تھا

تھی کلی کچھ ہی نہ تھی گل کی روش شاد تھا ہر
سرو کی طرح طلس باغ مین آزاد تھا ہر

پھول بستے سے ہوئی القصہ یکایک صحبت
میلے شتابی مین ہی میلا نکی ہوئی پھر عادت

بڑھ گئی اونسے روابط ہوئی باہم الفت
ایسی ہی جا تو نہین بس آ گئی مجھپر قسمت

گردش بخت سے کیا کیا نہ ستایا مجھکو
دربدر ناک لیے ہائے پہرایا مجھکو

میلا اشونکا جو آیا تو ہوا یہ ہمدم
شوق ہوئے سے چلے سیر کو سب یار ہم

سیر کے واسطے اب چاہیے چلنا باہم
آفت آنیکی ہی اب حال کو کرتا ہوں قلم

ہر طرف میلے مین برپا تھا حسینونکا ہجوم
خوشی اس میلے سے تھی جیسی کہ شادی کی دھوم

کئی غول حسینونکی نظر آتے تھے
سنے وہ پریزاد جو دکھلاتے تھے

جذب عشاق کی بلبل سا وہ شیدائی تھے
دل ہر اک کا ہم یہ لوگوں کی لیے جاتے تھے

کوئی ملبوس زری پہنے ہوئے آتا تھا
سادی پوشاک ہی مین کوئی حسین بھاتا تھا

تھا کہیں پہ کوئی گھوڑے کوئی بگھی پہ سوار
جیسی حسینونکی تھی میلے مین نکھار

آمد فصل بہار کی ہو جسطرح بہار
ساقنین کہتی تھین اک ایک سے ہر لیجا

پیاری جانے ہو کہان لکھ جلانی والے
آؤ اک دم تو لگا لو سیان جانے والے

خوانچے والی کہین پہ کہین گانے والے
تھے بہشتی جو وہان پانی پلانے والے

ستے والے کہین ہر دستکے جلد
تھی مگر دسکے لگے سکے وہ بجھانے والے

گلفروشونکی دکانونپہ یہ تھی سکے بہار
بلبل دل تھا ہر اک قفس کا او سجا تھا نثار

واہ رو کو تو تھی صاف کوئی خورشید جمال
دیکھے اسپر وجد کیہہ [illegible]
دل لگی سے پینے کا سر دم مین وہ کرتی تہی خیال
چاندنی [illegible] تہا [illegible]

پہر تو رخسار وہنسی او [illegible]
آنکہ [illegible] رخشان کی چمک [illegible]
۲۸

الغرض سیر سے جب یار وہ اپنی فرصت پاتی
دوست سب بیٹھے مگر مجھ پہ آفت آئی
چاندنی رات تھی تہا لا جب سے کہ اک بھونی
گردش بخت نے یہ راہ مجھے دکھلائی

چھپ گئے سب یار وہنسی لب جا کر وہ سو گیا
آنکھ [illegible] مین نے بیٹا ایک تماشا دیکھا
۲۹

ہے ہجوم ایک جگہ لوگوں کی یہ کثرت ہے
دل مین مین اپنی یہ سمجھا کہ کوئی آفت ہے
پاؤں رکھنے کی نہیں جا وہ سمجھا یہ بہت علت ہے
جمع اسواسطے سب ایک جگہ خلقت ہے

پہر کہا لوگوں نے یہ ایک حسین بیٹھا ہے
آکے اس غول مین وہ زہرہ جبین بیٹھا ہے
۳۰

جا کے اوس غول مین مین نے یہ تماشا دیکھا
ہر طرف حسن خداداد کا جلوہ دیکھا
اک پریزاد کو اوس غول مین بیٹھا دیکھا
کیا کہوں دیدۂ مشتاق نے سے کیا دیکھا

سیکڑوں طالب دیدار تھے اوس یوسف کے
لاکھوں ہی دل سے خریدار تھے اوس یوسف کو
۳۱

سر سے پا تک تہا وہ مہ نور کے سانچے مین ڈہلا
دیکھکر زلف سیہ آئی مرے سر پہ بلا
بس گئے لاکھوں ہی دل ناز سے جب دم وہ چلا
چیخ کر مین نے پکارا کہ مرا دم نکلا

غش پہ غش آنے لگی جان سے بیزار ہوا
دل مین پیدا ہوا بس عشق کا آزار ہوا
۳۲

مانگ نکلی ہوئی اوسکے جو نظر آتی تہی
چمک افشاں کی اوسی اوپہ ہی چمکاتی تہی
راہ سیدہی شب تاریک مین دکھلاتی تہی
آنکھ پڑتی تھی ستاروں کی جھپک جاتی تہی

[illegible] زلف [illegible]
[illegible] ہو گی وہ رات [illegible]

[illegible] ان میں اندھیرا ہوا
[illegible] ہوا

جوش سودا ہوا ایسی [illegible] ہوا
[illegible] دل مضطر [illegible] ہوا

[illegible]
دل صد چاک مرے گیسوؤں کا شانہ بنا

[illegible] خمدار میں تھا
[illegible] سے دہشت [illegible] زار میں تھا

جوش ایسی نہ کبھی ترک کی تلوار میں ہے
جان باقی نہیں مجھ تازہ گرفتار میں ہے

تیغ مژگان پس وسمہ کی قاتل ہو کر
مثل بسمل میں تڑپنے لگا بسمل ہو کر

[illegible] اک خار ہوا
[illegible] دیدار ہوا

چشم بیمار ہی بیمار دل زار ہوا
آنکھیں تیری اگر [illegible]

کر دیا [illegible] ان آنکھوں کی اندھا مجھکو
رخ کی آئینے سے حسرت [illegible] مجھکو

[illegible] مہر کو [illegible]
چمک [illegible] دانتوں [illegible]

[illegible] طرح [illegible] انگار [illegible]
[illegible]

رنگ [illegible] ادا [illegible] سینے کا
لب شیریں [illegible] جینے کا

جو ہیں کوئی جو اوسکے لب و دندان دیکھے
[illegible] رخ صاف کو حیران دیکھے

ہے یقین ہے نہ کبھی گوہر و مرجان دیکھے
ڈھونڈے یوسف بھی جو وہ چاہ زنخدان دیکھے

کیونکہ اپنا گریبان جو دست [illegible] گھر سے
[illegible] لگے خنجر سے

[illegible] سکتہ پاسے ہو کر وہ تماشائی [illegible] / [illegible] نشہ سے [illegible]
شمع وار [illegible] کر [illegible] پروانے [illegible] / دم [illegible] دست [illegible]

پاتی تھی نور کی اوس گل پانی کلائی ایسے
شمع سے تو بھی نہیں دیکھی ہے صفائی ایسی

مہ نو دیکھے اگر صاف کلائی اوسکی / عکس پر [illegible]
یہ آئینا پہلے جو عنایت تو اوسکے / ہاتھ لوا [illegible] تماشہ [illegible]

نذر [illegible] وہ دکھلائی اگر سعی کو
محو ایسے ہوں کہ بھولیں وہ ید بیضا کو

تھا کف صاف سے اشیے آئینہ حیرت / سکتہ سا ہو گیا تھا اوسکو عجب [illegible]
مانگی [illegible] کہ یہ نوبت سے / رنگ گل اوس سے مقابل [illegible]

اوس گل حسن کی جو صاف نظر آتی تھی
دیکھکر بلبل گلزار بھڑک جاتی تھی

کا نسہ زانو [illegible] روشن جو دکھا دیتا تھا / کاسۂ مہر کو ستے مین ملا دیتا تھا
شمع سا قین یہ پروانہ بنا دیتا تھا / مثل نقش کف پا محب کو مٹا دیتا تھا

ہر قدم ناز سے اک حشر بپا کرتے تھے وہ
کبک و طاؤس کو رفتار بھلاتے تھے وہ

تھی سراپا شجر حسن یہ اوس گل کی بہار / گل فدا تھے کبھی اوسپر کبھی بلبل تھی نثار
شوخ اس مرتبہ تصویر مین تھا وہ عیار / ایک کہتا تھا اگر کوئی وہ کہتا تھا ہزار

دلکو زلفوں کا کبھی نشانہ بنا دیتا تھا
شمع رخ کا کبھی پروانہ بنا دیتا تھا

الغرض جانیکا اوس شوخ کے سامان ہوا / جاتی ہی اوسکے ہوئی مجھپہ قیامت برپا
فرقت یار نے ایسا مجھے بیتاب کیا / ضبط ہر چند کیا مین نے مگر ہو نہ سکا

شک ہے ناموس کا سب پاس اوٹھا دیتا ہوا
تا پا اس طرح کیے مین نے کہ جو کچھ ہوا
ش ۴۴

ہوش کچھ سر کا نہ تہا مجکو نہ پاؤن کی خبر — ہو گیا جا سے سے بیساختہ اسنے باہر
گر پڑا خاک پہ بس تہام سکے ہاتھو نسے جگر — اتفاق ہوا اک دوست کا اودہر یہ گذر

غیر حالت یہ مری جبکہ نظر کی اوسنے
اور سب دوستونسی جا کی خبر کی اوسنے
ش ۴۵

ہو کے بیتاب سب چلے آتے وہ سب یار — مجھہ مین دیکھا جو نہ اون یارون نے کچھ ہوش و حواس
کوئی روتا تہا مری حال پہ کوئی تہا اوداس — دلمین کہنے لگے احباب وہ کیا کیا وسواس

عطر سی کا وہین لا کے سنگہایا مجکو
بستر خاک سی اون سبنے اوٹھایا مجکو
ش ۴۶

کوئی بہرتا تہا مری واسطے اوسدم دم سرد — یہ کہتا تہا کوئی دامن سے مرے اٹکر گرد
دیکھکر کوئی یہ کہتا تہا مری رنگت زرد — اسکے سینے مین کسی جہ سے اوبہا ہی درد

کوئی کہتا تہا کہ اب سینہ پہ غش طاری ہے
خوب ہم سمجھے اسی عشق کی بیماری ہے
ش ۴۷

الغرض ہتو سبے آپس مین یہی ہونے لگے — کہ بہر طور یہان سے انہین اب لے چلیے
کوئی تدبیر سواری کی مہیا کر کے — ساتھ پہر میری سواری کے وہ احباب بہے

اک بیس پہ وہ اوٹھا کر مجہے لائے گہر مین
ساتھ ہی ساتھ وہ سب دوست بہی آئے گہر مین
ش ۴۸

اقربا دیکھکے حالت مری سب روتے تہے — جان رو رو کے مری واسطے وہ کہوتے تہے
ہو گئے بیتاب بہت اشکوں سے منہ دہوتے تہے — میری خاطر وہ شب و روز نہین سوتے تہے

نسخے لکھوا کے طبیبوں سے کوئی لاتا تہا
گنڈے تعویذ کوئی دوست لیے آتا تہا

وحشت کے بعد غرض ہوش جو آیا مجھکو — دل بیتاب سے ... پایا مجھکو
یاد دلدار نے دیوانہ بنایا مجھکو — ایسا بیتاب ... پایا مجھکو

مری تسکین کو سے مجھکو وہ سمجھانے لگے
آتش دلکو مری اور بھی بھڑکانے لگے

مضطرب حد سے سوا اسکو جو پایا میں نے — ضبط کر کے وہ غم و رنج بھلایا میں نے
اوسکی تسکین کو کھانا تو منگایا میں نے — پر بجز غم کے ذرا کچھ نہ کھایا میں نے

ساتھ صحبت کے ملے جو مری احباب تو
یہ خبر سنی اونکو ہوئی جیسے کہ اک عید ہو

بولے احباب ذرا حال تو کہیے اپنا — کسلیے آپنے اپنا یہ برا حال کیا
کسطرح باتیں ہوتے اور کس پہ تھے شیدا — جلد ہی کہیے کہیں شتاب سبب دل بجا

حال دل اپنا غرض اونکو سنایا میں نے
رو کے سب اپنا بتا اونکو بتایا میں نے

سنکے وہ بولے اسیواسطے بس مرتے تھے — نالہ و آہ اسی واسطے تم کرتے تھے
بس اسیواسطے یہ سرد نفس بھرتے تھے — موت سے بھی نہیں تم اپنی ذرا ڈرتے تھے

جستجو میں بھی اوس شوخ کی ہم جاتے ہیں
ڈھونڈھ کر اوس ستم ایجاد کو ابھی لاتے ہیں

وہ گئے اوسطرف اور اسطرف اپنا تھا یہ حال — غم واندوہ سوا ہوتا تھا اور رنج و ملال
اک گھڑی ایسی گذرتی تھی کہ جیسے اک سال — موت کا کرتا تھا خالق سے ہر اک لحظہ سوال

کیا خرابی سے مری عمر بسر ہوتی ہے
شب تڑپتے ہوئے فرقت میں سحر ہوتی ہے

آتش ہجر سے ہر لحظہ جگر جلتا تھا — ہر گھڑی کوئی کلیجے کو مرے ملتا تھا
دل مجروح پہ اک خنجر غم چلتا تھا — فرقت یار کا صدمہ نہ مجھے کیا کھلتا تھا

شعر

شمع کا حال تہا جو وقت مرا فرقت میں
تنگ غم میں میں رہتا تہا گہرا فرقت میں

دلدار کا صدمہ مجہے تڑپاتا تہا
آپ سے آپ مرا دل بہی بہر آتا تہا

تن بدن آتش فرقت سے پہکا جاتا تہا
[illegible] آتا رہا کہیں جو میں کہتا تہا

شعر

صدمہ ہجر سے [illegible] اٹھہ بیٹہا رہتا تہا
درد دل [illegible] جگر [illegible] رہتا تہا

[illegible] میں [illegible] کے [illegible]
[illegible] تہا [illegible] مجہکو

فرد وصل صنم سینہ [illegible]
شادی وصل سے اوس گل کو [illegible]

شعر

بہت [illegible] کہنے کہ [illegible]
تو مبارک ہو کہ [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] اوس [illegible] دوران [illegible]
[illegible] دل [illegible]

شعر

[illegible] ایام [illegible] ہونے لگو
[illegible] ہونے لگو

[illegible] فراغت پائی
پہر تو احباب [illegible] فراغت پائی

دل [illegible] رنج [illegible]
اپنے گہر جانکی اون [illegible]

شعر

ہوئے اسکے وہ غم و رنج گیا دلکا ملال
ہنسی خوشی میں [illegible] دکہال

میری پہلو میں جو [illegible] رہتا ہے
[illegible] جگر رہتا ہے

شمع رخسار [illegible] گہر رہتا ہی
سامنا عیش کا اب آٹھ پہر رہتا ہے

[illegible] تو کبھی وہ کبھی بوس کیا
لوٹا کیے [illegible] وصل کے ہم لیل و نہار

اب دعا ہے یہی خالق سے کہ شام و سحر — میری مالک کی رہے [illegible] عنایت کی نظر

زندگی [illegible] کی اک [illegible] — [illegible] اندوہ کی اصلاح ہو [illegible] مخلوق [illegible]

مشغلہ [illegible] یہی [illegible]

فرقت یار [illegible] مجھے حاصل ہو

تمام ہوا

جوشش

تخلص ہے نواب احمد حسن خان عرف اچھی صاحب کا خلف الرشید ہیں نواب محمد مقیم خان مرحوم کے ابن نواب محبت خان مغفور ابن نواب حافظ الملک رحمت خان بہادر مہر ورو والی ملک کٹہیر ساکن شہر لکھنؤ محلہ رستم نگر متصل درگاہ جناب حضرت عباس علیہ السلام اندرون کٹرہ نواب محبت خان مرحوم شاعر خوش فکر عمدہ کلام بلیغ فقط



یاد ایام کہ کچھ غمسی سروکار نہ تھا
آنکھ سی جوش رواں آنسوؤں کا تار نہ تھا
عشق کی نام سی دل اپنا خبردار نہ تھا
کاہش ہجر سی کاہیدہ تن زار نہ تھا
کیا ہی عشرت مین شب و روز بسر ہوتی تھی
دین کا ہوش نہ دنیا کی خبر ہوتی تھی

شمع رو یون پہ دل زار کا آنا کیسا
داغ پر داغ ہزار روز یہہ کھانا کیسا
جان کو صدمۂ [illegible] جلانا کیسا
ہی عبث آتش فرقت مین کھپانا کیسا
ایکدن عیش کا ہر سو تھی مصیبت کسکی
سحر وصل کہان کی شب فرقت کسکی

عشق ہی باعث اندوہ و غم و رسوائی
رابطہ گرچہ بڑہایا تو یہہ آفت آئی
گرد اسکی جو پھرا اوسنی اذیت پائی
کہ رہی دل پہ گھٹا رنج و الم کی چھائی
اسکی سودے مین اگر سود ہو سودا نکرے
اسطرف کعبہ ہو اوی قبلہ تو سجدا نکرے

عشق دریا ہی وہ آفت کا عیاذاً باللہ
صورت موج ہوئی سیکڑون تیراک تباہ
جسکے ڈوبی نہین وہ جیتی کہین خالق ہی گواہ
ہاتھ آئی نہ کسی کو بہی کبہی اسکی تھاہ
حضرت خضر نی پایا نہ کنارا اسکا
جا رہی خنجر جوشش آب کی دہارا اسکا

کہین صورت معشوق عیان ہوتا ہے
بنکر افسانہ کہین زیب بیان ہوتا ہے
کہین عشاق کے سینی مین نہان ہوتا ہے
کہین دلسوز کی آہونکا دہوان ہوتا ہے
اسکی سایہ سی اوڑی ہوش پریزادونکے
مطلب دل نہ برآئی کبہی ناشادونکے

گیسوے رخ پہ سکے جو طبیعت آئے
پہنس گیا پہین سو طبیعت جسکے شامت آئے
سر پہ اک بیٹہی بٹہائے نئی آفت آئے
صبح عشرت تو گئی شام مصیبت آئے
لا دوا ہی یہہ مرض اسکی دوا مشکل ہے
ملک الموت ہی آئے تو شفا مشکل ہے

دل کا آجانا حقیقت مین ہی اک قہر خدا
اوسکے نزدیک برابر ہی برا اور بہلا
کچہہ بشر کو نہین آنکہونسے دکہائی دیتا
سچ ہی یہہ بات بلا ریب نہین جہوٹ ذرا
سنین احباب بدل کچہہ مین بیان کرتا ہون
ہین جو اسرار نہان اونکو عیان کرتا ہون

تہی کبہی ایک پریزادسی الفت مجکو
جانتا تہا بخدا رونق صحبت مجکو
اپنی تاثیر دکہاتی تہے محبت مجکو
ہان سلیمان زمان کہتی تہی خلقت مجکو
میری پہلو مین وہ گل صبح و مسا رہتا تہا
مین بہی بلبل کی روش اوسپہ فدا رہتا تہا

جام مے بہر کے پلاتا تہا وہ مجکو ہربار
رنج کا نام نہ آتا تہا زبان پر زنہار
نشی کی دہن مین ہی کیفیت بوس و کنار
میری فرقت مین کسیوقت نہ تہا اوسکو قرار
لب سی لب سینی سی سینی جو ملی رہتی تہے
دور مخفلسی جدائی کی سے گلے رہتی تہے

پنجشنبہ کو جو درگاہ مین وہ آتا تہا
صدمہ ہائے الم و رنج سی گبہراتا تہا
اپنی ہمراہ مجہی گرچہ نہین پاتا تہا
غصی ہوکی سے یہہ بیساختہ فرماتا تہا

جوشش نے اب مجھی جھوڑ دینے کو کہانا چھوڑا
آج سے یعنی تو درگاہ کا آنا چھوڑا

درد ہوتا تھا اگر سر میں ہمارے پیدا
دم بدم مصحف رخسار کی دیتا تھا ہوا

اسکی صندل کو لگاتا تھا وہ ہر صبح و مسا
ہر گھڑی پھونکتا تھا پڑھ کے کئی عامل پیدا

یار غم سی دل نازک کو قلق رہتا تھا
رنگ رخسار و گلرنگ کا فق رہتا تھا

بارہا پیار میں از راہ محبت یہ کہا
بلکہ ہر بار خدا سے یہی میری ہی دعا

زندگی تک کبھی ہم سے جدا ہونگا نہیں!
تیری ہی سامنے پہونچوں گی عدم کو چلا

سوگ میں تیری نہ اٹھا شب تنہائی تجھکو
گور کی شکل ان آنکھوں سے دکھائی تجھکو

اوسکی باتیں تھیں محبت کی جو منظور نظر
تیرے حسن چمکتا رہے ہر شام و سحر

جوشش الفت سی میں کہتا تھا کہ اے شمع قمر
مجھسی سو لاکھ تصدق ہوں ابھی قدمو پر

غیر کے سمت اگر دیکھوں تو اندھا ہو جاؤں
بولوں جو تیری سوا اور سے تو گونگا ہو جاؤں

سینہ پر داغ محبت کو عیاں کرتا ہوں
سر میں سودا ہی جنوں خیز نہاں کرتا ہوں

تیری مہندی کی لیے دل میں مکان کرتا ہوں
شعلہ بیہ آہ سے پھر درد زبان کرتا ہوں

کوچۂ زلف سلاسل میں گرفتار رہوں
مردم چشم فسوں ساز کا بیمار رہوں

دلکو اب جوشش کی ہے وصف سراپا منظور
دیکھلے کوئی جو شفاف جبین پر نور

حسن وہ حسن کہ پہنچی نہ جسے عارض حور
شام غربت نظر آئی سحر جلوۂ طور

زلفیں بکھری ہوئی عارض کی قریب آتی ہیں
ناگنیں گلشن فردوس میں لہراتی ہیں

۱۶

لب جان بخش سی شیرینی عشق ... / ہی بجا گر کہی ... شکر کو ...

شوخیان چشم کی دیکھین جو غزال ختنی / ہوش اوڑ جائین ہین ... کی ...

قاتل خلق ہے تشبیہ کی چمک
ناک کی کیل کی ہیرو نگین ہی انجم کی چمک

۱۷

کیا ہی نور کی سانچے مین ہے گوری گردن / سحر عید کی ... زیادہ روشن

قہر ہی چال کا انداز قیامت کی چلن / رہگذر نقش قدم سے ہین گلشن

چاند بہی دیکھکی سینہ کی صفا کٹ جاے
قرص خورشید مقابل ہو تو رتبہ گہٹ جاے

۱۸

ساعد و بازو ہی مثل ہین نازک ایسے / شاخ گل جسکے نزاکت کو نا صلا پہنچی

غیب انکو ہی نہ مہ دن کمر پاتہ آستے / صرف ہین تا نظر دام مین اس عنقا کی

سب حسینان جہان گرد ہین نایاب ہی وہ
ناف ہی یکہ چشم حسن کا گرداب ہے وہ

۱۹

چہاتیان سخت جو سینہ پہ ہین اوس مہرو کی / ثمر نخل جوانی سے یہ پکڑی ہے نمود

دسترس اپنا ہی او تک ہو کہین شید و / دیکھکی قد کو ملک پڑھتی ہین ہر بار درود

ساق کی وصف کیا ہے شمع گواہ کامل
ان کف پا سے خجالت زدہ ماہ کامل

۲۰

مسی و آئینہ و سرمہ پا لسی نہین ذوق / تنگ پوشاک سی مطلب ہے نہ خود بینی کا شوق

سادگی نام خدا یار کی ہے سب پہ فوق / رات دن زیب گلو رہتی ہین منت کی طوق

کبھی شانی سے نہین زلف کو سلجھاتا ہی
دل عشاق ہر ایک پیچ مین اولجھاتا ہے

۲۱

غیر تین دیدکی معشوق بنایا اوسکو / ناز کا طرز نہ آتا تھا سکھایا اوسکو

دلبری کا جو طریقہ تھا بتایا اوسکو / واقفیت جنس سے نہ تھی سب جتایا اوسکو

غمزہ و عشوہ و انداز مین کیا طاق ہے اب
دلفریبی و خود آرائی مین مشتاق ہے اب

۲۲
اپنے سر سے اوسی منظور نظر رہتا ہے
شغل آرایش تن آٹھ پہر رہتا ہے
شوق خود بینی کا ہر شام و سحر رہتا ہے
اک نہ اک آئی و ہان دن ہی بہر رہتا ہے

دیکھ کچھ اور سے اطوار ہین اب دل اوسکی
رات دن رہتا ہی آئینہ مقابل اوسکے

۲۳
ہر جگہ دیدہ خوا اپنے پھرا کرتا ہے
رات بہر سیر شب ماہ کیا کرتا ہے
شہر مین حسن کو انگشت نما کرتا ہے
ہان رقیبان بد اختر کا کہا کرتا ہے

مجھسے سو حیلہ بنا وسے بگڑ جاتا ہے
صلح کی بات جو کہتا ہون تو لڑ جاتا ہے

۲۴
شہرہ حسن ہی اب تو سر بازار اوسکا
شکل سی ہے ہر اک طالب دیدار اوسکا
یوسف مصر ہے سو جان سے خریدار اوسکا
اک زمانہ ہے بدل آج طلبگار اوسکا

اپنی انداز پہ کس طرح اوسے ناز نہو
دل مین مغرور بہلا کیون بت طناز نہو

۲۵
ملتمس یون ہی کوئی کہ ہی بھیجے فدویکا سلام
بھیجتا ہی کوئی نادیدہ زبانی یہ پیام
کوئی کہتا ہی کہ اے شاہ حسینان مین غلام
لی خبر جلد کہ اب عمر دو روزہ ہی تمام

طالب دید ہین ایسا ہی کسی عاشق کا
جان و دیدہ بھی تماشا ہے کسی عاشق کا

۲۶
کھینچتا ہی کوئی دلسوختہ جلکے دم سرد
کوئی چپ بیٹھا ہی اک سمت کو با چہرہ زرد
کہہ رہا ہی کوئی بیمار کہ سینہ مین ہی درد
کوئی پڑھتا ہی باواز ملائم یہ فرد

اے نسیم سحر آرامگہ یار کجا است
منزل آن مہ عاشق کش عیار کجا است

دیکھا جب اوسنی کہ دم بھرتی ہین اغیار مرا	اتنو یوسف کیطرح گرم ہی بازار مرا
ایک عالم ہی دل و جان سی خریدار مرا	سرکشی پر ہی بہت شعلۂ رخسار مرا

امتحان کا جو ذرا دلمین خیال اوسنی کیا
بیجواب اوسکو ملا جس سے سوال اوسنی کیا

نقرہ و نقرہ و الماس و طلائے احمر	نقد دل دولت دین پارۂ یاقوت جگر
سب یہ کیا مال ہین ای غیرت خورشید قمر	کیسۂ جسم مین سب ہے گوہر جان مضطر

رونمائی مین اسے دون جو دکھاؤ رخسار
پردۂ شرم و حیا سی نہ چھپاؤ رخسار

سنکے ان باتونکو پہولا وہ گل رشک بہار	ایک میری نہ سنی سنین کہین لاکھ ہزار
پھر وہ باغی بد خواہ رہا بوس و کنار	بلبل خاطر غمگین کو نہایت ہوا خار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اوس پریزاد کی غصے مین بنا دیوانہ	دل ناشاد کو مرغوب ہوا ویرانہ
قیس و فرہاد کا سب بہول گئی افسانہ	ذکر بلبل نہ کہین تذکرۂ پروانہ

شور ہے چار طرف اب مری رسوائی کا
شغل ہے آٹھ پہر بادیہ پیمائی کا

یاد آئے جو کبھی وہ گل رخسار مجھی	شوق دیدار نی اسطرح کیا زار مجھے
وحشی آبلہ پا جانتی ہین خار مجھے	اس صعوبات پہ ناحق ہی یہ آزار مجھے

شکل بلبل کے نکلنی لگی نالی دل سے
اشک حسرت صفت شمع نکالی دل سے

ہی یہان لخت جگر ہونی کی تیاری	گرم رہتا ہے وہان جلسۂ بادہ خواری
درد اپنا ہے یہان نالہ و آہ و زاری	ہین وہان قہقہے ہر وقت وہین ہی جاری

لب پہ ہی شعر رو فشان دلمین نہان حسرت ہے
شعر خوانی کی وہان آٹھ پہر صحبت سے ہے

اس شب غم نے بنادی ہے وہ حالت اپنی
صورت مردہ صد سالہ ہے صورت اپنی
ہوش کا کوچ ہوا ساتھ ہی طاقت اپنی
زعفران زار خزان بادہ ہی رنگت اپنی

بقسمت گشت گزین دار فنا در گذریم
کاروان رفتہ وما منتظر راہ سفریم

دیکھکر حال زبون جسی شفیقون نے کہا
ورنہ اس درد غم اندوہ نے گھیرا ہے برا
تو بھی اپنے دل محزون کو کسی سے بہلا
جان جائیگی تری یار کا کیا جائیگا

اس سے وصل بت یکرنگ رہے مد نظر
لشکر ہجر سے یان جنگ رہے مد نظر

اونکی سمجھانے سے کچھ آیا مری دلمین خیال
ڈھونڈہا اپنے لیے معشوق حسین نیک خصال
آخر بفکر سے کولی گرہ رنج و ملال
جسکی آنکھوں سے خجالت زدہ ہین غزال

اب اوسی شمع پہ دن رات مین پروانہ ہون
ہان اوسی رشک پریزاد کا دیوانہ ہون

دی ہی اوس بت کو خدا نے وہ محبت میری
ایکدم بھر جو نہین دیکھتا صورت میری
نہین منظور نظر رنجش فرقت میری
در و دیوار سے رہتی ہے شکایت میری

لیکے رخصت کہین گر لحظہ کو مین جاتا ہون
پھر جو آتا ہون تو بے چین اوسے پاتا ہون

راز مستور مرا جبکہ یہ مشہور ہوا
پیش چشم اوسکی زمانہ شب دیجور ہوا
سنکے آزردہ نہایت بت مغرور ہوا
نشۂ کبر جو سر مین تہا وہ سب دور ہوا

میری لینے کے لیے آدمی اپنا بہیجا
مندرج جسمین یہ مطلب تہا وہ نامہ بہیجا

آج ای جوش اگر تو نہ یہان آئیگا
لاکھہ ڈہونڈہی گا جانئین نہ مجھی پای گا
دیکھہ پچتای گا پچتای گا پچتای گا
سیر ہو جائیگا جلبنی سی یہ غم کہا ئیگا
جو آنا ترا ای غیرت مجنون ہو گا ✤
جان جاتی رہیگی تجہہ مرا خون ہو گا ✤

دل پر خوف ہین یہ سنکے بہت آئی ہراس
خود و قدم او ٹہگئے باقی نہ رہی ہوش و حواس
ربط سابق کا جو تہا مد نظر تہوڑا پاس
پلی سگئے حسرت دیدار مجہی بی وسواس
شادمان جو کہتی ہی وہ بت بی پیر ہوا ✤
ہاتہہ کس ناز سی پہیلاسکے بغلگیر ہوا

پہر کہا ہنسکے کہ یہ خلق تمہاری سب ہے
گل تازہ کوئی ثابت ہی کہلایا تمنے
دور از حال کبھی پا مث آتی میرے
مثل بلبل اوسی سے لطف اوٹہاتی ہوگے
حلوی مردسیکی قسم ہان تمہین دیتا ہو گا ✤
سیکڑون قول نہ آنیکے وہ لیتا ہو گا ✤

کیوجی تہا میرے تمہاری تو یہی قول و قرار
تم تو کہتی سے تہے اگر حور بہی آئی اکبار
بنگئی اور ریزا دسکے جو عاشق زار
بی تری انکہہ اوٹہاکر نہ مین دیکھون نہار
اب کہان بولی وہ عہد وہ پیمان کیا ✤
جو حقیقت تہی تمہاری مین اوسی جان گیا

تہامکی دلکو یہ سیدہا سا جواب ایک دیا
پہلے کسنی مری گردن پہ چہریکو پہیرا
واہ جی واہ اسے کہتی ہین شکوا اولٹا
ابتو مین جانتا ہون یاد نہو گا اصلا
تو نی وہ خار دیئی ہین مجہی او غنچہ دہن
دل من داند و من دانم و داند دل من

ایک جہان آگی مبتلا حسن کا خواہان کب تہا
آگی تو غیرت بلقیس و سلیمان کب تہا
آگی مرتا یون کوئی گبر و مسلمان کب تہا
آگی ہر جن و بشر تابع فرمان کب تہا

تھا زمانہ ... سب نے معشوق بنایا تجھکو
... شیوہ و غمزہ و انداز سکھایا تجھکو

میری الفت ہی نے ایمن ہوا تو مشہور
جن تھی یا آدم خاکی تو پری تھی یا حور
ورنہ اتنا کوئی جانتا تھا او مغرور
پھول تکتا اتھو ہی پڑے دیدہ کی ... آکے ...

آگے ... تو ... کا تار اک تھا
آگے خون دل عشاق گوارا کب تھا

آگے ایسی تو پہنتا تھا نہ انگیا بھاری
زینت پا ہی حنا ہی تھا نہ جوتا بھاری
اور رہتا تھا نہ کبھی ایسا دوپٹا بھاری
زیب سر رہتا تھا اسطرح نہ ... کا بھار

کب لب لعل پہ مسی کی دھڑی رہتی تھی
شائق دیدنہ مخلوق کھڑی ... تھی

آگے سایہ سے جھجکنا نہ تجھی آتا تھا
صورت برق چمکنا نہ تجھی آتا تھا
بیٹھی ... سکنا نہ تجھی آتا تھا
مثل شعلے کے بھڑکنا نہ تجھی آتا تھا

آگے رنگینی کا یہ شوق کہاں تھا تجھکو
آگے خود بینی کا یہ ذوق کہاں تھا تجھکو

جبکہ اس طور کے اطوار نظر آئے مجھے
رند و بدوضع طلبگار نظر آئے مجھے
ہاں نئی روز خریدار نظر آئے مجھے
سیکڑوں طالب دیدار نظر آئے مجھے

تبکے مجبور کیا تجھسے کنارا میں نے
ڈھونڈھا ہی سے لیے ایک اور پیارا میں نے

پھول گرتی ہیں دہن سے جو ہو گرم گفتار
ایسا طرار ہی ای غیرت گل رشک بہار
طرز رفتار پہ مفتون تدرو کہسار +
تو کبھی اک اگر اوسکو تو سنائی وہ ہزار

قد قیامت ہی بلا زلف ہی رخ لالہ ہے
اور تو کیا کہوں آفت کا وہ پرکالہ ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چکمہ بیٹھے تھے وہ جگت باز اوڑاو ہی مجھکو

گہنگی بیٹہی کہا ای بت خورشید لقب
اوسکے حق مین یہ دعا تہی مری [illegible]

لی خدا حافظ جان تیرا مین کہہ جاتا ہون [illegible]
گذری ہو گی دل نازک پہ بہت رنج و تعب

راستہ تہا [illegible] ادہر سے تکتا ہوگا
[illegible] کیا تھی مین ادہر اودہر بھی وہ تکتا ہوگا

ابد ازین قصد کیا ہم نے جانیکا
کیا قصور اب بہلا مجہ سے ہوا تہا تیرا

ناز سے کہینچکے دامن کو مری یون بولا
لی سب آج سناؤن مین تجہے باتین صد ہا

غیر سے ملنے کی تہمت تہی یہ میرے اوپر
میر تو سو جان سے قربان ہون تیرے اوپر

اب تو جو ہاتہ سے اوسکو بچا لائے ہین
جلکی درگاہ مین ہر آج قسم کہاؤن مین

نہ یقین آئی تو قرآن اوٹہا لاؤن مین
جو خلاف اسمین ذرا سا بہی ہو مرجاؤن مین

جہوٹ تسلیم میرا خدا اسکو دکہا دینا تو
ورنہ اسکا فریدظن کو سزا دینا تو

پہر بنا ہنسی ملکر یہ جواب اوسکو دیا
بہول سکے بہی نہ کبہی ہائی غضب یاد کیا

مین وہی ہون تو سمجہتا تہا جسی دشمن اپنا
آج کیا ایسی عنایت ہوئی الله بنا

خوب مین جانتا ہون ای بت سفاک تجہے
اور کوئی بہی نہ سمجہا بخدا خاک تجہے

صدمہ ہجر اوٹہاتا ہی ابہی یاد ہے مجہے
ذلتین در سے پانا ہی ابہی یاد مجہی

لی سب تیرا ستانا ہی ابہی یاد ہے مجہے
آہین کرنیکا زمانا ہے ابہی یاد ہے مجہے

اب پیری کا [illegible] اگر تجھسے لگاؤں جو لکھو
شوق کی [illegible] کیون مفت جلاؤن دلکو

[illegible]

تجھسی از بہر خدا اتنا [illegible] — واسطے [illegible] نہ اب فکر مدارات رہے
اور سکے پہانسی کی [illegible] — جان جائی تو بلا سی مگر اک بات رہے

[illegible] دوست ترسا [illegible]
[illegible] ملون کا [illegible]

[illegible]

سنکے باتون کو مری آگ [illegible] — صورت برق تڑپکر یہ شرارتسی کہا
تو سے کیا مال کہ ہوگی مجھی ہستی پیدا — لاکہون بہرتی ہین زلیخا کیطرح دم میرا

ہو گئی خود یوسف ثانی تری رکھون مین جا
[illegible] اللا بابعد

[illegible]

تجکو تہی مد نظر [illegible] — اور مین ہو اسکے بہی بات نکرتا تہا کبہی
ہان جو تو کہتا تہا [illegible] — بالعوض اوسکی دکہاتا تہا مین [illegible]

[illegible] نہ تجھے دیتا تہا
ہاتھ سے تیرے [illegible] کو سے بہی [illegible] تہا

[illegible]

مند [illegible] سے تجکو [illegible] تقریر — ایسی بیباک جو آجاتی ہی ہر دم تقریر
جا ہوا کہا کہ بہت [illegible] — اور ہوتا تو سزا دیتا نکرتا تاخیر

خیر اچہا ہوا جو کچہ ہوا وہ خوب ہوا
مجکو اب جان یہ تو دلمین کہین ڈوب موا

[illegible]

اوسکو بہی [illegible] — گور مین گاڑ ہی اوسی جو یہان تک نہ آئے
جو مری آرزو رکہی [illegible] — حلوا اوس شوخ کا کہائی جو مرا نام لیے

[illegible] نہ نکلنا زنہار
اک قدم دیکہنا اس راہ مین چلنا زنہار

جا خدا کی لئی جی چاہی جہان جان سبکے
جان اوسی چشم و چراغ دل و جان جان تجھے

بسکہ ہی نام ترا ہی ورد زبان چپکے
یاد رکھہ بہولکی آتا نہ یہان جان مجھے

تجکو پروا اگر اکبار نہ میرے ہوگے
کبہی سو بار نہ خواہش تجہی تیرے ہوگے

۶۱

ہنسکے اوس کافر بی پیرسی پھر مینی کہا
بجدا تیری ہی ملنی کا تہا سارا جہگڑا

ایک ایسی فقر ہین یہ تمسنو نکا حال ہوا
ورنہ معشوق کہان وہ یہان کدہر تہا

تیرے جلنی کی لئی چرب زبانی سب ہے
ہان اسیواسطے کہتا ہون کہانی سب ہے

۶۲

پھر وہ مشکل رگ جان اکی گلے سے لپٹا
ایسے بی پر سے اوڑا کی نرہی ہوش بجا

تو بہی اک شخص بڑا جلیسے فرمایا
یہ بکھیڑا تہا فقط میرے لئی آج کہلا

دل غمگین مین اب آرام ذرا آنی دیے
رنج کا نام نہ لے بہر خدا جانے دیے

۶۳

قصہ کوتاہ غم و درد و الم دور ہوئے
ہم بہت شاد ہوئی خوش ہوئی مسرور ہوئے

پہر یہان وصل کے سامان ہین دستور ہوئے
جو کلام آئی زبان پر اوسی منظور ہوئے

اب وہی ہم ہین وہی ہی وہی صحبت ہے
وہی جلسہ ہی وہی دن ہین وہی عشرت ہے

۶۴

راغب اوس سمت کی ہی جو کہ ہی مرغوب مجھے
اوس سی سیکہا ہی پسند آیا جو اسلوب مجھے

طالب اوس بات کا ہی جو کہ ہی مطلوب مجھے
آپ عاشق ہی بنا سمجھا ہی محبوب مجھے

اب تو ہر وقت مری پاس رہا کرتا ہے
گوش دلسی جو مین کہتا ہون سنا کرتا ہے

۶۵

ہاتھہ بہی جوشش تری سامنی وہ جوڑتا ہے
ملنے سے حاسد غماز کے منہ موڑتا ہے

رشتۂ مہر و مروت کو نہین توڑتا ہے
ہی پشیمان بہت بد وضعی چہوڑتا ہے

جولان

ان کا نام معلوم نہین مگر تذکرہ سراپا سخن سے
اسقدر معلوم ہوا کہ شاگرد خواجہ حیدر علی آتش
مرحوم کے ہین یہ واسوخت انکا جو شامل مجموعۂ ہذا
ہوا ہے اسکے طرز اور مضمون سے دریافت ہوتا ہے
کہ شاعر خوش فکر ہین طبیعت بھی اچھی ہے
سوا اس واسوخت کے اور کوئی کلام
ان کا نظر سے نہین گذرا مولد اور مسکن
بھی انکا معلوم نہین فقط



واسوخت جولان

یاد ہے وہ کہ جو فصل بہار آئی تھی
وحشت دل سوی گلزار جو لیجاتی تھی
سیر گلشن کو طبیعت مری للچاتی تھی
نذر کو تحفۂ ریحان بھی صبا لاتی تھی
ساتھ احباب تھے اور زمزمہ پردازی تھی
قہقہے گاہ تھے باہم گہے گلبازی تھی

۵۲

باغ عالم میں نہ غنچے کی طرح تھا دل تنگ
رات دن جوش پہ رہتا تھا گل عیش کا رنگ
واشد دل سے تھا ہر گل صفت آئینہ رنگ
اٹھتی تھی ترنگ طبیعت سے نئی تازہ امنگ
گرد غم سے چمن دہر میں کچھ کام نہ تھا
کسی کا شیفتہ عارض گلفام نہ تھا

۵۳

جانتا کب میں کو تھا صبر اندوہ کا نام
بادہ نوشی سے سروکار تھا ہر دم مدام
آئی پاتا نہ تھا لب پہ کبھی افسردہ کلام
روز نو عیش بسر ہوتی تھی ہر صبح و شام
سیر گلشن تھی بہم دوستوں سے می نوشی تھی
یاد گلگشت تھی اور غم سے فراموشی تھی

۵۴

آشنا تھا نہ تھا دامن خاطر پہ غبار
مشاہدہ عیش سے حاصل تھی سدا بوس و کنار
روبرو آنکھ کے تھا کھلا باغ و بہار
یا تو دکھلائی نئی چرخ نے اب لیل و نہار
سحر عشق نے یہ شیفتہ جادو ڈالی
شعبدہ دل کی جدا ہو گئی ڈالے ڈالی

و غنچہ زرد پوا یہ گی خزا نکی صورت
او ڈہ گئی پہلو سے انبار عزت یار حسرت

گل عشرت سے ہری یاد بہار کی رخصت
چیخ فی اوسکو عوض سے تجھکے بخشی صحبت

گل پژمردہ کے مانند جھکائی سر ہون
شکل نرگس کے مین حیران ششدر رہون

۹۶

نگون گئی لال زبان صورت برگ سوسن
چپکے بہولے نہ کچھ یاد رہی سیر چمن

خود بخود چاک ہوا صورت گل پیراہن
صورت طائر پربستہ ہون پابستہ گرفتہ

بگو حلقہ بحم صورت قمری وارم
دہ کہ کرد ست بمن کار مرا دشوارم

۹۷

بحر خون چشم سی ہر وقت پڑا بہتا ہی
قصر تن اشک کی طوفان مین پڑا بہتا ہی

ہاتہہ حیرت سی زنخدان کا ستون بنتا ہے
دل ہی واقف ہی جو کچھ درد و الم سہتا ہی

طاقت ضبط نماندست خدایا چہ کنم
درد دل با کہ بگویم و مداوا چہ کنم

۹۸

سیل دریای تالم مین گہرا ہون ایسا
موج ہر ایک ہی اک سلسلۂ رنج و بلا

نظر آتا کسی جانب نہین ساحل جسکا
دیکہی خوبی تقدیر دکہاتے ہے کیا کیا

آشنا کوئی نہ غمخوار ہے اسوقت مرا
کون جز ذات خدا یار ہے اسوقت مرا

۹۹

کیا کرون کس سی کہون سخت بلا مین ہون پہنسا
سانس کے ساتہ نکلتا ہی دہن سے شعلا

آتش عشق مین دن رات مین جلتا ہون پڑا
ضبط اس سوز نہانی کو کرون تا بکجا

شرح این آتش جان سوز نگفتن تا کے
سوختم سوختم این سوز نہفتن تا کے

۱۰۰

ضبط اب اسکا ہی دشوار خدا ہی آگاہ
جسنی اکدم مین کیی سیکڑون گہر خاک سیاہ

آتش عشق ہے یہ آگ عیاذاً باللہ
گہر پڑا مین ہی اسی آگ مین قصہ کوتاہ

جلوۂ حسن جہان سوز دکھا کر مارا
ایک پرکالۂ آتش سے نے جلا کر مارا

گھر مین اوس شوخ کی ہی دخل رہ اندازونکا
منہ لگے ہین وہ بہت دو رسبہ نے غمازونکا
چل ہٹ ہو بڑہی وہان مفسدہ پردازونکا
آج کل تیز بڑا فقرہ ہے دم بازونکا

آتش افروزی کی باتین اوسی سکہلاتی ہین
مدعی میر پلیر قصے اوسے بہکاتے ہین

دل مین ہر بار یہ آتا ہے جو ہونا ہو سو ہو
جو جلاتا ہی سبہی مین ہی جلاؤن اوسکو
کرچکا ضبط بہت قصد یہی ہے اب تو
جا کی گھر اوسکے کہون سن تو بہلا ای بدخو

پیشتر میری سوا کسکو تری پروا تہے
شہرت حسن تری کا کسکو یون ہرجا تہے

محفل عام مین زنہار تو جاتا تہا
بات کرنی کس وناکس سے تو شرماتا تہا
بی محابا نہ سخن لب پہ تو لاتا تہا
غمزہ و ناز و کنایہ نہ تجہی آتا تہا

وضع داروان کی سخن لاکہ تو لاوی لب پر
تو وہی ہی کہ ترا حال عیان ہی سب پہ

آگی یہ ناز یہ انداز یہ غمزہ کب تہا
مثل خورشید درخشان ترا چہرہ کب تہا
سیر بازار یہ تن تنہا نکلنا کب تہا
تجکو معشوقونمین ظالم کوئی گنتا کب تہا

گرچہ کوئی تو گل اندام گلستانی بود
خود بفرما کہ کسے بلبل نالانے بود

اسقدر آگی نہ مد نظر آرایش تہی
غیر کی میرسے سوا دلمین نہ گنجایش تہی
سادگی حسن خداداد کی زیبایش تہی
ہم بغل تہی دل بیتاب کو آسایش تہی

رنج کی میری نہ تم بات کوئی کرتی تہے
دل وارفتہ کو ہاتہون پہ لیے پہرتی تہے

سنہ ۵۱۶

خال سیہ جو کہ یار ست پریشان ہوتا
وے نکہتے غنچہ خاطر جو مرا پژمردہ

آپ بہلاتی تھی تم زلف سیاہ کو دیکھا
گل رخسار کا ہوتا تا دیدن نہ ہوا

تشبیہ ہم مرتی تھی اور ہے تشبیہ نہیں
چین صاحب سی تھا اور بنا ہیں تشبیہ

سنہ ۵۱۷

نہ سسی سی لب گلفام کبھی ستے آگاہ
سنبلیں زلف میں کس نے رہتی تھی کو راہ

سودی غازہ نہ کیا کرتی تھی ہو سیں نگاہ
نیک بد کچھ بھی سجھتی سے تھے جہانکا واللہ

بھولی بھولی تھی لڑکپن تھا عیان چہرے سے
شوخیان تھیں نہ نمودار کہان چہرے سے

سنہ ۵۱۸

منفعل مانگ سی ایماء تھی کیا کہکشان
مار پیچ ایسے تھی گیسوی سلسل میں کہان

جو ابرو ابھی شب قدر کہان تھی قربان
اسطرح چلتی تھی کب مدسی جبین پرافشان

تیغ ابرو تی تری تھا نہیں بسمل کوئی
شوالتا آنکھ نہ تھا بچپ رہی قاتل کوئی

سنہ ۵۱۹

کہری تھا خنجر مژگان سی کسیکا نہ جگر
شوخیان آگئی تھیں اپنے ہی مد نظر

جو ہریان چلتی تھیں اسطرح دل عاشق پر
عشوہ و غمزہ بسی رہتا تھی انکو خبر

چشم فتان تری یون مفسدہ پرداز تھی
گردش مردمک چشم فسون ساز تھی

سنہ ۵۲۰

رنگ رخسارہ پہ شوخی تھی یہ کب امر عیان
خال عارض تھا صداد یدہ مردم سی نہان

نا کسین دم گل شبو کا تھا بینی سی کہان
شوکت حسن نہ اسدرجہ تھی چہرہ سی عیان

دہن تنگ سی غنچہ کو خجالت کب سے تھے
لب نازک کی یہ گلبرگ سی رنگت کب سے تھے

سنہ ۵۲۱

پیشتر جیب زبانی سی نہ تھا تو آگاہ
تھا نشیب و فراز سی تاعز واز ون واللہ

برق سان کب دندانکی چمک تھی ایماء
بادہ حسن کو نہ تھا تھی جبس سی راہ

صیب جنت سی بھی نا پایب تری شعنب تھا
وسترین خاموشی سطر تیری وسی گلستہ تھا
۲۲

غرقۂ چاہ زنخدان دل عشاق نہ تھے
دی حبابا نہ تھی کب سینہ اوٹھا کر چلتے
کب تھی شرمندہ پیالی بحری گردن سے
ساعد دست نگارین کی کہان تھی حیرت سے

سینہ و دوش و کمر مین یہ کہان خوبی تھی
کان مین بات نہ یہ تھی نہ خوش اسلوبی تھی
۲۳

ساغر حسن تھا نافت کا سابق مین لقب
ساق سیمین مین نہ یہ پتلے جیسا کہ ہی اب
نور آئینہ نہ تو تھیرۂ صفائی تھی یہ کب
فندق پائی نگارین کا تھا رنگ غضب

بانکی یون تری رفتار مین کب پیدا تھی
تجھسے اسطرحسی کب خلق خدا شیدا تھی
۲۴

یاد انداز تھی کب تمکو خود آرائی سے
تھی یا نہ غارت گر تسکین شکیبائی سے
راہ رہتی نہ کبھی منزل زیبائی سے
تذکرہ ہوتی نہ تھی آپ کی رعنائی سے

عشق اپنا ہوا اس نشو و نما کا باعث
تیرا مشہ جانا ہوا تیری صفا کا باعث
۲۵

جانفشانی نی مری تجکو بنایا محبوب
ہوئی بد و ضعو نسی اکبار یہ صحبت مرغوب
قطع وارہ نہین جو مشہور ہے کہ خوش اسلوب
کہ ملاقات سمجھتی ہو ہماری معیوب

دن مین چین آپ کو جز بزم خرابات نہین
بادہ نوشی نہ کرو ایسی کوئی رات نہین
۲۶

کوچہ گرد آپ کی اب رہتی ہین ہمراہ تمام
بزم رندا نہین تہین صبح سی پہر تا شام
شغل ہے بادہ پرستی سی شب و روز مدام
نیکنامی ہی نہ مطلب ہے نہ بدنامی ہی کام

ایک دم راہ تامل کو نہین دیتے ہو
دل مین جو آتا ہے فورا اوسی کر لیتے ہو

اگی زینہار تھی رسم جفا سے آگاہ
بات کا اپنی تمھین بیسک تھا خوب نباہ

بیوفائی کو نہ مطلق تھی طبیعت مین راہ
پاس رکھتی تہی مرا مد نظر خاطر خواہ

سنہ ۱۳۲۸

آنکھ ملتے ہی نہ [illegible] وضع سا تی کسب تہی
[illegible] حسی از سر لب سے

ہو گئی آگاہ [illegible] عشق [illegible]
[illegible]

ایسا علم ترک ملاقات ہم کی ہم تمہا
ایسی بہولی ہین گویا کہ کبھی یاد نہ تہی

سنہ [illegible]

[illegible] رشتہ وفاداری ہی
[illegible] یا اب یہ جفاکاری ہی

ہمسی [illegible] ایسی خیال باللہ
اپنی عدو [illegible] کبھی اپنی کیا خوب نباہ

کہ مری نام کا لینا بہی سمجھتے ہو گناہ
آفرین آفرین صد آفرین ای غیرت ماہ

سنہ [illegible]

نہین کہتا کہ برا آپ نے محجوب کیا
اپنی اپنی ہی خوشی خوب کیا خوب کیا

گر کیا کوئی مروت سی [illegible] بہتر ہے
رنج میرا ہی خوشی آپکی گر بہتر ہے

ہمسی بدلی جو محبت کی نظر بہتر ہے
اب حذر اسی تمھین دیدہ تر بہتر ہے

سنہ ۱۳۱

تنگ بد وضعی سی ایسا ہون ستمگار تری
اب نہ دیکہونگا مین صورت کو زنہار تری

تو اگر ماہ لقا ہے تو نہین مطلب ہی
مرض دل کی دوا ہی تو نہین مطلب ہے

کوکب برج صفا ہی تو نہین مطلب ہی
سبب دفع بلا ہی تو نہین مطلب ہے

سنہ [illegible]

وضع اپنی کبھی ای یار نہ دین ہاتہ سی ہم
جان دین بات پہ زنہار نہ دین ہاتہ سی ہم

گر یہ سمجھے ہو کہ مجہسا نہین دلبر کوئی
یہ غلط فہمی ہی کیونکر کری باور کوئی

کشور حسن مین میرا نہین ہمسر کوئی
قدرت اللہ کی ہی جانتا ہی ہر کوئی

خاتمہ حسن و ادا کا نہیں کچھ تمہیں سے ہے
ایک سی زیر زمین حسین بہتر سے ہے

۵۳۳

خوبصورت سی جہان خالی ہو کیا ممکن ہے
چاشنی عشق کی ہو او نہین یہ کیا ممکن ہے
تو تو کیا مجھی سے پیار و سدا ممکن سے ہے
مین نہ او رچا ہون کسیکو یہ بھلا ممکن ہے

دل لگاتا ہون مین اب ایسی کسی گلرو سے
چمن دہر معطر رہی جسکی بو سے

۵۳۴

دیکھکر کوئی اپنتر اوسکو کوئی حور کہے
ہو کی بیتاب کوئی دا شتہ طور کہے
کوئی خورشید اوسی تبھی کوئی نور کہے
قدرت حق کوئی کوئی بت مغرور کہے

سامنا تیرا اداکا ہو کسی محفل مین
عقل زائل ہو تبھی کی کچھ کچھ دل مین

۵۳۵

رخ اینا ہو سیہ فام بلا ئی سیرم
ہو رکی ہو بروپیشانی کی ہو روشنی کم
ساقی مین جسکی پھر آ کی کوئی مارے دم
رہی مشتاق تبھی دیکھنے کا اک عالم

گر نظر اوسکی شفقت ابرو کی خمدار پڑے
رشک کی دل پہ دہتی تری تلوار پڑے

۵۳۶

چشم تماشی تری انکھ سدا شرمائی
سبزہ خط پہ اگر تیری نظر پڑ جائے
تیر غم ناوک مژگان سی جگر پہ کھائی
شوق تو یہ مجھی جنجال میں بس پھنسوائے

پھر سیہ واشیشہ فسون ساز کا تو مفتون ہو
خال شبرنگ جو دیکھی تو ترا دل خون ہو

۵۳۷

است بینی کا الف ایسا سبحان ہووی
لب گلگون سی خجل لعل بدخشان ہووے
دیکھی یاقوت رقم خان بھی تو حیران ہووی
یا نکلی لالی سی خون دل مرجان ہووے

لب پان خوردہ او در نظرت چون آید
آن قدر رشک خوری کہ محبت خون آید

شوق [illegible] آگہ [illegible]
[illegible] کیا نہ چلا [illegible]
[illegible] آوے [illegible]

شعر
[illegible] ایسا [illegible] دسے
اور ایک داغ [illegible] دل [illegible] تری [illegible] دسے

لب شیریں کا مزا مجکو چکھاوے [illegible]
نور دندان تجھی [illegible] کھاوے [illegible]
شمع کا میکا تجھی جام پلاوے ہر دم
لب تو و دندان تاسف سی چباوے ہر دم

شعر
[illegible] وہ ہوش [illegible] کو کھووے
اسطرح [illegible] مجھی کہ تو رو رو دے

[illegible] آ جاوے [illegible] حسن [illegible]
شانی [illegible] بازو
شرم کی مارسی سدا [illegible] رہی تو
بھی تو [illegible] حسن کا [illegible]

شعر
[illegible] ترا شرم سی بیہوش رہی
ہم بغل مجھسے سدا وہ بت بیہوش رہی

[illegible] کی صفائی سی [illegible]
ہو نشان [illegible] اوس بت کافر کی کمر
داغ حسرت تو اوسی دیکھکی کھاوے [illegible]
رہی کوتاہ سدا جسکی طرف دست نظر

شعر
چشمہ [illegible] وہ اوس بت کا دکھاؤں تجکو
چاہ میں رنج و الم کی جو ڈوباؤں تجکو

[illegible] آئینہ ترا تو اوسکا +
[illegible] آ جاوے [illegible] بلورین کی صفا
رہی زانوی ندامت پہ سدا سر تیرا
شعلہ رشک تجھی شمع صفت دیوی جلا

شعر
دیکھکر [illegible] صفائی کو تو بسمل ہووے
سنہ ترا اوسکی نہ تلووں سی مقابل ہووے

[illegible] اک شور قیامت کا نمونہ قامت
[illegible] طائر [illegible] رخصت
ہر روش مین ہو پہری جسکی سراپا آفت
پر نہ لاوی وہ کبھی مجھسی کلام فرقت

شیفتہ ایسا کہ رہون مین وہ رہی یار مرا
مین ہون پروانہ وہ ہو شمع شب تار مرا

اختلاط اوس سی ہی کچہ وہ جیسی ہانپس
ہو بغل مین تو ہی ترچ لباس [illegible]

[illegible] ہو [illegible] وہ [illegible] مین ہون دستگیر [illegible]
[illegible] دستہ [illegible]

[illegible] [illegible] آغوش [illegible]
قلزم اشتیاق [illegible] صفت جوش مین ہو

شب مہتاب ہو گلزار ہوا و فصل بہار
مین بلاؤن اوسی وہ ٹکنکی بلاؤ ہی [illegible]

بزم عشرت ہو مئی ناب ہوی [illegible]
تا نہ گر [illegible] ہی ہو وہ کبہی بوس و کنار

وہ تو جانب سی ہو جوش می الفت کا
کر بہی دیکہ کی پیلا تو بہی حسرت کا

یاد کر کر کے وفا دار کو میری ظلم
ہو جدائی کا مری دلپہ تری ایسی غم

سر [illegible] مین تو پہرے رنج و الم [illegible]
کہ فراموش کری رسم خوشی ایک قلم

چاہیی کوئی نہو مونس و ہمراز ترا
ہان مگر گوشۂ تنہائی ہو دمساز ترا

ہوشمین آ تو کہ سر پہ بیابان ہی جولان ترا
نہین ان خانہ بر اندازو نسی ملنا اچہا

ایک مٹی کی یہ پتلی ہین سبہی بت بخدا
دور اس قوم فسون گر سی ہی لازم رہنا

دل نہ تو السی کہا مان لی نادان باز آ
باز آ انکی ملاقات سی جولان باز آ

تمام ہوا

چانصاحب

تخلص ہے میر یار علی صاحب کا ابتدا سے شعر گوئی میں ریختی فرماتے
ہین اور محلات معلی کی محاورے اور انکی زبان کو
خوب جانتے ہین انکی ریختی مین غزل کا لطف
ملتا ہے پڑہنا بھی ریختی کا انہین پر ختم ہے
شاگرد رشید ہین نواب عاشور علیخانصاحب مرحوم کے
فی الحال رامپور مین تشریف رکھتے ہین ملازم
ہین نوابصاحب رامپور کے یہ واسوخت انہین
کی طبعزاد داخل مجموعہ ہذا کی گئی فقط ✣



واسوخت چاند صاحب

۱

عشق کی نام سے مین تو کبہی اگاہ نہ تہے
کچھ خبر بہر سے فرقت کی تو بہی درد تہی

دائی بندگی تو گہٹی مین پڑی چاہ نہ تہی
ایک کھٹکا دل مین رہا کرتی تہی ہر دم تہی

پاؤن پہیلا کے سدا شام سے مین سوتی تہی
مجکو معلوم نہ تہا صبح کدہر ہوتے تہے

۲

ہو گئی کیسی نہین سمجہی یہ قسم کہاتی ہون
اگ سی مین نفس کی اوہی لوگون جلی جاتی ہون

کس مصیبت مین پہنسی او ہی مین گہبراتی ہون
کیا کہون دل سے اس حال کو شرماتی ہون

چین اکدم نہین آتا ہے خدا خیر کرے
دل کا کچہہ اور ہی نقشا ہے خدا خیر کرے

۳

بیکلی سے جو مجہے چین نہین ہے دم بہر
کچہہ نہ کچہہ ہو سکے گا کل دل ہی دیتا ہی خبر

چاہ اس بات کی رہتی ہے مجہے آٹھ پہر
مجہہ زلیخا کو وہ یوسف کہین آجاوے نظر

روبرو مجہسے کہین آکے وہ اب بات کرے
آرزو نکلے مری دل کی ملاقات کرے

۴

اتنی سے اتنی ہوئی ہوش سنبہالا جبکہ
مردو آج تک ایسا نہین دیکہا مین نے

مجکو اس سر کی قسم کہب گیا دلبر جیسے
اوسکی تعریف مین کرتی ہون تمہاری آگے

سر سے لی پاؤن تلک حسن کا اوسکے عالم
نور اللہ کا تہا اور کہون کیا عالم

شعر ۵

مین فرشتہ کہون یا حور کہون یا غلمان
جن کہون یا مین پریزاد کہون یا انسان
کیا کہون اوسکو مرے عقل ہی ہی حیران
اپنی دلمین کبہی لیجاتی ہون یہ بہی مین گمان

جن تو عاشق اجی ہوتی ہین پری جلتی ہی
پر فرشتون کی یہان دال نہین گلتی ہے

شعر ۵

چاند سا جیسے نظر آیا ہے اوسکا ماتہا
سر پٹکتی ہون ورنا چین نہین دلکو پڑا
اور اون بالون کا جبہ دلنسی ہوا ہی سودا
پہنس گئی جان بلا مین یہ تماشا دیکہا

دم او لجہتا ہے مرا جیسے نظر آئی وہ بال
میری جنڈی کا پڑی چاہ نگوڑی یہ وبال

شعر ۵

مجکو معلوم ہوے بال وہ گہونگہر والے
رات برسات کی ہے جیسے ہین اکجا کالے
جٹی جٹی وہ بہوین دیدے عجب متوالی
گر ہرن دیکہے پڑین جانکی اوسکو لالے

سو توان ناک ہی وہ دلکو مری بہاتی ہے
اوسکی نتہنون کی پہڑک ناک مین دم لاتی ہے

شعر ۵

عقل سنے کان مری کہولی کیا مجبے بیان
بہری کیا بیٹہی ہی سن بات مری اونادان
حور کی کان کہڑی ہووین اگر دیکہی وہ کان
مینا بازار لگا حسن سکے یہ ہے دکان

توبہی دل بیچ خریدار ترا آیا ہے
حسن تو دیکہہ تو اوس کہڑی نی کیا پایا ہی

شعر ۵

اوٹہتی کوپل وہ جوانی کا نیا ہی انداز
ہونٹہہ پتلے ہین مسین بہیگتی سبزہ آغاز
گل سے گالون پہ نہین پہولا سماتا ہی ناز
چشم بد دور رہے نام خدا خوش آواز

اوسکے بوسونگہنے کا کیون نہین ارمان کرون
سیب جنت کا بہی اوس ٹہوڑی پہ قربان کرون

شعر ۵

موتی اون دانتون کی تعریف اگر سن پاتی
دانی مسان کو شنہ اپنا سنگہے دکہلاتی
سیپ چپ ہیا ہی سکے وہ پیٹ مین گہ جاتی
پہوٹی نظرون نہ کسی جوہری کو پہر بہاتے

رہتی ہی آپ سدا چھپیان دہ در کر تین
بالیان کہہ ریونکی لولو سہپ کر ڈہ تین

سلاہ

کیا کہون تمسی اجی کیسی ہی وہ ہامی زبان
بہینا شیرین نہ بات آئی یہ ہکلاسے زبان

جان آہا ہی مری منہ مین شہد اٹک تا
میٹھی باتون پہ ہوا اوسکی جو آتا ہی زبان

زہر کو قند کے قند سے میٹھا ہو جاسے
نام میٹھی کا اگر ہو نہ سے تو شکر ہو جاتی

سلاہ

کبھی پروار سے بی پر کا لگا سینہ جوڑا
لڑکہ بی ما ماسی سے نے کیا آنبر کہ ڈرا

کام تالو سے کیا کوتی ستی تاتوڑا
ساتہ دانتون سے نے مسوڑہو نکلانہ ہرتہو

یانکی سرحی جو رنجون مین نظر آتے ہی
شان اللہ کی وہ سرخی دکہا جاتی ہی

سلاہ

گلہ نکلا نہین سہے صاف صراحی سا گلا
دائی بندی کی نہ کیون ہنسلی پہ ہو جان فدا

مونڈ ہے خوش ڈول عجب کاندہونکی بانکی ادا
دہگہ گی دیکہکے وہ پریون کا دم ہی ہر کا

آنکی چہاتی سے وہ سینہ کہ دم رکہتا ہے
یاد اوس کو ریکی ہی اب ہین غم رکہتا ہو

سلاہ

شان خالق کی ہے شانون کی کہون شان کیا
دلکی بیتابی سے بیتا ہی یہ اب حال مرا

اون بہرے بازون مین نور کا عالم دیکہا
مچہلی بازو کی او دہرکی دہرکا

کن ادائی ہی اون کہنیوسے نکے مارسے
اب ستم سنے کا بندیکو ہین یارا ہے

سلاہ

چاہ اون پہچونکی اب گوشت نیا ہی کیا
سندی اون ہاتہونکی اب رنگ نیا لائی کیا

آج کل آئی کلائی سے نہ کل آئی کی
اونگلیان اوسکی بہری خون مین ہوا کو

چہنگلی پرسندی کی بہت ان دہرین گی لوگو
خون بندیکا وہ ناحق ہی کرین گی لوگو

وصل ہم اوسکی بغل کو جو یہ دل کہتا تھا | بغلی ہوتی تھی میری جانکا نیری ناشاد

رات دن کرتی ہون درگاہ مین اوسکی فریاد | اپنی بندی کی کہین جلد خدا دیوے مراد

رات جاتے کی کہین اکی بغل گرم کرے

اوس سے کہل کہیلون بہن اور مجہے وہ نرم کرے

گرد گرد اوسکی سا وہ پیٹ ملائم شفاف | اور اوس ناف کی کیا تمسی کرون میں وصاف

وان گرا اوس مین تو یوسف کی طرح | تجکو وہ اندہی کنوین سی بہی صدا ہو گی آ

جیسے یعقوب کو یوسف کی پڑی تہی لالے

اسطرح دل مرا اب اوسکے پڑا ہے پالے

پہر نہ آیا میرے گہر مین کبہی آکر جو گیا | مرکی کروٹ بہی نہ لی پیٹہ دکہا کر جو گیا

ہان سلاتی گا وہی مجکو جگا کر جو گیا | نیند وہ لی گیا دل ہمسی لگا کر جو گیا

اب لگی ہاتہہ تو مضبوط کمر پکڑو ن سے

لون گی کولون کی بلائین نہ مین جانی دونگی

شرم کی بات ہی کیا مرد کی اوس جنبش کا | جسکے تابع مین یہ رہتی ہین حلال اور حرام

کام لیتا ہے وہ ہوتا ہے یہان کا تمام | دو دو کا نہ مین اسی سطح مین گہستی ہون مدام

رانون سی رانین ملین پیڑو سی پیڑو ملجائین

جیسے مچہلی ہین ملین ایسے کہ دونو چپلجائین

اس سی تو لی کی بہری کو لی کری مجکو نہال | غم سی دم گہٹتا ہی آتا ہی جو گہٹنو کا خیال

پیاری پیاری ہین عجب پنڈلیان کی چال | روندا اون پیرون نی دل مجہین نہین اتنا ہی حال

مین تو بولا کئی کس کس کی ادلا بدل کر دون

چپنی مہربانی ہین اس جینے سے اب ڈوب مرون

محبان گہٹنون کی لون ایڑیان آنکھوں سے لگاؤن | تلوی دہو دہو کی پیون اونگلیان وسکی چپکاؤن

ستونکو پیر کا ناخون بہی اوسکی نہ کہاؤن | چہاتی کی بیٹہ و نسی کہائیان اوسکی سہلاؤن

ایکدم پہلو سے اپنے نہ جدا اوسکو کرون
آنکھکی پتلی سے مین پیار سوا اسکو کرون
٢٣

شاد ہو جاؤن جو قسمت مری آجای مراد
چلہ باندہا ہی جو درگاہ مین تو آہی مراد
نامرادون مین جہان تک کبھی لوائی نہ
صدقے عباس علی کی مری دلوائی مراد

دل سے غم دور رہے عیش کا سامان ملے
جسکے ملنیکا ہے ارمان سو وہ آن ملے
٢٤

کیا کہون پہلے تو سب ناز دکہایا مجکو
کہہ سیاں ناچ و نچنی کیں اور جلایا مجکو
دل لگانا تو ذرا راس نہ آیا مجکو
جسقدر تمنی ہنسایا تہا سو رلایا مجکو

غم سے لشکر نے مجھے آن کے پہر گہیرا ہے
آج کل اگلا سا پہر حال و سے میرا ہے
٢٦

اوس سی یہ میری زبانی کوئی کہتا نہین
میری چاہت کا بہت خوب کیا تمنی نباہ
اپنی بیگانی تو اس حال سی تم ہین آگاہ
رحمت اللہ کی ہی تکو یہ نہین چاہی واہ

گو یہ جتنا مری ہوون تم ادر کا دم بھرتی ہو
اسکا شاہد ہے خدا جانکے تم کرتے ہو
٢٧

سچ صاحب نے جدا کیا دو یا مجکو کمال
پاؤن گہر سے جو نکالی تو چلی پڑی ہی چال
اب ملاقات کا گذرا ہی نہین پورا سال
گہر مین رنڈی سے گئی میرا کیا دن پامال

بیٹ سی پاؤن اگر ایسی لگالون مین ہے
ایک کیا دیکہنا گہر سیکڑون گہالون مین ہے
٢٨

پہر دن اب سوتی ہون اور آنکہہ لگتی نہین تم
پہر لیسی گال مری منہ مین لگاتی نہین تم
پانچوا ایسا کیا بہار ہی کہ آتی نہین تم
منہ بندہی پالی کلی پہولون سماتی نہین تم

تو ... کبھی منہ ... ان مین ہے
آنکھی ان آنکھون کی ہان یار بلاکی ... ہے

تم نہ چھوڑو گی اور سے بدتر سے بھی تم کو چھوڑا | میں بھی ڈھونڈھ نکالا اچھی اپنا جوڑا
سوت کا رنڈیکی حق دین نہیں ہے غم ہو تو | کرتا یا دلکو جلاتی مرے کا پھوڑا

کس سے بہتر ہے مجھے یہہ بات مری یاد رہے
میرے جوبن کا بغیچا مگر آباد رہے

سنہ تمھو تمہارا مرے گھر آ کے ہوئی آپ وہ دار | جائی رنڈیکی گھر میں بھی چلی یار کے پاس
[illegible] تم ایک سی [illegible] | نہ جملنی کی تمہاری ہو مرے دلکو آس

تم جو [illegible] تو اپنا بھی [illegible] طور رہے
تم نہیں اور رہے اور نہیں اور رہے

جو مرے [illegible] ہاں خدا ہی [illegible] | کیا کہوں انگلی محبت کا تمہارے عالم
اپنی [illegible] کرتی [illegible] | چار [illegible] پڑہ کی تم اوس [illegible] کر لیتی تھی

میرے اور آپ کے اخلاص کی یہ صورت تھی
بغض سے ڈرتی تھی مجھے نہ تمہیں نفرت تھی

اپنے [illegible] کے دما [illegible] بہت [illegible] | ایک ادنی یہ محبت کا تمہارے [illegible]
مجھ سے ان [illegible] سہلاتی تھی تم [illegible] | دلسی میں آپکی لونڈی [illegible]

آپ کے زانو پہ سر رکھکے میں سو جاتی تھی
مجھے کرتی تھے سماس ایسا کہ ہو جاتی

تم پہ میں مرتی تھی اور تم مجھی کرتی تھے پیار | میں تھی محبوبہ تمہاری مرے تم تھے دلدار
آپ کے دلسی نہ آتا تھا مرے دلپہ غبار | صاف دل آئینہ سے رہتی تھی دونوں [illegible]

میں تو اور بات تھی آپ بھی عیاش تھے
رین دن میں کرتی تھی مارے تے تم [illegible] تھے

چھوڑ دو رنڈی کو ان باتوں سے ہے کیا حاصل | روز کی اچھی نہیں ہوتی ہے دوانا کل کل
آپکا ہے مجھے پھر امیر اپھر آپسے دل | جھوٹ میں کہتی ہوں تو بھیجی مجھکو قاتل

۳۵

جوان کی سوت برس نہ ابھی کوئی کام برا
اسکا آغاز برا اوسکا ہے انجام برا

تم تو ہو مجھ سے کڑی میں کدورت سے بھری
میری گھر آئی گر اس شہر میں پھر شہر ماتم بھری

اپنی بات تو سنی نہ قاتل نے گرد ہشت پھری
بیٹھو میں کی آگ میں جیتی نہیں ایسی گھری

۳۶

دیکھنا بات پر اپنی اگر اڑجاؤن گی
کیسا ٹھگنی کا تمہیں ناچ میں نچواؤن گی

بیر اماں نے نکالے ہیں نہ نانے انا
گھر میں تم سوت کے جاتی ہو مری کھوکھ کی ماتا

اسنے پر خدا تیری ان کے آگے سر جھکا
مجھے اوس کی نہیں آپکی ہے پتا

۳۷

اوسکی چاہت سے تو گھر میں جلے آئے کہن
جھوٹی باتیں مرے آگے نہ بنایا کرنے

سنت دنیا کی مر بین نکرو دین جب آب
دل جلا کر میرا ہونی کا نہیں تمکو ثواب

اسی لیے تو ذرا دیکھنا ہے نکال
ہی پڑی روئی میں آیا دہی نکالا عذاب

۳۸

مجھ سے دیوانی سے تم اوسہی یہ کیا کرتی ہو
دو دنیا نون میں ابھی ایک جھری دہرتی ہو

غصہ اب تھوکدو جو کچھ کیا وہ خوب کیا
کیا خطا تھی مری جسکا یہ عوض تمنے لیا

مین تو ہر طرح سے لونڈی ہون تمہین لی بنا
بیتی ہی وہ ہو تم ہی سہاگن کہ جبی جا پیا

۳۹

ز دین شوق پہ عاشق کا نہیں چلتا ہے
ہان مگر جلنے والی ہی کا دل جلتا ہے

کل سوہاگ کا تھا دن آج کی پرگورسے شام
دل بھی کچھ صبح سے دیتا تھا خوشی کی پیام

چاندنی رات وہ ابھی جو ہو لگوا آرام
مین نہاتی ہوں کہ میں آپ بھی چلکے حمام

شکر اللہ کا پہر دور ہوئے دل کی رنج
پہر مری جسم کا آباد ہوا دولت گنج

سنئے جو کچھ کہا واللہ ہی سب ہے نا خلاف ۔ میرے سے جو ٹی کا کسینی نہیں وہ کہا سو بات

رنج جب ہوتا ہی دل دونوں پہ ہوتے ہیں حلف ۔ جو کہ ہوتا تھا ہوا اسکے پہ تقصیر معاف

آپکے ملنی کی پھر دھوم سے ہووے شادی

جانصاحب دی مجھے آکے مبارکبادی

تمام ہوا

حکیم

تخلص ہے سید غضنفر علی صاحب کا
خلف الرشید ہین تدبیر الدولہ منشی سید مظفر علیخان
بہادر بہادر جنگ اسیر تخلص باشندہ لکھنو کا اور وہ شاگرد
رشید ہین میان مصحفی صاحب مرحوم کی بزرگ انکی ہمیشہ سی باشندہ
قصبہ امیٹھی مضافات لکھنو تھی منشی صاحب موصوف مشاہیر
اساتذہ لکھنو سی ہین عہد حضرت امجد علی شاہ جنت مکان
مین میر منشی تھی محکمہ وزارت کی نواب امین الدولہ بہادر
ذوالفقار جنگ مرحوم کی سرکار مین نہایت رسوخ
رکھتی تھی فقط



۵۱

کارخانے عجب اس عشق فسونساز کے ہین — پردے اس ساز مین سو طرح کی آواز کے ہین
کوئی آگاہ نہین ہے یہہ سخن راز کے ہین — وہی واقف ہین جو کشتے نگہ ناز کے ہین

کوئی چاک جگر سیکڑون شانیکی طرح
رنگ مردم یہہ بدلتا ہے زمانے کیطرح

۵۲

بعد مدت کے دکھاے ہے اگر صبح وصال — شام ہونے بھی نہ پائے کہ دیا داغ ملال
دولت وصل کا منظور اسے جلد زوال — بے چہرے عاشق مہجور کو کرتا ہے حلال

کون کشتہ نہ ہوا تیغ سخن سازی کا
جو ملک سر پہ پڑا تفرقہ پردازی کا

۵۳

کوہکن کوہ پہ سرگشتہ محل مین شیرین — قیس آوارہ ہو لیلیٰ رہی محمل مین مکین
حال کچھ وامق و عذرا کا بھی پوشیدہ نہین — نل کہین اور دمن گردش قسمت سے کہین

خلق پر قصۂ محمود و ایاز آئینہ ہے
ناز یوسف کا زلیخا کا نیاز آئینہ ہے

۵۴

دام صیاد مین بلبل ہے تو گل زیب چمن — سرو گلزار مین قمری کا قفس ہے مسکن
ذرہ بالاے زمین مہر فلک پر روشن — کبھی پروانے کی پرسات ہوئی شمع لگن

گر نظر نور اگر دیدۂ انصاف مین ہے
قید زندانمین ہے دیوانہ پری قاف مین ہے

۵۵

الغرض عشق مین آفات ہین بیحد و شمار — نشہ اس بادۂ پر زور کا ہے عین خمار
یہہ وہ ہے باغ کہ توام ہے خزان اور بہار — روز رہتی ہین یہان دست و گریبان گل خار

تعزیت خانہ حقیقت مین ہی یہہ باغ نہین
گل بہجنا نہین لالہ ہی داغ نہین

یہہ جو تمہید ہی اس سی ہی یہہ حاصل مجکو
دل مرا مجہسی لیا اپنا دیا دل مجکو
مل گیا ایک جو رشک مہہ کامل مجکو
دلستانی مین کیا اپنی مقابل مجکو

بعد چندی کی جو دیکہا تو کوی بات نتہی
پہر گیا یہہ کہ کبہی گویا ملاقات نتہی

آہ اوس شوخ کا قسمت نی کیا عاشق زار
آئی جب گرم مزاجی پہ وہ خورشید عذار
ایک جا جسکو نہین برق کی مانند قرار
پہونک دی یہہ افلاک کو بہی ہنکی شرار

نہین ممکن کہ سکون اوسکو ہو اک آن کہین
دل کہین دہیان کہین آنکہہ کہین کان کہین

کام اس دل کو پڑا طرفہ بت مہوش سی
شعلۂ طور کو نسبت نہین اوس کش سی
برق سی تیز کہین گرم کہین آتش سی
دیکہین ہو سی جو اوسی آنکہہ نکہولین غش سی

دل کو کیا اوس سی نظر آئی تسلی کیطرح
پہونک دی طور کو جو برق تجلی کیطرح

لو بیان کرتا ہون وہ قصۂ عبرت آمیز
ایک زن سی ہوی صحبت کہ وہ تہی آفت خیز
تازہ افسون ہی یہہ افسانہ شورش انگیز
گرم صحبت جو ہوی شوق کی آتش ہوی تیز

دلمین بسکی کیطرح بسکہ نظر بیٹہہ گئے
بڑہ گئی ایسی ملاقات کہ گہر بیٹہہ گئے

یعنی دلدار وسی جانکی دلداری کی
بزم پر نور ہوی جشن کی طیاری کی
رسم جو مہر و محبت کی تہی وہ جاری کی
شمع آئی تو شبستان سی گئی تاریکی

قلب صافی مین کدورت کا کوئی ڈہنگ کہان
صاف صیقل سی جو آئینہ ہو پہر زنگ کہان

حکیم
۱۱

واسطے اسکے مہیا کیے سامان کیا کیا
گھر ہوا باغ ہوا زیب گلستان کیا کیا
عشرت و راحت سے آراستہ ایوان کیا کیا
چاندنی رنگ کی تھی فرش عزت و شوکت سے الہات کیا کیا

خوش نواؤں دمنیاں سامنے گانے کی لیے
ساز سب طرح کے موجود تھے گانے کی لیے

۱۲

اسقدر جامہ زیبا الونہیں جسکا حساب
اطلس ایسی کہ ہو اطلس چرخ اوسکا جواب
پیرہن حد سے زیادہ و خرقہ زیبا
خواب اوڑھنی یہ ذرا چم سے حضور [illegible]

گوٹا پٹھا ٹپت انواع کناری بہارے
جوڑے طیار کیے سیکڑوں بہاڑ رہے

۱۳

جو نہ تھی ہون فلک کی وہ مرصع زیور
مانند فیروزہ سے فیروزہ چرخ اخضر
رشک عقد ثریا کو وہ سلک گوہر
لعل و یاقوت کی انبار ادہر اور ادہر

شاخ مرجان کیطرح دست ہوس کانٹ دیا
مجتمع اتنی جواہر کی گھر پاٹ دیا

۱۴

نرم گردن دل پیچ وہ پر زیب کنٹھے
آگے وہ ماہ وہ ہفتہ ہیں جو تھی آنکی برگ
ہو لگا میں دل زیر کو بھی چھاتی جڑے
دیکھی پازیب تو خورشید فلک پاؤں پڑیا

ڈھنگ بالون سے عیاں انکی نو رنگی تھی
تھی وہ برق کہ تھی شیشہ بلور کی تھی

۱۵

وہ خواصیں کہ جو آراستہ زیور سے تمام
جنکی دیوانی ہیں غلمان وہ پریچہرہ غلام
وہ تبلیں کہ تھی حسن کی سرمست مدام
وہ کنیزیں کہ میسر جنہیں حور کی مقام

لائیں جنت سے شرابیں جو طلب جام کیا
پاؤں جنکی کو وہ بیٹھیں اگر آرام کیا

۱۶

بادہ نوشی کا غرا بزم میں ہنگام نشست
کف بکف ساغری اور سبو دست بدست
ساقی جنکی چہرے سے نادرہ بادہ پرست
طاق میں شیشہ کہ ابرو کی تلی [illegible]

مرغ عشرت کو اگر خواہش پرواز ہوئی
بط مے اوڑ کے باہم چنگل شہباز ہوئی

رقص کا شغل کسی شب جو ہوا تھا منظور
اس ادا سے وہ بہار نگاہ ٹھوکر
زیر گردون سے اوٹھا یہ زمین کی دہر
پاؤن سے اس کی گرا فتنہ روز محشر

پہنک گیا شور قیامت سے جو بیدار ہوئی
مردمی جی اوٹھی جو پازیب کی جھنکار ہوئی

نیچے ٹکڑے جو چھالے جن پہ مرہم عشرت تھا
زخم دل چھڑ گئی عشاق کی جیسے استار
گونج جلسے کی بکس گنبد افلاک کی پار
ہو گئی شاد اسے گل نغمہ جلی باد بہار

جوش ہو عیش کا یہ نکلی ترنم خوش الحان
ہو گئی مشتاق صدا سے اوٹھ ایک سیریان

وقت خاصے کا جو آیا تو گئی خوان طلب
[illegible] کی جو سے [illegible] پیٹھی [illegible]
نعمتیں جتنی ہیں دنیا کی وہ حاضر ہوئیں سب
کیا کہی خوان عنایت میں کہ رزاق کی رب

پہر جھانکی [illegible] ہاتھ [illegible] لے کو
روح حاتم کی بہی حاضر ہوئی مہمانی کو

آپ خاصے سے جو عالم کہ ہوا [illegible]
وصف پانوں کا کریں کوئی تو پھر سیر ہو بات
شکیا ان برف کی موجود ہمیشہ برکات
پاؤں سی غنچہ گل جنکی لطافت سی تھی مات

پان دیکھو کسی بھری لست پان جو تھین
چاندی سونے کی ورق لپٹی ہوئی پانوں میں

ایا سکہیاں کی مکمل ہوئی جب روز [illegible]
برچھی والونکی صفیں اور پیادونکی قطار
در و بام یہ ہوئی ساتھ بہوئی خدمتگار
راستہ [illegible] ہولی ہاتھوں میں علم بردار

[illegible] ہوئی [illegible] جس سمت سوار ہوئی
باغ بازار ہوا باد بہاری آئی

عیش و عشرت مین لگی ہونی اگلی تکرار — جسمی الفت کا یہ عالم کہ دل و جان سی نثار
مین بھی سرمست مئی ذائقہ بوس و کنار — ایک سی دونون طرف باغ جوانی کی بہار

واہ گیسوی سیہ دوش پہ بادل کیطرح
ہانہہ گردن مین پڑی شوق سی ہیکل کیطرح

۵۲۳

دیر گذری تو کسی روز تو گریان ہونا — نازسی ہوکی خفا دست و گریبان ہونا
آپ ہی سوچکی کچھ دل مین پشیمان ہونا — عذر کو خم صفت زلف پریشان ہونا

ہای گلگ سی ہو وہ مین تکلم کی ادا
گریہ شوق مین پوشیدہ تبسم کی ادا

۵۲۴

مین یہہ کہتا تہا یہہ خواب ہی یار کیا ہی — یہہ ضیا اسمین سحری بخت کا کوکب کیا ہی
دل یہہ کہتا تہا کسی بات سی مطلب کیا ہی — تمہین ہر بات کی مالک ہو کوئی بات کیا ہی

صحبت خسرو شیرین کی صفت یہان کیسی
رونق محفل بلقیس و سلیمان کیسی

۵۲۵

فلک تفرقہ پرداز کو بہایا یہ طور — رنگ تبدیل ہوا بزم طرب کا فی الفور
بس پلک مارتی سامان نیا اور ہی دور — تہا در انداز کوئی دشمن جان صاحب جور

مار غم روزن دیوار محل سی نکلا
خانگی گرگ تہا یوسف کی بغل سی نکلا

۵۲۶

وقت پاکر یہ کہا گوشہ تنہائی مین — شک نہین آپکی کچھ خوبی و رعنائی مین
پیر دونائی کا یہان طور ہی یکتائی مین — لطف کیا دوستی عاشق ہرجائی مین

صلح تا چند لڑائی کا یہان طور بھی ہی
تم ہی تنہا نہین معشوق کوئی اور بھی ہی

۵۲۷

بات یہہ سنتی ہی تیور تہی وصلی در شست — غم سی دل بیٹھ گیا رنج سی اعضا ہوی سست
بولی ہان ہم تو یہ سمجھی ہوی تہی روز الست — ڈھیلی بندش نہین رکھتی کبھی مضمون کو چست

مگر در پردہ محبوبوں سی بڑا ہوتا ہے
خیر ایسن تو سہی دیکھیی کیا ہوتا ہے
۴۲۷

آخر اوس روز کی جب شام ہوی عمر انجام — داخل خوابگہ خاص ہوا بین سر شام
سست سست آئی میری سامنی وہ گل اندام — لب پہ شکوی کا بظاہر تو نہ لائی وہ کلام

دل پریشان تہا مگر زلف پریشان کیطرح
پہیر لی آنکہہ میری سمت سی مژگان کیطرح
۴۲۹

دہیان آیا کہ ہی کچھہ آج دگرگون احوال — کچھہ کہا اس سی کہ سینی جو یہہ ہی رنج و ملال
مین تو اس سوچ مین اور چشم سی وہ مالامال — زیر لب سر کو جہکا کر یہہ لگی کرنی مقال

تم لی کیا اور کوئی آفت جان دیکھا ہے
بولی ہم آئینہ دکھلا کی کہان دیکھا ہے
۴۳۰

ہنسکی بولی کہ یہہ دیدہ کی صفائی کیا خوب — دہیان چور کیطرف اوس پہ ڈھٹائی کیا خوب
جو بہلا چاہتی ہوں اوسی برائی کیا خوب — صلح ظاہر مین تو باطن مین لڑائی کیا خوب

مال کیا ہو تمہیں کیا اہل نظر کہتی ہیں
ہم تو اڑتی ہوئی چہڑیا کی بہی پر گنتی ہیں
۴۳۱

میں نی چاہا کہ کسیطرح کروں رفع ملال — مرغ زیرک کہیں پہنستا ہی مگر دیکہی جال
دور ہو دل سی کہیں اوسکو جو آیا ہی خیال — الغرض مجکو بہی اوس رات رہا رنج و ملال

ہو گئین صبح تلک سامنی اوسکی آنکہیں
تاری گنتی رہیں انگشت مژہ سی آنکہیں
۴۳۲

اسطرح رات ہوی فکر و تردد مین بسر — کہل گئی آنکہہ تو ہم صبح تو پہنچی یہہ خبر
وہ کسی سمت روانہ ہوی خالی ہی گہر — باغ سی جیسی روان ہوتی ہی بوی گل تر

یوسف مصر روان جانب بازار ہوا
تخم ثابت جسی سمجہی تہی وہ سیارہ ہوا

حکیم
بیت ٣٣

دل نے پہلی تو کہا خیر گئی وہ تو گئے
بعد کچھ دیر کی بیتاب ہوئی تشویش نئی

دل لگی کی لئی ہو سکتی ہین معشوق کئی
صدمۂ ہجر نے دی آگ دی درد دل پہ ڈبی

ضبط کرتا تھا پر دل سینہ مین گھبراتا تھا
کچھ مین کہتا تھا تو کچھ منہ سی نکل جاتا تھا

بیت ٣٤

صبح کو دوست جو آئی صبح ہوئی میری حضور
آج کچھ طرز طبیعت ہی خلاف دستور

رنگ پہچان کی بولی کہ بلائین مین دور
حال کر مینی کہا کچھ ہی طبیعت رنجور

دل کو آرام کی درخواست ہوا چاہتی ہی
جلد اس جلسی کی برخاست ہوا چاہتی ہی

بیت ٣٥

سنکی یہہ بات رہی گو کہ وہ مخلص خاموش
پھر کہا سب نے کہ ہم لوگ ہین حلقہ بگوش

پر چھپای سے نہین چھپتا ہی کوئی عشق کا جوش
کوئی مشکل ہو کبھی اپنی اوڑاتی نہین ہوش

واقف حال ہین ہم لوگ ہم اک جان کی ہین
کام آئین نہ اگر آج تو کس کام کی ہین

بیت ٣٦

یعنی آخر یہ کہا دیکھہ کی اونکا اصرار
کسی جانب کو گئی صبح سی ہو کر بیزار

وہ جو تھی گھر مین مری غنچہ دہن لالہ عذار
دھیان اپنا نہین آجائیگا آخر کو قرار

کس مصیبت مین وہ ہوگی یہ ملال آتا ہی
اوسکی تکلیف کا ہر وقت خیال آتا ہی

بیت ٣٧

سب لگی کہنی کہ یہ کونسی ہی بات حضور
کام پڑ جای تو نزدیک ہی ہمکو رہ دور

ابھی لاتی ہین اوسی ہی جو خدا کو منظور
قاف سی لائین پری گلشن غمزدہ دس سی حور

وہی منظور خدا بھی ہو جو تدبیر کرین
آہی تا بومین قمر مہر کو تسخیر کرین

بیت ٣٨

دل کو تسکین ہوئی کچھ جو سنی اونکی کلام
ہوئی رخصت گئی وہ لوگ پی نیل مرام

اون جانیکا دیا اونکو بتعجیل تمام
سخت بیتاب رہتی کہ معلوم تھا اوسکا انجام

گو کہ پیدا تھا کہیں گھر نزد کیں درا وسکا
جھانکر شہر تو دریافت کیا گھر اوسکا

جا کی دروازی پہ سب نی جو ہلائی زنجیر — ایک اصیل آئی کہ تھی زال جہانکی ہمشیر
پہنچی اوسکو جو خبر بھلی تو کچھ کی تاخیر — پیچ رکھا آئین در اونکی بہی سن لون اقمر

پردہ ہلکا سا کیا گھر مین بلایا سبکو
بیٹھہ کر آپ پس پردہ بٹھایا سبکو

۳۴۰

بول اوٹھی آپ ہی بھلی کہو کیا کہتی ہو — آپ آئی ہو کہ بھیجا ہی کسی نی تمکو
پہ یہ کہتی ہون ذرا کان اکا کر سن لو — اونکا پیغام جو لائی ہو تو خاموش رہو

کام جس سی نہین اوسی مجھی کچھ کام نہین
درد سر دو نہ مجھی خواہش پیغام نہین

۳۴۱

بولی سب ہوش نہین وہ سی آئی ہین ہم — کیجی اتنا توقف کہ ذرا است ہو دم
بعد کچھ دیر کی دی سب نے یہ اوس بت کو قسم — جو کہین اوسکو سنو بعد کرو لا و نعم

کاٹنا بات کا آئین مسلمان ہی کوسے
بات جو چاہو کہو خلق کا دربان ہی کوسے

۳۴۲

کھلی یہ سب نی کہا تم تو ہو خود واقف راز — جانتی سب ہو زمانیکی نشیب و فراز
ہم جو آئی ہین یہان ہمکو بہی ہی تمسی نیاز — خیر خواہ ہو تمہین ہین بد خواہ نہین بندہ نواز

دل مین سوچو تو ذرا روٹھہ کی آنا کیا
قدردان کوی نہین ہی یہ زمانہ کیا

۳۴۳

لکھنو لٹ گیا دلی سا ہوا شہر خراب — ہین جو شہزادیان پھرتی ہین بہ بیشرمی حجاب
کون معشوقونکو پوچھی کہ ہوا ابتر باب — تحصیل یہ زر کا ہی سو زر ہی جہانمین نایاب

عشق پیشہ تھا امیرونکا مگر بھول گئی
فاقہ مستی کی سبب نشۂ زر بھول گئی

دو تو سب طرح کی کرتی تھی تمہاری خاطر | ساری اسباب امیرانہ مہیا حاضر
ہمنشین خواجہ سرا اور مصاحب ناظر | زیور ایسی کہ زبان وصف میں جنکی قاصر

فرش دیوانوں میں تھا اس پہ سمور کی تھی
کرسی آراستہ تھی تمکان نور کی تھی

آج سے ہو جو یہاں لیتی کرایہ کا مکان | نہ ملازم ہے کوئی اور نہ کوئی دربان
پاس ہے ایک اصیل ایسی کہ نہیں جسکو زبان | کام کو کل وہ اوٹھی آج جو پاے فرمان

لوگ کہتے ہیں محلے میں تمہارا گھر ہے
دشمنوں کا نہ کوئی پاس ہو بیکا ڈر ہے

حال افلاس سے کس طرح سے ہی ابتر | کچھ بھی پسلی میں نہیں ہاتھ گلے میں زیور
روز جاتی ہے اصیل آپ کی ہینو کی گھر | قرض کچھ آئے تو تا شام ہو اوقات بسر

گھر میں وہ آئی میں لیکر کہ نکلتا ہے
میں بلوائی کوئی چیز تو کہانا ہے

کچھ سے بیجا یہ وہ فقط نکل آتا کیا تھا | بیٹھی بیٹھے اے یہ تکلیف اوٹھانا کیا تھا
ایک مشتاق جو تھا اوسکا ستانا کیا تھا | تنہا گھٹانا تو محبت کا بڑھانا کیا تھا

پسلی تعویذ محبت کی بلائی کو لے
دل لگی پھر لی سوجھی کہ لگائی کو لے

خیر ہونی تھی جو کچھ ہو گئی اب جانے دو | دل میں جو شکوہ شکایت ہو وہ سب جانے دو
گھر چلو جانی دو یہ غیظ و غضب جانے دو | دل سے آزردگی بے سبب جانے دو

پھولی کیوں بیٹھی ہو ایسا نہیں منہ تا صاحب
حق میں اپنے کوئی کانٹے نہیں بوتا صاحب

سنکی اوس نے یہ کہا بات بڑھاؤ نہ بہت | مجھکو پسری ہی سنو اپنی ہی گاؤ نہ بہت
دیکھو بیگڑو نہ عبث باتیں بناؤ نہ بہت | آپ جلتی ہو نہیں تم لوگ جلاؤ نہ بہت

ہو مبارک اونہین جو زائر دربار [illegible] ہو
مین تو سجدہ نکون کعبہ جو [illegible] ہو

پہلی اس شوق سی گھر اپنی بلایا مجھکو
پھر کی قابو مین دیا داغ جلایا مجھکو
وہم دل ایسی کہ پردی مین چھپایا مجھکو
صورت [illegible] اپنی کا کیا پاس ستایا مجھکو

داغ احباب کو دین پیشۂ احباب نہین
اس جلانی کی کبھی دل کو مری تاب نہین

چین آنی لگا وہان مجکو نہ بیٹھی نہ گھڑی
ہین مری حق مین یہ چھریان نہین درکار چھری
اوٹھتا اوٹھتا ہی ہین صدمہ بھی اوٹھائی گھڑی
پانو کو حلقۂ زنجیر ہین سونی کی کڑی

ساتھ ذلت کی نہین چاہتی ہین اوج ہو
ایسی دولت کو ابھی آگ لگی [illegible] ہو

گرم یہ لوگ بھی آخر ہوی سنکر یہ سخن
سو نہ بنا وہ یہ بڑی بات یہ چھوٹا سا دہن
بولی کیا خوب تری ذہن کا مشتاق ہین ہم
خاص معشوقہ ہوا [illegible] ہی شاہ زمن

تجھ سی خیر ہی اوس سی نہین رہتا کیا ہے
سامنی مہر جہانتاب کی ذرہ کیا ہے

اوسکی ہوتی جو ہی اتنی ہی تمھاری تقصیر
ہین رئیسونکی رئیس اور امیرونکی امیر
ہم سمجھو اسی قسمہ یہ دولت ہی کثیر
ایک پر بنہ ہی رہتی ہین کبھی شاہ وزیر

ایک کیا دس جو محل ہون تو عجب کیا ہی
یہ تہتک جو کرو تم تو بہت بیجا ہے

حال پر دیر کی بہی کچھ تمھین پہنچی ہی خبر
ہو مسلمان تو اسلام یہ لازم ہی نظر
ایک شیرین ہی تو تھی دوسری معشوقہ شکر
عقد مین چار شریعت مین بحکم داور

بعد پیر [illegible] کی قصد حیدر کرار کی ہے
تو محل جانتی ہو احمد مختار کی تھے

حلیم

۵۵۵

یہ تو کرنی رہی احکام شریعت کی بیان | بہرہ ایمان ہی کب رکھتی تہی وہ بی ایمان
بولی جہنجلا کی کہ آفت مین پڑا تو سیر جان | شرع کی صدقی نبیؐ اور علیؑ کی قربان

اس سی بڑہ کر کوئی کلمہ مری ضد مین لکہو
وعظ کہنا ہی تو جا کر کسی مسجد مین کہو

۵۵۶

الغرض دام مین وہ طائر وحشی پہنسا | ہاتہ ملتی ہوئی آئی جو گئی تہی رقعا
یہ خبر مجہکو جو پہنچی تو ہوا رنج بڑا | کی نظر جانب افلاک کہ قادر ہی خدا

محض بی سود تہی تدبیر جو احباب نی کی
دستگیری مری آخر دل بیتاب نی کی

۵۵۷

اب اس اجمال کی تفصیل مین کرتا ہون بیان | اوسکی ماں کا نہ جسوقت بندہا کچہ سامان
صبر باقی نرہا ضبط کی تہی تاب کہان | لب تلک آگیا شکوہ نہ رکی منہ مین زبان

طنز آمیز سخن طالع واژون کیطرف
حسرت آلود نگاہین کبہی گردون کیطرف

۵۵۸

وہی واقف ہی جو اس درد کا رکہتا ہی مزا | نہوی جب تپ فرقت کی طبیب بہی دوا
جوش وحشت ہو تو ناموس کہان تک کہجا | آخر کار مین اک گوشہ مین جا کر بیٹہا

ہو گئی تہا رخ احباب پہ در بند کیا
چشم بد دور تصور ہی نظر بند کیا

۵۵۹

تہا یہی سوچ کہ اب دیکہی کیا ہوتا ہی | آج رہتا ہی سر ادم کہ فنا ہوتا ہی
صدمۂ ہجر حقیقت مین برا ہوتا ہی | ہجر معشوق کا پیغام قضا ہوتا ہی

بیقراری غم فرقت کی کوئی کیا جانے
چوٹ جس دل کو لگی ہو وہ یہ صدما جانے

۵۶۰

بڑہ گئی بسکہ اسی فکر مین بیتابی دل | ولسی فریاد کا آنا ہوا لب تک مشکل
ہو سکا ضبط نہ دل سی کہ گہڑی تہی نازل | غرق منجدہار مین ہم اور نہایت ساحل

عزم اشکون نے کیا گوشۂ داماں کیطرف
خود بخود ہاتھ لگا اوٹھنے گریباں کیطرف

٦١

ضبط سے اور مری شوق سے ہونی لگی جنگ
لخت دل آئے نظر اشک کی دریا مین نہنگ

ستم شیشۂ دل ہو گیا آہی غم سخت سے سنگ
یہہ مار کہاتی ہے جو اشتر سے ہے اوٹھ کی پلنگ

ہاتھ زانو پہ کبھی گاہ دل زار پہ تہا
سر کو ٹکنے سے اوٹھا یا تھا کہ دیوار پہ تہا

٦٢

عشق کامل کی ہے مشہور جہاں مین تاثیر
اس کمان کا نہین کرتا ہی خطا ایک بہی تیر

دور سے کاٹتی ہے یہ وہ ہے برّان شمشیر
دل وہ ذرہ ہے کہ خورشید کو کرلی تسخیر

مرغ مطلب کی لیے چنگل شہباز ہے عشق
سحر پرداز نہین صاحب اعجاز ہے عشق

٦٣

دل کی بیتابی نے آخر اوسے بیتاب کیا
جل کے پروانہ اوسے صورت مہتاب کیا

خود جو سیماب بنا اوسکو بہی سیماب کیا
گرم نالے نے کیے سنگ کو بہی آب کیا

نالہ جو لب تلک آیا وہ اوسے تیر ہوا
نفس گرم چمک کر وہ شمشیر ہوا

٦٤

خشکی لب نے بتدریج دکھایا یہ اثر
ابر کیطرح سے برسی جو ادہر دیدۂ تر

ہونٹھ دانتون سے لگی کاٹنے وہ شکر ہم
صدف چشم ادہر سے ہوی لبریز گہر

دل پہ صدمہ سے جو بدلی کوئی گہری آئی
پہ ہوا ابر چلی اوسکو بہر بہری آئی

٦٥

ہم جو بیچین ہوے اوسکا ہی کہویا آرام
اور اولجھن ہوی جسوقت کہ ہونی لگی شام

تہی کبھی صحن مکان مین تو کبھی وہ لب بام
تہی اضطراب ایک کیا اوس سے یہ گہرا کے کلام

شام ہوتی ہی مری جان چلی جاتی ہے
آجکی رات قیامت کی نظر آتی ہے

حکیم

۵۶۶

کہدی ہمسائیوں سی جلد کہ آدین للہ — وہ جو آئین تو کہا حال نہایت ہی تباہ
نہین معلوم کہ کیا دل پہ ہی صدمہ جانکاہ — خود بخود آج مری مونہہ سی نکل جاتی ہی آہ

اثر نالۂ پردرد دکہاتا ہی کوئی
دل مری سینی سی کہینچی لیی جاتا ہی کوئی

۵۶۷

رات فرقت کی کسیکو نہ خدا دکہلائی — کوئی افسانہ کہو تا مجہی نیند آجائی
دیر گذری ہی کہانتک سر اچی گہبرائی — ڈرتی ہون میں کہین مونہہ کو کلیجا آئی

کر دیا ہی کسی ناشاد نی ناشاد مجہی
ہچکیان آتی ہین کرتا ہی کوئی یاد مجہی

۵۶۸

کہلکی یہ بات جو تکیہ پہ ذرا رکہا سر — آنکہہ جہپکی تہی کہ یک آئی سپاہی نظر
چونک کر چیخ کی بولی کہ اوٹہاؤ بستر — نوج کوئی رہی اس گہر مین بلا ڈیکا ہی گہر

جی بہت تنگ ہی ڈولی کہ عماری لاؤ
اپنی گہر جاؤن کہین جلد سواری لاؤ

۵۶۹

صبح ہونی کی بہی پہر تو نہ ذرا دیکہی راہ — آئی کچہہ رات رہی گہر مین مری غیرت ماہ
دی خبر دار نی مجہکو یہ خبر وقت پگاہ — لو مبارک ہو ترقی پہ رہی دولت و جاہ

چمن عیش کہلا باد بہاری آئی
جن کی مشتاق تہی تم اونکی سواری آئی

۵۷۰

امر مشکل تہا ہوا مین متعجب او سدم — اوس خبردار کہا ای مری قدمونکی قسم
جان مین جان پڑی سینی مین آیا مری دم — نخل امید ہوا پہر ہی سر سی خرم

بخت یاور ہوی اللہ کی تائید ہوی
کٹ گئی شام محرم سحر عید ہوی

۵۷۱

سامنا ہوتی ہی سلطان ہوی باچشم پر آب — جتنی احوال گذشتہ تہی ہوئی آب خیال
دونون جانب سی ہوئی ہجر کی رنج ملال — کر دیا زیور و اسباب سی پہر مالا مال

دل

حکیم

دل ملا دینی ہیں کس درجہ ہیں عیار انکھیں
اڑ گئی ساری شکایت جو ملیں چار انکھیں

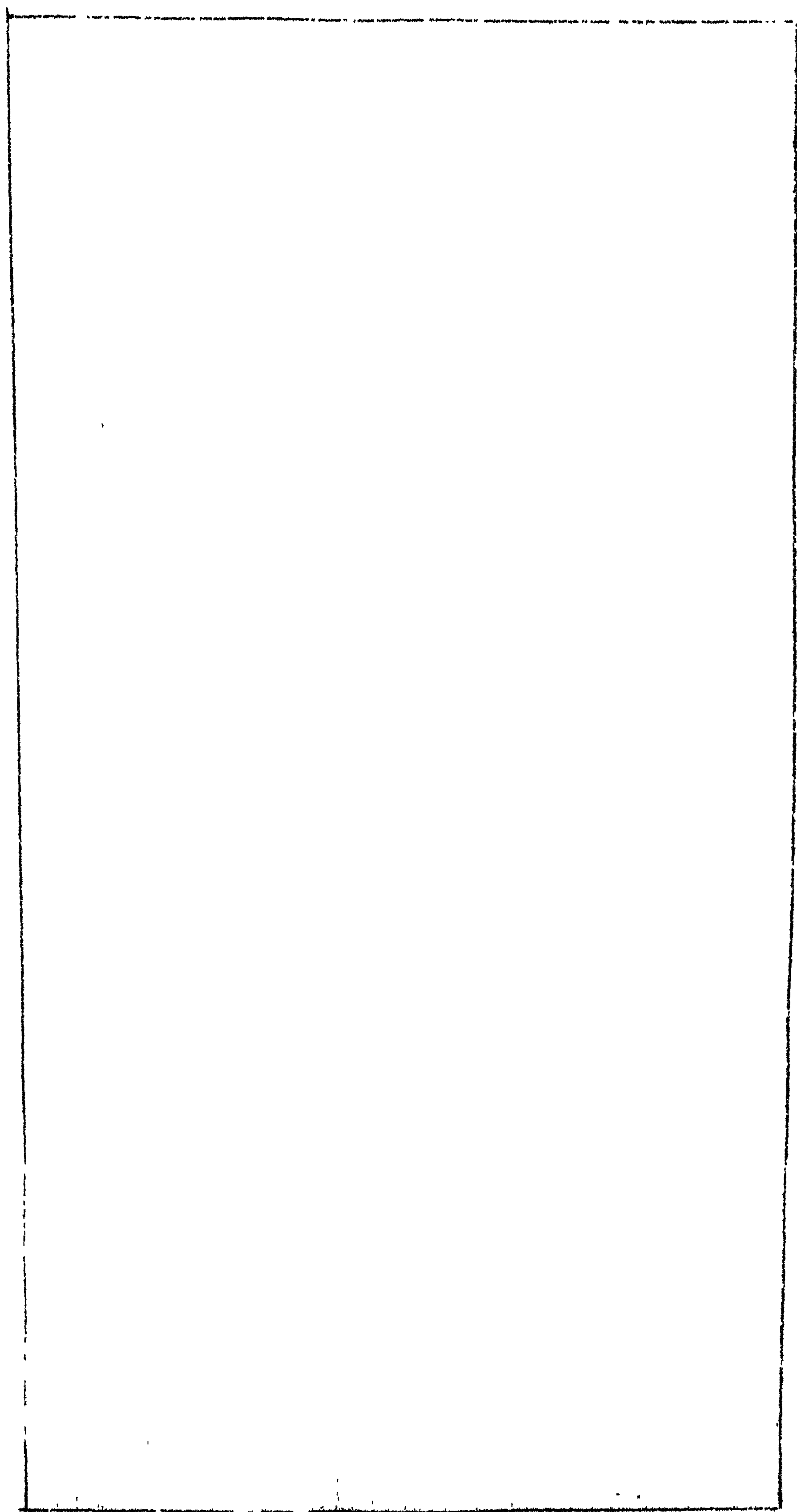
پھر وہی بزم طرب اور وہی عشرت ہے
وہی محفل وہی جلسہ وہی صحبت ہے
بخت و اقبال موافق ہیں رسا قسمت ہے
ہاتھہ گردن مین ہی سر بر شب وصلت ہے

یا رہا خواب عجب بخت کی بیداری ہے
پھر وہی عیش وہی جشن کی طیاری ہے

واہ کیا صاف ہر یک گوہر غلطان ہی حکیم
تجھسا عالم مین نہین کوئی سخندان ہی حکیم
دلسی اب دور غم گردش دوران ہی حکیم
اب تو سب بزم نشینونکو یہ فرمان ہی حکیم

عیش جانی یہ جو مائل ہو نجانی پائے
رنج آئی تو خبردار نہ آنی پائے

تمام ہوا



حشمت

معلوم نہین کہ انکا نام کیا ہے اور کہان کے
رہنے والے ہین اور کس کے
شاگرد ہین سوا اس واسوخت کے
جو اس مجموعہ مین درج ہے کچہ کلام انکا
نہ کسی سے سنا نہ بچشم خود دیکہا
مگر شاعر بہت اچہے معلوم ہوتے ہین
ظاہرا فارسی گو ہین شاید ریختہ بہی فرماتے
ہون واللہ اعلم بالصواب فقط



واسوخت حشمت

بلبلان گر نه مرا بار سخن باید داد
مسکنی در قدم سرو و سمن باید داد
پر غم هیم نفسی یاد وطن باید داد
فرصت یک دو سه آهی بچمن باید داد
فرش خاری پی آسایش تن باید داد
بعد ازین گوش بر افسانهٔ من باید داد

که من از تازه گلی تازه حکایت دارم
از وفائی که درو نیست شکایت دارم

طرفه حالیست که با شرح و بیان نتوان گفت
حرفی از دیدهٔ خونناب فشان نتوان گفت
شرح بیدادی آن آفت جان نتوان گفت
تازه دردیست که با آه و فغان نتوان گفت
شمهٔ از دل بی تاب و توان نتوان گفت
بقلم راست نیاید بزبان نتوان گفت

ریخت خون از لب تقریر و شکایت باقیست
قلم از نوک زبان سوده حکایت باقیست

بود وابستهٔ ایمان دل صد پارهٔ من
ترکش رهزن دین گشت بصد فتنه و فن
حالیا هیچ نمی پرسد از آن باز سخن
داشت در معبد اسلام چو تسبیح وطن
کرد در دوستی خود بجهانم دشمن
گر همین رسم بتان است در این دیر کهن

نیستم کافر اگر آه مسلمان نشوم
منکر کفر اگر قائل ایمان نشوم

وحشت ... دل اغیار چه معنی دارد — سیر هر کوچه و بازار چه معنی دارد
مست گشتن بشب تار چه معنی دارد — تو و این شیوهٔ رفتار چه معنی دارد
با ... من انکار چه معنی دارد — اینقدر سادگی ای یار چه معنی دارد

بخدا کس بصفائی دل من یار تو نیست
غیر من آینه در خور رخسار تو نیست

دل ز ... بسر کوی تو سرگردانست — دیده چون آینه در یاد رخت حیرانست
جان ... دم شمشیر تو بال افشانست — تن بخاک رهت از روز ازل یکسانست
قدرم از پیش تو امروز بهم از یارانست — امتحان من و یاران دگر آسانست

نقد جان گو بفشانند ترا بر سر راه
با من امروز بهم جان بره‌ات بسم الله

گرم جوشی بچنین مرده دلان کمتر کن — کار من پرده دری نیست بیا باور کن
عهد و پیمان بمن ای عهدشکن از سر کن — بنگاهی دل رنجور مرا بهتر کن
قصد جمعیت اوراق دل ابتر کن — دلبری های قدیمانه به ابرو سر کن

جان و کر پیشکش نرگس فتان تو باد
محرم پردهٔ دل سوزن مژگان تو باد

یاد عهدی که خریدار تو من بودم و بس — بلبل تو گل رخسار تو من بودم و بس
بجهان محرم اسرار تو من بودم و بس — همه بودند ولی یار تو من بودم و بس
یار و هم خلوت و غمخوار تو من بودم و بس — در کمند تو گرفتار تو من بودم و بس

این زمان نیست اسیران ترا هیچ شمار
بیشمار دسته زلف تو مرا در چه قطار

خیر باشد چه شد آن طرز غزلخوانی تو — رو بمن کردن صد رنگ گل افشانی تو
شوخی و ناز و اشارات و اداهای تو — خنده زیر لب و دیدن پنهانی تو

کشتن غیر عشاق ادائی دگر است
وکشی تو به تجنیس جفائی دگر است

۵۰۹

منصبی در رسم وفا هیچ نمیدانی تو
موقع جور و جفا هیچ نمیدانی تو
آئینه اهل صفا هیچ نمیدانی تو

ناز و تمکین و ادا هیچ نمیدانی تو
شیوهٔ لطف و عطا هیچ نمیدانی تو
بجد افتد مرا هیچ نمیدانی تو

همچو من عاشق دلخسته کجا خواهی یافت
از پی مشق ستم باز کرا خواهی یافت

۵۱۰

چند نالد به تبسم نرگس جادوی تو دل
چند آزار کشد این همه از خوی تو دل
سروی مهر تو پرواسته از روی تو دل

چند بیند ستم از گوشهٔ ابروی تو دل
چند ناکام بود از لب خوشگوی تو دل
چند افسرده شود بیهده در کوی تو دل

به که رخت خود ازین کوچه براهی بکشم
بر سر تخت کنم خاکی و آبی بکشم

۵۱۱

یاد آن روز که دل کشتهٔ انداز تو بود
سالها پیشتر از آینه دم ساز تو بود
سایه پروردهٔ مژگان فسون ساز تو بود

واله طرز تو و شیفتهٔ ناز تو بود
پیش از آن دم که کنی جلوه نظر باز تو بود
آشنا با نگه نرگس غماز تو بود

این زمان مشق رسیدن ز من انداز تو شد
یک قلم حرف محبت قلم انداز تو شد

۵۱۲

شمع سان اشک من افشاگر بیداد تو نیست
شکوه ام از ستم غمزهٔ جلاد تو نیست
از که آموختی این شیوه گر ایجاد تو نیست

دود آه جگرم در پی فریاد تو نیست
لیک یک ذره اثر در دل فولاد تو نیست
گر دو شب ناز توام قتل و سحر یاد تو نیست

یاد آن صحبت و با تیغ تو دمسازی من
بهر این روز نبود این همه سربازی من

چه شد آن خنده کنان آمدن از پس پیش
سوی من پیش سوی آینه کم دیدن
این زمان نیست تر آن نگه و خندیدن
حرف با من زدن و از دگران نشنیدن
به تبسم سوی من دیده نگه زدیدن
بلکه از حیث که آموخته سنجیدن

سبق آموز صد افسون نگه نرگس تست
از پی مشق ستم چین جبین طرز تست

۱۱۵

چه شد آن خنده یاقوت صفا گوهر تو
چه شد آن جنبش مژگان فسون گستر تو
چه شد آن عهد که دل بود ستم پرور تو
چه شد آن صافی مستی و دلبری از ساغر تو
چه شد آن عهد که ره داشت بدل نشتر تو
چه شد آن دم که سر داشت بمن خنجر تو

شب نگاهست همه شب که چها ساز تو بود
همچو شمعم بدم تیغ تو گلها ز تو بود

۱۱۶

سهره این بار الم بیشتر از کاه مرا
سبز اگر گشت بسمل و انجا مرا
گر گره کرد بدست تو نشان مرا
سوخت آمد بجان درد تو این بار مرا
گر تو نیست غم پدید آزار مرا
گر بیا همچو تو پیدا دگری یار مرا

چه نسبه خاک کنم گر نشوم زار چنین
دل چنین صبر چنین درد چنین یار چنین

۱۱۷

ساخت تا با تو بمن یار نگردد دل
گرد بالین من زار نگردد دل
در وفای تو ز اقرار نگردد دل
غمگسار من بیمار نگردد دل
از تو جور تو ز نهار نگردد دل
غرض از سوی تو زنهار نگردد دل

شکوهٔ جور ترا درد لم اصلا ره نیست
از زبان تا به لب است این گله دل آگه نیست

۱۱۸

من که از کوی تو عمری بجفا ساخته ام
در وفای تو بصد گونه بلا ساخته ام
با دل زار و غم سر و پا ساخته ام
سر خود پیشکش راه وفا ساخته ام

من چو شمع ... باد او در ساخته ام ‌ ‌ ‌ ‌ و زین همه ایمان دل و جان بهر تو پرداخته ام

تعجیل از آن نشست نگاهت برو باد ام نیم
از لب لعل تو شرمنده دشنام نیم

[illegible]

نه ز لعل لبت امید دوائی دارم ‌ ‌ ‌ ‌ نه دگر از نگهت چشم وفائی دارم

با تو ... نگه چشم ... جفائی دارم ‌ ‌ ‌ ‌ کافرم گر ز غمت شکوه بجائی دارم

... که دل ... دارم ‌ ‌ ‌ ‌ ... ز غمت نسبت دعائی دارم

اگر ... روزی
وحشی چشم تو آشنا گشت ... سوزی

تمام شد

ذکی

تخلص ہے اسد الدولہ رستم الملک نواب محمد ذکی خان
بہادر فیل جنگ عرف نواب بہادر مرحوم کا
یہ خلف اکبر تھے نواب دلیر الدولہ مرزا حیدر صاحب
مغفور حیدر تخلص کے بزرگ انکے سب
نیشاپوری ہین بڑے سیر چشم امیر ابن امیر
اور رئیس ابن رئیس اسم بامسمی طبیعت
نہایت ذکی رکھتے ہین صاحب دیوان ہین مگر
دیوان انکا نظر راقم سے نہین گذرا فقط



یاد ایام کہ کچھ دل کو غم و رنج نہ تھا
گرم آہون سے نہ تھین لب پہ دم سرد نہ تھا
اشک سرخی سے نہ آنکھون مین بجز رنگ حنا تھا
جامۂ تن پہ مرے پیرہن گرد نہ تھا

کام رکھتے نہ تھے ہرگز کسی خود کام سے ہم
رات دن نہایت بسر کرتے تھے آرام سے ہم

دلکو جون ماہی بی آب نہ بیتابی سے تھی
نہ یہ وحشت نہ یہ رونا نہ یہ بیخوابی سے تھی
چمن طبع مین اک رونق و شادابی سی تھی
حسرت و یاس غم و درد کی نایابی سی تھی

باغ عالم سے ہوا اوسکے لیے دل افسردہ تھا
غنچۂ خاطر نہ بنکہت گل پژمردہ تھا

کوئی روتا تھا تو کہتے تھے کہ رونا کیا
والہ و شیفتہ محبوبون پہ ہونا کیا
غم کسے کہتے ہین منہ اسکو نسی ہونا کیا
دل کو دین ہوش و خرد عشق مین کہونا کیا

لوگ معشوقون سے کیون جور و ستم سہتے ہین
عاشقی چیز ہے کیا عشق کسے کہتے ہین

عشقؔ
آپ جو دیکھا تو دیکھا کہ قیامت ہے عشق
قہر ہے ظلم ہے بیداد ہے آفت ہی عشق
بخدا باعث صد طعن و ملامت ہے عشق
شعلہ خرمن دین و دل و طاقت ہی عشق

راہ بتلائیے جسکو وہ رہزن ہو جائے
دوستی کیجے جس سے وہی دشمن ہو جائے

آتشؔ
آتش افروزی الفت سی نہ ہم تھے آگاہ
اک شرارے سے نے کیا خانۂ دل خاک سیاہ
لب پہ اب نالۂ جانسوز ہے یا شعلۂ آہ
جل گئے لبکہ اسے آگ سے ہمنو و احد

ہے امان مانگے اسی سے کرۂ ناری سے
لاکھوں گھر سونگ ہے بس اسی چنگاری سے

شبؔ
قیس کو اسنی کیا ساکن صحرا جنون
کیسے شیرین لب کے سر ہے فرہاد کا خون
اسنے وامق کو کیا تھا عذرا کا مفتون
اس فسون ساز نے مجھپر ہے کیا ہی فسون

عشق کے رنج مین راحت کا سرانجام کہان
اب ترستا ہے دل آرام کو آرام کہان

شبؔ
ایسے اک جانکی دشمن سی پڑا ہے پالا
ہے جگر سینہ مین یہ داغ برنگ لالہ
دل سے آشفتہ بجون آتا ہے تا لب نالا
آنکو دیدہ و دانستہ بلا مین ڈالا

گل سے بہلاتے دل اور دیکھتے سنبل کیطرف
دھیان کرنا تھا وسکے رخ و کاکل کیطرف

شبؔ
یہ جنون لائی ہے آخر مجھے وہ زلف سیاہ
کرتے کاش اسکے عوض شام غریبان نگاہ
ہمت تار نگہ سے مدتہے مرا دل واحد
ہو گیا گھر ہے سیہ خانہ زندان مجھے آہ

موجب بر ہمی عیش دل ہیخم سے تھے
زلف جانا نکی عوض مشک کے بو کیا کم سے تھے

بہ لو
دیکھیے ستے تھے ہے مجھے جاندسی تہ میشانی
تھے گر عشق کی قسمت مین بلا بیس اٹھانے
آب شمشیر سے بہتر ہے شہادت پانی
ابرو سے اسکے نہ تلوار تھی بڑھ کر کھانی

غبار خاطر تھا [illegible] سنہا تھا
برہمیان کو ما فی تیمور ان نکلے [illegible]

چشم یار سے تھا وہ سے متاسب [illegible]
[illegible] کو نکلا ہو نکے ہین سو خنجر تیز
پر نہ سمجھے کہ ہے سفاکی ترک خونریز
اور ہے [illegible] آہو وحشی سے بہ الزام تاکریز

دیدہ نرگس پہ شان پہ نظر کرنے سے
شوخی چشم غزالان [illegible] کرتے تھے

گرچہ [illegible] تھے اور شوخی [illegible] دور
مار کر [illegible] تا تو گئے [illegible]
یار کی دل کرتا تھا ماتند کتان [illegible]
لب بیان بخشش کا لاتے تو زبان [illegible]

ست آلودہ [illegible] ہم کو رشتہ
شب تاریک [illegible] نظر کرتے کاوش

عین [illegible] زنخدان مین [illegible]
[illegible] کی صفائے [illegible]
[illegible] مرتا ہو کو مین بعیت شہر تھا
دیکھتا گردن [illegible] کی صفا

گرکہ تھا [illegible] صفای سینہ
دیکھتا آئنہ تھا [illegible] سینہ

دست رنگین سے نزاکت یہ ہوا کیون مائل
[illegible] یہ سمجھ مرجان ہی سے کرنے حاصل
تھا ہون [illegible] کہ گیا ہاتھ سے دل
پیچ سے موی کمر کے ہے نکلنا مشکل

کام ساق و کفک پا سے نہ کچھ تھا مجکو
کردیا عشق نے پامال سراپا مجکو

جیسا [illegible] ہوں اسطرح کو سے [illegible] ہو
جو مرض مجکو ہے ایسا کو سے بیمار نہو
اس بلا مین کو سے انسان گرفتار نہو
اور بیماریان ہو وین یہ آزار نہو

دن جو گذرا تو یہ دشوار کا ہے کہ شب آئی ہے
عشق کے نام سے اب تو مجھے تپ آتی ہے

تیرے دام محبت سے نکلنا معلوم
اس بلندی سے گرا ہون کہ سنبھلنا معلوم

ایسے دریا مین پڑا ہون ڈوبا کہ ابھرنا معلوم
سیر گلشن کو بھی جاؤن تو بہلنا معلوم

ہوش بلبل کی بہ ہا ہونے مین کھو دیتا ہون
مسکراتا ہے اگر غنچہ تو رو دیتا ہون

اسقدر سوز محبت نے دیا ہے مجھے داغ
نکہت گل سے مجھے کرتے ہے آشفتہ دماغ

مثل آتشکدہ آتی ہے نظر صورت باغ
روش غنچہ ہون دل تنگ نہین غم سی فراغ

مثل شبنم کبھی گلشن کے تلے روتا ہون
اور کبھی سرو کے لگ لگ کی گلے روتا ہون

گھر مین دن رات تڑپنے سی مجھے ہی سرکار
کچھ عجب طرح بسر ہوتے ہی لیل و نہار

ہمدم و دوست ہی کوئی نہ کوئی مونس و یار
بیقرار ایسے نہین ایک جگہ مجھکو قرار

شہر سے گاہ نکل جاتا ہون صحرا کیطرف
صورت سیل کبھی جاتا ہون دریا کیطرف

کسطرح اس دل ناشاد کو اب شاد کرون
کون سنتا ہے کہان جا کے مین فریاد کرون

کیونکر اس خانۂ ویرانکو مین آباد کرون
عشق تو نے ظلم کیا کس سی طلب داد کرون

آپ رسوا تو ہوے اور کسے رسوا کیجے
شکوۂ دوست جو کیجے تو بھلا کیا کیجے

بخت ناساز کا اپنے ہی گلا لازم ہے
جور معشوق کو عاشق کو وفا لازم ہے

کہنا دشمن کو بھی دشمن نہین کیا لازم ہے
تو جو دشنام بھی دیوی تو دعا لازم ہے

کشور حسن بتان جب تلک آباد رہے
وہ وفا کیجے کہ عالم مین بہت یاد رہے

آتش عشق سے ہو جائی اگر جسم گداز
کاٹ لی سر کو اگر تن سی تو ای مایۂ ناز

شمع سان آئے زبان پر نکبھی دلکا راز
تو ہے ثابت قدمی سے نہ کبھی آؤن باز

سوخت اسکے نہ کر تہا غیبت ملانہ تجہے
رشک سی مین تو جلون اور ہو پروانہ تجہے

مستے ہم ہین کہ نہ آئی تو بلاتی تہے ہمین
کبہی جاگتے تہے تم آزردہ جو پاتی تہے ہمین
روٹھنے سے تو سماجت سے مناتی تہی ہمین
چین پڑتا نہ تہا جبتک نہ ہنساتی تہے ہمین

دمین سو بار بگڑ مستقل پر اب سے ہو
قہقہہ مار کے رونے پہ مری ہنستے ہو

درد سر مین مری جو ماتہا تو پڑتی تہی کل
نہ جدا رہتے تہے مجہسے کوئی ساعت کوئی پل
آپ ہاتہ سے یہ لگاتی تہے گر صندل
اب تو تیغ خم ابرو سے نکلتا نہین بل

خوب بیمار محبت سے دوا کرتے ہو
سر پٹکتا ہون تو کہتے نہین کیا کرتے ہو

شمع رخ کا ترے پہلے کو نہ پروانہ تہا
دخل اپنا ہے فقط تہا کو نہ بیگانہ تہا
حسن تہا پر یطرحسے کوئی دیوانہ تہا
کس و ناکس کے زبان پر میرا افسانہ تہا

اے گلستان جہان مین ہے یہ شہرت تیری
ہر خس و خار سے سنتا ہون حکایت تیری

رشک کس کسکا کرون ایک مین اور لاکہہ رقیب
تجکو پروا نہین کچہ اور مری حالت ہی عجیب
لادوا درد یہ ایسا ہے کہ عاجز ہین طبیب
اب بہی کر رحم کہ پہونچا ہون ہلاکت کے قریب

کسطرح رتبہ عدو سے برابر دیکہون
جو کہے طلعت دیکہا ہو وہ کیونکر دیکہون

جسکو دیدہ ہے ترے حکم نہ تہا آنے کا
شوق ہے پہلو مین اغیارونکی بہلاوی کا
اب مزہ پڑ گیا ان لوگونکے گہر جانے کا
دہیان مطلق نہین تجکو مری غم کہانے کا

یہ فرومایہ خریدار تہے کسدن سے
اے پری چہرہ یہ اطوار تری کسدن سے

چاند سا مکھڑا زلفوں میں چھپا تاک تھا
آنکھوں میں نظر سرمہ لگا تاک تھا
لاکھ ماہوں پا نگاہ ہو شعلہ بیر چبا تاک تھا
یہ گلوری یہ گلوری کا چبا تاک تھا

نہیں پیدا کوئی وحشت کو سودائی ہے
آئینہ سامنے ہے محو تماشائی ہے

پاس سے غیر نہیں اٹھ کے پھر ملتے ہیں
خنجر غم دل مضطر پہ مری چلتے ہیں
اوس نے سرگرم ہے تو رشک سے ہم جلتے ہیں
پاؤں کو چھوتے ہیں وہ ہاتھ مگر ہم ملتے ہیں

ملنے والے ترے سب شاد ہیں مغموم ہیں ہم
لٹتی ہے دولت دیدار یہ محروم ہیں ہم

چاہتے سے مری تم خلق میں مشہور ہوئے
جب گیا حسن سے آگاہ تو مغرور ہوئے
ہم سے ناخوش ہوئی اور غیر سے مسرور ہوئے
رات دن پاس جو رہتے تھے وہی دور ہوئے

وہ ملاقات کے وقت اور وہ معمول گئے
یاد رکھنا جنہیں لازم تھا وہیں بھول گئے

بے مسطور ہے صاحب کو تو لاچار ہیں ہم
کس میں طاقت ہے کہ ہر وقت سہے جور و ستم
ہم سے کہتے ہیں ترے کوچے میں آئیں گے ستم
غم گوارا نہیں تجھکو تو ہمیں بھی نہیں غم

دل لگانا ہے ہوا جبکہ ہمیں مد نظر
تو نہیں مہر لقا اور کوئی رشک قمر

دیکھنا شہر سے اب ہم کہیں جاتے ہیں تو
ڈھونڈھ لیتے ہیں کوئی تجھ سے زیادہ خوش رو
دل کسی سے نہ لگاویں یہ بہ مجبوری کبھو
تھا نہ منظور یہ ضد سے ترے اے عربدہ جو

ایسا محبوب خدا چاہے تو پیدا کیجے
تیرے شیدا ہیں ہم اور سب تجھے شیدا کیجے

بزم میں سب پہ اوس کے سبقت تجھے جانا ہو محال
بکھری زلف اوس کے اگر دیکھے تو ہو پریشان خیال
پیشانی سے کاہیدہ ہو مانند ہلال
بیت ابرو کے مضمون پہ کیسے پہونچے خیال

ذ سے کے

جو ہو چشم سے گر شعبدہ باز سے دیکھئے
آنکھین کھل جائین جو پلکون کے درازی دیکھئے

ہوسے بی پردہ رخ اوسکا تو حجاب آئے تجھے
گالیان دیوی وہ اور کچھ نہ جواب آئے تجھے

خال مشکین کو جو دیکھے تو نہ تاب آئے تجھے
ونکو مضطر رہے رات کو نہ خواب آئے تجھے

آسے دھن پاک مین دیکھے جو الف سینے کا
پھر بہین نام نہ لے تو کبھی خود بینے کا

زشک سے وس لب پان خوردہ کی تو مسند کو چھپائے
خوشے جاہ ذقن جو سے خجالت مین گر آئے

دانت جیسے جو وہ سلک دندان گہر لائے
دیکھکر حسن گلو شرم سے گردن کو جھکائے

سینہ تو دوش وکمر فکر مین غلطان کر دی
تور آئینہ زانو سے تجھے حیران کر دے

دیکھکر دست حنائے کف افسوس سلے
تا پہی آس پا نازکسی ٹھوکر کہ تراپس نہ چلے

ساق سیمین کے صفا دیکھے تو جون شمع جلے
فرش آنکھین کرون اپنے اونہین تلوونکے تلے

سمجھون سیلے اوسی درمیں سادیوانہ رہون
تو جلے اور مین اوس شمع کا پروانہ رہون

سامنے تیری اوسی پیار کرون تو دیکھے
گالیان وہ مجھے دی مین اوسی دن تو دیکھے

بوسے اوسکے لب شیرین کے مین لون تو دیکھے
لے بلائین وہ مری صدقے مین ہون تو دیکھے

کچھ سے غیرت ہو تو جینے سے بہ تنگ آئے تو
اپنے عاشق سے کے ستانی سے سزا پائے تو

بس فوکی عشق کا دفتر نہین ہونی کا تمام
تا کجا شکوہ و تا چند شکایت کے کلام

لکھے ہوتی ہین جہانین سبہ بیان خود کلام
لازم آغاز جو اسنے مین ہے فکر انجام

غنیمت لازم کہ اسیر غم بیہودہ شوی
از بیہودہ و بیکار آزاد کہ آسودہ شوے